لا اِلٰہ اِلا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ

اِسلامی کلمہ

اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کے کلمہ پر تحقیقی، مدلل اور بے مثال بحث

افادات

حضرت علامہ **علی شیر حیدری** صاحب دامت برکاتہم

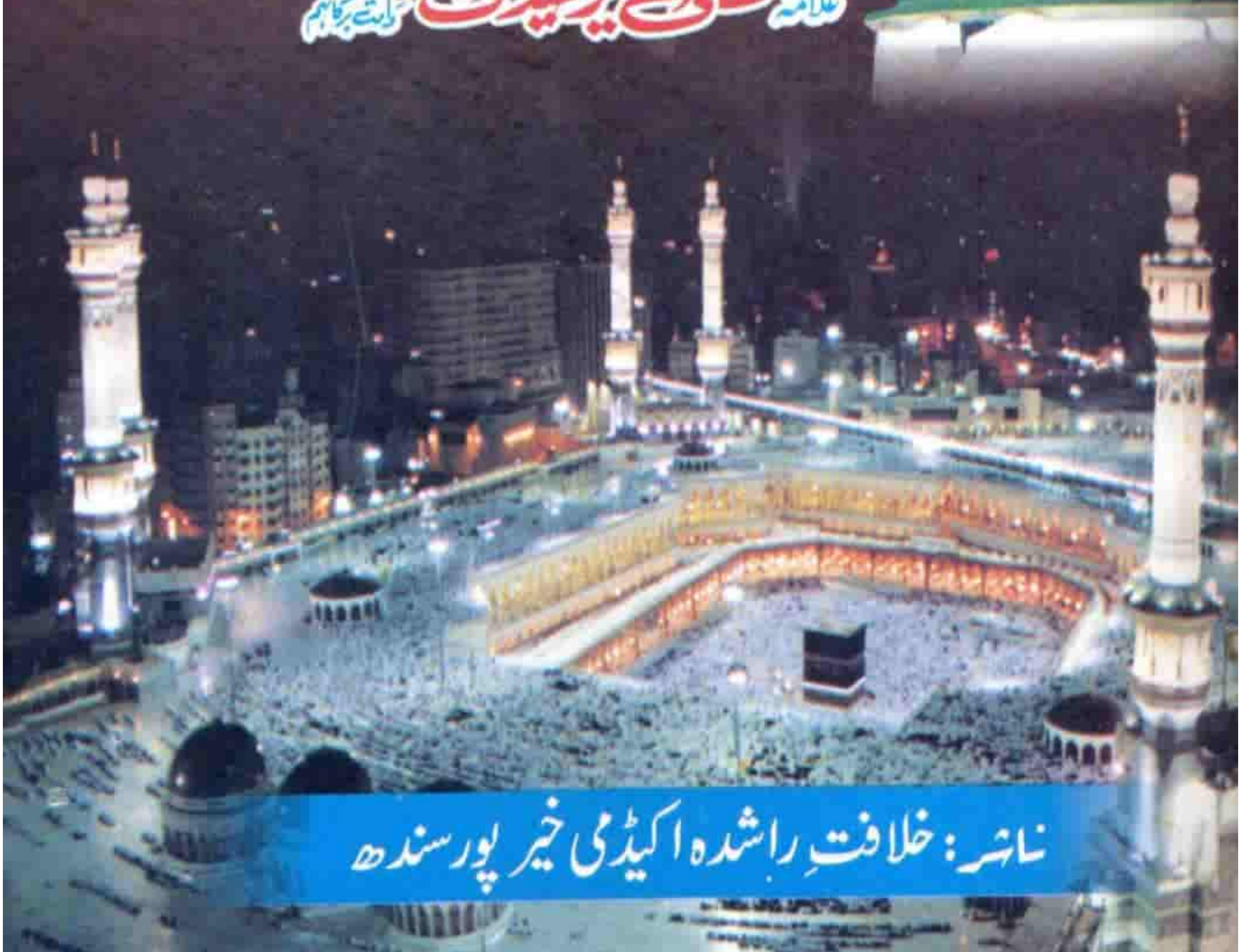

ناشر: خلافتِ راشدہ اکیڈمی خیر پور سندھ

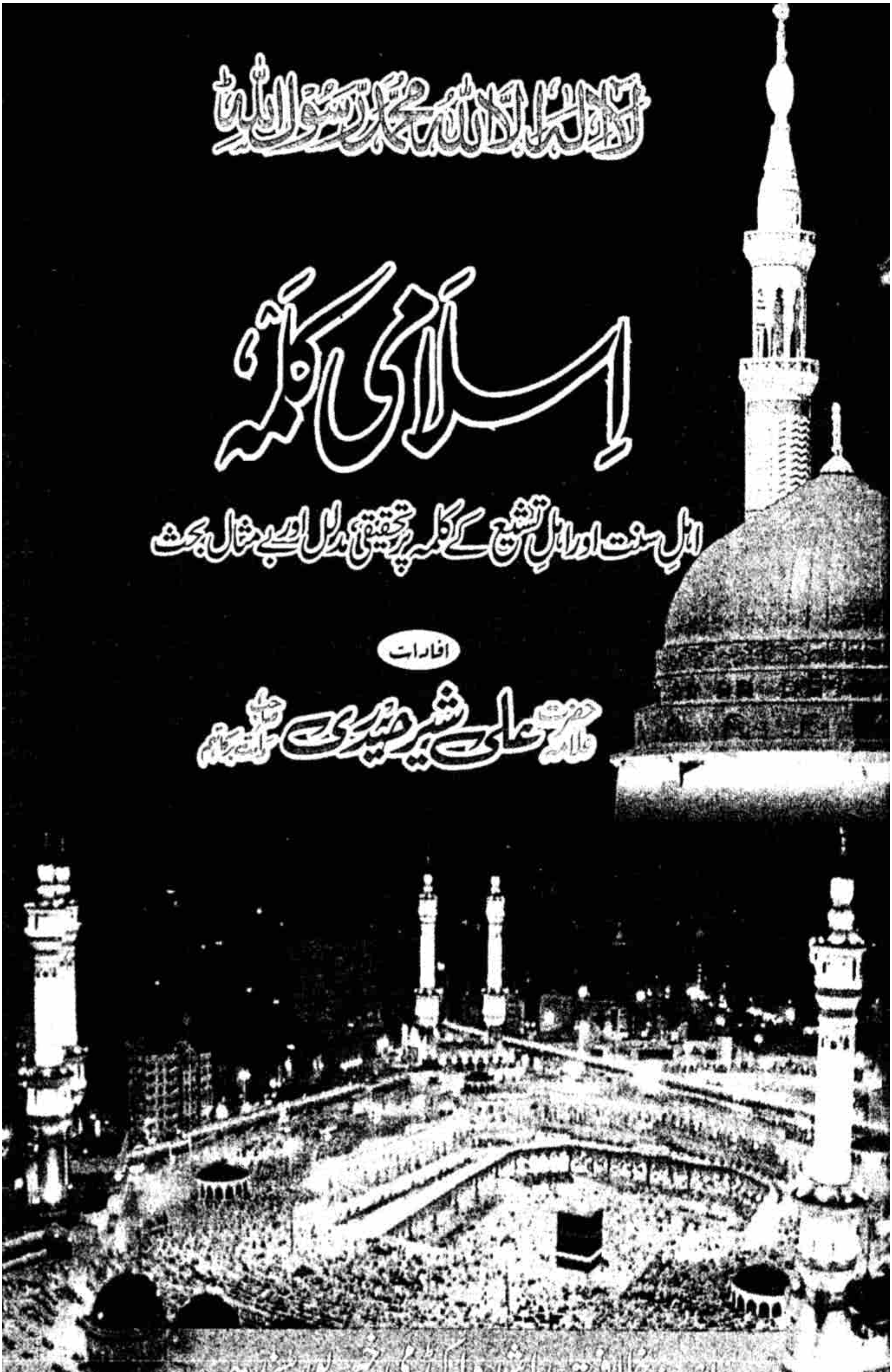

لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ ﷺ

اسلامی کلمہ

اہلِ سنت اور اہلِ تشیع کے کلمہ پر تحقیقی، مدلل اور بے مثال بحث

افادات

حضرت علامہ علی شیر حیدری صاحب دامت برکاتہم

[illegible] خلافت راشدہ اکیڈمی خیرپور سندھ

ضابطہ

اس کتاب کے جملہ حقوق بنام خلافت راشدہ اکیڈمی خیر پور سندھ محفوظ ہیں۔ خلافت راشدہ اکیڈمی کے ڈائریکٹر کی تحریری اجازت کے بغیر اس کتاب کے کسی حصہ کو نقل یا شائع کرنے کی اجازت نہیں۔

دوسرا ایڈیشن اہم ترمیم و تصیح و اضافہ کے ساتھ

کتاب کا نام .... اسلامی کلمہ

افادات .... علامہ علی شیر حیدری دامت برکاتہم

مرتب .... مولانا عبدالرحیم بھٹو

تخریج وترتیب جدید .... مولانا محمد یونس قاسمی

اشاعت اوّل .... اکتوبر 2003ء

اشاعت دوئم .... اگست 2008ء

صفحات ....

تعداد ..../1100

ھدیہ ..../80

ناشر .... خلافت راشدہ اکیڈمی اعظم کالونی خیر پور سندھ

فون: 0243-552264/ 300-2343166

0333-6033297

قارئین سے گزارش

حتی الوسع کوشش کی گئی ہے کہ پروف ریڈنگ
معیاری ہو۔ پھر بھی کوئی غلطی نظر آئے تو
ازراہِ کرم مطلع فرما کر ممنون فرمائیں تاکہ
آئندہ اشاعت میں اصلاح ہو سکے۔
شکریہ

بسم الله الرحمن الرحيم

بسم الله الرحمن الرحيم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا صَلَّيْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

اَللّٰهُمَّ بَارِكْ عَلٰى مُحَمَّدٍ وَّعَلٰى آلِ مُحَمَّدٍ

كَمَا بَارَكْتَ عَلٰى إِبْرَاهِيْمَ وَعَلٰى آلِ إِبْرَاهِيْمَ

إِنَّكَ حَمِيْدٌ مَّجِيْدٌ

آئینہ مضامین

نمبر شمار	عنوانات	صفحہ نمبر
1	باب اوّل:	9
2	اسلامی کلمہ	"
3	اہل تشیع کا کلمہ	10
4	اسلامی کلمہ اور احادیث مبارکہ	12
5	ایک گوہ کی شہادت	16
6	ایک جاہلانہ اعتراض	24
7	باب دوم:	29
8	اسلام اور ایمان کی بنیاد	"
9	سب سے پہلا رکن۔ توحید و رسالت	30
10	امام خمینی کا فتویٰ	31
11	حضور ﷺ کی تبلیغ	32
12	اسلامی کلمہ کے اقرار سے جنت کا لزوم	36
	حضرت ابوذر غفاریؓ کا کلمہ پڑھنا	"
	مسلمان یا کافر؟	38
	ام المؤمنین سیدہ خدیجہؓ کا کلمہ پڑھنا	39
	اے اہلِ تشیع	40
	حضرت علیؓ اور کلمہ اسلام کی تبلیغ	41
	حضرت سعد بن معاذؓ کی طرف سے شہادتین کا اعلان	42
	حضرت اسید بن حضیرؓ کا کلمہ اسلام کا اقرار	43

اہلسنّت کا کلمہ ایمان کی ڈھال ہے	44
موت کے وقت مؤمن کو ملک الموت کی تلقین	45
مہر نبوت اور کلمہ	46
حضرت آدم علیہ السلام کی انگوٹھی اور کلمہ اسلام	48
حضور ﷺ کی انگوٹھی اور کلمہ اسلام	49
تقدیر کے قلم والا کلمہ	50
عرش پر کلمہ اسلام	51
قیامت کے روز حضور ﷺ کے جھنڈے پر کلمہ اسلام	"
حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کا خلیفہ کو مشورہ	52
باب سوم:	53
شیعوں کے اعتراضات اور جوابات	"
باب چہارم:	59
شیعوں کا کلمہ، استدلالات اور انکا رد	"
امام خمینی کا فتویٰ	64
اہلسنّت کی طرف منسوب شیعہ کتب	65
مصنف فرائد السمطین اپنی تحریرات کے آئینہ میں	67
مصنف فرائد السمطین کتب رجال میں	68
کتاب مودۃ القربیٰ	71
مروج الذہب	72
ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغۃ	"
روضۃ الاحباب	73

معارج النبوۃ	73
تاریخ یعقوبی	"
تذکرۃ خواص الامۃ بذکر خصائص الائمۃ	"
مقتل ابی مخنف	"
کتاب الفتوح	"
روضۃ الصفا	74
روضۃ الشہداء	"
الاخبار الطوال	"
مقاتل الطالبین	"
الفصول المہمۃ فی معرفۃ الائمۃ	"
مقتل الحسین	"
الملل والنحل	75
کفایۃ الطالب	76

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

باب اوّل:

اسلامی کلمہ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

برادران اسلامی: اسلام اور ایمان کا دار و مدار کلمہ...... لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ...... پر ہے۔لہٰذا جو شخص دل میں اس کلمہ کی تصدیق رکھے اور زبان سے اس کلمہ کا اقرار کرے وہ مسلمان اور مومن کہلائے گا۔

اس اسلامی کلمہ کے دو حصے ہیں۔

پہلا حصہ: ''لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ'' ہے یعنی اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں، اس پہلے حصے میں توحید الٰہی کا اقرار ہے۔

دوسرا حصہ: ''مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ'' ہے یعنی محمد اللہ کے رسول ہیں۔ (صلی اللہ علیہ وسلم)

اس حصے میں سرکارِ دو جہاں، فخر کون و مکاں خاتم النبیین سید الرسل حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت و پیغمبری کا اقرار ہے، انہی دو باتوں کا اقرار کرنا اور دل میں یقین رکھنا، ایمان لانے کے لئے اوّلین شرط ہے۔کوئی بھی شخص جو دونوں حصوں میں سے کسی ایک کا بھی منکر ہو وہ مسلمان نہیں ہوسکتا۔

پھر جس شخص نے کلمہ کا اقرار کرلیا اس پر دیگر اسلامی احکام نماز، روزہ، حج، زکوٰۃ وغیرہ لازم ہوجاتے ہیں۔

سب سے پہلے اسلام کا بنیادی کلمہ یہی ہے، جس میں اللہ تعالیٰ کی توحید اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی رسالت کا ذکر ہے اور اس کلمہ کے دونوں حصے جدا جدا طور پر قرآن کریم میں موجود ہیں، سورہ محمد میں ہے:

فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ۔ (سورة محمد پ ٢٦ آيت ١٩)

''سو جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں''۔

اور اس سورۃ کے متصل بعد سورۂ فتح میں کلمہ کا دوسرا حصہ بھی موجود ہے۔

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ۔ (سورة فتح پ ٢٦ آيت ٢٩)

''محمد (ﷺ) اللہ کے رسول ہیں اور جو لوگ آپ کے ساتھ ہیں وہ کافروں پر انتہائی سخت اور آپس میں مہربان ہیں''۔

پہلی آیت میں...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه...... کے الفاظ بالکل ظاہر ہیں اور یہی کلمہ کا پہلا حصہ ہے اور دوسری آیت میں...... مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کے الفاظ بھی صاف ظاہر ہیں، جو کلمہ کا دوسرا حصہ ہے۔

یہ بات ذہن نشین رکھنی چاہئے کہ تمام مسلمان اہل سنت جو کلمہ پڑھتے ہیں، اس میں کسی کا کوئی اختلاف نہیں بلکہ اہل سنت کے ساتھ تمام اہل تشیع بھی ان دونوں حصوں پر متفق ہیں۔ البتہ اہل تشیع کی طرف سے اس کے بعد بھی تین حصے مزید بڑھائے جاتے ہیں ہوتی ہے، اہل سنت اس کو ناجائز ہی نہیں بلکہ کفر قرار دیتے ہیں اور اہل سنت و اہل تشیع کے درمیان اختلاف صرف اس زیادتی میں ہے۔

اہل تشیع کے کلمہ کے پانچ حصے ہیں

(١) لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ (٢) مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

(٣) عَلِيٌّ وَلِيُّ اللّٰه (٤) وَصِيُّ رَسُوْلِ اللّٰه

(٥) وَخَلِيْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

حَتّٰٓى اِذَا خَرَجُوْا مِنْ عِنْدِكَ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ اُوْتُوا الْعِلْمَ مَاذَا قَالَ اٰنِفًا قف
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ طَبَعَ اللّٰهُ عَلٰى قُلُوْبِهِمْ وَ اتَّبَعُوْٓا اَهْوَآءَهُمْ ﴿١٦﴾ وَالَّذِيْنَ
اهْتَدَوْا زَادَهُمْ هُدًى وَّ اٰتٰىهُمْ تَقْوٰىهُمْ ﴿١٧﴾ فَهَلْ يَنْظُرُوْنَ اِلَّا
السَّاعَةَ اَنْ تَاْتِيَهُمْ بَغْتَةً ۚ فَقَدْ جَآءَ اَشْرَاطُهَا ۚ فَاَنّٰى لَهُمْ اِذَا جَآءَتْهُمْ
ذِكْرٰىهُمْ ﴿١٨﴾ فَاعْلَمْ اَنَّهٗ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاسْتَغْفِرْ لِذَنْۢبِكَ وَ لِلْمُؤْمِنِيْنَ
وَالْمُؤْمِنٰتِ ۗ وَ اللّٰهُ يَعْلَمُ مُتَقَلَّبَكُمْ وَ مَثْوٰىكُمْ ﴿١٩﴾ ع وَ يَقُوْلُ الَّذِيْنَ ٢ ع ٨ ٦
اٰمَنُوْا لَوْ لَا نُزِّلَتْ سُوْرَةٌ ۚ فَاِذَآ اُنْزِلَتْ سُوْرَةٌ مُّحْكَمَةٌ وَّ ذُكِرَ فِيْهَا
الْقِتَالُ ۙ رَاَيْتَ الَّذِيْنَ فِيْ قُلُوْبِهِمْ مَّرَضٌ يَّنْظُرُوْنَ اِلَيْكَ نَظَرَ
الْمَغْشِيِّ عَلَيْهِ مِنَ الْمَوْتِ ۗ فَاَوْلٰى لَهُمْ ﴿٢٠﴾ ج طَاعَةٌ وَّ قَوْلٌ مَّعْرُوْفٌ قف
فَاِذَا عَزَمَ الْاَمْرُ قف فَلَوْ صَدَقُوا اللّٰهَ لَكَانَ خَيْرًا لَّهُمْ ﴿٢١﴾ ج فَهَلْ عَسَيْتُمْ
اِنْ تَوَلَّيْتُمْ اَنْ تُفْسِدُوْا فِي الْاَرْضِ وَتُقَطِّعُوْٓا اَرْحَامَكُمْ ﴿٢٢﴾ اُولٰٓئِكَ
الَّذِيْنَ لَعَنَهُمُ اللّٰهُ فَاَصَمَّهُمْ وَ اَعْمٰٓى اَبْصَارَهُمْ ﴿٢٣﴾ اَفَلَا يَتَدَبَّرُوْنَ
الْقُرْاٰنَ اَمْ عَلٰى قُلُوْبٍ اَقْفَالُهَا ﴿٢٤﴾ اِنَّ الَّذِيْنَ ارْتَدُّوْا عَلٰٓى اَدْبَارِهِمْ
مِّنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُمُ الْهُدَى ۙ الشَّيْطٰنُ سَوَّلَ لَهُمْ ۗ وَ اَمْلٰى لَهُمْ ﴿٢٥﴾
ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ قَالُوْا لِلَّذِيْنَ كَرِهُوْا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ سَنُطِيْعُكُمْ فِيْ بَعْضِ
الْاَمْرِ ۚ صلے وَاللّٰهُ يَعْلَمُ اِسْرَارَهُمْ ﴿٢٦﴾ فَكَيْفَ اِذَا تَوَفَّتْهُمُ الْمَلٰٓئِكَةُ يَضْرِبُوْنَ

فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى
رَسُوْلِهٖ وَ عَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ وَ اَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَ كَانُوْۤا اَحَقَّ
بِهَا وَ اَهْلَهَا ؕ وَ كَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ۠ ﴿٢٦﴾ لَقَدْ صَدَقَ اللّٰهُ ع ٣ ٩ ١١
رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ
اٰمِنِيْنَ ۙ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ مُقَصِّرِيْنَ ۙ لَا تَخَافُوْنَ ؕ فَعَلِمَ مَا لَمْ
تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ﴿٢٧﴾ هُوَ الَّذِيْۤ اَرْسَلَ رَسُوْلَهٗ
بِالْهُدٰى وَ دِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ؕ وَ كَفٰى بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ؕ ﴿٢٨﴾
مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ؕ وَ الَّذِيْنَ مَعَهٗۤ اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ
تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا يَّبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَ رِضْوَانًا ؗ سِيْمَاهُمْ
فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ؕ ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛۖ وَ مَثَلُهُمْ
فِي الْاِنْجِيْلِ ۛ۫ كَزَرْعٍ اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ فَاٰزَرَهٗ فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى معانقة ١٥
عَلٰى سُوْقِهٖ يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ ؕ وَعَدَ اللّٰهُ الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَ عَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّ اَجْرًا عَظِيْمًا ۠ ﴿٢٩﴾ ع ۴ ٣ ١٢

سُوْرَةُ الْحُجُرٰتِ مَدَنِيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانِيْ عَشْرَةَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

يٰۤاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تُقَدِّمُوْا بَيْنَ يَدَيِ اللّٰهِ وَ رَسُوْلِهٖ وَ اتَّقُوا

اہل تشیع کے پانچ حصوں والے کلمہ کے حوالے شیعہ کتابوں سے

① رسالہ ''علی ولی اللہ'' ص ۲۰۴، تالیف عبدالکریم مشتاق شیعہ۔

② ''اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ'' ص ۴۲۲، م: حجۃ الاسلام سرکار علامہ محمد حسین قبلہ مجتہد العصر سرگودھا۔

③ ''نماز امامیہ'' ص ۴، م: سید منظور حسین نقوی، ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور۔

④ ''نماز شیعہ خیر البریہ'' ص ٦ م: حجۃ الاسلام ابوالقاسم الخوئی، مجتہد اعظم نجف۔

⑤ ''احکام نماز'' ص ۲۲، م: حجۃ الاسلام علامہ حسنین نجفی دار المعارف الامامیہ۔

⑥ ''شیعہ نماز'' ص ۱۔ ناشر شیعہ آرگنائزیشن شکارپور سندھ۔

⑦ ''نماز اہل بیت'' ص ۳، مفتی سید عنایت اللہ شاہ نقوی، ناشر محلہ شیعاں لاہور۔

⑧ ''پیغامِ نجات'' ص ۱۳ تالیف سید سعید اختر۔

⑨ ''امامیہ دینیات درجۂ اطفال'' ص ۳، ادارہ تنظیم مکاتب کراچی۔

⑩ ''دینیات کی پہلی کتاب'' ص ۱۰، سید فرمان علی ناشر امامیہ کتب خانہ۔

⑪ ''نماز امامیہ'' ص ۳، علامہ حسین بخش جاڑا۔

⑫ ''شیعت کا تعارف'' (اُردو) ص ۳۵۹، تالیف: محمد بخش مگسی خیرپور سندھ۔

⑬ ''رسالہ اثبات علی ولی اللہ فی کلمۃ طیبۃ'' ص ۲۳، عبدالوھاب حیدری لاڑکانہ۔

⑭ ''ولایت علی بنص جلی'' ص ۱۱۹ آغا عبدالحسین سرحدی، ناشر: مبلغ اعظم اکیڈمی فیصل آباد۔

⑮ ''دینیات کی دوسری کتاب'' ص ۳۴، مرزا اشک ہمدانی، ناشر: امامیہ لاہور۔

خود ہی میرے شناخت کرلیں گے!

علیٰ ھٰذا البیان ہم نے مکمل ثابت کردیا کہ کلمے میں اقرارِ ولایت علیؑ نہ ہی کوئی بدعت ہے اور نہ ہی یہ کسی بھی لحاظ سے مانع کلمہ ہے۔ اس لئے

بِسمِ اللّٰہ الرّحمٰن الرّحیم ہ

لا اِلٰہَ اِلا اللّٰہ مُحَمّد رسول اللّٰہ
علیٌ ولیّ اللّٰہ وصی رسول اللّٰہ وخلیفتہٗ بلا فصل

الکلمہ طیبہ ہیں پس یہ کلمہ مستند ہے۔ کلمہ مقبول ہے۔ ضامنِ ایمان ہے۔ افضل الذکر ہے۔ اور فوزِ عظیم ہے۔

مولوی دوست محمد قریشی کے اعتراضات

مولوی دوست محمد قریشی صاحب نے ایک رسالہ موسومہ "جلاءُ الافہام" مکتبہ اہلسنت کوٹ ادّو ضلع مظفر گڑھ کے ذریعے شائع کیا ہے۔ اس میں شیعوں سے ایک سَو سوالات کے جوابات طلب کئے ہیں۔ اُن میں اعتراض ۵۶ تا ۵۹ کلمہ سے متعلق ہیں۔ لہٰذا اُن کا جواب لکھ دینا ضروری خیال کرتا ہوں۔

اعتراض ۵۶ اہلِ سنّت جو کلمہ پڑھتے ہیں وہ آپ کے نزدیک پُورا ہے یا ادھورا۔

جواب :- چونکہ اہل سنّت ولایتِ علیؑ کے مُنکر نہیں ہیں، اس

ص۱ " سوسنار کی ایک لوہار کی " انہی اعتراضات کا جواب ہے۔

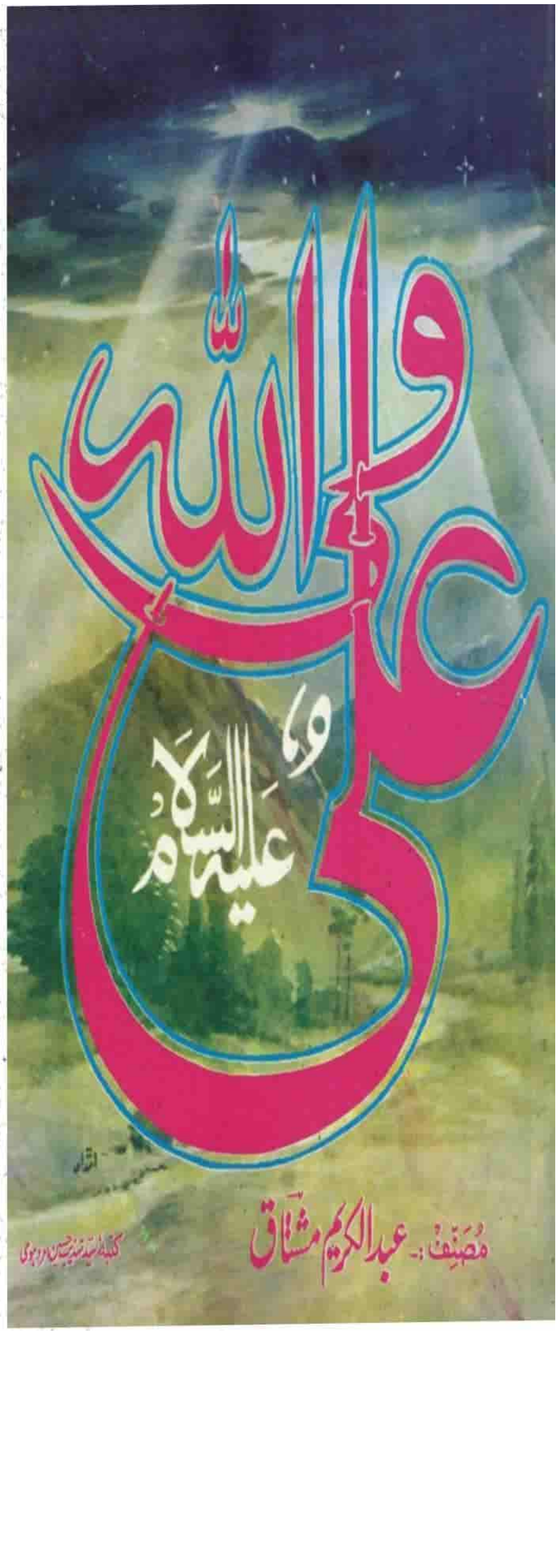

دارین اور مخالفت کو موجب ہلاکت کونین جانتے ہیں۔ اور ان کے مخالفین کو اس منصب جلیل کا نااہل اور مقام امامت کا غاصب سمجھتے ہیں۔ مگر یہ فرقہ دیگر تمام غیر اثنا عشری فرقوں کی طرح ائمہ طاہرین کی خلافت و امامت کا منکر ہے۔ وہ ان معصوم و مقدس ہستیوں سے روحانی رشتہ توڑ کر آل رسولؐ کے مخالفین سے اپنا رشتہ جوڑتا ہے۔ اور انہی لوگوں کو اپنا دینی و دنیوی ہادی و راہنما اور آں حضرتؐ کے خلفاء اور خلق کے پیشوا مانتا ہے۔ اور یہ امر عیاں را چہ بیان کا مصداق ہے مسئلہ امامت کے تمام مباحث کو بالتفصیل دیکھنے کے خواہشمند حضرات ہماری کتاب "اثبات الامامت" کی طرف رجوع فرمائیں۔

نواں فرق عقیدۂ افضلیت

ہم نہ صرف یہ کہ ائمہ اہل بیتؑ کو تمام اُمت محمدیہ سے اشرف و افضل جانتے ہیں بلکہ سرکار خاتم الانبیاءؐ کے سوا باقی عام مخلوق تو درکنار دوسرے انبیاء و مرسلین اور ملائکہ مقربین سے بھی ان ذوات مقدسہ کو افضل و اعلیٰ سمجھتے ہیں۔ اس مطلب کے ثبوت کے لئے ہماری کتاب "احسن الفوائد" کے اوراق شاہد ہیں۔ مگر فرقہ وہابیہ دیگر جمہور اہل سنت کی طرح اپنے شیخین کو ائمہ طاہرینؑ سے افضل سمجھتا ہے اور اس نظریہ کے مخالف کو نہ صرف خطاکار بلکہ شرعی تعزیر کا سزاوار قرار دیتا ہے۔ چنانچہ شاہ ولی اللہ الدہلوی اپنی کتاب "ازالۃ الخفاء" ص [illegible] مقصد اول میں لکھتے ہیں "ہر کہ مرتضیٰ را تفضیل دہد بر شیخین مبتدع است و مستحق تعزیر" یعنی جو شخص حضرت مرتضیٰ (ع) کو شیخین (ابوبکر و عمر) پر فضیلت دیتا ہے وہ بدعتی ہے اور تعزیر کا مستحق ہے۔" گویا یہ ہمارے کرم فرماؤں کی نظر میں شاہ ولی اللہ مسلمان عالم دین اور ان کے معتقدین داخل زمرۂ مسلمین مگر ائمہ طاہرینؑ کو بجز ختمی مرتبتؐ دیگر تمام کائنات سے افضل ماننے والے قابل گردن زدنی اور بے دین ہیں۔ والی اللہ المشتکیٰ وھو خیر الحاکمین۔

دسواں فرق کلمۂ ولایت

یہ بات بھی محتاج بیان نہیں ہے کہ ہمارا کلمۂ شہادت، توحید، رسالت اور شہادت ولایت سے مرکب ہے (یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ) مگر اس فرقہ کا کلمہ دیگر عام اسلامی فرقوں کی طرح صرف شہادت توحید و رسالت پر مشتمل ہے۔ (یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ) وہ شہادت ولایت کو جائز و جزو کلمہ نہیں سمجھتے لیکن ہم کلمۂ طیبہ کے اس حصہ کو اسلام کا جزو مکمل و متمم جانتے ہیں۔ جیسا کہ آیت اکمال دین "الیوم اکملت لکم دینکم" والاتینا کے شان نزول سے واضح و عیاں ہے۔ (شیعی کلمہ کے ثبوت کے لئے کتاب "مودۃ القربیٰ" ص [illegible] مودۃ ششم ملاحظہ ہو)

گیارھواں فرق تقلید شخصی

ہم فروع دین میں صحت و قبولیت اعمال کے لئے تین باتوں میں سے کسی ایک بات کو مکلف کے لئے ضروری سمجھتے ہیں۔ (۱) یا خود مجتہد ہو (۲) کسی جامع الشرائط مجتہد کا مقلد ہو۔ (۳) یا پھر محتاط ہو اور موارد و مواقع احتیاط کو سمجھ کر اس پر عمل درآمد کرے۔ مگر فرقہ وہابیہ تقلید شخصی کے سخت مخالف ہے اسی لئے اسے غیر مقلد گروہ کہا جاتا ہے۔ اور اس نے تقلید شخصی کی رد میں بڑی بڑی ضخیم کتب تالیف کی ہیں بطور مثال شاہ نذیر حسین محدث دہلوی کی کتاب "معیار الحق" دیکھی جا سکتی ہے۔

باسمہ سبحانہ

قل هذه سبيلي ادعوا الى الله على بصيرة انا ومن اتبعني سبحان الله وما انا من المشركين

میرا طریقہ تو یہ ہے کہ میں لوگوں کو خدا کی طرف بلاتا ہوں میں اور میرا پیرو دونوں مضبوط دلیل پر ہیں اور خدا ہر عیب و نقص سے پاک و پاکیزہ ہے اور میں مشرکین سے نہیں ہوں۔ (ترجمہ فرمان)

کتاب مستطاب

اصول الشریعہ فی عقائد الشیعہ

از قلم حقیقت رقم

سرکار صدر المحققین سلطان المتکلمین حجۃ الاسلام والمسلمین

حضرت علامہ الشیخ محمد حسین مدظلہ العالی علی رؤس المومنین

ناشر مکتبہ السبطین $\frac{296}{9}$ بی سیٹلائٹ ٹاؤن سرگودھا

حافظوا علی الصلوات والصلوٰۃ الوسطیٰ وقوموا للہ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہ

کہ مومنین و مومنات کی آسانی کے لئے

اصول دین اور معراج المومن یعنی نماز کے تمام ضروری مسائل کا

رسالہ

نمازِ امامیہ باترجمہ

(عکسی باتصویر)

مع اصولِ دین و خطباتِ عیدین وغیرہ

مرتبہ

عالی جناب تقدس مآب مولانا

سید منظور حسین صاحب قبلہ نقوی مدظلہ العالی

خطیب جامع مسجد حسین آباد، علی پور

نظرثانی؛ سید محمد تقی الرضوی (آل باقر)

ناشر
عباس بک ایجنسی، رستم نگر لکھنؤ

دینِ اسلام

ہمارا ایمان ہے کہ خدا کے نزدیک ایک دین ہے۔ اور وہ دین اسلام ہے۔ اسلام ایک ایسا سچا دین ہے۔ جو انسان کو خوش بختی آزادی اور تحفظ کا ضامن ہے۔

اسلام کامل ترین جامع ترین اور دنیا و آخرت کی فلاح کی ضمانت دینے والا دین ہے۔

ہمارا عقیدہ ہے کہ اسلام آخری اور ہمیشہ رہنے والا دین ہے اسلام دین اخوت و امن و سکون ہونے کے ناطے۔ بدامنی، ظلم، ستانی اور غربت کے خلاف ہے۔ جو اس دین کے قانون کا پابند ہو جائے وہ مسلمان کہلاتا ہے۔ اور اسلام نام ہے شہادتین کا۔ اور جو ان شہادتوں کا اقرار کرے وہ مسلمان ہے۔

شہادتین اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

کلمہ طیبہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَ خَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ۔

درود اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

اسلام کی بنیاد دو چیزوں پر ہے ایک اصول دین دوسری فروع دین، اصول دین پر اعتقاد اور ایمان رکھنا واجب ہے اور فروع دین پر عمل پیرا ہونا واجب ہے۔

اصولِ دین[1]

۱۔ توحید ۲۔ عدل ۳۔ نبوت ۴۔ امامت ۵۔ قیامت

۱۔ **توحید**:۔ یعنی خدا ایک اور بے مثل ہے۔ موجودات عالم وجود باری تعالیٰ پر دلالت کرتے ہیں۔ کیونکہ جب ایک گھر کسی بنانے والے کے بغیر نہیں بن سکتا۔ تو یہ پوری کائنات بغیر کسی بنانے

[1] اصول دین کی دو قسمیں ہیں: اصول اسلام اور اصول ایمان۔ اصول اسلام تین ہیں (۱) توحید (۲) نبوت (۳) قیامت۔ اور اصول ایمان پانچ ہیں یعنی مذکورہ (۴) عدل (۵) امامت

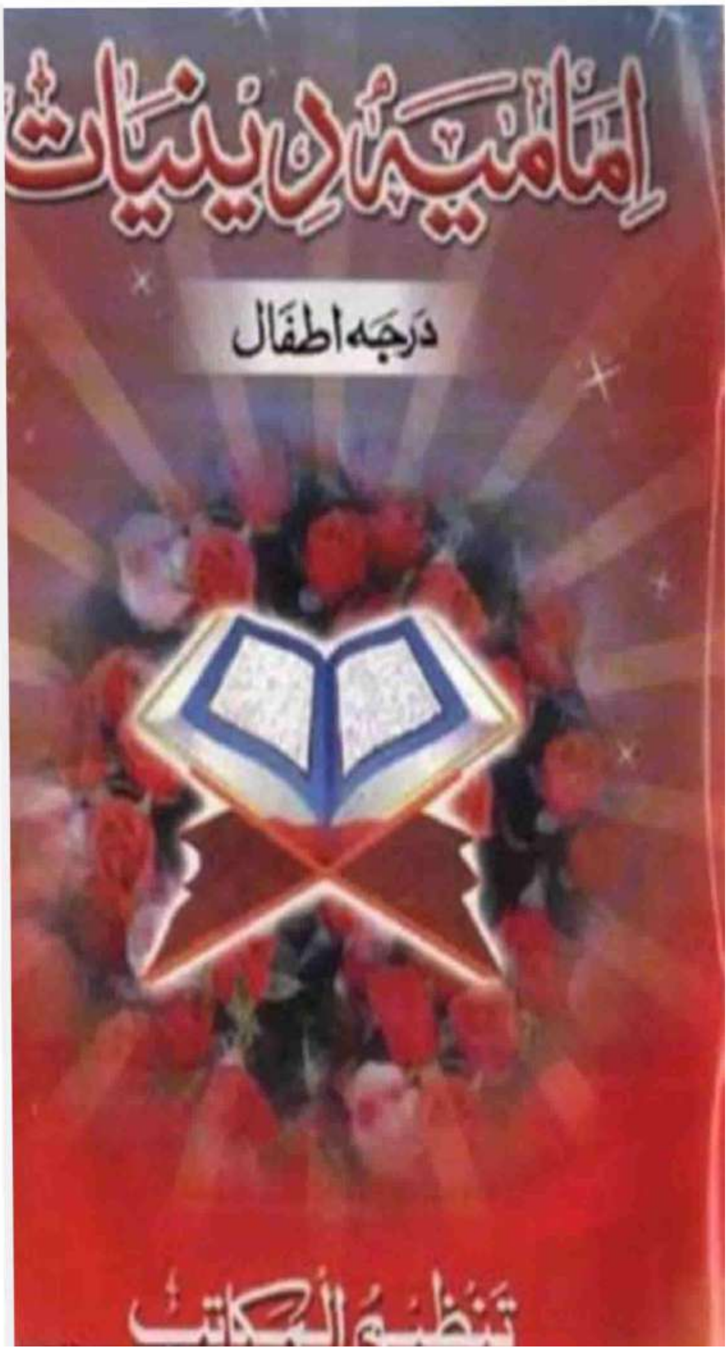

پہلا سبق

کلمہ

لاَ اِلٰہَ اِلاَّ اللهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللهِ
عَلِیٌّ وَّ لِیُّ اللهِ وَ وَ صِیُّ رَسُولِ اللهِ
وَ خَلِیفَتُه بِلاَ فَصلٍ ۔

صلوات

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ ۔

6982

شیعہ بچوں کیلئے

دینیات

کی پہلی کتاب

مرتبہ

محشر لکھنوی

زیرِ نگرانی

جناب عالیجناب مولانا سید محمد محسن صاحب قبلہ وکعبہ مجتہد العصر مدظلہ العالی

برائے ایصالِ ثواب

پُرفتوح سیٹھ حاجی محمد حسین صاحب لدّو بھائی مرحوم

شائع کردہ

علمدار اکیڈمی

سی ایریا، لیاقت آباد، کراچی ۱۹

کلمہ

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰهِ وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰهِ وَخَلِیْفَتُهٗ بِلَا فَصْلٍ

پنجتنِ پاک

۱- محمدؐ ۲- علیؑ ۳- فاطمہؑ ۴- حسنؑ ۵- حسینؑ

دُرُوْد

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ مُحَمَّدٍ

نادِ علیؑ

نَادِ عَلِیًّا مَظْهَرَ الْعَجَائِبِ تَجِدْهُ عَوْنًا لَّكَ فِی النَّوَائِبِ
كُلُّ هَمٍّ وَّغَمٍّ سَیَنْجَلِیْ بِوِلَایَتِكَ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ یَا عَلِیُّ

چہاردہ معصومینؑ

حضرت محمد مصطفٰے صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَ اٰلِهٖ وَسَلَّمْ
جناب فاطمۃ الزہراؑ
اور
بارہ امام علیہم السّلام کو
چہاردہ معصومینؑ کہتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

لا اِلٰہ اِلَّا اللّٰہ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہ
وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ وَخَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْلُ

نماز

اثنا عشری

طلبا اور طالبات کے لئے

ماخوذ۔ "تحفۃ العوام"

بمطابق فتاوی علماء کرام نجف اشرف

Presented by www.ziaraat.com

جملہ حقوق محفوظ

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ ؕ

لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوۡلُ اللّٰہِ عَلِیٌّ وَّلِیُّ اللّٰہِ
وَصِیُّ رَسُوۡلِ اللّٰہِ وَخَلِیۡفَتُہٗ بِلَا فَصۡلٍ ؕ

تحفۃ العوام مقبول جدید مع اضافہ

مطابق فتاویٰ مجتہدین عظّام

☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے حاج سیّد علی حسینی سیستانی مدّ ظلّہ العالی

☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے السیّد روح اللہ الموسوی الخمینی اعلی اللہ مقامہٗ

☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج السیّد ابوالقاسم الخوئی اعلی اللہ مقامہٗ

☆ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ آقائے الحاج سیّد محمد سعید الحکیم مدّ ظلّہ نجف اشرف عراق

☆ مصدقہ عالیجناب سیّد العلماء علامہ سیّد علی نقی النقوی مجتہد اعلی اللہ مقامہٗ

☆ مصدقہ عالیجناب مولانا سیّد محمد جعفر شہید سابق پیشنماز مسجد صاحب الزمانؑ لاہور

مؤلفہ و مرتّبہ

عالیجناب مولانا السیّد منظور حسین نقوی اعلی اللہ مقامہٗ پیشنماز مسجد علی پور (مظفر گڑھ)

ناشر:

Iftikhar BOOK DEPOT ESTB 1955

افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) اسلام پورہ لاہور

مذکورہ تمام حوالہ جات میں شیعوں کے کلمہ کے پانچ حصے ہیں اور وہ اسلامی کلمہ کے دو حصوں کے بعد مزید تین حصوں کا اضافہ کرتے ہیں اور اضافہ شدہ تین حصے درجِ ذیل ہیں۔

① عَلِیٌّ وَلِیُّ اللّٰہ

② وَصِیُّ رَسُوْلِ اللّٰہِ

③ خَلِیْفَتُہٗ بِلَا فَصْل

برادرانِ اسلام! کلمہ میں شیعوں کے اضافہ شدہ تینوں حصے قرآن کریم میں کہیں موجود نہیں ہیں اور نہ ہی سرورِ کائنات حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی تمام حیاتِ مبارکہ میں شیعوں والا کلمہ پڑھا گیا اور نہ کبھی کسی کو مسلمان کرتے وقت شیعوں والا یہ کلمہ پڑھایا گیا۔

خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کی ساری زندگی میں اس کلمہ کو تلاش کرلیں؟ مگر حدیث کی کسی معتبر کتاب میں کسی صحیح سند کے ساتھ کوئی شخص ثابت نہیں کر سکتا کہ حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یا کسی بھی دوسرے امام نے یہ کلمہ خود پڑھا ہو یا کسی کو مسلمان کرتے وقت پڑھایا ہو۔

معلوم ہوا کہ یہ سراسر اپنی طرف سے گھڑا ہوا کلمہ ہے اور شیعہ لوگ اس کلمہ کو پڑھنے کے بعد ساری دنیائے اسلام سے کٹ جاتے ہیں۔

اسلامی کلمہ اور احادیث مبارکہ

دین اسلام میں قرآن مجید کے بعد سب سے بڑی حجت اور دلیل سرکارِ دو عالم صلی اللہ علیہ وسلم کی حدیث شریف ہے۔

اللہ تعالیٰ کی کتاب قرآن کریم سے کلمہ کے دونوں حصے ثابت ہو چکے

ہیں۔اب حضور اکرم ﷺ کی احادیث مبارکہ میں سے ان دونوں حصوں کو دلائل کے ساتھ ثابت کیا جاتا ہے۔ جاننا چاہیے کہ حضور اکرم ﷺ جب بھی کسی کو دائرہ اسلام میں داخل فرماتے۔ سب سے پہلے اس سے صرف توحید ورسالت دو چیزوں کی گواہی لیتے اور یہ چیزیں کلمہ میں آجاتی ہیں ''توحید لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ، رسالت مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ'' اور ان کے علاوہ کلمہ میں کبھی بھی کسی سے کسی کی امامت یا خلافت یا ولایت کا اقرار نہ کرواتے، مثال کے طور پر چند احادیث پیش کی جاتی ہیں:

① حضرت عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا:

''جو شخص (زبان اور دل سے)...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ...... کی گواہی دے، اللہ تعالیٰ اس پر جہنم کی آگ حرام فرمادیتے ہیں''۔ (مسلم ومشکوۃ کتاب، الایمان)

مسلم شریف میں ایک باب اس عنوان سے ہے:

باب الامر بقتال الناس حتی یقولوا لا اله الا الله محمد رسول الله۔ (مسلم کتاب الایمان)

یعنی کافرلوگوں سے جنگ جاری رکھنے کا حکم جب تک کہ وہ...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... نہ کہہ لیں۔ اس باب کی مناسبت سے امام صاحب نے مذکورہ حدیث بھی ذکر فرمائی ہے۔

② حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

اُمِرْتُ اَنْ اُقَاتِلَ النَّاسَ حَتّٰى يَشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(بخاری، مسلم، مشکوٰۃ کتاب الایمان)

مجھے اللہ تعالیٰ کی طرف سے حکم ملا ہے کہ میں لوگوں سے قتال جاری رکھوں حتیٰ کہ وہ......لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......کی گواہی دے دیں۔

۳ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم لِمَعَاذِ بْنِ جَبَلٍ حِیْنَ بَعَثَهٗ اِلَی الْیَمَنِ ، اِنَّكَ سَتَاْتِیْ قَوْماً مِنْ اَهْلِ الْكِتَابِ فَاِذَا جِئْتَهُمْ فَادْعُهُمْ اِلٰی اَنْ یَّشْهَدُوْا اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ فَاِنْ هُمْ اَطَاعُوْا لَكَ بِذٰلِكَ فَاَخْبِرْهُمْ اَنَّ اللّٰهَ قَدْ فَرَضَ عَلَیْهِمْ خَمْسَ صَلَوَاتٍ فِیْ كُلِّ یَوْمٍ وَّلَیْلَةٍ۔ (بخاری کتاب المغازی)

جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کو یمن کی طرف بھیجا تو فرمایا (اے معاذ!) تو اہل کتاب میں سے ایک قوم کے پاس جا رہا ہے۔لہٰذا جب تو ان کے پاس پہنچے تو ان کو دعوت دے کہ وہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" کی گواہی دیں۔ اگر وہ اس بات کی گواہی دے کر تیری بات مان لیں تو ان کو بتا کہ اللہ تعالیٰ نے ان پر ہر دن اور رات میں پانچ نمازیں فرض کی ہیں۔

۴ حضرت جریرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

بَایَعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم شَهَادَةَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰهِ کہ میں نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی بیعت کی۔ (بخاری کتاب البیوع)

۵ جب حضرت عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے سامنے توحید و رسالت کا اقرار کر کے اسلام قبول کر لیا تو عرض کیا: یارسول اللہ! یہودی ایک شرارتی قوم ہے۔ میرے اسلام کے ان پر ظاہر ہونے سے پہلے آپ ان سے میرے متعلق

کچھ بات چیت کریں۔ لہٰذا جب یہودی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں آئے تو آپ نے دریافت فرمایا کہ عبداللہ بن سلام تمہارے اندر کیسے شخص ہیں؟ یہودی کہنے لگے وہ ہم میں سب سے بہترین انسان ہیں اور بہترین شخصیت کے فرزند ہیں۔ پھر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا اور اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو پھر؟ یہودی کہنے لگے اللہ تعالیٰ ان کو اپنی پناہ میں رکھے۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے پھر دریافت فرمایا: کہ اگر وہ مسلمان ہو جائیں تو پھر؟ انہوں نے پھر کہا کہ اللہ تعالیٰ ان کو اپنی پناہ میں رکھے۔

فَخَرَجَ اِلَیْھِمْ عَبْدُ اللّٰہِ فَقَالَ اَشْھَدُ اَنْ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اَنَّ مُحَمَّداً رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

اتنے میں حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ ان کی طرف آ نکلے اور فرمایا: میں "لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ" کی گواہی دیتا ہوں۔

یہ سن کر یہودی کہنے لگے! یہ ہم میں سب سے برا آدمی ہے اور پھر طرح طرح کے عیب بیان کرنے لگے۔

عبداللہ بن سلام رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ! کیا آپ نے دیکھا؟ یہودی کس طرح اپنی بات سے پھر گئے، مجھے اسی بات کا خدشہ تھا۔

(بخاری کتاب المناقب)

⑥ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے بنی حنیفہ کے ایک شخص ثمامہ بن اثال کو گرفتار کر کے مسجد نبوی کے ایک ستون سے باندھ دیا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اس کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا: اے ثمامہ! تیرا کیا ارادہ ہے؟ جواب میں عرض کیا یارسول اللہ! میرا نیک ارادہ ہے۔ آپ مجھے قتل فرمانا چاہیں تو کر دیں اور اگر جان بخشی کا احسان فرمائیں تو یہ آپ کا ایک احسان تسلیم کرنے والے پر احسان ہوگا۔ دوسرے دن حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حکم فرمایا کہ ثمامہ کو رہا

کردو۔ رہائی کے بعد ثمامہ مسجد نبوی کے قریب واقع باغ میں تشریف لے گئے وہاں غسل کیا پھر مسجد میں داخل ہوئے اور شہادت دی کہ:

اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دیتا ہوں۔ (صحیح بخاری)

⑧ بنو سلیم قبیلے کے ایک ہزار افراد نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور کلمہ "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھ کر دامنِ اسلام میں داخل ہو گئے۔

یہ درج بالا حصہ ایک طویل روایت کا حصہ ہے جس کا دلچسپ خلاصہ درج ذیل ہے۔

ایک گوہ کی شہادت پر ہزار افراد کا مسلمان ہونا:

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ ﷺ اپنے اصحاب کے ساتھ تشریف فرما تھے کہ اچانک بنی سلیم قبیلے کا ایک اعرابی ایک سوسمار یعنی گوہ اٹھائے ہوئے آیا اور حضور اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: کہ اگر یہ گوہ آپ کی نبوت کی گواہی دے دے تو میں آپ پر ایمان لے آؤں گا۔ نبی اکرم ﷺ نے گوہ سے مخاطب ہو کر دریافت فرمایا: "اے گوہ میں کون ہوں؟" گوہ فصیح و شیریں عربی زبان میں گویا ہوئی:

اَنْتَ رَسُوْلُ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ وَ خَاتَمُ النَّبِيِّيْنَ قَدْ اَفْلَحَ مَنْ صَدَّقَكَ وَقَدْ خَابَ مَنْ كَذَّبَكَ فَقَالَ اَعْرَابِيٌّ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنَّكَ رَسُوْلُ اللّٰهِ۔

"آپ رب العالمین کے رسول ہیں اور خاتم النبین ہیں، جس نے آپ کی تصدیق کی وہ کامیاب ہوا اور جس نے جھٹلایا وہ

نامراد ہوا۔"

(یہ سنتے ہی) اعرابی برجستہ بول اٹھا:

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ

جب اعرابی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت سے نکلا تو راستے میں ایک ہزار افراد سے ملاقات ہوئی جو سب تیر و تلوار اور نیزوں کے ساتھ مسلح تھے۔ اعرابی نے ان سے پوچھا کس ارادے سے نکلے ہو؟ وہ بولے ہم اس شخص کے قتل کے ارادے سے نکلے ہیں جو اپنے آپ کو نبی کہلواتا ہے۔ اعرابی نے کہا میں تو...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کی گواہی دیتا ہوں۔ انہوں نے کہا: اچھا! تو، تو اتنے میں بددین ہو گیا؟ لیکن پھر اعرابی نے مذکورہ گوہ والا قصہ بیان کیا تو سب کے سب بول اٹھے...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

فَبَلَغَ ذٰلِكَ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم فَتَلَقَّاهُمْ فِيْ رِدَاءٍ فَنَزَلُوْا عَنْ رُكُبِهِمْ يُقَبِّلُوْنَ مَاوَلُوْا مِنْهُ وَهُمْ يَقُوْلُوْنَ، لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مُرْنَا بِأَمْرِكَ يَارَسُوْلَ اللّٰهِ! فَقَالَ تَدْخُلُوْ تَحْتَ رَأْيَةِ خَالِدِ بْنِ وَلِيْدٍ قَالَ فَلَيْسَ اَحَدٌ مِنَ الْعَرَبِ اٰمَنَ مِنْهُمْ اَلْفٌ جَمِيْعًا اِلَّا بَنُوْ سُلَيْمٍ۔

پھر یہ ماجرا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں پہنچا تو آپ چادر زیب تن فرما کر ان سے ملاقات اور استقبال کے ارادے سے نکلے وہ (آپ کو دیکھ کر) سواریوں سے نیچے اتر گئے اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو بوسے دیتے ہوئے کہتے جاتے تھے...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... پھر انہوں نے پوچھا کہ ہمیں کوئی حکم دیجئے! حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ خالد بن ولید کے جھنڈے کے نیچے لشکر اسلام میں داخل ہو جاؤ۔

حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں بنی سلیم کے علاوہ کوئی قبیلہ ایسا نہیں ہے جس کے ایک ہزار افراد ایک ہی وقت میں اکٹھے مسلمان ہوئے ہوں۔

(المعجم الصغیر للطبرانی ج۲ص۶۶طبع بیروت)

۸ عن اِبْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما قَالَ اَوْحَی اللّٰہُ اِلٰی عِیْسٰی علیہ السلام یَا عِیْسٰی اٰمِنْ بِمُحَمَّدٍ وَاْمُرْ مَنْ اَدْرَکَہٗ مِنْ اُمَّتِكَ اَنْ یُّؤْمِنُوْا بِہٖ فَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ اٰدَمَ وَلَوْلَا مُحَمَّدٌ مَا خَلَقْتُ الْجَنَّۃَ وَلَا النَّارَ وَ قَدْ خَلَقْتُ اٰدَمَ الْعَرْشَ عَلَی الْمَاءِ فَاضْطَرَبَ فَکَتَبْتُ عَلَیْہِ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ فَسَکَنَ ...... ھذا حدیث صحیح الاسناد۔

(المستدرک علی الصحیحین للحاکم حدیث نمبر۴۱۹۳ باب من کتاب ایات رسول اللہ، المستدرک علی الصحیحین للحاکم مع تعلیقات الذھبی حدیث نمبر:۴۲۲۷ باب ومن کتاب ایات رسول اللہ۔)

"ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: کہ اللہ تعالیٰ نے عیسیٰ علیہ السلام پر وحی فرمائی کہ اے عیسیٰ (علیہ السلام) محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لے آؤ اور حکم دو کہ آپ کی امت میں سے جو ان کو پائے وہ ان پر (یعنی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم) ایمان لے آئے۔ پس اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں نے آدم علیہ السلام کو پیدا نہ کیا ہوتا اور اگر محمد (صلی اللہ علیہ وسلم) نہ ہوتے تو میں نہ جنت پیدا کرتا اور نہ جہنم اور تحقیق میں نے عرش کو پیدا کرکے پانی پر رکھا تو ہلنے لگا پھر میں نے اس پر" لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ " لکھا تو سکون میں آ گیا۔"

۹ عَنْ اَبِیْ ذَرٍ رَفَعَہٗ قَالَ اِنَّ الْکَنْزَ الَّذِیْ ذَکَرَ اللّٰہُ فِیْ

كِتَابِهٖ لَوْحٌ مِنْ ذَهَبٍ مُصَمَّتٍ عَجِبْتُ لِمَنْ اَيْقَنَ بِالْقَدْرِ لِمَ نَصَبَ؟ وَ عَجِبْتُ لِمَنْ ذَكَرَ النَّارَ لِمَ ضَحِكَ ؟ وَعَجِبْتُ لِمَنْ ذَكَرَ الْمَوْتَ لِمَ غَفَلَ؟ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(البحر الزخار مسند البزار حديث نمبر ۳۴۳۷ باب ان الكنز الذى ذكر الله فى)

''حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل فرمایا: کہ تحقیق (دو یتیموں کا) وہ خزانہ جس کو اللہ تعالیٰ نے اپنی کتاب میں (خضر علیہ السلام کے قصہ کے درمیان سورۃ کہف میں) ذکر فرمایا ہے، وہ سونے کی ایک محفوظ تختی ہے (جس میں لکھا ہوا ہے) کہ مجھے تعجب ہے اس شخص پر جو تقدیر پر یقین رکھتا ہے (پھر کسی چیز کے نہ ملنے پر) کیوں غمگین ہوتا ہے اور تعجب ہے اس شخص پر جس کو جہنم یاد ہے پھر وہ کیوں ہنستا ہے، اور تعجب ہے اس شخص پر جس کو موت یاد ہے پھر وہ اس سے کیوں غفلت کرتا ہے'' لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ''۔

۱۰ عَنْ اَبْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم فِيْ الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ اَوْ مَا فِي الْجَنَّةِ شَجَرَةٌ شَكَّ عَلِيُّ بْنُ جَمِيْلٍ مَا عَلَيْهَا وَ رَقَةٌ اِلَّا مَكْتُوْبٌ عَلَيْهَا...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... اَبُوْ بَكْرِنِ الصِّدِّيْقُ، عُمَرُ الْفَارُوْقُ، عُثْمَانُ ذُوالنُّوْرَيْنِ۔

(المعجم الكبير للطبراني حديث:۱۰۹۳ باب ۳)

''جنت میں کوئی بھی درخت ایسا نہیں جس کے ہر پتے پر یہ نہ لکھا ہوا ہو کہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہ ابوبکر صدیق ہیں، عمر فاروق ہیں، عثمان دونور والے ہیں۔

(۱۱) عَنْ عَلِی رضی اللہ عنہ بْنِ اَبِیْ طَالِبٍ فِیْ قَوْلِ اللّٰہِ عزوجل (وَكَانَ تَحْتَہٗ كَنزٌ لَّهُمَا) قَالَ لَوْحٌ بِنْ ذَهَبٍ مَكْتُوبٌ فِيْهِ ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہِ...... عَجَبًا لِمَنْ يَذْكُرُ اَنَّ الْمَوْتَ حَقٌّ كَيْفَ يَفْرَحُ ، وَ عَجَبًا لِمَنْ يَذْكُرُ اَنَّ النَّارَ حَقٌّ كَيْفَ يَضْحَكُ ، وَ عَجَبًا لِمَنْ يَذْكُرُ اَنَّ الْقَدْرَحَقٌّ كَيْفَ يَحْزَنُ ، وَ عَجَبًا لِمَنْ يَرَى الدُّنْيَا وَ تَصَرُّفَهَا بِاَهْلِهَا حَالاً بَعْدَ حَالٍ كَيْفَ يَطْمَئِنُّ اِلَيْهَا۔

(شعب الایمان للبیهقی حدیث نمبر ۲۱۲ باب و کان تحته کنز لهما، جامع الاحادیث حدیث نمبر ۳۳۸۴۳ باب مسند علی بن ابی طالب)

''علی بن ابی طالب رضی اللہ عنہ اللہ تعالیٰ کے قول ﴿و کان تحته کنز لهما﴾ کی تفسیر میں فرماتے ہیں کہ وہ ایک سونے کی تختی تھی جس پر لکھا ہوا تھا...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌرَّسُوْلُ اللّٰہ......اور یہ کہ تعجب ہے اس پر جس کو یاد ہے کہ موت برحق ہے پھر وہ کیسے خوش ہوتا ہے اور تعجب ہے اس پر جس کو یاد ہے کہ جہنم برحق ہے پھر وہ کیسے ہنستا ہے اور تعجب ہے اسیر جس کو یاد ہے تقدیر برحق ہے پھر وہ کیوں پریشان رہتا ہے اور تعجب ہے اس پر

جو دیکھتا ہے دنیا کو اور (وقتاً فوقتاً) اہل دنیا کے ساتھ اس کی گردش کو وہ کیسے اس پر مطمئن ہو جاتا ہے"۔

(۱۲) عَنْ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہ يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا نَزَلَتْ فِيْ رَجُلٍ مِنْ بَنِيْ مُرَّةَ بْنِ عَوْفِ بْنِ سَعْدِ بْنِ دِيْنَارٍ يُقَالُ لَهٗ هِرْدَاسُ بْنُ نَهِيْكٍ وَكَانَ مِنْ اَهْلِ فَدَكَ وَكَانَ مُسْلِماً لَمْ يُسْلِمْ مِنْ قَوْمِهٖ غَيْرُهٗ فَسَمِعُوْا بِسَرِيَّةِ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وسلم تُرِيْدُ هُمْ فَنَزَلَ مِنَ الْجَبَلِ يَقُوْلُ ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......فَتَغَشَّاهُ اُسَامَةُ فَقَتَلَهٗ وَاسْتَاقَ غَنَمَهٗ فَنَزَلَتْ هٰذِهِ الْاٰيَةُ فِيْهِ۔ ❶

(معرفة الصحابة لا بی نعیم اصفهانی حدیث نمبر ۵٦١٠ باب من اسمه محمع)

"حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے کہا کہ یہ آیت" يَا اَيُّهَا الَّذِيْنَ آمَنُوْا اِذَا ضَرَبْتُمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ فَتَبَيَّنُوْا "بنی مرہ بن عوف بن سعد بن دینار کے ایک آدمی کے بارے میں نازل ہوئی جس کو ہرداس بن نہیک کہا جاتا تھا اور وہ اہل فدک۔ میں سے تھا اور وہ اکیلا مسلمان ہوا تھا اور اس کی قوم سے دوسرا کوئی بھی مسلمان نہیں ہوا تھا، پس جب انہوں نے سنا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا لشکر اس طرف آ رہا ہے، تو وہ شخص پہاڑ سے اترا اور" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ "پڑھتا ہوا آیا لیکن اسامہ رضی اللہ عنہ نے حملہ کر کے قتل کر دیا اور اس کی بکریوں پر قبضہ کر لیا تو اس کے متعلق

یہ آیت کریمہ نازل ہوئی اے ایمان والو! جب تم جہاد کے لئے جاؤ تو پوری تحقیق کرلو"۔

(۱۳) مَكْتُوْبٌ عَلَى الْعَرْشِ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لَا اُعَذِّبُ مَنْ قَالَهَا۔

(الاحادیث القدسیة حدیث نمبر:۲،جامع الجوامع اوالجامع الکبیر للسیوطی حریف المیم، جامع الاھادیث حرف الی)

"عرش پر لکھا ہوا ہے" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" اخلاص سے اس کلمہ کے پڑھنے والے کو میں عذاب نہیں دوں گا"۔

(۱۴) يَقُوْلُ اللّٰهُ قَرِّبُوْا اَهْلَ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مِنْ ظِلِّ عَرْشِيْ فَاِنِّيْ اُحِبُّهُمْ۔

(جامع الجوامع اوالجامع الکبیر للسیوطی حرف الیاء جامع الاحادیث حدیث ۲۶۹۸۱باب یاء النداء مع الیاء)

" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" اخلاص سے پڑھنے والوں کو اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ ان کو میرے عرش کے سائے کے قریب کرو، یقیناً میں ان سے محبت کرتا ہوں (وہ مجھے محبوب ہیں)"۔

(۱۶) عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ سَائِطٍ اَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وسلم ضَحّٰى بِكَبْشَيْنِ اَمْلَحَيْنِ ذَبَحَ اَحَدَهُمَا عَنْ نَفْسِهٖ وَالْاٰخَرَ عَمَّنْ قَالَ ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(کتاب الآثار ویلیه الایثار حدیث نمبر۷۹۰ص۱۷۵باب الاضحیة والخصاء الفحل)

"نبی علیہ السلام نے دو مینڈھوں کی قربانی کر کے فرمایا کہ ایک میری

طرف سے اور دوسرا ہر اس امتی کی طرف سے جس نے "لَا اِلٰهَ
اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" پڑھا۔"

⑯ عَنْ اَبِیْ دَرْدَاء رَاَیْتُ لَیْلَةَ اُسْرِیْ لِیْ حَوْلَ الْعَرْشِ فَرِیْدَةً خَضْرَاءَ مَکْتُوْبٌ فِیْهَا بِقَلَمٍ مِنْ نُوْرٍ اَبْیَضَ ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... اَبُوْ بَکْرِ الصَّدِیْق۔

(کنز العمال فی سنن الاقوال والا فعال حدیث نمبر ۳۲۵۷۹ الفصل الثانی فی فضائل الخلفاء الاربعة رضوان الله علیهم اجمعین ص ۵۴۹ ج ۱۱)

"معراج والی رات کو میں نے ایک سبز موتی دیکھا جس پر نور کے سفید قلم سے لکھا ہوا تھا" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" ابوبکر صدیق ہیں۔"

⑰ عَنْ سَلْمَان لَمَّا خَلَقَ اللّٰهُ الْعَرْشَ کَتَبَ عَلَیْهِ بِقَلَمٍ مِنْ نُوْرٍ طُوْلُ الْقَلَمِ مَا بَیْنَ الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......بِهٖ آخُذُ وَ بِهٖ اُعْطِیْ وَ اُمَّتُهٗ اَفْضَلُ الْاُمَمِ وَاَفْضَلُهَا اَبُوْ بَکْرِ الصِّدِّیْقُ۔

(کنز العمال فی سنن الاقوال والا فعال حدیث نمبر ۳۲۵۸۱ باب الفصل الثانی فی فضائل الخلفاء الاربعة رضوان الله علیهم اجمعین ص ۵۵۰ ج ۱۱)

"جب اللہ تعالیٰ نے عرش کو پیدا فرمایا تو اس پر بھی مشرق و مغرب کے نور کے لمبے قلم سے لکھا" لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ" اس کے ذریعے لیتا اور دیتا ہوں اور اس کلمے والی

امت سب امتوں میں سے بہتر ہوگی اور اس میں سب سے بہتر
ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ ہوگا"۔

مذکورہ تمام احادیث سے معلوم ہوا کہ کلمہ صرف دو حصوں پر مشتمل ہے اور اہل تشیع کے اضافہ کردہ تین حصے ان کے من گھڑت ہیں۔ چونکہ کلمہ کے ان دو حصوں میں کوئی اختلاف نہیں بلکہ اسلام کا دعویٰ کرنے والے سب لوگ پڑھتے ہیں اس لئے صرف نمونہ کے طور پر یہاں چند روایات پیش کی گئیں، ورنہ احادیث اور آثار کا بے انتہا ذخیرہ موجود ہے، جس سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ اسلامی کلمہ کے صرف دو ہی حصے ہیں، زیادہ نہیں۔

ایک جاہلانہ اعتراض

ذہن نشین رکھنا چاہیئے کہ کلمہ توحید و رسالت میں عربی عبارت کبھی کبھی اَن یا اَنَّ کے ساتھ بھی آتی ہے اور کبھی شہادۃ کا لفظ بھی آتا ہے اور یہ صرف عربی گرائمر کی وجہ سے آتا ہے ورنہ کلمہ کے حصے صرف وہی دو ہیں یعنی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ شیعہ اکثر اَن پڑھ اور جاہل لوگوں کے سامنے یہ اعتراض کرتے ہیں:

سوال: اگر کلمہ صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے تو یہ دوسرے الفاظ اَنْ اور اَنّ وغیرہ کہاں سے آئے؟

جواب: یہ جاہلانہ اور بالکل لغو اعتراض ہے۔ عربی سے معمولی واقفیت رکھنے والا شخص بھی اس کے کھوکھلے پن کو خوب سمجھ سکتا ہے اور عربی جاننے والا ہر شیعہ سنی اس اعتراض کو بے جا اور غلط قرار دیتا ہے۔ لہٰذا ہم اس بات کے پیش نظر خود شیعہ علماء کی کچھ عبارتیں پیش کرتے ہیں، جن میں "اَنْ یا اَنَّ" یا شہادۃ کے الفاظ استعمال ہوئے ہیں، مگر انہوں نے بھی اس کا ترجمہ صرف لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ سے کیا ہے۔

① قال رسول اللهﷺ اربع من کن فیه کان فی نور الله الاعظم من کانت عصمة امره شهادةَ اَنْ لا اله الا الله واَنّی رسول الله۔ (خصال شیخ صدوق قمی ص ۲۱۰، ایران)

"تفسیر عیاشی اور الخصال میں اس کا ترجمہ یوں ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے یہ حدیث مروی ہے کہ جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں گی اس کو خدا تعالیٰ کے سب سے بڑے نور میں جگہ ملے گی پہلی چیز یہ کہ اس کے ایمان کی ڈھال یہ کلمہ ہو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (حاشیہ ترجمہ مقبول، شیعہ ص ۴۵)

② اِنَّ اللّٰهَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ" الخ قال: العدل شهادة ان لا اله الا الله و ان محمداً رسول الله۔
(تفسیر قمی سورۃ نحل آیت: ۹۰)

"تفسیر قمی اور عیاشی میں جو حدیثیں اس آیت کی تفسیر میں منقول ہیں، ان سب کا خلاصہ یہ ہے کہ العدل سے مراد کلمہ شہادت لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ہے۔ (ترجمہ مقبول حاشیہ ص ۵۵۱)

③ فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ تَشْهَدُوْنَ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۲۸ نجف)

"جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے بس اتنا کہہ دو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ (حاشیہ مقبول ۹۰۴)

④ علی بن ابراہیم گفتہ کہ عدل گواہی لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ است۔ (حیات القلوب فارسی ج ۳ ص ۱۸۴، ایران ملا محمد باقر مجلسی)

علی بن ابراہیم (مصنف تفسیر قمی) نے کہا ہے کہ عدل سے مراد لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ

حدّثنا الحسين بن عليّ عليهما السلام قال : قال أمير المؤمنين عليه السلام للشّاميّ الّذي سأله عن المسائل في جامع الكوفة : أربعة لا يشبعن من أربعة ، أرض من مطر [1] و اُنثى من ذكر و عين من نَظَر ، و عالم من عِلم [2] .

اربع خصال من كن فيه كان في نور الله الاعظم

٤٩ ـ حدّثنا أحمد بن محمّد بن يحيى العطّار رضي الله عنه قال : حدّثنا سعد بن عبدالله ، عن أحمد بن محمّد بن خالد ، عن أبيه ، عن يونس بن عبدالرّحمن ، عن عمرو بن أبي المقدام ، عن أبي عبدالله ، عن أبيه عليهما السلام قال : قال رسول الله صلّى الله عليه وآله : أربع من كنّ فيه كان في نورالله الأعظم : من كانت عصمة أمره شهادة أن لا إله إلّا الله وأنّي رسول الله ، و من إذا أصابته مصيبة قال : إنّا لله و إنّا إليه راجعون ، و من إذا أصاب خيراً قال : الحمد لله ربّ العالمين ، و من إذا أصاب خطيئة قال : أستغفر الله و أتوب إليه .

اربع خصال من كن فيه كمل اسلامه

٥٠ ـ حدّثنا جعفر بن محمّد بن مسرور رضي الله عنه قال : حدّثنا الحسين بن محمّد ابن عامر ، عن عمّه عبدالله بن عامر ، عن الحسن بن محبوب ، عن أبي أيّوب ، عن أبي حمزة ، عن أبي جعفر عليه السلام قال : قال عليّ بن الحسين عليهما السلام : أربع من كنّ فيه كمل إسلامه و مُحصت عنه ذنوبه [2] و لقي ربّه عزّ وجلّ و هو عنه راض: من وفى لله عزّ وجلّ بما يجعل على نفسه للنّاس، و صدّق لسانه مع النّاس ، واستحيى من كلّ قبيح عندالله و عند النّاس ، و حسن خُلقه مع أهله .

---

(١) كذا .

(٢) لانه اذا ذاق اسراره و خاض بحاره صار عنده أعظم اللذات و بمنزلة الاقوات و عبر بعالم دون انسان أورجل لان العلم صعب على المبتدى (السراج المنير) .

(٢) محص الشيء : نقصه بالشد ـ يقال : محص الله عن فلان ذنوبه أى نقصها و طهره منها .

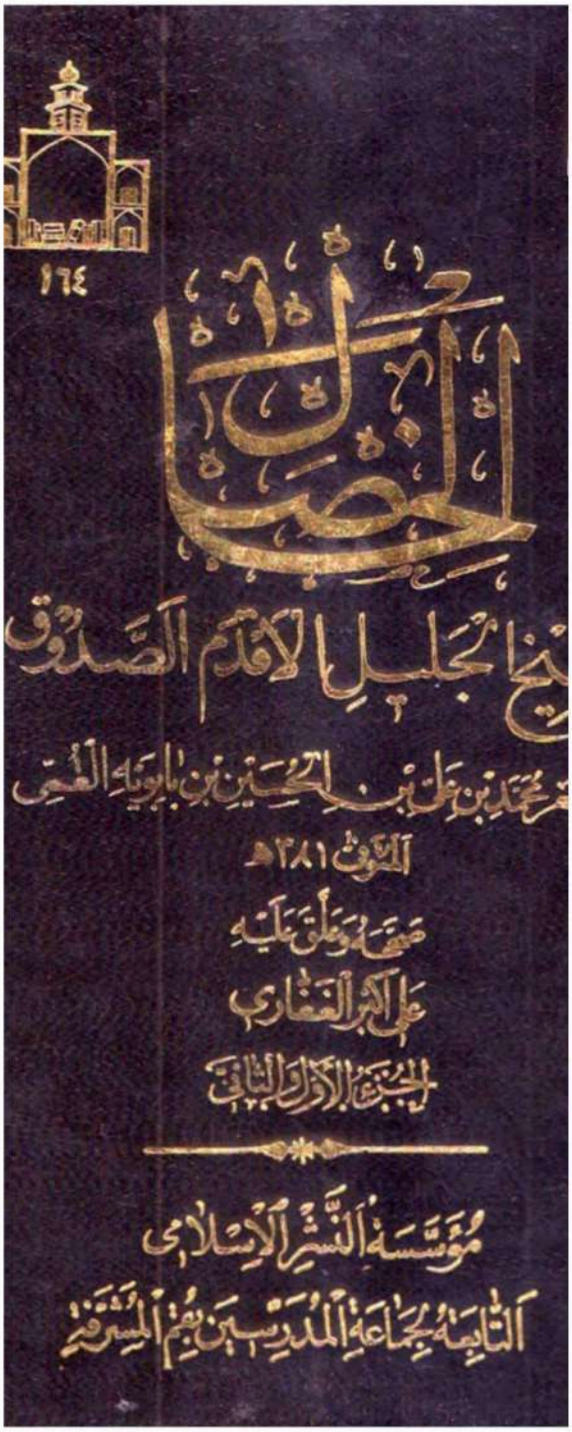

اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللّٰهِ عَنْ اَبِيهِ عليهما السلام قَالَ قَالَ رَسُولُ اللّٰهِ صلى الله عليه وآله اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ فِي نُورِ اللّٰهِ الْاَعْظَمِ مَنْ كَانَتْ عِصْمَةُ اَمْرِهِ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَ اَنِّي رَسُولُ اللّٰهِ وَ مَنْ اِذَا اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ قَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَ مَنْ اِذَا اَصَابَ خَيْراً قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ مَنْ اِذَا اَصَابَ خَطِيئَةً قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللّٰهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس میں چار اوصاف ہوں گے وہ اللہ کے نور اعظم میں ہوگا: (۱) خدا کے یکتا ہونے میرے رسول ہونے (۲) جب مصیبت سے دوچار ہوتو کہے انا للہ وانا الیہ راجعون (۳) اور جب بھلائی حاصل ہوتو کہے الحمد للہ رب العالمین (۴) اور جب گناہ سرزد ہوتو کہے: استغفر اللہ واتوب الیہ۔

أربع خصال من كن فيه كمل إسلامه

جس شخص میں چار باتیں ہوں گی اس کا اسلام کامل ہوگا

۵۰ حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ مَسْرُورٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ عَامِرٍ عَنْ عَمِّهِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَامِرٍ عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ عَنْ اَبِي اَيُّوبَ عَنْ اَبِي حَمْزَةَ عَنْ اَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ قَالَ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَمَلَ اِسْلَامُهُ وَ مُحِّصَتْ عَنْهُ ذُنُوبُهُ وَ لَقِيَ رَبَّهُ عَزَّ وَ جَلَّ وَ هُوَ عَنْهُ رَاضٍ مَنْ وَفَى لِلّٰهِ عَزَّ وَ جَلَّ بِمَا يَجْعَلُ عَلَى نَفْسِهِ لِلنَّاسِ وَ صَدَقَ لِسَانُهُ مَعَ النَّاسِ وَ اسْتَحْيَا مِنْ كُلِّ قَبِيحٍ عِنْدَ اللّٰهِ وَ عِنْدَ النَّاسِ وَ حَسُنَ خُلُقُهُ مَعَ اَهْلِهِ.

امام زین العابدین علیہ السلام نے فرمایا ہے کہ جس شخص میں چار باتیں ہوں گی اس کا اسلام کامل ہوگا اور اس کے گناہ مٹ جائیں گے اور جب وہ خدا سے ملاقات کرے تو اس کا رب راضی ہوگا: (۱) اس نے لوگوں سے جو وعدہ کیا ہے اسے خدا کی خاطر وفا کرے (۲) وہ لوگوں سے ہمیشہ سچ بولے (۳) اور جو بات بھی اللہ کے نزدیک قبیح ہے اس سے شرم کرے (۴) اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ بااخلاق ہو۔

أربع كلمات حكم

چار حکمت آمیز کلمات

۵۱ حَدَّثَنَا اَبِي رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَحْمَدَ عَنْ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جَعْفَرٍ بِاِسْنَادِهِ قَالَ قَالَ اَبُو عَبْدِ اللّٰهِ عليه السلام لَيْسَ لِلْبَحْرِ جَارٌ وَ لَا لِلْمَلِكِ

الخصال

جلد اوّل

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین حرّ، سید ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

صَدُّوا عَنْ سَبِيلِ اللّٰهِ زِدْنٰهُمْ عَذَابًا فَوْقَ الْعَذَابِ

راہِ خدا سے روکا کرتے تھے — ہم اُن کے عذاب پر — تو بوجہ اس کے کہ وہ فساد کیا کرتے تھے

بِمَا كَانُوا يُفْسِدُونَ ۝ وَيَوْمَ نَبْعَثُ فِي كُلِّ أُمَّةٍ

عذاب زیادہ کردیں گے۔ — اور جس دن — ہر اُمّت میں سے ایک ایک

شَهِيدًا عَلَيْهِم مِّنْ أَنفُسِهِمْ وَجِئْنَا بِكَ شَهِيدًا عَلَىٰ

گواہ اُن ہی کے اُوپر خلاف مبعوث کریں گے — اور (اے رسول ہم) اُن سب پر تم کو گواہ بناکر بلائیں گے

هٰؤُلَاءِ وَنَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْكِتٰبَ تِبْيَانًا لِّكُلِّ شَيْءٍ وَهُدًى

اور ہم نے تم پر یہ کتاب نازل کی ہے (کہ) ہر چیز کا بلیغ بیان (ہے) اور حقیقی اطاعت کرنے والوں کیلئے ہدایت

وَرَحْمَةً وَبُشْرٰى لِلْمُسْلِمِينَ ۝ إِنَّ اللّٰهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَ

و رحمت — و — خوش خبری — بالتحقیق اللہ — عدل کا — اور

الْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبٰى وَيَنْهٰى عَنِ الْفَحْشَاءِ

احسان کا — اور ذوے القربے کو — (اُن کے حقوق) دینے کا حکم دیتا ہے — اور بے حیائی

وَالْمُنكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ ۝ وَأَوْفُوا بِعَهْدِ

اور بدی اور بغاوت سے منع فرماتا ہے — تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ اور اللہ کے عہد کو

اللّٰهِ إِذَا عَاهَدتُّمْ وَلَا تَنقُضُوا الْأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَ

جب تم عہد کر چکے پورا کرو — اور — قسموں کو اُن کے پختہ کر دینے کے بعد نہ توڑو

قَدْ جَعَلْتُمُ اللّٰهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلًا ۚ إِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ مَا تَفْعَلُونَ ۝

جس حال میں کہ تم اللہ کو ضامن دے چکے ہو — بیشک جو کچھ تم کرو گے اللہ اُس سے خوب واقف ہے۔

وَلَا تَكُونُوا كَالَّتِي نَقَضَتْ غَزْلَهَا مِن بَعْدِ قُوَّةٍ أَنكَاثًا

اور تم اس عورت کے مانند نہ ہو جانا جو اپنے کاتے ہوئے کو مضبوط ہو جانے کے بعد — ٹکڑے ٹکڑے کر دیا کرتی تھی۔

تَتَّخِذُونَ أَيْمَانَكُمْ دَخَلًا بَيْنَكُمْ أَن تَكُونَ أُمَّةٌ هِيَ أَرْبٰى

کہ تم بھی اپنی قسموں کو باہمی مکر و حیلہ کا سبب بنالو (اس خیال سے) کہ ایک گروہ دوسرے سے بڑھا چڑھا ہے

مِنْ أُمَّةٍ ۚ إِنَّمَا يَبْلُوكُمُ اللّٰهُ بِهِ ۚ وَلَيُبَيِّنَنَّ لَكُمْ يَوْمَ

سوائے اس کے نہیں ہے کہ اللہ اس کے ذریعہ سے تمہاری آزمائش کرتا ہے — اور جو کچھ تم

الْقِيٰمَةِ مَا كُنتُمْ فِيهِ تَخْتَلِفُونَ ۝ وَلَوْ شَاءَ اللّٰهُ

کیا کرتے تھے اس سب کو ضرور تمہارے لئے قیامت کے دن صاف صاف کھول دیگا۔ — اور اگر — اللہ چاہتا

لہ وجئنا بك شهيدًا على هؤلاء — تفسیر قمی میں ہے کہ جناب رسولخدا صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ائمہ کے گواہ ہوں گے۔ اور ائمہ معصومین اُن آدمیوں کے۔

لہ تبیانًا لکل شیء — تفسیر عیاشی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ واللہ جو کچھ کہ آسمانوں میں ہے اُس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ زمین میں ہے اُس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ جنت میں ہے اس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ جہنم میں ہے اُس کو بھی جانتے ہیں اور جو کچھ آسمان و زمین اور جنت اور جہنم کے مابین ہے اُس کو بھی جانتے ہیں پھر فرمایا کہ یہ سب کچھ کتاب خدا میں موجود ہے۔ اس کے بعد یہی آیت تلاوت فرمائی۔ کافی میں جناب امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ جو کچھ آسمانوں میں اور جو کچھ زمین میں ہے میں اُسے جانتا ہوں اور جو کچھ جنت میں ہے میں اس سے واقف ہوں اور جو کچھ جہنم میں ہے میں اُس سے باخبر ہوں اور جو کچھ ہو چکا ہے اور جو کچھ ہونے والا ہے میں اس سے آگاہ ہوں پھر ذرا خاموش ہو رہے اور پھر فرمایا۔ کہ جن لوگوں نے یہ دعویٰ سُنا تھا اُن کو گراں گزرا پھر اُن کا تعجب رفع کرنے کے لئے فرمایا کہ تمام علم مجھے کتاب خدا سے حاصل ہوا ہے۔ خدائے تعالیٰ نے اپنی کتاب کی تعریف میں فرماتا ہے: فیه تبیان کل شیء۔ نبی حضرت سے یہ بھی منقول ہے کہ خدائے تعالیٰ نے قرآن مجید میں ہر چیز کا کافی و وافی بیان فرما دیا ہے۔ واللہ کوئی ایسی چیز جس کی بندوں کو احتیاج ہوتی نہیں چھوڑی یہاں تک کہ کوئی بندہ یہ نہیں کہہ سکتا کہ کاش فلاں چیز قرآن مجید میں نازل کی گئی ہوتی مگر یہ کہ اللہ اسے پہلے ہے نازل کر چکا ہے ۱۲ (تفسیر صافی)۔ اگر اس کے

[illegible]

سمجھنے کے لئے علم اہل بیت درکار ہے نہ کہ علم عمر و بکر و زید یا موجودہ زمانہ کے اہل القرآن یا پرانے حسبنا کتاب اللہ کہنے والے جو ابتدا سے اسوقت تک علوم اہل بیت کے

لہ ان الله يأمر بالعدل والاحسان — تفسیر قمی اور تفسیر عیاشی میں جو حدیثیں اس آیت کی تفسیر میں منقول ہیں ... رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مخالف رہے اور اب بھی ہیں

ھٰذا بیانٌ للناس وھدًی وموعظة للمتقین ۝

لا یمسه الا المطهرون ۝

قرآن مجید مترجم

مقبول ترجمہ

الحمد للہ

کہ ترجمہ بامحاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی معہ فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی

سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ

زیر سرپرستی

الحاج آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی طبع ہوا

ناشران افتخار بک ڈپو ... کرشن نگر لاہور

ثمّ قال لنبيّه ﷺ: ﴿وَجِئْنَا بِكَ - يا محمّد - شَهِيداً عَلَىٰ هٰؤُلاءِ﴾ يعني على الأئمّة، فرسول الله شهيد على الأئمّة، وهم شهداء على الناس.(١)

قوله: ﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ﴾ «٩٠»

قال: العدل: شهادة أن لا إله إلّا الله، وأنّ محمّداً رسول الله ﷺ، والاحسان: أميرالمؤمنين عليه السلام. والفحشاء والمنكر والبغي: [فلان وفلان وفلان](٢).(٣)

٨ـ حدّثنا محمّد بن أبي عبدالله، قال: حدّثنا موسى بن عمران، قال: حدّثني الحسين بن يزيد، عن إسماعيل بن مسلم، قال: جاء رجل إلى أبي عبدالله جعفر بن محمّد عليه السلام وأنا عنده، فقال: يابن رسول الله ﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَالْمُنْكَرِ وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾.

وقوله: ﴿أَمَرَ﴾ ربّي ﴿أَلَّا تَعْبُدُوا إِلَّا إِيَّاهُ﴾؟ فقال: «نعم، ليس لله في عباده أمر إلّا العدل والاحسان، فالدعاء من الله عامّ، والهدى خاصّ، مثل قوله: ﴿وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ إِلَىٰ صِرَاطٍ مُسْتَقِيمٍ﴾»(٤) ولم يقل: ويهدي جميع من دعاه إلى صراط مستقيم.(٥)

وقال عليّ بن إبراهيم في قوله: ﴿وَأَوْفُوا بِعَهْدِ اللهِ إِذَا عَاهَدْتُمْ وَلَا تَنْقُضُوا الأَيْمَانَ بَعْدَ تَوْكِيدِهَا وَقَدْ جَعَلْتُمُ اللهَ عَلَيْكُمْ كَفِيلاً﴾ ـ إلى قوله ـ ﴿مَا عِنْدَكُمْ يَنْفَدُ وَمَا عِنْدَ اللهِ بَاقٍ﴾ «٩١ـ٩٦»

٩ـ فإنّه حدّثني أبي، رفعه، قال: قال أبو عبدالله عليه السلام: «لمّا نزلت الولاية، وكان من

---

(١) عنه البحار: ٣٤١/٢٣ ح١٨ (قطعة) وج ٥٧٨/٣١ ح٩ (قطعة)، والبرهان: ٤٤٣/٣ ح١، ونور الثقلين: ٨٧/٤ ح١٧٠ و ١٧١.

(٢) «الأوّل والثاني والثالث» «حبتر وزريق ونعثل» خ.

(٣) عنه البحار: ١٨٨/٢٤ ح٦، وج ١٧١/٣٠ ح٢٦، وج ١٧٩/٣٦ ح١٧٢، والبرهان: ٤٤٧/٣ ح١، ونور الثقلين: ٩٢/٤ ح١٩٣.

(٤) يونس: ١٠.

(٥) عنه البحار: ١٩٨/٥ ح١٥، والبرهان: ٤٤٨/٣ ح٢، ونور الثقلين: ٩٢/٤ ح١٩٤.

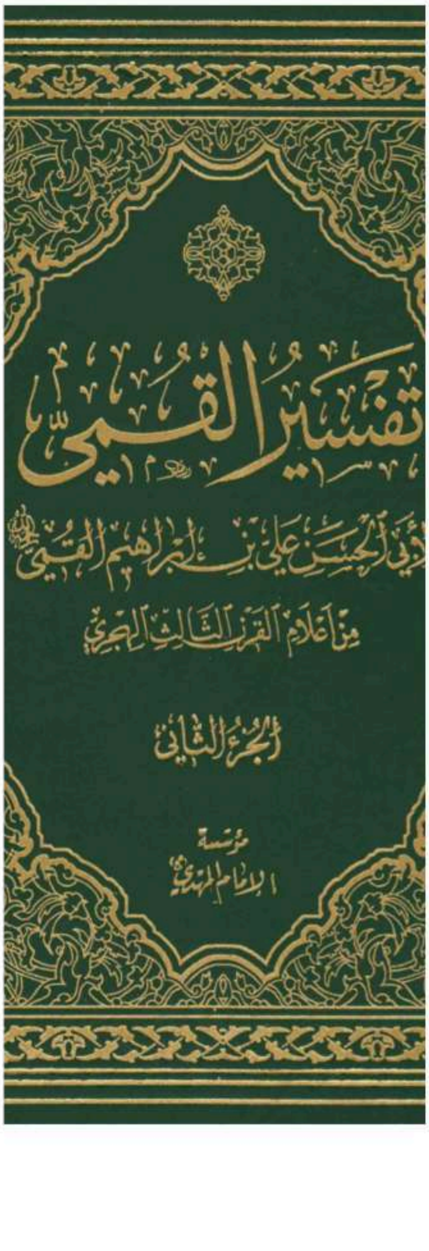

پس جبرئیل بسوی میکائیل نظر کرد و گفت: سزاوار است که خدا چنین بندهای را حبیب خود خوانده است و او را بهترین فرزندان آدم گردانیده است؛ پس آن حضرت را بر پشت خوابانید و آن جناب فرمود که: ای جبرئیل! چه می‌کنی؟

گفت: باکی نیست بر تو و نمی‌کنم مگر آنچه خیر است از برای تو، پس به بال خود شکم مبارک آن حضرت را شکافت و از میان دل حقایق منزلش نقطهٔ سیاهی بیرون آورد و آن دل را با آب بهشت شست و میکائیل آب می‌ریخت.

از آن حضرت پرسیدند که: جبرئیل دل تو را از چه چیز شست؟

فرمود که: از شک و شبهه‌ها و فتنه‌ها و هرگز کفر بر دل من نبود و پیغمبر بودم در وقتی که روح آدم هنوز به بدنش تعلق نگرفته بود.

پس اسرافیل مهری بیرون آورد که در آن دو سطر نوشته بود: «لا اله الا الله محمد رسول الله» پس آن مهر را بر میان دو کتف آن حضرت گذاشت تا نقش گرفت.

و به روایت دیگر: بر دل او گذاشت[1] تا پر از نور گردید و از نور او جهان روشن شد؛ پس دردائیل سر آن سرور را در دامن خود گرفت و آن حضرت به خواب رفت پس در خواب دید که از سرش درختی عظیم روئید و بسوی آسمان بلند گردید و شاخهایش تنومند شد و از هر شاخهایش شاخها پدید آمد و در زیر درخت گیاه بسیار دید که وصف نتوان کرد، پس منادی ندا کرد آن حضرت را که: ای محمد! این درخت، تونی؛ و شاخهای آن، اهل بیت توأند؛ و آن گیاهها که در زیر درخت روئیده است، محبّان و موالیان تو و اهل بیت توأند، پس بشارت باد تو را ای محمد به پیغمبری عظیم و ریاست بزرگ.

پس دردائیل ترازوئی بیرون آورد که هر کفهٔ آن در گشادگی مانند مابین آسمان و زمین بود، پس آن حضرت را در یک پلهٔ ترازو گذاشت و صد نفر از اصحاب آن حضرت را در پلهٔ دیگر گذاشت، و آن حضرت زیادتی کرد، پس هزار نفر از خواصّ صحابه را در آن پله گذاشت و باز حضرت زیادتی کرد، پس نصف امّت را در آن پله گذاشت و باز آن حضرت

۱. شرح نهج البلاغه ابن ابی الحدید ۲۰۵/۳؛ الانوار ۲۱۳.

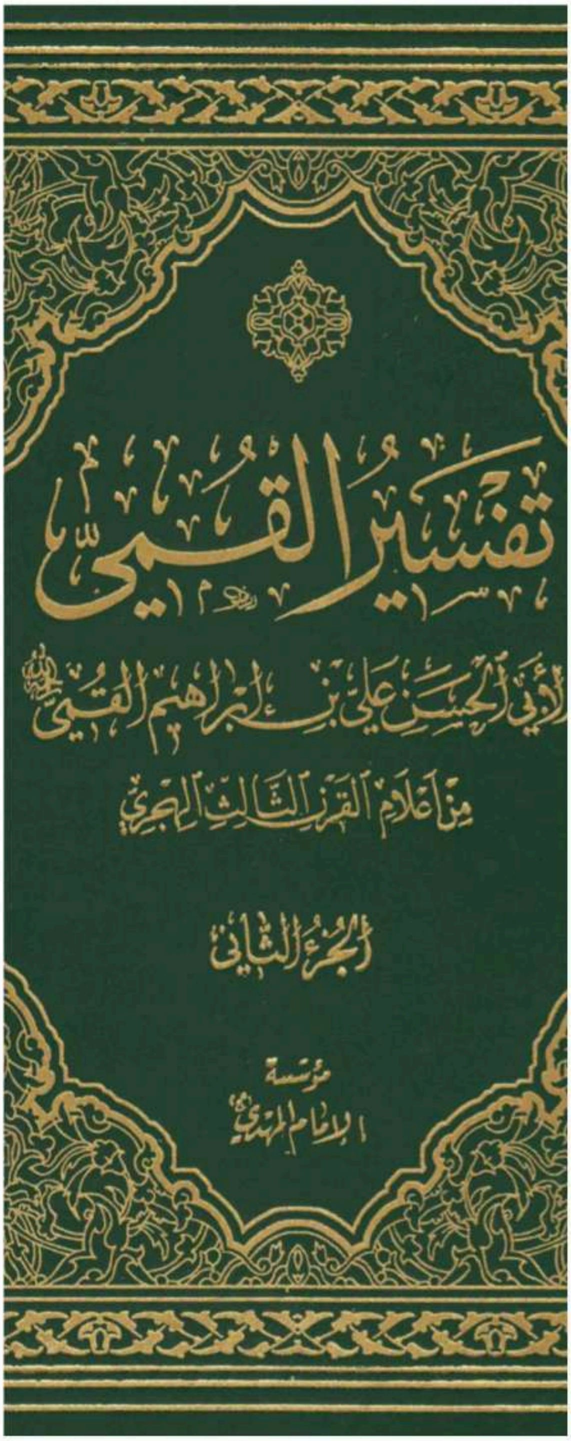

فصل سی و هشتم

در تأویل آیات عدل و معروف و احسان و قسط و میزان به ولایت ائمه ﷺ، و تأویـل کـفر و فسـوق و عـصیان و فحشاء و منکر و بغی به عداوت و ترک ولایت ایشان و آیات در این باب بسیار است

اول: ﴿إِنَّ اللهَ يَأْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْإِحْسَانِ وَإِيتَاءِ ذِي الْقُرْبَىٰ وَيَنْهَىٰ عَنِ الْفَحْشَاءِ وَا
وَالْبَغْيِ يَعِظُكُمْ لَعَلَّكُمْ تَذَكَّرُونَ﴾[1] یعنی: «بدرستی کـه خـدا امـر مـی‌کند بـه ء
و نیکوکاری و عطا کردن به خویشان و نهی می‌کند از کار زشت و ناپسندیده و ظلم
می‌دهد خدا شما را شاید که شما پند گیرید».

علی بن ابراهیم گفته که: عدل، گواهی لا اله الا الله و محمد رسول الله است؛ و ا
امیرالمؤمنین ﷺ؛ و فحشا و منکر و بغی، ابوبکر و عمر و عثمان است[2].

و در ارشاد القلوب از حضرت باقر ﷺ روایت کرده است که: عدل، شهادتِ لَ
و رسالت است؛ و احسان، ولایت امیرالمؤمنین ﷺ و اطاعت اوست؛ و ایتاء ذی ا
اداء حقّ حسن و حسین ﷺ است و امامان از فـرزندان حسـین ﷺ؛ و فـحشاء و
و بغی، آنهایند که ستم کردند بر اهل بیت و کشتند ایشان را و منع حقّ ایشان کردند

۱. سورهٔ نحل: ۹۰.
۲. تفسیر قمی ۱/۳۸۸.
۳. بحار الانوار ۲۴/۱۸۸ به نقل از ارشاد القلوب.

...القلوب ۵

کتابخانه
مرکز تحقیقات کامپیوتری علوم اسلامی
شماره ثبت: ۰۰۶۲۰۹
تاریخ ثبت:

امام‌شناسی

علّامه مجلسی ره

تحقیق
سیدعلی امامیان

انتشارات سرور

مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی گواہی دینا ہے۔

(حیات القلوب اردو ج ۳ ص ۳۶۱، ناشر امامیہ کتب خانہ لاہور)

۵ عَنْ عبداللہ علیہ السلام فی قول اللہ عزوجل (فَکَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِیْهِمْ خَیْرًا) قَالَ الْخَیْرُ ان یشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله۔

(من لا یحضره الفقیه ج ۳ ص ۷۸ ایران)

تفسیر المتقین اردو ص: ۴۵۹، تالیف سید امداد حسین کاظمی شہیدی:

امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خیر سے مراد ہے کہ وہ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی شہادت دے۔

(تفسیر المتقین ص ۴۵۹ سورۂ نور، سید امداد حسین کاظمی شہیدی)

۶ من لا یحضره الفقیه...... کی اسی عربی عبارت کا ترجمہ حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۷۰۴ میں یوں کیا گیا ہے۔

الفقیہ میں امام جعفر صادق سے منقول ہے کہ خیر سے مراد ہے کہ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......کا قائل ہو۔

۷ ثم بعث اللّٰه محمداً صلی اللہ علیہ وسلم و هو بمكة عشر سنين فلم يمت بمكة فى تلك العشر سنين احد يشهد ان لا اله اللّٰه و ان محمدا رسول اللّٰه الا اَدْخَلَهُ اللّٰهُ الْجَنَّةَ بِاِقْرَارِهٖ۔

(اصول کافی ج ۲ ص ۲۹ کتاب الایمان والکفر مطبوعہ ایران)

کتاب الشافی ترجمہ اصول کافی:

اس کے بعد اللہ نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو بھیجا وہ مکہ میں دس سال اس طرح رہے

جملہ حقوق دائمی بحق ناشر محفوظ ہیں۔

یَوْمَ نَدْعُوا كُلَّ أُنَاسٍ بِإِمَامِهِمْ

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد سوم

در بیانِ امامت

مؤلفہ

علّامہ سیّد محمّد باقر مجلسی علیہ الرّحمہ

مترجمہ

مولوی سیّد بشارت حسین صاحب کامل مرزا پوری

ناشر

امامیہ کتب خانہ

مغل حویلی۔ اندرون موچی دروازہ

حلقہ ۷، لاہور ۸

اڑتیسویں فصل

اس تاویل کے بیان میں کہ آیات عدل و احسان و قسط و میزان سے آیات ائمہ علیہم السلام اور کفر و فسوق و عصیان و فحشاء و منکر و بغی سے مراد ان کی عداوت اور ولایت کا ترک کرنا ہے۔ اس باب میں بہت سی آیتیں ہیں۔

پہلی آیت: اِنَّ اللّٰہَ یَاْمُرُ بِالْعَدْلِ وَالْاِحْسَانِ وَاِیْتَآءِ ذِی الْقُرْبٰی وَیَنْھٰی عَنِ الْفَحْشَآءِ وَالْمُنْکَرِ وَالْبَغْیِ یَعِظُکُمْ لَعَلَّکُمْ تَذَکَّرُوْنَ (پ ۱۴ سورہ نحل آیت ۹۰)

یعنی یقیناً خداوند عالم انصاف اور احسان اور عزیزوں کے ساتھ نیکی کرنے کا حکم دیتا ہے اور برائیوں اور ناپسندیدہ افعال اور ظلم سے منع کرتا ہے خدا تم کو نصیحت کرتا ہے تاکہ تم نصیحت حاصل کرو۔ علی بن ابراہیم نے کہا ہے کہ عدل سے مراد لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی گواہی دینا ہے اور احسان سے مراد امیرالمومنینؑ ہیں اور بغی و فحشا و منکر سے تینوں ستمگار مراد ہیں (یعنی اس امت کے فرعون و ہامان و قارون) ارشاد القلوب میں حضرت امام باقرؑ سے روایت کی ہے کہ عدل سے مراد توحید و رسالت کی گواہی ہے اور ایتاء ذی القربیٰ سے مراد حسنؑ و حسینؑ اور فرزندان امام حسینؑ میں سے ائمہ طاہرینؑ مراد ہیں۔ اور فحشا و منکر و بغی سے وہ لوگ مراد ہیں جنھوں نے اہلبیتؑ پر ظلم کئے۔ ان کو قتل کیا اور ان کا حق غصب کیا۔ اور عیاشی نے حضرت صادقؑ سے روایت کی ہے کہ عدل سے مراد توحید کی گواہی دینا ہے اور ایتاء ذی القربیٰ سے مراد ہر امام کا اپنے بعد کے امام کو امامت سپرد کرنا ہے اور فحشا و منکر و بغی ائمہ ظالمین کی محبت ہے۔ اور حضرت امام محمد باقرؑ سے روایت کی ہے کہ عدل سے مراد شہادتین ہے اور احسان سے ولایت امیرالمومنینؑ ہے اور فحشا ظالم اوّل اور منکر ظالم دوم اور بغی ظالم سوم ہے۔ دوسری روایت کے مطابق فرمایا کہ عدل سے مراد ذات سرور کائناتؐ ہے جس نے آنحضرتؐ کی اطاعت کی تو اسنے عدل کیا اور احسان سے مراد امیرالمومنین علیہ السلام ہیں۔ جس نے آپ کی ولایت اختیار کی اس نے نیکی اختیار کی اور محسن یعنی نیکی کرنے والے کی جگہ بہشت میں ہے۔ اور ایتاء ذی القربیٰ سے مراد ہمارے قرابت کی رعایت کرنا ہے کیونکہ خدا نے ہماری اور ہمارے فرزندوں کی مودّت و محبت کا حکم دیا ہے اور منع کیا ہے لوگوں کو فحشا و منکر و بغی سے یعنی ان لوگوں سے محبت کرنے کو جنھوں نے ہم سے بغاوت کی اور ہم پر ظلم کیا اور لوگوں کو غیروں کی طرف بلایا۔ اور فرات ابن ابراہیم نے حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے روایت کی ہے عدل رسول خداؐ ہیں

(۵۰۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تعزیت جنت کا وارث بنا دیتی ہے۔

(۵۰۸) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو اسکے لڑکے کی تعزیت ادا کی اور فرمایا تمہارے لڑکے کیلئے تم سے بہتر اللہ کی ذات ہے اور تمہارے لئے تمہارے لڑکے سے بہتر اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ثواب ہے۔ پھر آپ کو خبر ملی کہ اسکے بعد بھی وہ گریہ وزاری کر رہا ہے تو آپ پھر اسکے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو انتقال فرمایا کیا تیرے لئے انکی مثال کافی نہیں ہے۔ اس نے کہا یہ نوجوان تھا۔ آپ نے فرمایا (پرواہ نہ کر) اس کے آگے تین چیزیں ہیں لا الہ الا اللہ کی شہادت پھر اللہ کی رحمت پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور ان تینوں میں سے ایک بھی اسکو انشاء اللہ تعالیٰ فوت نہ ہونے دیگی۔

(۵۰۹) اور ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے صاحب مصیبت کیلئے مناسب ہے کہ ردا اپنے دوش پر نہ ڈالے اور صرف قمیض پہنے رہے تاکہ پہچانا جاسکے اور اسکے پڑوسیوں کو چاہیئے کہ اسکی طرف سے یہ لوگ تین دن کھانا کھلائیں۔

(۵۱۰) نیز آپ نے فرمایا کہ ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو دوسرے کی مصیبت میں اپنے دوش سے ردا اتار دے۔

(۵۱۱) اور جب حضرت امام علی النقی علیہ السلام نے وفات فرمائی تو دیکھا گیا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے گھر میں سے برآمد ہوئے انکی قمیض آگے سے بھی چاک تھی اور پیچھے سے بھی۔

(۵۱۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد بن معاذ رحمہ اللہ کے جنازے میں اپنی ردا دوش سے اتار دی تھی تو آپ سے اسکے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ ملائیکہ نے بھی اپنی ردائیں اتار دی ہیں تو میں نے بھی اپنی ردا اتار دی۔

(۵۱۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر بلا و مصیبت سے قبل صبر نہ پیدا کر دیا جاتا تو مومن اسطرح پاش پاش ہوتا جس طرح انڈا پتھر پہ گر کر پاش پاش ہوتا ہے۔

(۵۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں جس کے اندر ہونگی وہ نور خدا کے احاطہ میں ہوگا اور ان میں بھی سب سے عظیم وہ ہے کہ جس کے پاس سب سے ٹھوس اور مستحکم شے اس امر کی شہادت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ دوسرے یہ کہ جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو کہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تیسرے یہ کہ جب اسے کوئی بھلی (اچھی) چیز ملے تو کہے الحمد للہ رب العالمین اور چوتھے یہ کہ جب اس سے کوئی خطا سرزد ہو تو کہے استغفر اللہ و اتوب الیہ۔

(۵۱۵) اور امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر وہ مومن کہ جب اس پر دنیا میں کوئی مصیبت پڑے اور وہ انا للہ و انا الیہ راجعون کہے اور وقت مصیبت صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے پچھلے گناہ سوائے ان گناہان کبیرہ کے سب معاف کر دیگا

۱

(اُردو)

من لا یحضرہ الفقیہ

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابو القمی
المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

الکساء پبلیشرز
آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

وَاِمَآئِكُمْ ۭ اِنْ يَّكُوْنُوْا فُقَرَاۗءَ يُغْنِهِمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَاللّٰهُ

اور کنیزوں کا۔ اگر وہ محتاج ہوں گے تو اللہ تعالیٰ انھیں اپنے فضل سے غنی کر دے گا۔ اور اللہ تعالیٰ وسعت

وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ﴿۳۲﴾ وَلْيَسْتَعْفِفِ الَّذِيْنَ لَا يَجِدُوْنَ نِكَاحًا

والا سب کچھ جاننے والا ہے۔ اور جن لوگوں کو نکاح میسر نہیں آتا انھیں چاہئے کہ وہ پاک دامنی کرتے رہیں

حَتّٰى يُغْنِيَهُمُ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ ۭ وَالَّذِيْنَ يَبْتَغُوْنَ الْكِتٰبَ

تاآنکہ انھیں اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے غنی کر دے۔ اور تمھارے لونڈی غلام جو مکاتب کی خواہش

مِمَّا مَلَكَتْ اَيْمَانُكُمْ فَكَاتِبُوْهُمْ اِنْ عَلِمْتُمْ فِيْهِمْ خَيْرًا

رکھتے ہیں اگر ان میں بہتری پاؤ تو ان سے مکاتبت کر لو؁ ؁

وَّاٰتُوْهُمْ مِّنْ مَّالِ اللّٰهِ الَّذِيْٓ اٰتٰىكُمْ ۭ وَلَا تُكْرِهُوْا فَتَيٰتِكُمْ

اللہ تعالیٰ کے مال میں سے جو اس نے تمھیں دے رکھا ہے انھیں کچھ دے دو۔ اور تم اپنی لونڈیوں کو بدکاری پر

عَلَى الْبِغَاۗءِ اِنْ اَرَدْنَ تَحَصُّنًا لِّتَبْتَغُوْا عَرَضَ الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا

مجبور نہ کرو؁ جبکہ وہ پاکدامن رہنا چاہتی ہوں۔ تاکہ تم (انھیں بدکاری پر مجبور کر کے) دُنیا کی زندگانی کا فائدہ حاصل

وَمَنْ يُّكْرِهْهُّنَّ فَاِنَّ اللّٰهَ مِنْۢ بَعْدِ اِكْرَاهِهِنَّ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ﴿۳۳﴾

کرو۔ اور جو انھیں (بدکاری پر) مجبور کریگا تو یقیناً اللہ تعالیٰ انکے مجبور کئے جانے کے بعد (انھیں) بہت بخشنے والا اور رحم کرنے والا ہے

وَلَقَدْ اَنْزَلْنَآ اِلَيْكُمْ اٰيٰتٍ مُّبَيِّنٰتٍ وَّمَثَلًا مِّنَ الَّذِيْنَ خَلَوْا

اور یقیناً ہم نے تمھاری طرف واضح آیتیں نازل کی ہیں۔ اور ان لوگوں کی مثالیں بھی جو تم سے پہلے

مِنْ قَبْلِكُمْ وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ﴿۳۴﴾ اَللّٰهُ نُوْرُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ۭ

گذر چکے، اور پرہیزگاروں کے لئے نصیحت بھی۔ اللہ تعالیٰ آسمانوں اور زمین کا نور دینے والا ہے؁

مَثَلُ نُوْرِهٖ كَمِشْكٰوةٍ فِيْهَا مِصْبَاحٌ ۭ اَلْمِصْبَاحُ فِيْ زُجَاجَةٍ ۭ

اس کے نور کی مثال؁ ایک طاق کی سی ہے جس میں چراغ ہو۔ وہ چراغ ایک شیشہ کی قندیل میں ہو۔

اَلزُّجَاجَةُ كَاَنَّهَا كَوْكَبٌ دُرِّيٌّ يُّوْقَدُ مِنْ شَجَرَةٍ مُّبٰرَكَةٍ

وہ قندیل ایسی ہو گویا وہ چمکتا ہوا ستارہ ہے۔ وہ زیتون کے برکت والے درخت (کے تیل) سے روشن کیا جاتا

زَيْتُوْنَةٍ لَّا شَرْقِيَّةٍ وَّلَا غَرْبِيَّةٍ ۙ يَّكَادُ زَيْتُهَا يُضِيْۗءُ وَلَوْ

ہو، جو نہ شرقی ہے اور نہ غربی۔ قریب ہے کہ اس کا تیل (خود بخود) روشن ہو جائے۔ اگرچہ

؁ فکاتبوھم:-
مکاتبت ایک معاملہ ہے جو آقا اور غلام کے درمیان طے پایا جاتا ہے۔ کہ اگر غلام اپنے آقا کو اس قدر رقم ادا کر دے گا تو وہ آزاد ہو جائے گا۔

؁ خیرًا:-
تفسیر صافی ص۳۵۱ پر بحوالہ من لایحضرہ الفقیہ امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ خیر سے مراد یہ ہے کہ وہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کی بشارت دے یعنی کلمہ شہادت کا قائل ہو اور اس کے ہاتھ میں ایسا ہنر ہو جس سے وہ اپنی روزی کما سکے۔

؁ ولا تکرھوا:-
تفسیر صافی ص۳۵۱ پر بحوالہ تفسیر قمی منقول ہے کہ عرب اور قریش لونڈیاں خرید لیتے تھے اور ان پر بھاری بھاری اُجرت مقرر کر دیتے تھے اور ان سے کہتے تھے کہ جاؤ زنا کرو اور کمائی کرو۔ پس اللہ تعالیٰ نے اس سے منع فرما دیا۔

؁ نور السمٰوٰت والارض:-
تفسیر صافی ص۳۵۱ پر بحوالہ التوحید امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ آسمان کے رہنے والوں کا بھی ہادی ہے اور زمین کے رہنے والوں کا بھی۔

؁ مثل نورہ:-
تفسیر صافی ص۳۵۱ پر بحوالہ التوحید امام جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ اللہ تعالیٰ نے یہ مثال ہمارے متعلق بیان کی ہے چنانچہ انہوں نے فرمایا، کہ مثل نورہ سے مراد محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہیں۔ کمشکوٰۃ سے مراد آپ کا سینہ مبارک ہے فیہا مصباح سے مراد نور علم یعنی نبوت ہے المصباح فی زجاجہ سے مراد یہ ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا علم حضرت علی علیہ السلام کے سینہ مبارک میں آیا۔ الزجاجۃ ۔۔۔۔ الیٰ ولا غربیہ سے مراد حضرت علی علیہ السلام ہیں۔ نہ یہودی اور نہ نصرانی۔ یکاد زیتہا ۔۔ نار کا مطلب یہ ہے کہ قریب ہے کہ علم (کثرت کی وجہ سے) آلِ محمدؐ کے عالم کے منہ سے پیشتر اس کے کہ وہ کلام فرمائیں خود بخود نکلے۔ نور علیٰ نور کا مطلب یہ ہے کہ ایک امام کے بعد دوسرا امام ہوتا رہے گا۔

ع ۸ ۱۰

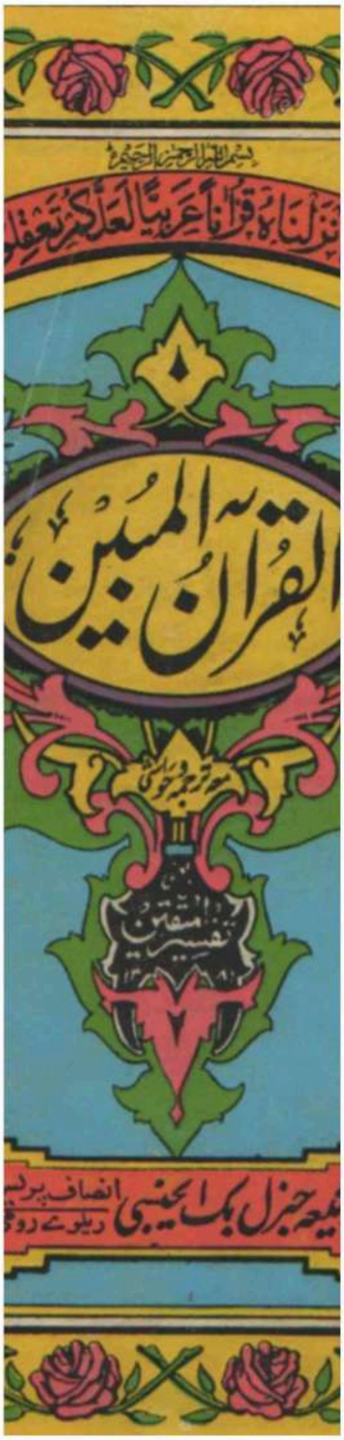

الْآيَةَ. فَالْمَنْسُوخَاتُ مِنَ الْمُتَشَابِهَاتِ؛ وَالْمُحْكَمَاتُ مِنَ النَّاسِخَاتِ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ بَعَثَ نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ ﴿أَنِ ٱعْبُدُواْ ٱللَّهَ وَٱتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ﴾ [نوح: ٣] ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَحْدَهُ، وأَنْ يَعْبُدُوهُ ولَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً، ثُمَّ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ عليهم السلام عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ بَلَغُوا مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله، فَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللهَ ولَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وقَالَ: ﴿شَرَعَ لَكُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِۦ نُوحًا وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِۦٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓ أَنْ أَقِيمُواْ ٱلدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُواْ فِيهِ ۚ كَبُرَ عَلَى ٱلْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ۚ ٱللَّهُ يَجْتَبِىٓ إِلَيْهِ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ﴾ [الشورى: ١٣]. فَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ إِلَى قَوْمِهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ والْإِقْرَارِ بِمَا جَاءَ [بِهِ] مِنْ عِنْدِ اللهِ، فَمَنْ آمَنَ مُخْلِصاً ومَاتَ عَلَى ذَلِكَ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِذَلِكَ وذَلِكَ أَنَّ اللهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ، وذَلِكَ أَنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ يُعَذِّبُ عَبْداً حَتَّى يُغَلِّظَ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلِ والْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهِ بِهَا النَّارَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا، فَلَمَّا اسْتَجَابَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مَنِ اسْتَجَابَ لَهُ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، جَعَلَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِنْهُمْ شِرْعَةً ومِنْهَاجاً، والشِّرْعَةُ والْمِنْهَاجُ سَبِيلٌ وسُنَّةٌ، وقَالَ اللهُ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله: ﴿إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ﴾ [النساء: ١٦٣]. وأَمَرَ كُلَّ نَبِيٍّ بِالْأَخْذِ بِالسَّبِيلِ والسُّنَّةِ، وكَانَ مِنَ السُّنَّةِ والسَّبِيلِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ بِهَا مُوسَى عليه السلام أَنْ جَعَلَ اللهُ عَلَيْهِمُ السَّبْتَ وكَانَ مِنْ أَعْظَمِ السَّبْتِ، ولَمْ يَسْتَحِلَّ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ، ومَنِ اسْتَخَفَّ بِحَقِّهِ واسْتَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ الَّذِي نَهَاهُ اللهُ عَنْهُ فِيهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ عَزَّ وجَلَّ النَّارَ وذَلِكَ حَيْثُ اسْتَحَلُّوا الْحِيتَانَ واحْتَبَسُوهَا وأَكَلُوهَا يَوْمَ السَّبْتِ، غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَشْرَكُوا بِالرَّحْمَنِ، ولَا شَكُّوا فِي شَيْءٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ مُوسَى عليه السلام، قَالَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ ٱلَّذِينَ ٱعْتَدَوْاْ مِنكُمْ فِى ٱلسَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُواْ قِرَدَةً خَٰسِـِٔينَ﴾ [البقرة: ٦٥]. ثُمَّ بَعَثَ اللهُ عِيسَى عليه السلام بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، والْإِقْرَارِ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وجَعَلَ لَهُمْ شِرْعَةً ومِنْهَاجاً فَهَدَمَتِ السَّبْتَ الَّذِي أُمِرُوا بِهِ أَنْ يُعَظِّمُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ، وعَامَّةَ مَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنَ السَّبِيلِ والسُّنَّةِ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُوسَى، فَمَنْ لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ عِيسَى أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ وإِنْ كَانَ الَّذِي جَاءَ بِهِ النَّبِيُّونَ جَمِيعاً أَنْ لَا يُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئاً، ثُمَّ بَعَثَ اللهُ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله وهُوَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، فَلَمْ يَمُتْ بِمَكَّةَ فِي تِلْكَ الْعَشْرِ سِنِينَ أَحَدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وأَنَّ مُحَمَّداً صلى الله عليه وآله رَسُولُ اللهِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِإِقْرَارِهِ، وهُوَ إِيمَانُ التَّصْدِيقِ، ولَمْ يُعَذِّبِ اللهُ أَحَداً مِمَّنْ مَاتَ وهُوَ مُتَّبِعٌ لِمُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله عَلَى ذَلِكَ إِلَّا مَنْ أَشْرَكَ بِالرَّحْمَنِ، وتَصْدِيقُ ذَلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَكَّةَ: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا﴾ [الإسراء: ٢٣] إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا﴾ [الإسراء: ٣٠]. أَدَبٌ وعِظَةٌ وتَعْلِيمٌ ونَهْيٌ خَفِيفٌ ولَمْ يَعِدْ عَلَيْهِ، ولَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَى اجْتِرَاحِ شَيْءٍ مِمَّا نَهَى عَنْهُ، وأَنْزَلَ نَهْياً عَنْ أَشْيَاءَ حَذَّرَ عَلَيْهَا ولَمْ يُغَلِّظْ فِيهَا ولَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَيْهَا وقَالَ: ﴿وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَوْلَٰدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَٰقٍ ۖ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ ۚ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْـًٔا كَبِيرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُواْ ٱلزِّنَىٰٓ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُواْ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ ۗ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِۦ سُلْطَٰنًا فَلَا يُسْرِف فِّى ٱلْقَتْلِ ۖ إِنَّهُۥ كَانَ مَنصُورًا ﴿٣٣﴾ وَلَا تَقْرَبُواْ مَالَ ٱلْيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُۥ

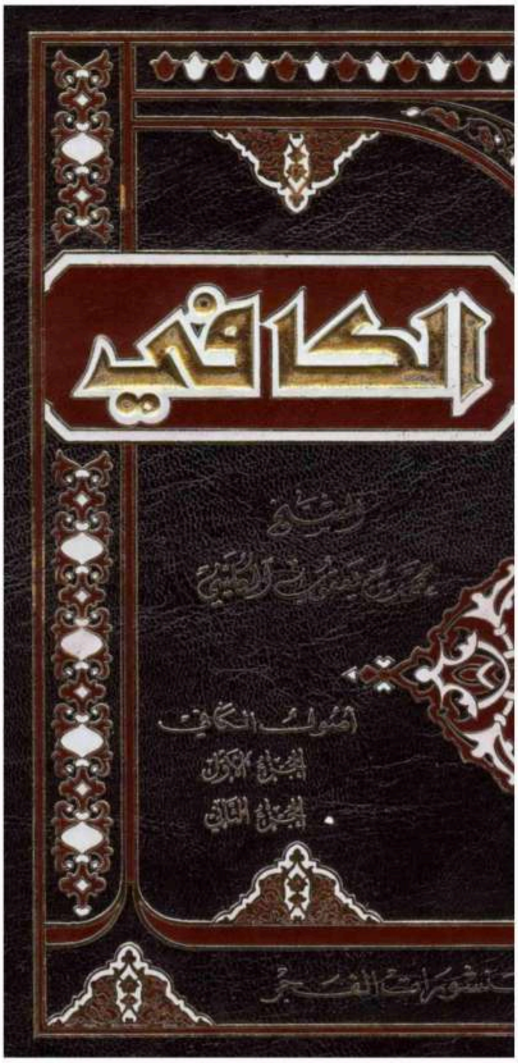

کہ ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا، مگر خدانے اس کو اس لحہ کی وجہ سے جنت میں داخل فرمادیا۔

(الشافی ترجمہ اصول کافی ج۲ ص۴۳ حیات القلوب)

⑧ اصول کافی:

وَشَهِدُوا ان لا اله الا اللّٰه و ان محمدا رسول اللّٰه۔

(اصول کافی ج۲ ص ٤١١ کتاب الایمان و الکفر، ایران)

حیات القلوب ج۲ ص۲۷۶، طبع ایران تالیف باقر مجلسی (المتوفی سنہ ۱۱۱۱ھ):

لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه گفتند۔

سید بشارت حسین شیعہ نے حیات القلوب کی عبارت کا یہ ترجمہ کیا ہے اور لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے قائل ہوئے۔

(مترجم حیات القلوب ج۲ ص۷۱۶)

⑨ من لا یحضرہ الفقیہ:

قال شهادة ان لا اله الا اللّٰه و محمدا رسول اللّٰه۔

(امن لا یحضرہ الفقیہ ص۱۳۱)

رسالہ اثبات علی ولی اللہ ص۴۵ تالیف عبدالوہاب حیدری لاڑکانہ:

آپ نے فرمایا لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی ہے۔

⑩ تفسیر صافی:

قَالَتِ الْاَعْرَابُ آمَنَّا" قِيْلَ نَزَلَتْ فِيْ نَفَرٍ مِنْ بَنِيْ اسدٍ قَدِمُوْا الْمَدِيْنَةَ فِيْ سَنَةٍ جَدْبَةٍ و اَظْهَرُوا الشَّهَادَتَيْنِ۔ ❶ (تفسیر صافی ج۲ ص٥٩٥ سورۃ حجرات)

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

کتاب مستطاب

الشافی

،التحجت	کتاب الایمان والکفر

اُصولِ کافی جلدسوم

لام ملاذ فہامہ مولانا الشیخ محمد یعقوب کلینی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

ب اعظم مولانا السید ظفر حسن صاحب قبلہ مدظلہ العالی نقوی الا

بانی ومنتظم جامعہ امامیہ کراچی

مصنف دوصد کتب

ناشر

م پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد نمبر۲۔ کراچی

قرار پایا کہ جو سنتِ عیسیٰ کا اتباع نہ کرے گا اللہ اس کو جہنم میں ڈال دے گا اور تمام انبیاء کی امتوں کو یہ حکم تھا کہ اللہ کی ذات میں کسی کو شریک قرار نہ دیں اس کے بعد حضرت محمد مصطفیٰؐ کو بھیجا۔ وہ مکّہ میں دس سال اسی طرح رہے کہ لاالٰہ الا اللہ اور محمد رسول اللہ کی گواہی دے کر مرنے والا کوئی نہ تھا۔ خدا نے جنت لازم کی اقرار شہادتین پر اور وہ ایمان بالتصدیق ہے اور خدا نے کسی ایسے فرسودے پر عذاب نازل نہیں کیا جو تابع ہو محمد صلعم کا سوائے اس کے جس نے شرک باللہ کیا اور اس کی تصدیق سورۂ بنی اسرائیل کی اس آیت سے ہوتی ہے۔ اے رسولؐ تیرے رب نے یہ فیصلہ کر دیا ہے کہ سوائے اس کے اور کسی کی عبادت نہ کی جائے اور والدین کے ساتھ احسان کرے۔ آیت کے آخر میں فرماتا ہے۔ بے شک وہ خبر رکھنے والا اور دیکھنے والا ہے یہ ادب نصیحت تعلیم اور نہی بہت ہلکے طریقے سے کی گئی ہے نہ اس پر کوئی وعدہ ہے اور نہ امرِ ممنوع بجا لانے کی جرأت پر کوئی تنبیہ ہے نہ توبیخ اور جس جگہ جن امور سے روکا ہے ان سے بچانا چاہا ہے مگر نہی کو زیادہ زور کے ساتھ نہیں بیان کیا گیا اور نہ کوئی دھمکی دی گئی ہے فرماتا ہے اپنی اولاد کو مفلسی کے خوف سے قتل نہ کرو۔ ہم ان کو بھی رزق دینے والے ہیں اور تم کو بھی، ان کا قتل کرنا بہت بڑا گناہ ہے اور دوسری جگہ فرماتا ہے تم زنا کے پاس نہ جاؤ۔ یہ تو کھلی بدکاری ہے اور بہت بُرا طریقہ ہے۔ بے خطا کسی کو قتل کرنا خدا نے حرام قرار دیا ہے اور جو مظلوم قتل کیا جائے گا تو ہم اس کے ولی کو پورا غلبہ دے دیں گے اس کو چاہیے قتل میں حد سے نہ گزرے۔ وہ فتح مند ہوگا۔

اور وہ فرماتا ہے مال یتیم کے پاس نہ جاؤ اور اگر اس مال سے لینا چاہو تو جائز طریقہ سے لو۔ جب تک یتیم سن بلوغ تک پہنچے۔ جو وعدہ کیا ہے اسے پورا کرو۔ کیونکہ وعدہ کے متعلق پوچھ گچھ ہوگی اور پورا تولو ڈنڈی نہ مارو، یہی تمہاری بہتر اور اچھی تاویل ہے اور جس کا تم کو علم نہیں اس پر مت اڑو اور زمین پر اترا کر نہ چلو۔ نہ تو تم میں یہ طاقت ہے کہ زمین کو شگافتہ کردو اور نہ تم طول میں پہاڑوں کے برابر ہو جاؤ گے۔ تمہارے رب کے نزدیک یہ بُری باتیں ہیں اور از روئے حکمت خدا نے ان چیزوں کی وحی تم پر کر دی ہے خدا کے سوا اپنا کسی کو معبود نہ بناؤ ورنہ ذلت کے ساتھ جہنم میں تمہاری جگہ ہوگی اور اللہ تعالیٰ سورۂ واللیل اذا یغشیٰ میں فرماتا ہے پس میں ڈراتا ہوں تم کو آتشِ جہنم سے جس میں شقی ڈالا جائے گا جس نے تکذیب کی اور روگردانی کی۔ یہ شرک ہے اور سورۂ اذا السماء انشقت میں فرماتا ہے اور جس کی کتاب اس کی پشت پر ہوگی اس کے لئے ہلاکت ہے اور وہ جہنم کی آگ تاپے گا وہ اپنے اہل میں بڑا خوش ہوا کرتا تھا اور گمان کرتا تھا کہ وہ ہماری طرف رجوع نہیں کرے گا یہ مشرک ہوگا" اور سورۂ تبارک الذی میں ہے جب دوزخ میں بہت سے لوگ ڈالے جائیں گے تو دوزخ کے خزانہ دار فرشتے پوچھیں گے۔ کیا تمہارے پاس کوئی ڈرانے والا نہیں آیا تھا۔ وہ کہیں گے بے شک آیا تھا لیکن ہم نے اسے جھٹلایا اور کہا۔ خدا نے تو کچھ بھی نازل نہیں کیا پس یہ کہنے والے مشرک ہوں گے اور سورۂ الحاقہ میں فرمایا ہے جس کا نامۂ اعمال بائیں طرف ہوگا وہ کہے گا۔ کاش یہ کتاب مجھے نہ دی گئی ہوتی اور میں نہ جانتا۔ میرا حساب کیا ہے۔ کاش موت نے میرا ہمیشہ کے لئے کام تمام کر دیا ہوتا۔ میرے مال نے مجھے کچھ بھی فائدہ نہ دیا۔ الیٰ قولہ یہ وہ ہے جو صاحبِ عظمت اللہ پر ایمان نہیں لاتا ہے یہ مشرک

اور تم اس کو لے جاؤ۔ پھر فرمایا کہ انصار میرے مخصوص لوگ ہیں میرے رازوں کے صندوق ہیں۔ اگر تمام لوگ ایک راہ سے اور انصار دوسرے راستہ سے چلیں تو بیشک میں انصار کے راستہ پر ہوں گا اور اُن سے جُدا نہ ہوں گا۔ خداوندا انصار کو بخش دے اور اُن کی اولاد کو بھی۔

کلینی اور عیاشی نے بسندِ حسن زُرارہ سے روایت کی ہے کہ لوگوں نے امام محمد باقرؑ سے مُؤَلَّفَةِ قُلُوْبُهُمْ (پ آیت سورۃ توبہ) کی تفسیر دریافت کی حضرتؑ نے فرمایا کہ وُہ لوگ وُہ ہیں جنہوں نے خدا کی وحدانیت کا اقرار کیا اور بتوں کی عبادت ترک کی اور لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کے قائل ہوئے باوجود اس کے جو کچھ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اُن کے لئے پسند فرمایا اُس میں شک کرتے رہے تو خُدا نے اپنے پیغمبرؐ کو حکم دیا کہ اُن کے دلوں کی تالیف مال اور احسانات سے کریں تاکہ ان کا اسلام بہتر ہو اور وُہ دین میں ثابت قدم رہیں جس میں کہ داخل ہوئے ہیں اور جس کا اقرار کیا ہے۔ بلاشبہ جناب رسولؐ خدا نے روزِ حنین رئیسانِ عرب اور اکابرِ قریش و قبیلۂ مضر کی مثل ابوسفیان بن حرب اور عیینہ بن حصن اور انہی کے ایسے لوگوں کی تالیف کی۔ مگر انصار بگڑ گئے اور سعد بن عبادہ کے پاس جمع ہوئے تو حضرتؐ ان کو جعرانہ میں لے آئے۔ سعد بن عبادہ نے کہا یا رسولؐ اللہ کیا آپ مجھے کچھ کہنے کی اجازت دیتے ہیں؟ فرمایا ہاں۔ سعد نے کہا اگر یہ معاملہ جو آپ نے اپنی قوم کو مالِ غنیمت کی تقسیم میں صادر فرمایا ہے خدا کے حکم سے ہے تو ہم راضی ہیں ورنہ ہم کو منظور نہیں۔ یہ سُنکر حضرتؐ نے انصار سے خطاب فرمایا کہ تم سب لوگوں کا یہی قول ہے جس کو تمہارے سردار نے بیان کیا۔ ان لوگوں نے عرض کی ہمارے سردار تو خدا اور رسولؐ ہیں۔ پھر حضرتؐ نے دوبارہ اُن سے یہی دریافت کیا۔ تیسری مرتبہ اُنہوں نے اقرار کیا کہ ہاں یا حضرتؐ ہمارا بھی وہی قول ہے جو سعد نے بیان کیا۔ امام محمد باقرؑ فرماتے ہیں اُسی روز سے جبکہ انصار سے یہ بات صادر ہوئی ان کا نورِ ایمان پست ہو گیا۔ اور خداوندِ عالم نے قرآن میں مولفہ قلوبہم کے لئے ایک حصّہ مقرر فرما دیا۔ دوسرے سال روزِ حنین سے دو گنا مال غنیمت اُس جماعت کی تالیفِ قلب کی برکت سے حاصل ہوا اور بہت سے گروہ نے اسلام قبول کیا۔ جناب رسولِ خدا صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے خطبہ پڑھا اور فرمایا کہ اے لوگو بتاؤ جو کچھ میں نے کہا تھا وُہ بہتر تھا یا جو تم کہتے تھے۔ اب اسقدر مال جو روزِ حنین میں نے ان کو دیا تھا میرے لئے حاصل ہوا اور کثرت سے لوگ مسلمان ہوئے اُسی خدا کی قسم جس کے قبضۂ میں محمد (صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم) کی جان ہے میں اس بات کو پسند کرتا ہوں کہ میرے پاس اتنا مال ہو جائے کہ ہر شخص کو خونبہا دوں تاکہ وُہ مسلمان ہو جائے۔

عیاشی نے دوسری سند سے روایت کی ہے کہ روزِ حنین تقسیم مال کے موقع پر ایک انصاری نے کہا یہ کیسی تقسیم ہے جو پیغمبرؐ کر رہے ہیں۔ خدا ہرگز ایسی تقسیم نہیں چاہتا۔ صحابہ میں سے ایک شخص نے کہا اے دُشمن خدا اور رسولؐ خدا کے حق میں ایسی بات کہتا ہے پھر اُس نے حضرتؐ کی خدمت میں حاضر ہو کر اُس انصاری کا کلام بیان کیا۔ حضرتؐ نے فرمایا میرے بھائی مُوسےٰؑ کو اُن کی قوم نے اس سے زیادہ آزار پہنچایا، اور اُنہوں نے خدا کے لئے صبر کیا۔ حضرتؐ نے روزِ حنین ہر شخص کو جو مؤلفۃ قلوب میں سے تھے سو سو اونٹ دیئے۔

شیخ مفید و شیخ طبرسی اور تمام محدثین خاصہ و عامہ نے ابُو سعید خُدری وغیرہ سے روایت کی ہے کہ

أَنْتَ الْعَفُوُّ الْغَفُوْرُ (اے وہ جو تھوڑے (اچھے عمل) کو قبول کرتا ہے اور زیادہ (بڑے گناہ) کو معاف کر دیتا ہے۔ مجھ سے قبول کر میرا تھوڑا (عمل) اور میرے زیادہ (بڑے گناہ) کو معاف کر بیشک تو معاف کرنے والا اور مغفرت کرنے والا ہے) اس نے یہ بھی کہہ دیا تو آپ نے پوچھا تم کیا دیکھتے ہو اس نے کہا میں دیکھ رہا ہوں کہ دو کالے شخص میرے پاس آئے ہیں آپ نے فرمایا ان کلمات کو دوبارہ کہو اس نے دوبارہ کہا تو پوچھا اب کیا دیکھتے ہو؟ اس نے کہا اب دیکھتا ہوں کہ وہ دونوں کالے مجھ سے دور ہٹ گئے اور دو گورے اشخاص میرے پاس آگئے اور دونوں کالے یہاں سے نکل گئے اب میں ان دونوں کو نہیں دیکھتا اور اب دونوں گورے اشخاص میرے قریب آئے ہیں اور اب میری روح قبض کر رہے ہیں پس اسی وقت وہ شخص مر گیا۔

(۳۴۸) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قبلہ رُو کرنے کا طریقہ دریافت کیا گیا تو آپ نے فرمایا اسکے پاؤں کے دونوں تلووں کو قبلہ کی طرف کرو۔

(۳۴۹) حضرت امیرالمومنین علیہ السلام نے بیان فرمایا کہ ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اولاد عبدالمطلب میں سے ایک شخص کے پاس گئے وہ جانکنی کے عالم میں تھے اور قبلہ رُو نہیں تھے تو آپ نے فرمایا انہیں قبلہ رُو کر دو اور جب ایسا کرو گے تو ملایکہ ان کے پاس آئیں گے اور اللہ تعالیٰ انکی طرف متوجہ ہوگا چنانچہ وہ قبلہ رُو رہے یہاں تک کہ انکی روح قبض ہو گئی۔

(۳۵۰) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب بھی کسی کی موت کا وقت آتا ہے تو ابلیس اپنے شیاطین میں سے کسی ایک کو وہاں مقرر کر دیتا ہے اور وہ آکر اسے کفر کا حکم دیتا ہے اور اسکے دین کی طرف سے اسکے دل میں شک ڈال دیتا ہے یہاں تک کہ اسی حالت میں اسکی روح نکل جاتی ہے لہذا جب تم اپنے مرنے والوں کے پاس موجود ہو تو انہیں لا الہ الا اللہ و ان محمد رسول اللہ کی شہادت کی تلقین کرتے رہو یہاں تک کہ انہیں موت آجائے۔

(۳۵۱) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے آخری خطبہ میں ارشاد فرمایا جو شخص اپنے مرنے سے ایک سال پہلے توبہ کر لے تو اللہ اسکی توبہ قبول کریگا پھر فرمایا مگر ایک سال تو بہت ہوتا ہے اگر کوئی اپنے مرنے سے ایک مہینہ پہلے توبہ کر لے تو اللہ اسکی توبہ قبول کریگا۔ اور ایک مہینہ بھی بہت ہے اگر کوئی شخص اپنے مرنے سے ایک جمعہ پہلے توبہ کر لے تو اللہ اسکی توبہ قبول کریگا پھر فرمایا اور جمعہ بھی بہت زیادہ ہے اگر کوئی شخص اپنے مرنے سے ایک دن پہلے توبہ کر لے تو اللہ اسکی توبہ قبول کریگا اور ایک دن بھی بہت ہے اگر کوئی شخص اپنے مرنے سے ایک ساعت پہلے توبہ کر لے تو اللہ اسکی توبہ قبول کرے گا اور ایک ساعت بھی بہت ہے اگر کوئی شخص اس وقت بھی توبہ کر لے کہ جب اسکی روح کھنچ کر یہاں تک پہنچ جائے یہ کہکر آپ نے اپنی حلق کی طرف اشارہ کیا تو اللہ اسکی توبہ قبول کریگا۔

(۳۵۲) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا " و لیست التوبۃ للذین یعملون السّیٔات حتی اذا حضر احدھم الموت قال انی تبت الآن " (اور توبہ ان لوگوں کیلئے مفید نہیں جو عمر بھر تو برے کام کرتے رہے یہاں تک کہ جب ان کے سر پر موت آن کھڑی ہوئی تو کہنے لگے اب میں نے توبہ کی) (سورۃ النساء۔ آیت نمبر ۱۸) کے متعلق فرمایا یہ اس وقت کیلئے

اُردو

...ن لا يحضره الفقي...

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی

ابن الحسین بن موسیٰ بن بابوالقمی

المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

الکساء پبلیشرز

آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

٣٤٩ ٧ ـ وقال أمير المؤمنين عليه السلام : « دخل رسول الله صلى الله عليه وآله على رجل من ولد عبدالمطّلب وهو في السوق [١] وقد وجّه لغير القبلة فقال : وجّهوه إلى القبلة فانّكم إذا فعلتم ذلك أقبلت عليه الملائكة وأقبل الله عزّ وجلّ عليه بوجهه ، فلم يزل كذلك حتّى يقبض » .

٣٥٠ ٨ ـ وقال الصادق عليه السلام : « ما من أحد يحضره الموت إلاّ وكّل به إبليس من شياطينه من يأمره بالكفر و يشكّكه في دينه حتّى يخرج نفسه فاذا حضرتم موتاكم فلقّنوهم شهادة أن لا إله إلاّ الله و أنّ محمّداً رسول الله حتّى يموتوا » .

٣٥١ ٩ ـ و قال رسول الله صلى الله عليه وآله في آخر خطبة خطبها : « من تاب قبل موته بسنة تاب الله عليه ، ثمّ قال : إنّ السنة لكثيرة ، من تاب قبل موته بشهر تاب الله عليه ثمّ قال : إنّ الشهر لكثير و من تاب قبل موته بجمعة تاب الله عليه ، ثمّ قال : إنّ الجمعة لكثيرة و من تاب قبل موته بيوم تاب الله عليه ، ثمّ قال : و إنّ يوماً لكثير، و من تاب قبل موته بساعة تاب الله عليه ، ثمّ قال : و إنّ الساعة لكثيرة و من تاب و قد بلغت نفسه هذه ـ و أهوى بيده إلى حلقه ـ تاب الله عليه » [٢].

٣٥٢ ١٠ ـ وسئل الصادق عليه السلام «عن قول الله عزّ و جلّ « و ليست التوبة للّذين يعملون السيّئات حتّى إذا حضر أحدهم الموت قال إنّي تبت الآن » قال : ذاك إذا عاين أمر الآخرة» .

٣٥٣ ١١ ـ و «أتى رسول الله صلى الله عليه وآله رجل من أهل البادية له حشم و جمال فقال : يا رسول الله أخبرني عن قول الله عزّ و جلّ : « الّذين آمنوا و كانوا يتّقون . لهم البشرى في الحيوة الدّنيا وفي الآخرة » فقال : أمّا قوله تعالى : « لهم البشرى في الحيوة

(١) السوق ـ بالفتح ـ : النزع .

(٢) المراد أنه يتوب الله عليه في الاخرة والاحاديث الدالة على عدم قبول توبة الناس المراد عدم قبولها في الدنيا عندحاكم الشرع فان التوبة لاتقبل عنده الابعد الاستبراء وأقله أربعون يوماً فارتفع التدافع . (م ح ق) .

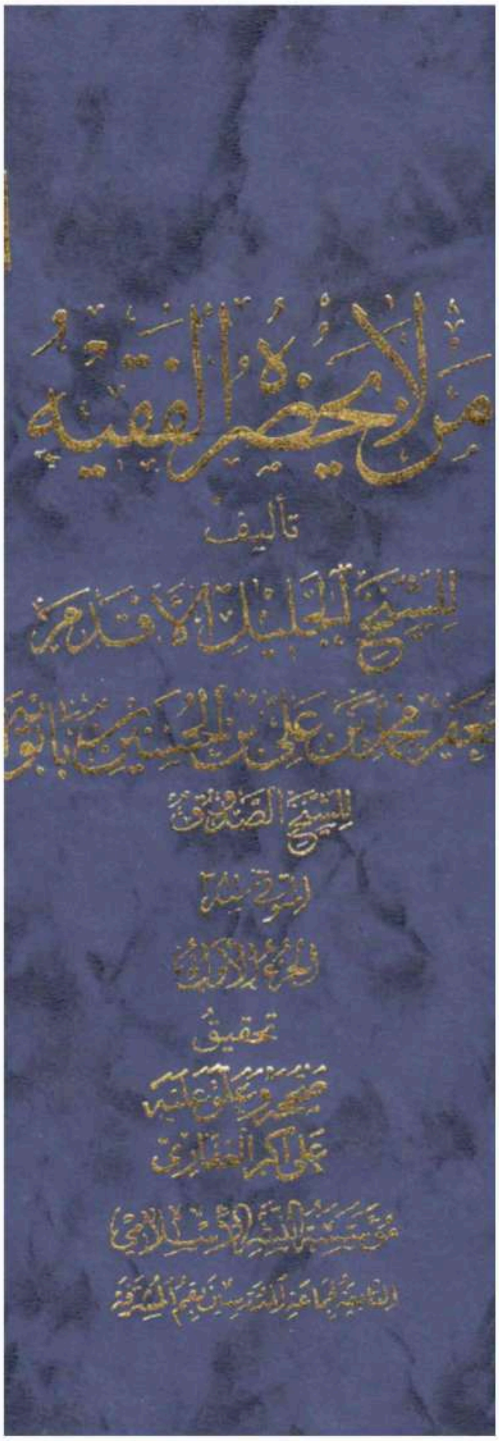

﴿قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُواْ وَلَـٰكِن قُولُوٓاْ أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ ٱلْإِيمَـٰنُ فِى قُلُوبِكُمْ وَإِن تُطِيعُواْ ٱللَّهَ وَرَسُولَهُۥ لَا يَلِتْكُم مِّنْ أَعْمَـٰلِكُمْ شَيْـًٔا إِنَّ ٱللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ١٤﴾

مكّة: يا أيّها الناس إنّ الله قد أذهب عنكم بالإسلام نخوة الجاهليّة، وتفاخرها بآبائها، أنّ العربيّة ليست بأب ووالدة، وإنّما هو لسان ناطق فمن تكلّم به فهو عربي ألا إنّكم من آدم وآدم من التراب، و«إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ»(١).

وفي المجمع: عن النبي ﷺ يقول الله تعالى يوم القيامة أمرتكم فضيعتم ما عهدت إليكم فيه، ورفعتم أنسابكم، فاليوم أرفع نسبي وأضع أنسابكم، أين المتّقون؟ «إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ»(٢).

وفي الفقيه: عن الصادق، عن أبيه، عن جدّه عليهم السلام، إنّ رسول الله ﷺ قال: أتق الناس من قال الحق فيما له وعليه(٣).

وفي الإعتقادات: عن الصادق عليه السلام إنّه سئل عن قوله تعالى: «إِنَّ أَكْرَمَكُمْ عِندَ ٱللَّهِ أَتْقَىٰكُمْ» قال: أعملكم بالتقيّة(٤). وفي الإكمال: مثله عن الرضا عليه السلام(٥).

﴿إِنَّ ٱللَّهَ عَلِيمٌ﴾: بكم.

﴿خَبِيرٌ﴾: ببواطنكم.

﴿قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا﴾: قيل: نزلت في نفر من بني أسد قدموا المدينة في سنة جدبة وأظهروا الشهادتين، وكانوا يقولون لرسول الله ﷺ: أتيناك بالأثقال والعيال، ولم

١ ـ تفسير القمّي: ج ٢، ص ٣٢٢، س ٨. ٢ ـ مجمع البيان: ج ٩ ـ ١٠، ص ١٣٨، س ١٠.
٣ ـ من لا يحضره الفقيه: ج ٤، ص ٢٨١ ـ ٢٨٢، ح ٨٣٦/ ١٦، باب ١٧٦ ـ النوادر. وهو آخر أبواب الكتاب.
٤ ـ الاعتقادات في دين الإماميّة: ص ٨٢ ـ ٨٣، باب ٣٩ ـ الاعتقاد في التقيّة.
٥ ـ إكمال الدين وإتمام النعمة: ص ٣٧١، ح ٥، باب ٣٥ ـ ما روي عن الرضا علي بن موسى عليهما السلام في النص على القائم وفي غيبته.

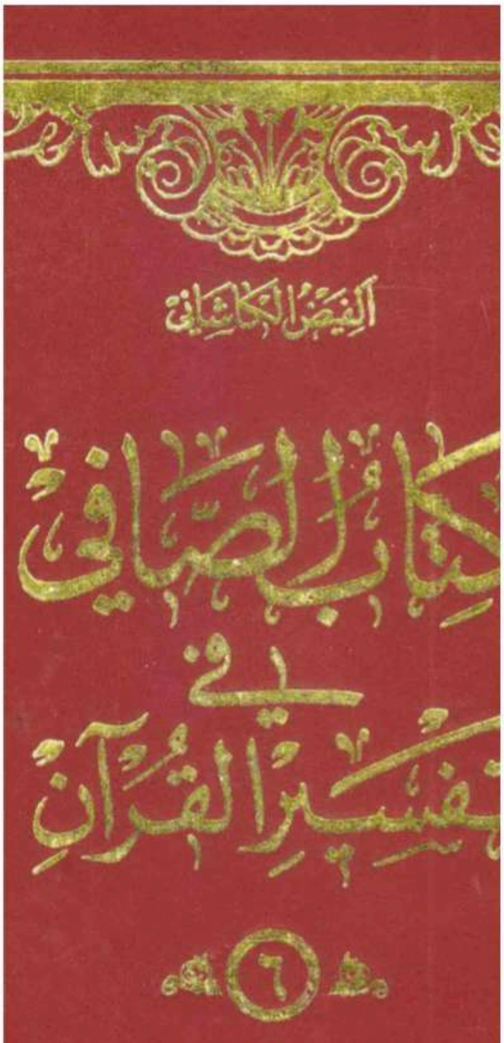

ترجمہ مقبول:

﴿قَالَتِ الْاَعْرَابُ آمَنَّا﴾ تفسیر صافی میں ہے کہ یہ آیت بنی اسد کے ایک گروہ کے بارے میں نازل ہوئی جو قحط سالی کے زمانے میں مدینہ منورہ آ گئے تھے اور اظہار کلمہ ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کرتے تھے۔

(ترجمہ مقبول حاشیہ ۱۰۳۰)

تنبیہ!

قارئین کرام! آپ کو معلوم ہوا کہ شیعہ مجتہد علماء کے ہاں بھی ان عربی عبارتوں میں سے صرف کلمہ کے دو حصے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ مراد ہیں۔ اہلسنّت مناظر حضرات کو مندرجہ بالا عبارات ذہن نشین رکھنا ضروری ہیں۔

ا۱ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ
اَتْقٰىكُمْ تفسیر قمی میں ہے کہ
یہ ان لوگوں کا رد ہے جو اپنی
ننھیال اور ددھیال پر فخر
کیا کرتے ہیں۔ جناب رسول خدا
نے فتح مکہ کے دن یہ فرمایا تھا
کہ اے لوگو! اللہ تعالیٰ نے اسلام
کے ذریعے سے تمہاری جاہلیت
کی نخوت اور باپ دادا پر فخر کرنا
دُور فرما دیا۔ عربیت اس وجہ
سے نہیں ہے کہ کسی کا باپ عرب ہو
عربیت تو ایک زبان ہے پس
جو شخص اس زبان میں کلام کرے
وہی عربی ہے۔ یہ خوب سمجھ لو
کہ تم نسل آدم سے ہو اور آدم
مٹی سے تھے اور خدا کے نزدیک
تم میں سے سب سے زیادہ معزز
وہ ہے جو سب سے زیادہ پرہیزگار
ہو ۱۲ سے۲ قَالَتِ الْاَعْرَابُ
اٰمَنَّا تفسیر مجمع البیان میں ہے کہ یہ
آیت بنی اسد کے ایک گروہ کے
بارے میں نازل ہوئی ہے جو
قحط سالی کے زمانہ میں مدینہ
منورہ میں آگئے تھے اور اظہار کلمہ
لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ
کرتے تھے اور جناب رسول خدا
سے یہ کہتے تھے کہ ہم مع اپنے
بال بچوں کے حضرت کی خدمت
میں آگئے ہیں اور ہم کبھی آپ
سے لڑے نہیں جیسے کہ فلاں اور
فلاں قبیلے لڑے اور غرض کہ
بات کے جتانے سے یہ تھی
کہ ایک تو آنحضرت صدقات
دیا کریں اور دوسرے یہ اپنا
احسان جتلاتے رہیں۔ خدائے
تعالیٰ کا حکم پہنچا کہ قُلْ لَّمْ
ع ۲ تُؤْمِنُوْا کیوں کہ ایمان
۱۴ تو اس تصدیق کا نام ہے
جس میں وثوق بھی ہو۔ اور
اطمینان قلب بھی ہو اور یقینی

خَلَقْنٰكُمْ مِّنْ ذَكَرٍ وَّاُنْثٰى وَجَعَلْنٰكُمْ شُعُوْبًا وَّقَبَآئِلَ
ہم نے تم کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور تم کو شاخیں اور قبیلے بنا دیا
لِتَعَارَفُوْا ؕ اِنَّ اَكْرَمَكُمْ عِنْدَ اللّٰهِ اَتْقٰىكُمْ ؕ اِنَّ اللّٰهَ
تاکہ تم ایک دوسرے کو شناخت کر لیا کرو۔ یقیناً خدا کے نزدیک تم میں سے زیادہ معزز وہ ہے جو تم میں سے زیادہ پرہیزگار ہے بیشک اللہ
عَلِيْمٌ خَبِيْرٌ ۝ قَالَتِ الْاَعْرَابُ اٰمَنَّا ؕ قُلْ لَّمْ تُؤْمِنُوْا
صاحب علم (اور) صاحب خبر ہے۔ بدو یہ کہتے ہیں کہ ہم ایمان لائے۔ تم کہہ دو کہ تم ایمان نہیں لائے ہو
وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ الْاِيْمَانُ فِيْ
بلکہ تم یہ کہو کہ ہم اسلام لائے (یعنی ہم نے مان لیا) اور ایمان تو تمہارے دلوں میں
قُلُوْبِكُمْ ؕ وَاِنْ تُطِيْعُوا اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ لَا يَلِتْكُمْ مِّنْ اَعْمَالِكُمْ
بیٹھا ہی نہیں۔ اور اگر تم اللہ کی اور اس کے رسول کی اطاعت کرتے رہو گے تو وہ تمہارے اعمال میں سے کچھ کم نہ کرے گا
شَيْـًٔا ؕ اِنَّ اللّٰهَ غَفُوْرٌ رَّحِيْمٌ ۝ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الَّذِيْنَ
بیشک اللہ بڑا بخشنے والا (اور) رحم کرنے والا ہے۔ سوائے اس کے نہیں کہ مومن تو وہ لوگ ہیں جو
اٰمَنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ ثُمَّ لَمْ يَرْتَابُوْا وَجٰهَدُوْا بِاَمْوَالِهِمْ
اللہ پر اور اس کے رسول پر ایمان لائے پھر انہوں نے کبھی شک نہ کیا اور راہ خدا میں اپنے مالوں سے اور
وَاَنْفُسِهِمْ فِيْ سَبِيْلِ اللّٰهِ ؕ اُولٰٓئِكَ هُمُ الصّٰدِقُوْنَ ۝
اور اپنی جانوں سے جہاد کیا۔ ایسے ہی لوگ تو سچے ہیں۔
قُلْ اَتُعَلِّمُوْنَ اللّٰهَ بِدِيْنِكُمْ ؕ وَاللّٰهُ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ
تم یہ کہہ دو کہ آیا تم اللہ کو اپنا دین جتلاتے ہو حالانکہ اللہ جو کچھ آسمانوں میں ہے اس کو
وَمَا فِي الْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ ۝ يَمُنُّوْنَ عَلَيْكَ
جانتا ہے اور جو کچھ زمین میں ہے اس کو بھی۔ اور اللہ ہر چیز کا (پورا پورا) جاننے والا ہے۔ وہ تم پر اس کا احسان رکھتے ہیں
اَنْ اَسْلَمُوْا ؕ قُلْ لَّا تَمُنُّوْا عَلَيَّ اِسْلَامَكُمْ ۚ بَلِ اللّٰهُ يَمُنُّ عَلَيْكُمْ
کہ وہ اسلام لے آئے۔ تم کہہ دو کہ تم اپنے اسلام کا احسان مجھ پر نہ رکھو۔ بلکہ یہ تو اللہ کا تم پر احسان ہے
اَنْ هَدٰىكُمْ لِلْاِيْمَانِ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اِنَّ اللّٰهَ يَعْلَمُ
کہ اس نے تم کو ایمان کی ہدایت کر دی بشرطیکہ تم سچے ہو۔ بیشک اللہ
غَيْبَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ وَاللّٰهُ بَصِيْرٌۢ بِمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ ع
آسمانوں کی اور زمین کی پوشیدہ باتوں کو جانتا ہے۔ اور جو عمل بھی تم کرتے ہو اللہ اس کا دیکھنے والا ہے۔

حاصل نہیں ہوا وَلٰكِنْ قُوْلُوْٓا اَسْلَمْنَا کیوں کہ اسلام کے معنی ہیں اطاعت کر لینا صلح میں داخل ہو جانا، اظہار شہادتیں کرنا، اور لڑائی چھوڑ دینا۔
سے۳ اِنَّمَا الْمُؤْمِنُوْنَ الخ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ اس آیت جناب امیر المومنین کی شان میں نازل ہوئی ہے ۱۲ —— —— (اس صفحہ کے باقی حواشی ضمیمہ میں پڑھیے)

Presented by Ziaraat.Com

(حقوق ترجمہ و تالیف محفوظ ہیں)

هٰذَا بَيَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِيْنَ ۝

لَا يَمَسُّهٗٓ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ ۝

قرآن مجید مترجم

مقبول ترجمہ

الحمد للہ

کہ ترجمہ با محاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی معہ فوائد تفسیری مطابق
مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی
سید مقبول احمد صاحب دہلوی حکیم اعلی اللہ مقامہ

زیر سرپرستی

الحاج آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی طبع ہوا

ناشران افتخار بک ڈپو اسلامیہ مشن کرشن نگر لاہور

باب دوم:

شیعہ کی معتبر کتابوں سے کلمۂ اہلسنّت کا ثبوت

اسلام اور ایمان کی بنیاد کلمہ کی دو شہادتیں ہیں:

① شیعوں کا رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی (متوفی سنہ ۳۸۱ھ) لکھتا ہے:

اصل الایمان انّما هو الشهادتانِ فجعل شهادتین شهادتین کما جعله فی سائر الحقوق شاهدین فاذا اقر العبد لله عزوجل بالوحدانیة واقر للرسول ﷺ بالرسالة فقد اقر بجملة الایمان ، لان اصل الایمان انما هو بالله و برسوله۔

(من لا یحضره الفقیه ج۱ ص۱۹۶ باب الاذان والاقامة طبع ایران)

"ایمان کی بنیاد صرف دو شہادتیں (دو گواہی) ہیں اس وجہ سے اذان میں بھی دو شہادتیں رکھی گئیں ہیں، جس طرح کہ تمام حقوق میں بھی دو دو گواہ ضروری ہیں، پس جب بندہ اللہ عزوجل کی وحدانیت اور رسول اللہ ﷺ کی رسالت کا اقرار کر لیتا ہے تو گویا وہ ایمان کی تمام باتوں کو مان لیتا ہے کیونکہ ایمان کی بنیاد اللہ اور اس کے رسول کے اقرار پر ہے"۔

② شیعوں کا شہید ثالث، قاضی نور اللہ شوستری (م:۱۰۱۹) لکھتا ہے:

"اوّل آنکہ اسلام مبنی است بر اصل شہادتین، شہادت وحدانیت وشہادت رسالت ...... ہر یک از کلمات لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ دوازدہ حرف است"۔

(مجالس المومنین ج۱ ص۱۲۰ ایران)

إنّما هو الشهادتان فجُعل شهادتين شهادتين كما جعل في سائر الحقوق شاهدان فإذا أقرّ العبد لله عزّ وجلّ بالوحدانيّة وأقرّ للرّسول صلّى الله عليه وآله بالرّسالة فقد أقرّ بجملة الإيمان لأنّ أصل الإيمان إنّما هو بالله و برسوله ، و إنّما جُعل بعد الشهادتين الدّعاء إلى الصلاة لأنّ الأذان إنّما وضع لموضع الصلاة وإنّما هو نداء إلى الصلاة في وسط الأذان ودعاء إلى الفلاح وإلى خير العمل ، وجعل ختم الكلام باسمه كما فتح باسمه ».

باب ٤٥

وصف الصلاة من فاتحتها الى خاتمتها

٩١٥ ١ ـ روي عن حمّاد بن عيسى (١) أنّه قال : قال لي أبو عبدالله عليه السلام يوماً : « تحسن أن تصلّي يا حمّاد ؟ قال : قلت: يا سيّدي أنا أحفظ كتاب حريز (٢) في الصلاة ، قال : فقال عليه السلام : لاعليك (٣) قم فصلّ ، قال : فقمت بين يديه متوجّهاً إلى القبلة فاستفتحت الصلاة و ركعتُ وسَجدت ، فقال : يا حمّاد لاتُحسن أن تصلّي ، ما أقبح بالرّجل (٤) أن تأتي عليه ستّون سنة أوسبعون سنة فما يقيم صلاة واحدة بحدودها تامّة ، قال حمّاد: فأصابني في نفسي الذّلّ ، فقلت : جعلت فداك فعلّمني الصلاة ، فقام أبوعبدالله عليه السلام مستقبل القبلة منتصباً فأرسل يديه جميعاً على فخذيه قد ضمّ أصابعه وقرّب بين قدميه حتّى كان بينهما ثلاث أصابع مفرّجات ، فاستقبل بأصابع رجليه جميعاً ـ لم يحرّفهما عن القبلة ـ بخشوع واستكانة (٥) فقال : « الله أكبر » ثمّ قرأ الحمد بترتيل ،

(١) الطريق صحيح كما فى (صه) .

(٢) بفتح الحاء كشريف ـ ثقة كوفى .

(٣) أى لا بأس عليك .

(٤) زاد فى الكافى والتهذيب « منكم » أى من الشيعة أو من خواصهم .

(٥) «بخشوع» أى بتذلّل وخوف و خضوع . قال الجوهرى : خشع ببصره أى غضه . و قال الفيض ـ رحمه الله ـ : الخشوع يكون بالقلب والجوارح ، فبالقلب أن يجمع الهمة و يفرغ قلبه عن غير العبادة والمعبود ، و بالجوارح أن يغض بصره و يقبل على العبادة ولا يلتفت ولا يعبث .

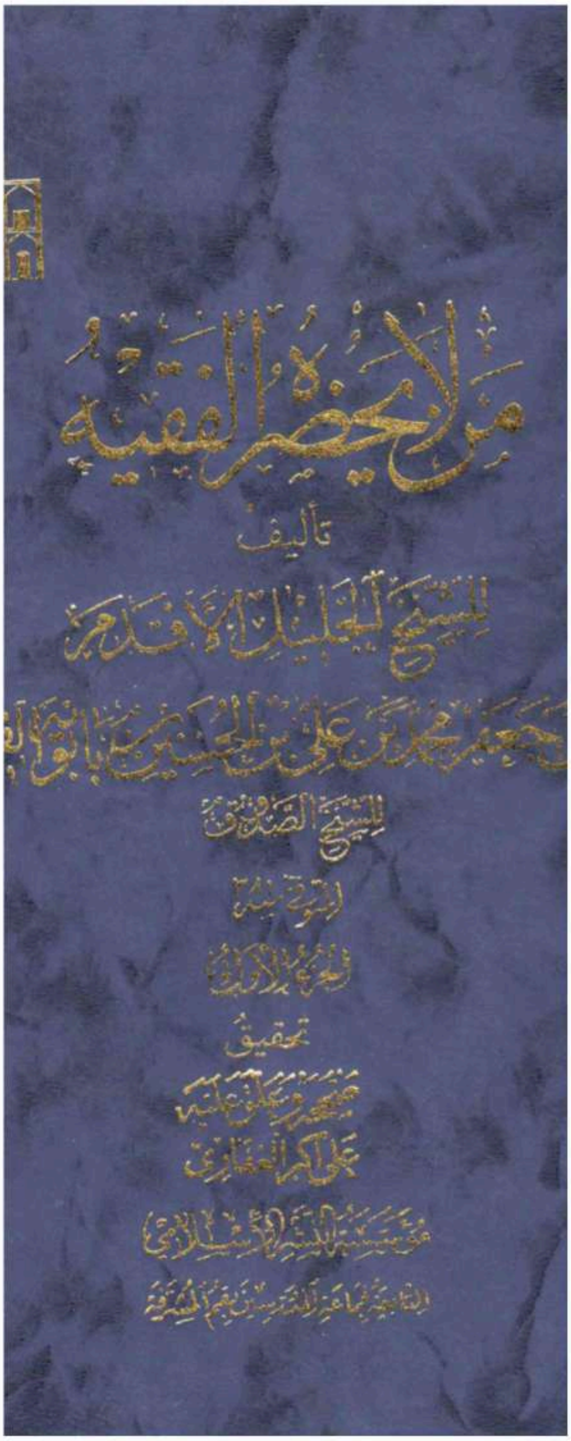

(اُردو)

من لا يحضره الفقيه

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابوالقمی
المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

الکساء پبلیشرز
آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

کا ہے اور لااله الله الاالله میں آخر نام اللہ کا ہے۔ اور دو دو مرتبہ اس لئے رکھا گیا تا کہ سننے والوں کے کانوں میں یہ دو مرتبہ پہنچ اور انکے لئے تاکید ہو۔ اگر کوئی ایک مرتبہ سنکر بھول جائے تو دوسری مرتبہ سنکر نہ بھولے اور چونکہ نماز دو دو رکعت ہے اس لئے اذان کا ہر فقرہ بھی دو دو مرتبہ ہے۔ اور ابتدائے اذان میں تکبیر چار مرتبہ اس لئے ہے کہ ابتدائے اذان پر انسان غافل رہتا اس سے پہلے کوئی کلام نہیں ہوتا اس لئے ابتداء کی دو تکبیریں سننے والوں کے لئے انتباہ کے طور پر ہیں کہ اب اسکے بعد اذان ہو رہی ہے۔ اور تکبیر کے بعد دونوں شہادتیں اس لئے ہیں کہ اول ایمان اللہ کی وحدانیت کا اقرار ہے اور دوسرا ایمان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار ہے اور ان دونوں کی اطاعت اور معرفت ساتھ ساتھ ہے اور اس لئے کہ اصل ایمان یہی دونوں شہادتیں ہیں اور ان دونوں شہادتوں کو دو دو مرتبہ اس طرح رکھا جسطرح تمام حقوق کے ثبوت میں دو گواہیاں ضروری ہیں۔ پس جب بندے نے اللہ کی وحدانیت اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کا اقرار کرلیا تو گویا اس نے مکمل ایمان کا اقرار کرلیا اس لئے کہ اصل ایمان اللہ پر ایمان اور اسکے رسول پر ایمان ہے اور ان دونوں شہادتوں کے بعد نماز کی طرف دعوت ہے اس لئے کہ اذان نماز کی طرف دعوت ہی دینے کے لئے وضع کی گئی ہے اور اذان کے درمیان میں نماز کی طرف بلانا اور فلاح وخیرالعمل کی طرف دعوت دینا ہے اور اذان کا اختتام اللہ تعالیٰ کے نام پر ہے جس طرح اس کی ابتداء اللہ تعالیٰ کے نام سے ہوئی ہے۔

باب نماز کی کیفیت ابتداء سے لیکر خاتمہ تک

(۹۱۵) حماد بن عیسیٰ سے روایت کی گئی ہے انہوں نے کہا کہ ایک دن حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے مجھ سے فرمایا اے حماد کیا تم احسن طریقہ سے نماز پڑھتے ہو؟ میں نے عرض کیا مولا وآقا میں نماز میں حریز کی کتاب کو پیش نظر رکھتا ہوں۔ آپ نے فرمایا کوئی ہرج نہیں تم (میرے سامنے) کھڑے ہو کر نماز پڑھو۔ چنانچہ میں ان جنابؑ کے سامنے قبلہ رو کھڑا ہوا اور نماز شروع کردی اور رکوع وسجدہ کیا۔ آپ نے فرمایا اے حماد تم نے احسن طور سے نماز نہیں پڑھی۔ ایک مرد کے لئے یہ کتنی بری بات ہے کہ ساٹھ ستر سال کا ہوجائے اور ایک نماز بھی پورے حدود کے ساتھ نہ پڑھ سکے۔ حماد کا بیان ہے کہ یہ سنکر میں نے اپنے دل میں بہت ذلت محسوس کی اور عرض کیا کہ میں آپ پر قربان آپ مجھے نماز سکھا دیجئے تو حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام میری اس گزارش پر قبلہ رو اپنے پاؤں پر سیدھے کھڑے ہوگئے اور اپنے دونوں ہاتھ پورے طور پر اپنی رانوں پر لٹکا دیئے اور انگلیاں ایک دوسرے سے ملادیں اور دونوں پاؤں اتنے قریب قریب کرلئے کہ ان کے درمیان تین انگل کا فاصلہ کھلا ہوا رہ گیا اور اپنے پاؤں کی تمام انگلیوں کو بھی قبلہ رو کرلیا اور ایسا کہ وہ قبلہ سے بالکل منحرف نہ تھیں پھر بالکل خضوع وخشوع اور اطمینان کے ساتھ آپ نے کہا "اللہ اکبر" اور پھر سورہ الحمد اور قل هو الله احد ترتیل اور خوش الحانی کے ساتھ پڑھیں پھر ذرا ٹھہرے اتنا کہ جتنا سانس لینے کے لئے رکا جاتا ہے اور کھڑے ہی کھڑے اللہ

مـرآت أحـمد أبـدت نـور غـرّتهم ... وأحكـمت في سـماء الحقّ إحكـاما
تـلت كـواكـبها الأقـمار بـازغة ... تـدور مـا دامت الدنـيا ومـا داما
لا تشتكي النقص في سامي ولايتها ... أليس تـعدل قـرآنـاً وإسـلاما
نـور النـبوّة إجـمال مـفصّله ... هـذي الكـواكب أولاداً وأرحـاما

وذكر الشيخ الكامل سعدالدين الحموي ـ قدّس سرّه العزيز ـ في بعض تصانيفه: إنّ اسم الولي لا يصدق إلّا على الأئمّة الاثني عشر لأنّ غيرهم ليسوا أولياء بل هم أبدال وأوتاد، نقل هذا المضمون عنه تلميذه عزيز الدين النسفي في أكثر رسائله، ولو تتبّعنا كتب الصوفيّة لوجدنا تصريحات أكثر ممّا ذكر.

وكشف بعض الأذكياء سرّ انحصار الأوصياء في العدد المذكور بعدد من الوجوه المناسبة:

الأوّل: أنّ الإسلام مركّب من الشهادتين: شهادة للّه بالوحدانيّة وشهادة الرّسالة، وكلّ واحدة من هاتين الشهادتين مؤلّفة من اثني عشر حرفاً، والإمام حافظ لهذين الأصلين فناسب أن يكون عدد الحافظ كعدد حروف المحفوظ اثني عشر ولهذا كان آله ـ وهم الأئمّة الاثني عشر ـ شركائه في الصلوات عليه خلافاً لأولاد الأنبياء الآخرين وآلهم، ولمّا كان دين بقيّة الأنبياء منزلاً لفترة معدودة ومآله النسخ لم يكن حفظه واجباً على آلهم لكي يشاركوا في هذا المعنى نبيّهم، وتكون الصلوات عليهم واجبة أو مستحبّة، أو إنّنا نقول: إنّ كلّ صيغة من كلمات الشهادتين «لا إله إلّا الله محمّد رسول الله ﷺ» اثنا عشر حرفاً، وفي هذا إشارة خفيّة بأنّ ذكرهم عليهم السلام له دخل تامّ في تكميل الإيمان والإسلام.

الثاني: عدد نقباء بني إسرائيل بنصّ الكتاب اثني عشر نقيباً، فمن اللايق أن يكون عدد القوم الذين هم النقابة المحمّديّة والإمامة والوكالة بمقدار ذلك العدد

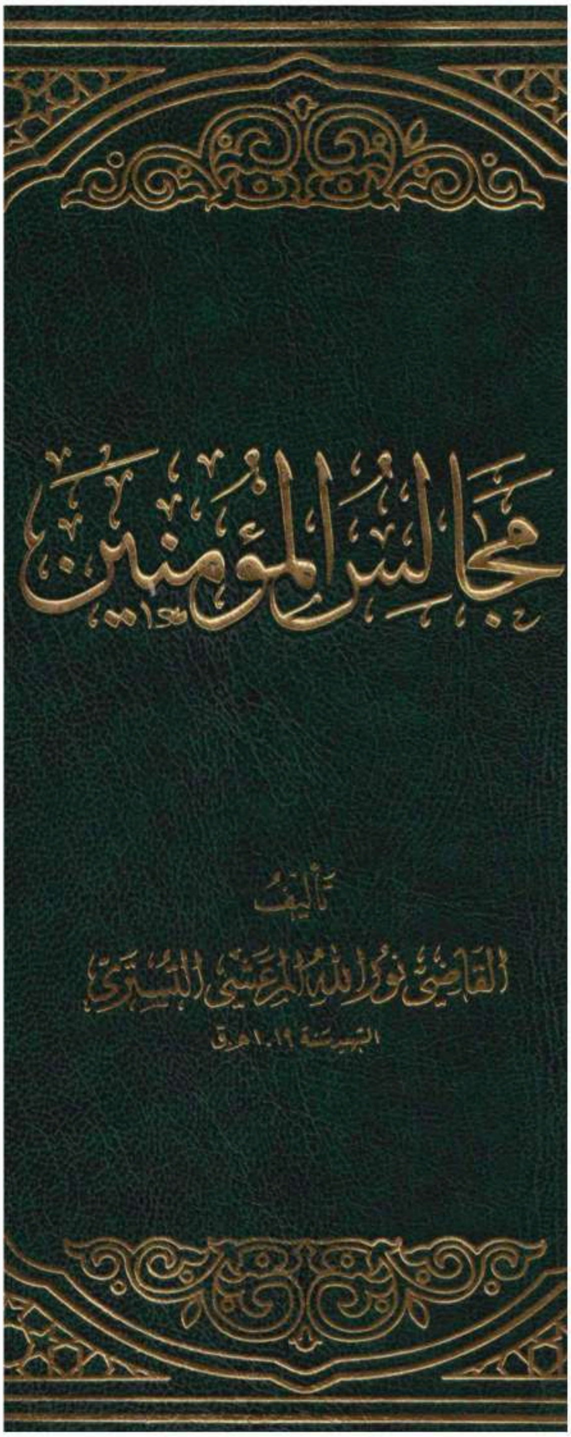

سب سے پہلے اسلام کا دارومدار دو شہادتوں پر ہے۔

❶ توحید کی شہادت

❷ رسالت کی شہادت۔

دونوں میں سے ہر ایک شہادت میں بارہ بارہ کلمات ہیں۔

④ شیعوں کا علامہ شیخ علی بن عیسیٰ اربلی (م ۶۹۳ھ) لکھتا ہے:

ان الایمان والاسلام مبنی علی کلمتی لا الہ الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ۔

(کشف الغمہ ج ۱ ص ۴۵ فی ذکر الامامۃ، مطبوعہ ایران)

''ایمان اور اسلام کا دارومدار دو باتوں یعنی لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ پر ہے''۔

برادرانِ اسلام: گذشتہ سطروں سے آپ کو معلوم ہوا کہ شیعوں کے بڑے بزرگ شیخ صدوق قمی نے بھی ایمان کی بنیاد صرف دو شہادتوں پر بتائی ہے، ایک لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ [illegible] دوسری مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ یعنی توحید اور رسالت کا اقرار۔ قاضی نور اللہ [illegible] ی بن عیسیٰ اربلی نے بھی انہی دو شہادتوں کو ایمان اور اسلام کی بنیاد اور اصل مدار قرار دیا ہے اور مسلمان مومنوں کا کلمہ یہی ہے۔

اسلام کے ارکان میں سب سے پہلا رکن توحید اور رسالت کی شہادت دینا ہے

حضرت امام محمد باقر علیہ رحمۃ اللہ (م: ۱۱۴ کا فتویٰ)

① شیعوں کے بزرگ شیخ صدوق قمی روایت کرتے ہیں کہ حضرت امام محمد باقر علیہ رحمۃ اللہ فرماتے ہیں:

في ذكر الإمامة وكونهم خصّوا[1] بها وكون عددهم منحصراً في اثني عشر إماماً

قال ابن طلحة[2] ـ وألخّص أنا كلامه على عادتي ـ : أمّا ثبوت الإمامة لكلّ واحد منهم ، فإنّه حصل ذلك بالنصّ من عليّ عليه السلام لابنه الحسن ، ومنه لأخيه الحسين ، ومنه لابنه عليّ عليهما السلام ، وهلمّ جرّاً إلى الخلف الحجّة عليه السلام ، كما سيأتي .

وأمّا انحصارهم في هذا العدد المخصوص ، فقد قال العلماء ، فمنهم من طوّل فأفرط إفراط المليم ، ومنه من قلّل فقصّر فزلّ عن السنن القويم ، وكلّ واحد من ذوي الإفراط والتفريط قد اعتلق بطرف ذميم ، والهداية إلى الطريقة الوسطى حسنة ، ولا يلقّاها إلّا ذو حظّ عظيم ، وها أنا ذاكر في ذلك ما أظنّه أحسن نتائج الفتن ، وأعدّه من محاسن الأفكار الجارية لاستخراج جواهر الخواطر في سَنَن السُنَن ، والأقدار وإن كانت فاطمة كثيرة[3] من الفطن عن إدراك الحكم في السرّ و العلن ، فإنّها والدة لقرائح أهل التوفيق والتأييد ، ومن نتاجها كلّ حسين وحسن ، وتلخيص ذلك من وجوه :

(الوجه)[4] **الأوّل** : ذكر فيه شيئاً ممّا يتعلّق بالحروف والعدد ، فقال : إنّ الايمان والإسلام مبنيّ على كلمتي «لا إله إلّا الله ، محمّد رسول الله» ، وكلّ واحد من هذين الأصلين اثنا عشر حرفاً ، والإمامة فرع الإيمان ، فيجب أن يكون القائم بها اثنا عشر إماماً .

---

(١)في ن ، خ : «مخصوصين» .

(٢)قاله في مطالب السؤول : ص ١١ وفي ط : ص ٤١ ، في القسم الثاني .

(٣)في م والمصدر : «كثيراً» . (٤)من ق وم .

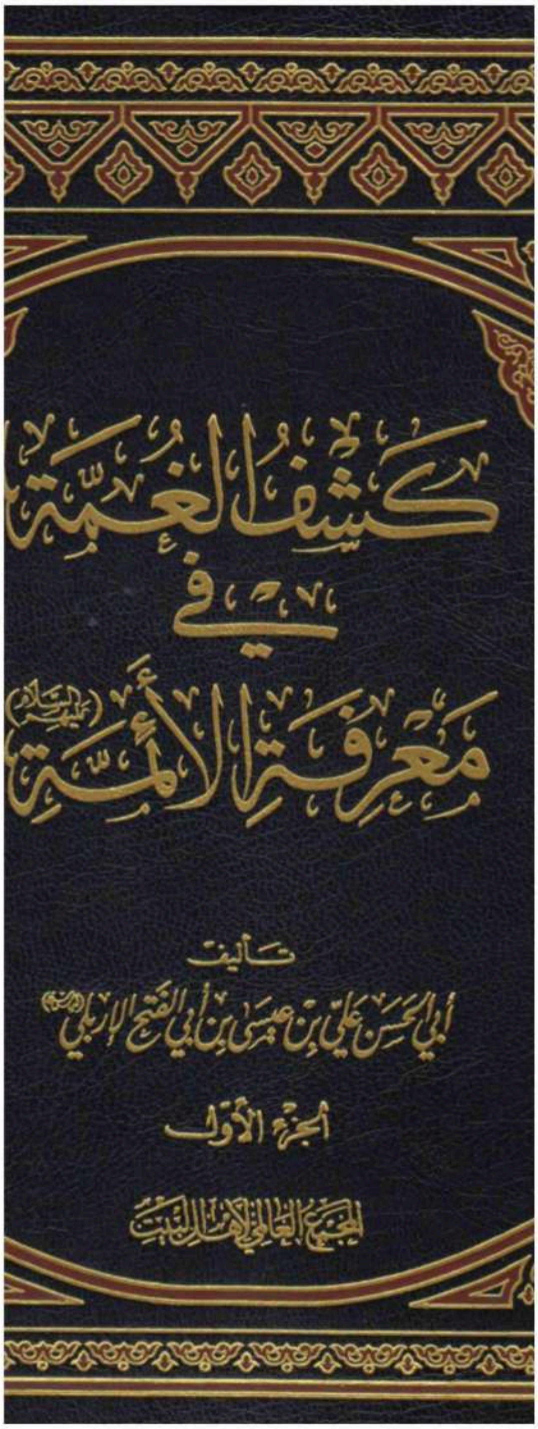

من شهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله واقر بما جاء من عندالله و اقام الصلوة واتی الزکوة وصام شهر رمضان وحج البیت فهو مسلم۔

(خصال شیخ صدوق ج۲ص۷۶امطبوعہ ایران)

''جس نے لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی گواہی دی اور جو کچھ اللہ تعالیٰ کی طرف سے آیا سب کا اقرار کیا اور نماز قائم کی اور زکوۃ ادا کی اور رمضان کے مہینے کے روزے رکھے اور بیت اللہ کا حج کیا تو وہ مسلمان ہے''۔

دوشہادتوں کے اقرار سے کافر مسلمان ہوتا ہے

شیعوں کے امام خمینی کا فتویٰ:

اگر کافر شہادتیں بگوید: اشهد ان لا اله الا الله و اشهد ان محمدا رسول الله مسلمان می شود۔ (توضیح المسائل ص۲۲)

''اگر کافر شہادتین کہہ دے یعنی میں لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کی شہادت دیتا ہوں تو وہ مسلمان ہو جاتا ہے''۔

برادرانِ اسلام: ملاحظہ فرمائیں کہ شیعوں کے مسلمہ امام خمینی نے بھی مسلمان ہونے کیلئے صرف دوشہادتوں کو ضروری قرار دیا ہے اور یہ دونوں شہادتیں مسلمانوں کے کلمہ میں موجود ہیں اور آگے والے اضافہ شدہ حصے یعنی علی ولی اللہ سے بلافصل تک امام خمینی نے بھی ذکر نہیں کیا۔ معلوم ہوا کہ شیعوں کے امام خمینی کے نزدیک بھی کلمہ کے ساتھ اضافہ شدہ حصے نہ کلمہ کا حصہ ہیں اور نہ مسلمان ہونے کے لئے ضروری ہیں، بلکہ ان کے نزدیک بھی کلمہ صرف دوشہادتوں یعنی ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا

الخصال

جلد دوم

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین حرؔ، سید ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

قرآن سینٹر ۲۴۔ الفضل مارکیٹ۔ اردو بازار۔ لاہور

الإيمان ثمان خصال

ایمان کی آٹھ خصلتیں ہیں

﴿١٣﴾ حَدَّثَنِي أَبِي رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ هَاشِمٍ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي عُمَيْرٍ عَنْ جَعْفَرِ بْنِ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ رَجُلٌ أَصْلَحَكَ اللهُ إِنَّ بِالْكُوفَةِ قَوْماً يَقُولُونَ مَقَالَةً يَنْسُبُونَهَا إِلَيْكَ فَقَالَ وَ مَا هِيَ قَالَ يَقُولُونَ الْإِيمَانُ غَيْرُ الْإِسْلَامِ فَقَالَ أَبُو جَعْفَرٍ عليه السلام نَعَمْ فَقَالَ الرَّجُلُ صِفْهُ لِي قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله وَ أَقَرَّ بِمَا جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ وَ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ حَجَّ الْبَيْتَ فَهُوَ مُسْلِمٌ قُلْتُ فَالْإِيمَانُ قَالَ مَنْ شَهِدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَ أَقَرَّ بِمَا

جَاءَ مِنْ عِنْدِ اللهِ وَ أَقَامَ الصَّلَاةَ وَ آتَى الزَّكَاةَ وَ صَامَ شَهْرَ رَمَضَانَ وَ حَجَّ الْبَيْتَ وَ لَمْ يَلْقَ اللهَ بِذَنْبٍ أَوْعَدَ عَلَيْهِ النَّارَ فَهُوَ مُؤْمِنٌ قَالَ أَبُو بَصِيرٍ جُعِلْتُ فِدَاكَ وَ أَيُّنَا لَمْ يَلْقَ اللهَ بِذَنْبٍ أَوْعَدَ عَلَيْهِ النَّارَ فَقَالَ لَيْسَ هُوَ حَيْثُ تَذْهَبُ إِنَّمَا هُوَ لَمْ يَلْقَ اللهَ بِذَنْبٍ أَوْعَدَ عَلَيْهِ النَّارَ وَ لَمْ يَتُبْ مِنْهُ.

حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے ایک شخص نے عرض کی کہ اہل کوفہ کے کچھ عقائد ہیں اور وہ کہتے ہیں کہ آپ حضرات سے سنے ہوئے ہیں۔ پہلے یہ کہ ایمان اسلام کا جز ہے۔ حضرت نے فرمایا درست ہے۔ اس نے عرض کی کیونکر؟ آپ نے فرمایا کہ جس نے وحدانیت باری عز اسمہ اور نبوت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور تمام کتب آسمانی کی تصدیق کی، نماز پڑھی، زکوۃ دی، رمضان کے روزے رکھے، حج کیا وہ مسلمان ہے اور ایمان یہ ہے کہ ان اعتقادات و اعمال کے ساتھ ان گناہوں سے بھی پرہیز جن کی سزا جہنم ہے۔ تو وہ مومن ہے۔ راوی نے عرض کی ایسا کون ہے جو گناہگار نہ ہو؟ فرمایا یہ مطلب نہیں بلکہ مقصود یہ ہے کہ اس نے گناہ سے توبہ نہ کی ہو اور بغیر توبہ کیے مر گیا ہو۔

الكبائر ثمان

آٹھ گناہ کبیرہ

والضالّة والأحكام والحدود و رفع الصوت .

الايمان ثمان خصال

١٤ ـ حدّثني أبي رضي‌الله عنه قال : حدّثنا سعد بن عبدالله ، عن إبراهيم بن ـ هاشم ، عن محمّد بن أبي عمير ، عن جعفر بن عثمان ، عن أبي بصير قال : كنت عند أبي ـ جعفر عليه‌السلام فقال له رجل : أصلحك‌الله إنّ بالكوفة قوماً يقولون مقالة ينسبونها إليك فقال : وما هي ؟ قال : يقولون : الايمان غير الاسلام ، فقال أبو جعفر عليه‌السلام : نعم ، . فقال الرّجل: صفه لي قال : من شهد أن لا إله إلّاالله وأنّ محمّداً رسول‌الله صلى‌الله‌عليه‌وآله وأقرّ بما جاء من عندالله و أقام الصلاة وآتى الزّكاة وصام شهر رمضان و حجّ البيت فهو مسلم، قلت : فالايمان ؟ قال : من شهد أن لاإله إلاّ الله وأنّ محمّداًرسول الله وأقرّ بما جاء من عند الله وأقام الصلاة وآتى الزّكاة وصام شهر رمضان و حجّ البيت ولم يلق الله بذنب أوعد عليه النّار فهو مؤمن . قال أبو بصير : جعلت فداك و أيّنا لم يلق الله بذنب أوعد عليه النّار ، فقال : ليس هو حيث تذهب إنّما هو لم يلق الله بذنب أوعد عليه النّار ولم يتب منه .

الكبائر ثمان

١٥ ـ حدّثنا محمّد بن الحسن ؛ وأبي رضي‌الله عنهما قالا : حدّثنا سعدبن‌عبدالله عن محمّد بن الحسين بن أبي الخطّاب ، عن الحكم بن مسكين الثقفيّ ، عن سليمان بن ـ ظريف ، عن محمّد بن مسلم ، عن أبي عبدالله عليه‌السلام قال : قلت له : جعلت فداك ما لنا نشهد على من خالفنا بالكفر و بالنّار ، ولا نشهد لأنفسنا و لأصحابنا أنّهم في الجنّة قال : من ضعفكم ، إن لم يكن فيكم شيء من الكبائر فاشهدوا أنّكم في الجنّة ، قلت: فأيّ شيء الكبائر جعلت فداك ، قال: أكبر الكبائر الشرك ، وعقوق الوالدين ،والتعرّب بعد الهجرة ، و قذف المحصنة ، والفرار من الزّحف ، وأكل مال اليتيم ظلماً ، والرّبا بعد البيّنة ، و قتل المؤمن ، فقلت له : الزّنا والسرقة فقال : ليسا من ذاك .

قال مصنّف هذا الكتاب رضي الله عنه : الأخبار في الكبائر ليست بمختلفة وإن

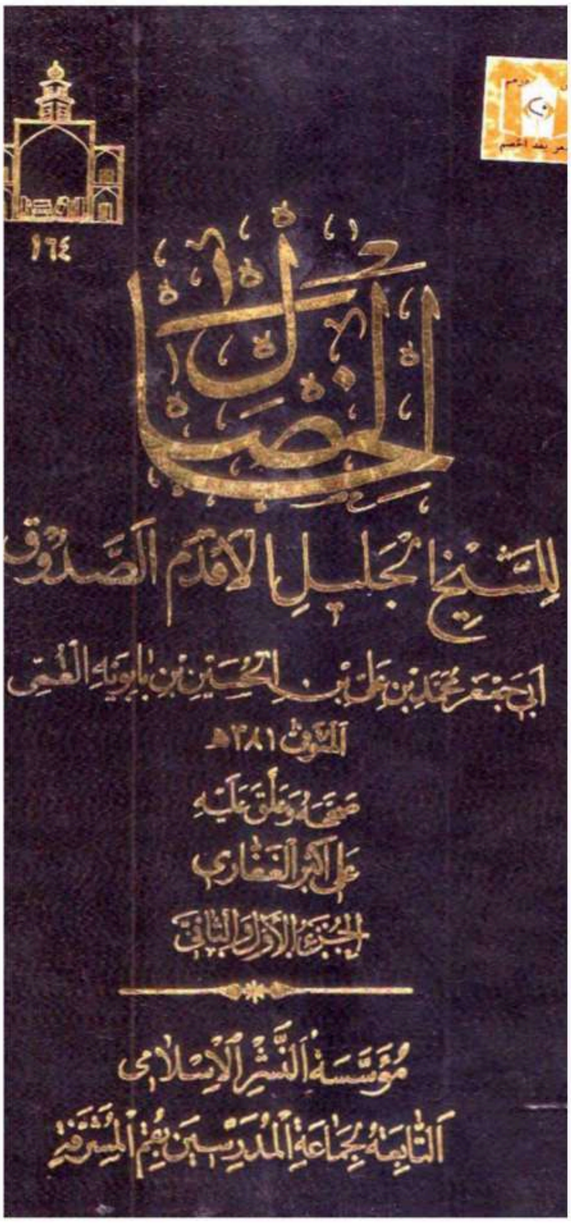

اللّٰہُ اور مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... پر مشتمل ہے۔

حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کی تبلیغ فرمائی

رحمۃ للعالمین، سید المرسلین، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے بھی صرف کلمہ لَااِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کی تبلیغ فرمائی۔ شیعوں کے مجتہد، مولوی مقبول احمد دہلوی، قرآن مجید کے ترجمہ مقبول کے حاشیہ پر تفسیر قمی کے حوالے سے نقل کرتے ہیں کہ مَا سَمِعْنَا بِھٰذَا فِیْ الْمِلَّۃِ الْاٰخِرَۃِ تفسیر قمی میں ہے کہ آیت مکے میں اس وقت نازل ہوئی جب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دین کی دعوت علی الاعلان فرمانا شروع ہوئے تو تمام قریش مکہ ابوطالب! کی خدمت میں آئے اور کہنے لگے اے ابوطالب تیرے بھتیجے نے ہمارے بزرگوں کو بیوقوف بنا دیا ہے اور وہ ہمارے معبودوں کو برا بھلا کہتا ہے اور اس نے ہمارے جوانوں کو بگاڑ دیا ہے، یعنی اپنے مذہب میں داخل کرلیا ہے اور اس نے ہماری جمعیت واتحاد کو پارہ پارہ کردیا ہے۔ سن لو! اگر اس کو غربت وافلاس نے اس کام پر مجبور کیا ہے تو ہم اس کو اس قدر مال جمع کر کے دے دیتے ہیں، جس سے وہ ہمارے درمیان سب سے بڑا مالدار بن جائے گا اور مزید یہ کہ ہم اس کو اپنا بادشاہ بنانے پر بھی سر تسلیم خم کرتے ہیں۔

جناب ابوطالب نے یہ بات سن کر اپنے بھتیجے کو پہنچائی تو حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے یہ جواب مرحمت فرمایا: اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر آفتاب اور بائیں ہاتھ پر ماہتاب لاکر رکھ دیں تو یہ بھی مجھے منظور نہیں ہے۔ میں تو صرف اس کلمہ کو چاہتا ہوں جس کلمہ کی بدولت یہ عرب کے بادشاہ بن جائیں گے اور عجم بھی ان کے سامنے سر تسلیم خم کر دیں گے اور آخرت میں بھی جنت کی بادشاہی حاصل کریں گے۔

ابوطالب نے یہ جواب قریش تک پہنچا دیا۔ انہوں نے پوچھا کہ اچھا وہ ایسا

کلمہ کون سا ہے؟ ہم تو دس کلمے بھی ماننے کو تیار ہیں۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: بس اتنا کہہ دو ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......

اس قصے کے حوالے مندرجہ ذیل شیعہ کی معتبر کتب میں دیکھیں:

① حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۹۰۴ سورۃ ص۔
② تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۲۸ سورۃ ص طبع نجف، عراق۔
③ تفسیر صافی ج ۲ ص ۴۳۹ سورۃ ص سہ، مطبوعہ ایران۔
④ تفسیر نمونہ ج ۱۹ ص ۲۱۴ سورۃ ص سہ، مطبوعہ ایران۔
⑤ المیزان فی تفسیر القرآن ج ۱۷ ص ۱۸۶ سورۃ ص، قم ایران۔
⑥ البرہان فی تفسیر القرآن ج ۴ ص ۴۲ سورۃ ص، قم ایران۔
⑦ تفسیر نور الثقلین ج ۴ ص ۴۴۲، حدیث نمبر ۷۔
⑧ بحار الانوار ج ۱۸ ص ۱۸۲ تاریخ نبینا، طبع ایران۔
⑨ الارشاد شیخ مفید ج ۱ ص ۴۲، مطبوعہ ایران۔

اس روایت میں لفظ کلمہ اور اس کے الفاظ ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... حضور اکرم ﷺ کی زبان اقدس سے ثابت ہوئے۔

شیعہ کی مذکورہ تمام کتب سے ثابت ہوا کہ کلمہ صرف دو اجزاء پر مشتمل ہے اور ان کتب کے علاوہ چونکہ ترجمہ مقبول پر گیارہ بڑے شیعہ مجتہدین کی تقاریظ ثبت ہیں لہٰذا اس کے ضمن میں ان کی تائید و حمایت بھی حاصل ہو جاتی ہے۔ لہٰذا ان گیارہ حضرات کے اسماء بھی ذیل میں درج کئے جاتے ہیں، جس طرح ترجمہ مقبول کے مقدمہ میں درج ہیں۔

① آیۃ اللہ مفتی سید احمد علی صاحب قبلہ، مجتہد اعظم ہندو پاک۔
② سید کلب حسین نقوی صاحب قبلہ مجتہد العصر۔

هٰذَا سٰحِرٌ كَذَّابٌ ۝ اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚ اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ

یہ جھوٹا (اور) جادوگر ہے۔ کیا اس نے سب خداؤں کو ایک ہی خدا بنا دیا۔ بیشک یہ تو ضرور

عُجَابٌ ۝ وَانْطَلَقَ الْمَلَاُ مِنْهُمْ اَنِ امْشُوْا وَاصْبِرُوْا عَلٰۤى اٰلِهَتِكُمْ ۚ

عجیب بات ہے۔ اور ان کے شرفا ایک دوسرے کے پاس (یہ) کہنے لگے کہ چلو تم اپنے معبودوں کی پوجا پر قائم رہو

اِنَّ هٰذَا لَشَیْءٌ یُّرَادُ ۝ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۚ اِنْ

بیشک یہ بات کسی غرض سے کہی جاتی ہے۔ پچھلی مذہب میں تو ہم نے یہ بات سنی نہیں یہ تو

هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۝ ءَاُنْزِلَ عَلَیْهِ الذِّكْرُ مِنْۢ بَیْنِنَا ؕ بَلْ هُمْ فِیْ

ایک من گھڑت پیدا کی ہوئی بات ہے۔ کیا ہم میں سے اسی کے اوپر نصیحت اتاری گئی اصل یہ ہے کہ

شَكٍّ مِّنْ ذِكْرِیْ ۚ بَلْ لَّمَّا یَذُوْقُوْا عَذَابِ ۝ اَمْ عِنْدَهُمْ خَزَآىِٕنُ

وہ میرے ذکر سے شک میں پڑے ہوئے ہیں۔ بلکہ (یوں سمجھو کہ ابھی) انہوں نے عذاب ہی نہیں چکھا ہے۔ آیا تمہارے زبردست اور

رَحْمَةِ رَبِّكَ الْعَزِیْزِ الْوَهَّابِ ۝ اَمْ لَهُمْ مُّلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ

بڑے عطا کرنے والے پروردگار کی رحمت کے خزانے ان کے پاس ہیں؟ یا آسمانوں کا اور زمین کا

وَمَا بَیْنَهُمَا ۫ فَلْیَرْتَقُوْا فِی الْاَسْبَابِ ۝ جُنْدٌ مَّا هُنَالِكَ مَهْزُوْمٌ

اور جو کچھ ان دونوں کے درمیان ہے اس کا اختیار ان کو حاصل ہو گیا ہے پس چاہیئے کہ (آسمانوں کی) سیڑھیوں پر چڑھ جائیں۔ دو جتھوں میں ایک لشکری

مِّنَ الْاَحْزَابِ ۝ كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوْحٍ وَّعَادٌ وَّفِرْعَوْنُ

تو یہی جو عنقریب بھگا دیا جائے گا۔ ان سے پہلے نوح کی قوم اور عاد اور میخوں والا فرعون بھی

ذُو الْاَوْتَادِ ۝ وَثَمُوْدُ وَقَوْمُ لُوْطٍ وَّاَصْحٰبُ لْئَیْكَةِ ؕ اُولٰٓىِٕكَ

جھٹلا چکے ہیں۔ اور اسی طرح ثمود اور لوط کی قوم اور ایکہ والے وہ

الْاَحْزَابُ ۝ اِنْ كُلٌّ اِلَّا كَذَّبَ الرُّسُلَ فَحَقَّ عِقَابِ ۝ وَمَا

جتھے کے جتھے تھے۔ ان میں سے سب ہی نے تو رسولوں کو جھٹلایا تھا اور ہمارے عذاب کے مستحق ہو گئے تھے۔ اور

یَنْظُرُ هٰۤؤُلَآءِ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً مَّا لَهَا مِنْ فَوَاقٍ ۝ وَقَالُوْا رَبَّنَا

چیخ ہی کے منتظر ہیں جس میں کچھ دیر نہ ہوگی۔ اور انہوں نے یہ کہا کہ اے ہمارے پروردگار

عَجِّلْ لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ یَوْمِ الْحِسَابِ ۝ اِصْبِرْ عَلٰى مَا یَقُوْلُوْنَ

روز حساب سے پہلے (پہلے) ہمارے حصہ کا عذاب تو ہمارے لئے جلدی ہی بھیج دے۔ جو کچھ یہ کہتے ہیں اس پر صبر کرو

وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوٗدَ ذَا الْاَیْدِ ۚ اِنَّهٗۤ اَوَّابٌ ۝ اِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ

اور ہمارے قوت والے بندے داؤد کو یاد کرو۔ بیشک وہ بڑے رجوع کرنے والے تھے۔ ہم نے پہاڑوں کو مسخر کر دیا تھا

ہ مَا سَمِعْنَا بِهٰذَا فِی الْمِلَّةِ الْاٰخِرَةِ ۔ تفسیر قمی میں ہے کہ یہ آیت مکہ میں اس وقت نازل ہوئی جبکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعوتِ دین کا اظہار فرمایا تو سب قریش جمع ہو کر حضرت ابو طالب کے پاس آئے اور کہنے لگے کہ اے ابو طالب آپ کے بھتیجے صاحب نے ہمارے داناؤں کو تو احمق بنا دیا ہے اور ہمارے معبودوں کو بُرا کہتے ہیں ہمارے نوجوانوں کو بگاڑ دیا ہے اور ہمارے جتھے کو توڑ ڈالا ہے۔ اگر مفلسی نے انہیں اس بات پر مجبور کیا ہے تو ہم ان کے لئے اتنا مال جمع کر دیتے ہیں کہ قریش میں وہ سب سے زیادہ مالدار ہو جائیں گے۔ اور ان کو ہم اپنا بادشاہ بھی بنائے لیتے ہیں۔ حضرت ابو طالب نے یہ خبر جناب رسولخدا کو پہنچائی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جواب دیا کہ اگر وہ لوگ سورج میرے داہنے ہاتھ میں دے دیں اور چاند بائیں ہاتھ میں تو مجھے وہ بھی منظور نہیں۔ میں تو صرف ایک کلمہ کا خواستگار رہوں۔ جس کے ذریعہ سے وہ عرب کے بھی بادشاہ ہو جائیں گے، اور عجم بھی ان کے سامنے سر جھکائے گا اور آئندہ جنت میں بھی بادشاہی کریں گے۔ حضرت ابو طالب نے یہ خبر ان لوگوں کو پہنچا دی انہوں نے کہا کہ ایک کلمہ کیا ہے ہم دس کلمے کہنے کو موجود ہیں۔ جناب رسولخدا نے فرمایا بس اتنا ہی کہو لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کہنے لگے واہ واہ ہم تین سو ساٹھ خداؤں کو چھوڑ کر ایک کو پوجا لیں اس امر پر خدائے تعالیٰ نے وَعَجِبُوْۤا اَنْ جَآءَهُمْ مُّنْذِرٌ مِّنْهُمْ ..... سے اِنْ هٰذَاۤ اِلَّا اخْتِلَاقٌ تک نازل فرمایا (اس سے آگے ضمیمہ میں پڑھیے)

ع ۱۱

Presented by Ziarat.Com

(حقوق ترجمہ و تالیف محفوظ ہیں)

هٰذَا بَیَانٌ لِّلنَّاسِ وَهُدًى وَّمَوْعِظَةٌ لِّلْمُتَّقِیْنَ

لَا یَمَسُّهٗۤ اِلَّا الْمُطَهَّرُوْنَ

قرآن مجید مترجم

مقبول ترجمہ

الحمد للہ

کہ ترجمہ بامحاورہ جس کی محبان اہلبیت کو مدت سے آرزو تھی معہ فوائد تفسیری مطابق مذہب اہل بیت از مستفادات دقیقہ شناس رموز قرآنی متکلم و مناظر لاثانی جناب مولانا مولوی

سید مقبول احمد صاحب دہلوی اعلی اللہ مقامہ

زیر سرپرستی

الحاج آغا نثار احمد صاحب کربلائی و مشہدی دہلوی طبع ہوا

ناشران افتخار بک ڈپو (رجسٹرڈ) کرشن نگر لاہور

.Com

فقال لهم أبو طالب ذلك، فقالوا: نعم، وعشر كلمات.

فقال لهم رسول الله ﷺ: تشهدون أن لا إله إلّا الله، وأنّي رسول الله.

فقالوا: ندع ثلاثمائة وستّين إلهاً، ونعبد إلهاً واحداً؟! فأنزل الله تعالى:

﴿وَعَجِبُوا أَنْ جَاءَهُمْ مُّنذِرٌ مِّنْهُمْ وَقَالَ الْكَافِرُونَ هَذَا سَاحِرٌ كَذَّابٌ * أَجَعَلَ الآلِهَةَ إِلَهاً وَاحِداً ـإلىٰ قوله ـإِلَّا اخْتِلَاقٌ ـأي تخليط ـأَأُنزِلَ عَلَيْهِ الذِّكْرُ مِن بَيْنِنَا بَلْ هُمْ فِي شَكٍّ مِّن ذِكْرِي ـإلىٰ قوله ـ مِّنَ الأَحْزَابِ﴾ يعني الّذين تحزّبوا عليه يوم الخندق.

ثمّ ذكر هلاك الأمم [الماضية] وقد ذكرنا خبرهم في سورة هود وغيرها.

قوله: ﴿كَذَّبَتْ قَبْلَهُمْ قَوْمُ نُوحٍ وَعَادٌ وَفِرْعَوْنُ ذُو الأَوْتَادِ﴾.

وقوله: ﴿وَمَا يَنظُرُ هَؤُلَاءِ إِلَّا صَيْحَةً وَاحِدَةً مَّا لَهَا مِن فَوَاقٍ﴾ أي لا يفيقون من العذاب.

وقوله: ﴿وَقَالُوا رَبَّنَا عَجِّل لَّنَا قِطَّنَا قَبْلَ يَوْمِ الْحِسَابِ﴾ أي نصيبنا وصكّنا من العذاب.(١)

﴿اصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ ـإلىٰ قوله ـبِمَا نَسُوا يَوْمَ الْحِسَابِ﴾ «١٧ـ٢٦»

ثمّ خاطب الله عزّ وجلّ نبيّه فقال:

﴿اصْبِرْ عَلَى مَا يَقُولُونَ وَاذْكُرْ عَبْدَنَا دَاوُودَ ذَا الأَيْدِ إِنَّهُ أَوَّابٌ﴾ أي دعّاء.(٢)

﴿إِنَّا سَخَّرْنَا الْجِبَالَ مَعَهُ يُسَبِّحْنَ بِالْعَشِيِّ وَالإِشْرَاقِ ـيعني إذا طلعت الشمس ـوَالطَّيْرَ مَحْشُورَةً كُلٌّ لَّهُ أَوَّابٌ * وَشَدَدْنَا مُلْكَهُ ـإلى قوله ـإِذْ تَسَوَّرُوا الْمِحْرَابَ ـيعني نزلوا من المحراب ـإِذْ دَخَلُوا عَلَى دَاوُودَ فَفَزِعَ مِنْهُمْ ـإلىٰ قوله ـوَخَرَّ رَاكِعاً وَأَنَابَ﴾.(٣)

١ ـ **فإنّه حدّثني أبي**، عن ابن أبي عمير، عن هشام، عن الصادق عليه السلام قال:

إنّ داود عليه السلام لمّا جعله الله عزّ وجلّ خليفة في الأرض وأنزل عليه الزبور، أوحى الله عزّ وجلّ إلى الجبال والطير أن يسبّحن معه، وكان سببه أنّه إذا صلّى

(١) عنه البحار: ٢٣٣/٩ ضمن ح١٢٥ (قطعة)، وج٤٥٥/١٤ ح٦ (قطعة)، وج٢٧/١١ ح١٣ (قطعة)، وج١٨٢/٨ ح١٢، والبرهان: ٦٤٤/٤ ح٩، ونور الثقلين: ٢٤٣/٦ ح٧.

(٢) عنه البرهان: ٦٤٥/٤ ح١.

(٣) عنه البحار: ٥/١٤ ح١٢ (قطعة)، والبرهان: ٦٤٦/٤ ح٣ و٥.

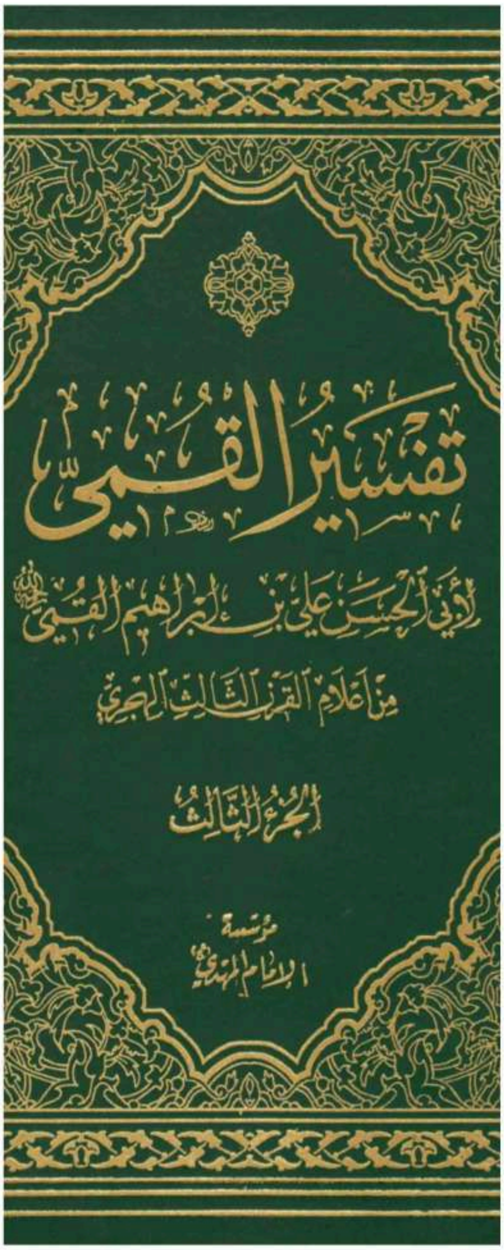

ﷺ، وقام على الحِجر، وقال: «يا مَعْشَر قُرَيش، ويا مَعْشَر العرَب، أدعوكم إلى عِبادَةِ الله، وخَلْع الأنْداد والأصنام، وأدعوكم إلى شَهادَةِ أن لا إلٰه إلاّ الله وأنّي رسولُ الله، فأجيبوني تَملِكوا بها العرَب، وتَدينُ لكم بها العجَم، وتكونوا مُلوكاً في الجَنّة» فاستَهْزَءُوا منه، وضَحِكوا، وقالوا: جُنَّ محمّد بن عبد الله. وآذَوهُ بألسنَتِهم، فقال له أبو طالب: يابنَ أخ، ما هذا؟ قال. يا عمّ، هذا دينُ الله الذي ارتَضاه لمَلائِكَتِهِ وأنبيائه، ودينُ إبراهيم والأنبياء من بعده، بعثَني الله رسولاً إلى الناس». فقال: يابنَ أخ، إنّ قومَك لا يقبَلون هذا منك، فاكفُفْ عنهم. فقال: لا أفعَل، فإنّ الله قد أمَرني بالدُعاء. فكَفّ عنه أبو طالب.

وأقبَل رسول الله ﷺ في الدُعاء في كلّ وقتٍ، يَدعوهم، ويُحَذِّرهم، فكان مَن سَمِع من خبره ما يسمع من أهل الكتُب، يُسلمون، فلمّا رأت قُرَيش مَن يَدخُل في الإسلام جَزِعوا من ذلك، ومَشَوا إلى أبي طالب، وقالوا: اكفُف عنّا ابنَ أخيك، فإنّه قد سَفَّه أحلامَنا، وسَبَّ آلهتَنا، وأفسَدَ شُبّانَنا، وفَرَّق جماعتَنا. فَدعاه أبو طالب، فقال: يابنَ أخ، إنّ القومَ قد أتَوني يسألونَك أن تَكُفّ عن آلهَتِهم. قال: «يا عمّ، لا أستَطيع أن أُخالِفَ أمرَ ربّي» فكان يَدعوهم، ويُحذِّرهم العَذاب، فاجتَمعت قُرَيش إليه، فقالوا له: إلامَ تدعونا، يا محمّد؟ قال: «إلى شهادة أن لا إلٰه إلاّ الله، وخَلْع الأنداد كلّها». قالوا: نَدَع ثلاث مائة وستّين إلهاً، ونعبُد إلٰهاً واحداً؟! فحكى الله سبحانه، قولهم: ﴿**وَعَجِبُوٓاْ أَن جَآءَهُم مُّنذِرٌ مِّنۡهُمۡ وَقَالَ ٱلۡكَٰفِرُونَ هَٰذَا سَٰحِرٌ كَذَّابٌ * أَجَعَلَ ٱلۡأٓلِهَةَ إِلَٰهًا وَٰحِدًاۖ إِنَّ هَٰذَا لَشَيۡءٌ عُجَابٌ**﴾ إلى قوله: ﴿**بَل لَّمَّا يَذُوقُواْ عَذَابِ**﴾[1].

٨ ـ **وعن أمير المؤمنين ؏ في خُطبَتِه القاصِعَة، قال:** «لقد كنتُ معه ﷺ لَمّا أتاه المَلأ من قُرَيش، فقالوا له: يا محمّد، إنّك قد ادَّعيْتَ عَظيماً لم يَدّعِه آباؤك ولا أحَد من أهل بيتِك، ونحنُ نسألك أمراً إن أجَبْتَنَا إليه وأرَيْتَناه عَلِمنا أنّك نَبيّ وَرسول، وإن لم تَفعَلْ عَلِمنا أنّك ساحِرٌ كذّاب. فقال لهم: وما تَسألون؟ قالوا: تَدعو لنا هذه الشجَرة حتّى تنقَلِعَ بعُروقها، وتَقِفَ بين يدَيك. فقال لهم ﷺ: إنّ الله على كلّ شيءٍ قدير، فإن فَعل ذلك بكم تُؤمنون، وتَشهَدون بالحقّ؟ قالوا: نعم. قال: فإنّي سأُريكُم ما تَطلُبون، وإنّي لأعلم أنّكم لا تَفيئون إلى خَيرٍ، وأنّ فيكم مَنْ

(١) إعلام الورى: ص ٣٨.

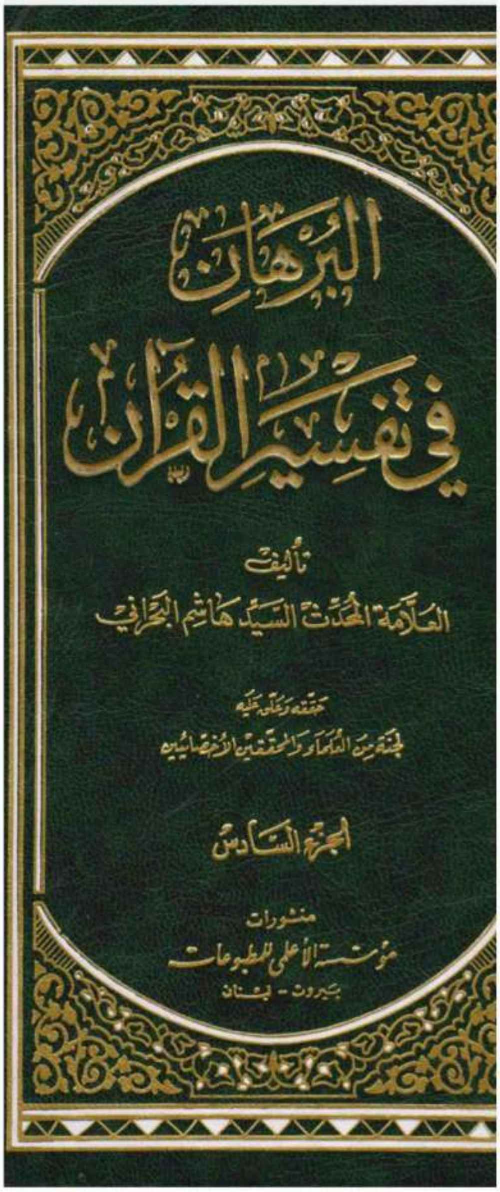

قوله تعالى : « وقالوا ربنا عجـــل لنا قطنا قبل يوم الحساب » القط النصيب والحظ ، وهذه الكلمة استعجال منهم للعـــذاب قبل يوم القيامة استهزاء بحديث يوم الحساب والوعيد بالعذاب فيه .

﴿ بحث روائي ﴾

في الكافي بإسناده عن جابر عن أبي جعفر عليه‌السلام قال : أقبل أبو جهل بن هشام ومعه قوم من قريش فدخلوا على أبي طالب فقالوا . إن ابن اخيك قد آذانا وآذى آلهتنا فادعه ومره فليكفّ عن آلهتنا ونكفّ عن إلهه .

قال : فبعث أبو طالب إلى رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم فدعاه فلما دخل النبي صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم لم ير في البيت إلا مشركا فقال : السلام على من اتبع الهدى ثم جلس فخبره أبو طالب بما جاؤا به فقال:أوهل لهم في كلمة خير لهم من هذا يسودون بها العرب ويطأون أعناقهم؟ فقال أبو جهل : نعم وما هذه الكلمة ؟ قال : تقولون : لا إله إلا الله .

قال : فوضعوا أصابعهم في آذانهم وخرجوا وهم يقولون : ما سمعنا بهذا في الملة الآخرة إن هذا إلا اختلاق فأنزل الله في قولهم ص والقرآن ذي الذكر ـ إلى قوله ـ إلا اختلاق .

وفي تفسير القمي في قوله تعالى : « وعجبوا أن جاءهم منذر منهم » قال : لما أظهر رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم الدعوة اجتمعت قريش إلى أبى طالب فقالوا : يا أبا طالب إن إبن أخيك قد سفه أحلامنا وسب آلهتنا وأفسد شبابنا وفرق جماعتنا فإن كان الذي يحمله على ذلك العدم جمعنا له مالاً حتى يكون أغنى رجل في قريش ونملكه علينا .

فاخبر أبو طالب رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم بذلك فقال : والله لو وضعوا الشمس في يميني والقمر في يساري ما أردته ولكن يعطونني كلمة يملكون بها العرب ويدين لهم بها العجم و يكونون ملوكا في الجنة فقال لهم أبو طالب ذلك فقالوا : نعم وعشر كلمات فقال لهم رسول الله صلى‌الله‌عليه‌وآله‌وسلم تشهدون أن لا إله إلا الله وأني رسول الله فقالوا : ندع ثلاث مائة وستين إلها ونعبد إلهاً واحداً؟

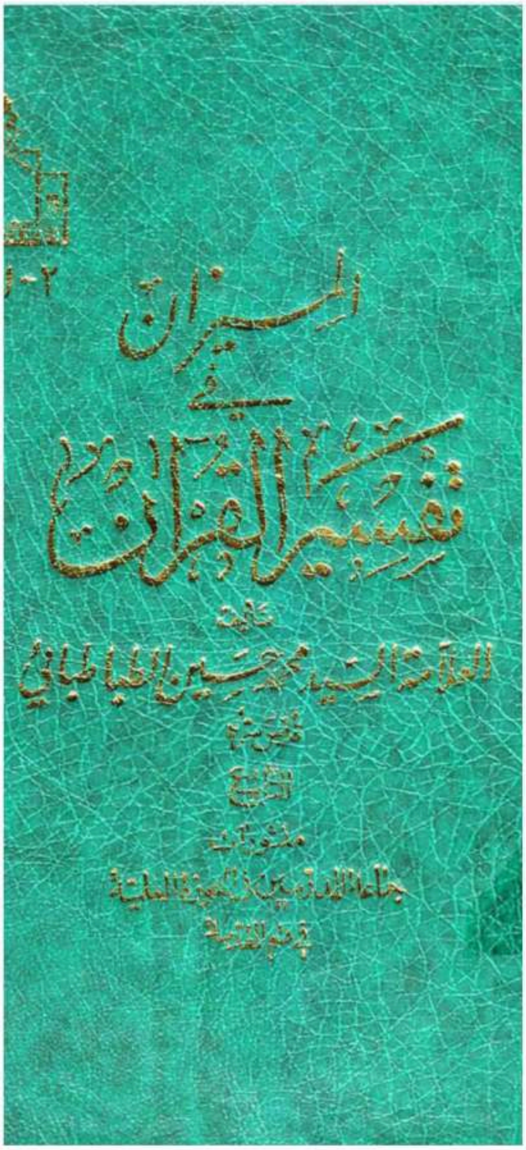

وَٱنطَلَقَ ٱلْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ ٱمْشُوا۟ وَٱصْبِرُوا۟ عَلَىٰٓ ءَالِهَتِكُمْ إِنَّ هَـٰذَا لَشَىْءٌ يُرَادُ ﴿٦﴾ مَا سَمِعْنَا بِهَـٰذَا فِى ٱلْمِلَّةِ ٱلْـَٔاخِرَةِ إِنْ هَـٰذَآ إِلَّا ٱخْتِلَـٰقٌ ﴿٧﴾

خلاف ما أطبق عليه آباؤنا.

﴿وَٱنطَلَقَ ٱلْمَلَأُ مِنْهُمْ أَنِ ٱمْشُوا۟﴾: قائلين بعضهم لبعض امشوا.

﴿وَٱصْبِرُوا۟﴾: واثبتوا.

﴿عَلَىٰٓ ءَالِهَتِكُمْ﴾: على عبادتها فلا ينفعكم مكالمته.

﴿إِنَّ هَـٰذَا لَشَىْءٌ يُرَادُ﴾: قيل:أي إن هذا الشيء من ريب الزمان يراد بنا فلا مرد له[١].

وقيل: إنّ هذا الذي يدعيه من الرياسة، والترفّع على العرب لشيء يريده كل أحد[٢].

﴿مَا سَمِعْنَا بِهَـٰذَا﴾: بالّذي يقوله.

﴿فِى ٱلْمِلَّةِ ٱلْـَٔاخِرَةِ﴾: في الملة التي أدركنا عليها آباءنا.

﴿إِنْ هَـٰذَآ إِلَّا ٱخْتِلَـٰقٌ﴾: كذب اختلقه.

القمّي: قال: نزلت بمكة لما أظهر رسول الله ﷺ الدعوة بمكة اجتمعت قريش إلى أبي طالب ﷺ وقالوا: يا أبا طالب إنّ ابن أخيك قد سفّه أحلامنا، وسبّ آلهتنا، وأفسد شبّاننا[٣]، وفرّق جماعتنا، فإن كان الذي يحمله على ذلك العدم، جمعنا له مالاً حتى يكون أغنىٰ رجل في قريش، ونملّكه علينا، فأخبر أبو طالب رسول الله ﷺ بذلك، فقال: لو وضعوا الشمس في يميني والقمر في يساري ما أردته، ولكن يعطوني كلمة يملكون بها العرب، ويدين لهم بها العجم، ويكونون ملوكاً في الجنّة، فقال لهم أبو طالب: ذلك، فقالوا: نعم وعشر كلمات، فقال لهم رسول الله ﷺ: تشهدون أن لا إلـه إلّا الله، وأنّي رسول الله ﷺ، فقالوا: ندع ثلاثمائة وستين إلـهاً

١ ـ قاله البيضاوي في تفسيره أنوار التنزيل: ج ٢، ص ٣٠٥، س ٢.
٢ ـ قاله البيضاوي في تفسيره أنوار التنزيل: ج ٢، ص ٣٠٥، س ٣.
٣ ـ وفي نسخة: [شبابنا]، كما في المصدر.

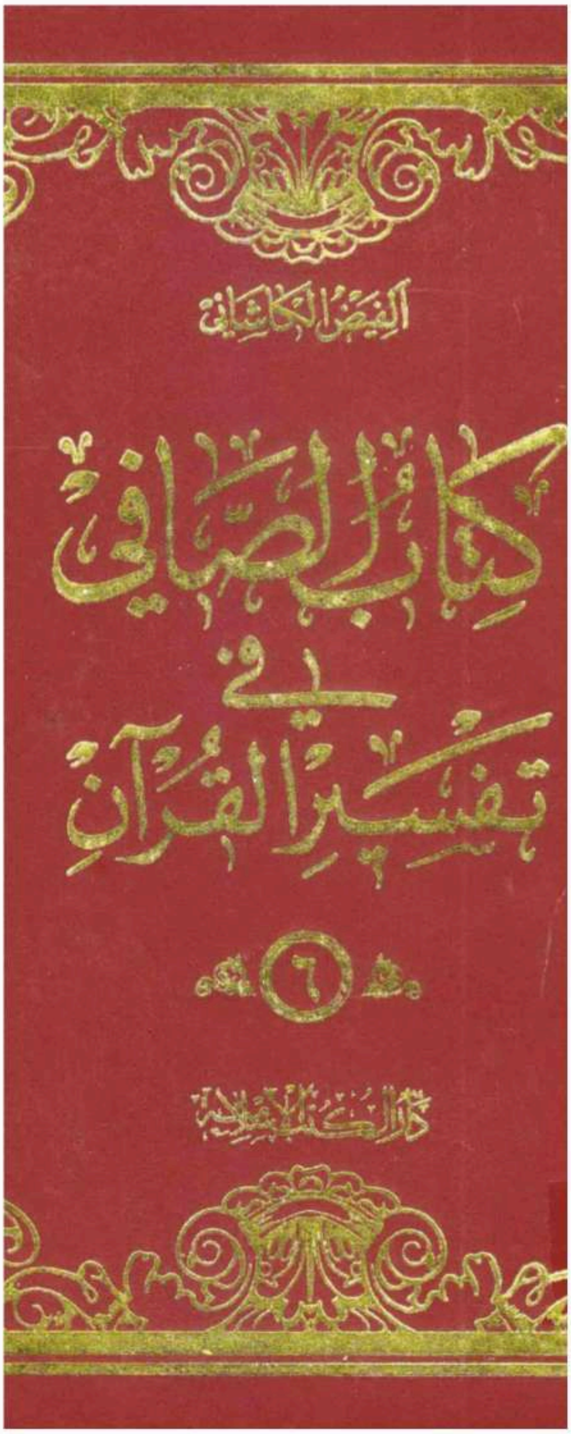

تفرقہ ڈال دیا ہے اگر یہ کام مال کی کمی کی وجہ سے کر رہا ہے تو ہم اس کے لیے اس قدر مال اکٹھا کر دیتے ہیں کہ وہ قریش میں سب سے زیادہ مالدار بن جائے۔ یہاں تک کہ ہم اسے اپنا سردار و حاکم بنانے کے لیے بھی تیار ہیں۔

ابو طالب نے یہ پیغام پیغمبرِ خدا کی خدمت میں پہنچایا۔ پیغمبر گرامی نے فرمایا:

لو وضعوا الشمس فی یمینی والقمر فی یساری ما اردته، ولکن کلمة یعطونی یملکون بها العرب و تدین بها العجم ویکونون ملوکًا فی الجنة

"اگر وہ میرے دائیں ہاتھ پر سورج اور بائیں ہاتھ پر چاند بھی رکھ دیں تو بھی میں اس کی طرف مائل نہیں ہوں گا۔ لیکن (ان تمام وعدوں کے بجائے) ایک جملہ میں میری موافقت کریں تو وہ اس کے سایے میں عرب پر بھی حکومت کریں گے اور غیر عرب بھی ان کے دین میں داخل ہو جائیں گے اور وہ جنّت کے بادشاہ بن جائیں گے۔

ابو طالب نے یہ پیغام انھیں پہنچایا تو انھوں نے کہا:

اس کے لیے تو ہم ایک جملے کی بجائے دس جملے قبول کرنے کو تیار ہیں۔ (تم کون سا جملہ کہلوانا چاہتے ہو؟"

پیغمبر اکرم نے ان سے فرمایا:

تشهدون ان لا اله الّا الله و انی رسول الله

تم یہ گواہی دو کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور میں خدا کا رسول ہوں۔

(وہ اس گفتگو سے بہت دہشت زدہ ہو گئے اور) انھوں نے کہا:

"کیا ہم ۳۶۰ خداؤں کو چھوڑ کر صرف ایک خدا کو مان لیں، یہ کتنی عجیب بات ہے؟ (وہ بھی ایسا خدا جو دکھائی نہیں دیتا)"۔

اس موقع پر ذیل کی آیات نازل ہوئیں:

وعجبوا ان جاء هم منذر منهم و قال الکافرون هٰذا ساحر کذّاب۔۔۔
۔۔۔۔۔ ان هٰذا الّا اختلاق[1]

یہی معنی مجمع البیان میں تھوڑے سے فرق کے ساتھ نقل ہوا ہے اور اس کے آخر میں آیا ہے کہ پیغمبر اکرم نے روتے ہوئے فرمایا:

اے چچا! اگر یہ سورج میرے دائیں ہاتھ پر اور چاند بائیں ہاتھ پر رکھ دیں تاکہ میں اپنی اس بات سے

---

[1] تفسیر علی بن ابراہیم۔ نور الثقلین جلد ۴ ص ۴۴۲ (حدیث ۷) کے مطابق

آثرِ نگارش
اہلِ قلم کی ایک جماعت

زیرِ نظر
استاد محقق آیت اللہ العظمیٰ ناصر مکارم شیرازی

تفسیرِ نمونہ

جلد 19

ترجمہ
حضرت مولانا سید صفدر حسین نجفی رحمۃ اللہ علیہ

زیرِ سرپرستی
حضرت آیت اللہ العظمیٰ الحاج سید علی رضا سیستانی مدظلہ

مصباحُ القرآن ٹرسٹ

آنحضرتؐ نے فرمایا: وہ بات صرف اتنی سی ہے کہ تم لوگ لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کا اقرار کرو۔ کفار قریش نے کہا کہ یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ ہم تین سو ساٹھ خداؤں کو چھوڑ دیں اور صرف ایک خدا کو مان لیں؟! یہ کہہ کر وہ اُٹھ کر چلے گئے۔ اس پر اللہ تعالٰی نے سورہ ص کی ابتدائی آیات اِلَّا اخْتِلَاقٌ تک نازل فرمائیں۔

عیون الاخبار میں مرقوم ہے کہ ایک مرتبہ مامون الرشید عباسی نے اپنے دربار میں حضرت امام علی رضا علیہ السلام سے پوچھا کہ کیا آپؑ انبیاءؑ کی عصمت کا عقیدہ رکھتے ہیں؟

آپؑ نے فرمایا: جی ہاں، ہماری نظر میں انبیاءؑ معصوم ہوتے ہیں۔

مامون نے کہا کہ اللہ تعالٰی نے سورۂ فتح میں ارشاد فرمایا ہے:

اِنَّا فَتَحْنَا لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ لِّيَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا تَاَخَّرَ (الفتح، آیہ ۱-۲)

"بے شک ہم نے آپ کو واضح فتح عطا کی ہے تاکہ خدا آپ کے اگلے پچھلے گناہ معاف کرے"۔

اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ ہمارے نبیؐ سے گناہ سرزد ہوتے تھے۔

حضرت امام علی رضا علیہ السلام نے فرمایا: اصل بات یہ ہے کہ مشرکین مکہ کی نظر میں آنحضرتؐ سے بڑھ کر اور زیادہ کوئی گناہ گار نہیں تھا۔ وہ لوگ تین سو ساٹھ بتوں کی پوجا کرتے تھے۔ آپؐ نے انھیں خدائے واحد کی اطاعت کی دعوت دی۔ یہ بات انھیں بُری محسوس ہوئی اور انھوں نے کہا:

اَجَعَلَ الْاٰلِهَةَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ...... اِنْ هٰذَآ اِلَّا اخْتِلَاقٌ ۚ

(اس نے تو تمام معبودوں کی جگہ ایک معبود مقرر کیا ہے۔ یہ تو بڑی عجیب چیز ہے۔ اُن کے سردار یہ کہہ کر چل دیے کہ اُٹھو اور اپنے خداؤں پر جمے رہو۔ اِس کی دعوت کا کوئی اور ہی مقصد ہے۔ ہم نے یہ بات پچھلی ملت میں نہیں سنی ہے۔ یہ سب خودساختہ بات ہے)۔

پھر جب اللہ تعالٰی نے مکہ فتح کیا اور رسول اکرمؐ فاتحانہ شان سے مکہ میں داخل ہوئے تو اللہ تعالٰی نے اپنے نبیؐ سے فرمایا کہ ہم نے تمھیں فتح مبین عطا کی ہے تاکہ اللہ تمھارے اگلے پچھلے گناہ معاف کردے۔

یعنی تمھاری طرف سے توحید کی دعوت کو گناہِ عظیم سمجھا جاتا تھا۔ اب تمھارا وہ گناہ صاف ہوچکا ہے۔ اب انھیں خدائے واحد کو تسلیم کیے بغیر کوئی چارہ نہیں ہے۔

فتح مکہ کے بعد مکہ کی اکثریت نے اسلام قبول کرلیا تھا اور جس اقرارِ توحید کو گناہ سمجھتے تھے وہ خود اُس میں شامل

Scanned by CamSca
Presented by Ziaraat.Com

تفسیر نور الثقلین (جلد ہفتم)

مفسر
محدث جلیل العلامۃ النحریر الشیخ عبد علی الحویزی

مترجم
حجۃ الاسلام علامہ محمد حسن جعفری

نظرِ ثانی
حجۃ الاسلام علامہ ریاض حسین جعفری فاضل قم

عباس بک ایجنسی درگاہ حضرت عباسؑ، رستم نگر لکھنؤ
موبائل: 9415102990, 9369444864

كذبتم و بيت الله يبزى[1] محمد — و لما نطاعن دونه و نناضل

و نسلمه حتى نصرع حوله — و نذهل عن أبنائنا و الحلائل

١٨١/١٨ فلما اجتمعت قريش على قتل رسول الله ﷺ و كتبوا الصحيفة القاطعة جمع أبو طالب بني هاشم و حلف لهم بالبيت و الركن و المقام و المشاعر في الكعبة لئن شاكت محمدا شوكة لآتين عليكم يا بني[2] هاشم فأدخله الشعب و كان يحرسه بالليل و النهار قائما بالسيف على رأسه أربع سنين فلما خرجوا من الشعب حضر أبا طالب الوفاة فدخل إليه رسول اللهو هو يجود بنفسه فقال يا عم ربيت صغيرا و كفلت يتيما فجزاك الله عني خيرا أعطني كلمة أشفع لك بها عند ربي فروي أنه لم يخرج من الدنيا حتى أعطى رسول الله الرضا[3].

بيان: قال الجزري يبزى أي يقهر و يغلب أراد لا يبزى فحذف لا من جواب القسم و هي مرادة أي لا يقهر و لم نقاتل عنه و ندافع[4] و فلان يناضل عن فلان إذا رامى عنه و حاج و تكلم بعذره و دفع عنه[5].

١١ـ فس: [تفسير القمي] ﴿وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ قال نزلت ﴿و رهطك منهم المخلصين﴾[6] قال نزلت بمكة فجمع رسول اللهبني هاشم و هم أربعون رجلا كل واحد منهم يأكل الجذع و يشرب القربة فاتخذ لهم طعاما يسيرا بحسب ما أمكن فأكلوا حتى شبعوا فقال رسول الله ﷺ من يكون وصيي و وزيري و خليفتي فقال أبو لهب هذا ما سحركم[7] محمد فتفرقوا فلما كان اليوم الثاني أمر رسول الله ﷺ ففعل بهم مثل ذلك ثم سقاهم اللبن[8] فقال لهم رسول الله ﷺ أيكم يكون وصيي و وزيري و خليفتي فقال أبو لهب هذا ما سحركم محمد فتفرقوا فلما كان اليوم الثالث أمر رسول الله ﷺ ففعل بهم مثل ذلك ثم سقاهم اللبن فقال لهم رسول الله ﷺ أيكم يكون وصيي و وزيري و خليفتي و ينجز عداتي و يقضي ديني فقام علي ﷺ و كان أصغرهم سنا و أحمشهم ساقا و أقلهم مالا فقال أنا يا رسول الله فقال رسول الله ﷺ أنت هو[9].

١٨٢/١٨ **١٢ـ فس:** [تفسير القمي] ﴿وَ عَجِبُوا أَنْ جاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ﴾ قال نزلت بمكة لما أظهر رسول الله ﷺ الدعوة بمكة اجتمعت قريش إلى أبي طالب فقالوا يا أبا طالب إن ابن أخيك قد سفه أحلامنا و سب آلهتنا و أفسد شبابنا و فرق جماعتنا فإن كان الذي يحمله على ذلك العدم جمعنا له مالا حتى يكون أغنى رجل في قريش و نملكه علينا فأخبر أبو طالب رسول الله ﷺ بذلك فقال لو وضعوا الشمس في يميني و القمر في يساري ما أردته و لكن يعطوني كلمة يملكون بها العرب و يدين لهم بها العجم و يكونون ملوكا في الجنة فقال لهم أبو طالب ذلك فقالوا نعم و عشر كلمات فقال لهم رسول الله ﷺ تشهدون أن لا إله إلا الله و أني رسول الله فقالوا ندع ثلاث مائة و ستين إلها و نعبد إلها واحدا فأنزل الله سبحانه ﴿وَ عَجِبُوا أَنْ جاءَهُمْ مُنْذِرٌ مِنْهُمْ وَ قالَ الْكافِرُونَ هٰذا ساحِرٌ كَذّابٌ ـ إلى قوله ـ إِلَّا اخْتِلاقٌ﴾ أي تخليط[10].

١٣ـ فس: [تفسير القمي] أبي عن الأصبهاني عن المنقري عن حفص قال قال أبو عبد الله ﷺ يا حفص إن من صبر صبر قليلا و إن من جزع جزع قليلا ثم قال عليك بالصبر في جميع أمورك فإن الله بعث محمدا ﷺ و أمره[11] بالصبر و الرفق فقال ﴿وَ اصْبِرْ عَلىٰ ما يَقُولُونَ وَ اهْجُرْهُمْ هَجْراً جَمِيلًا﴾[12] و قال ﴿ادْفَعْ بِالَّتِي هِيَ أَحْسَنُ﴾ السيئة[13] ﴿فَإِذَا الَّذِي بَيْنَكَ وَ بَيْنَهُ عَداوَةٌ كَأَنَّهُ وَلِيٌّ حَمِيمٌ﴾[14] فصبر رسول الله ﷺ حتى قابلوه بالعظام[15] و رموه

---

(١) في المصدر: الله يبزو.
(٢) في المصدر: لأبثن عليكم بني، وفي نسخة: لأثين عليكم بني.
(٣) تفسير القمي ١: ٣٨١ ـ ٣٨٢.
(٤) النهاية في غريب الحديث والأثر ١: ١٢٥.
(٥) النهاية في غريب الحديث والأثر ٥: ٧٢. وفيه: وحاجج وتكلم.
(٦) تقدم أنها قراءة ابن مسعود. وتقدم القول بوهنها.
(٧) في المصدر: حزماً سحركم. وكذا ما يلي في المواضع.
(٨) في المصدر: سقاهم اللبن حتى رووا.
(٩) تفسير القمي ٢: ١٠٠.
(١٠) تفسير القمي ٢: ٢٠٢.
(١١) في نسخة: فامره فقال.
(١٢) المزمل: ١٠.
(١٣) في المصدر: لم نجد كلمة: السيئة.
(١٤) فصلت: ٣٤.
(١٥) في المصدر: حتى قابلوه بالعضائم.

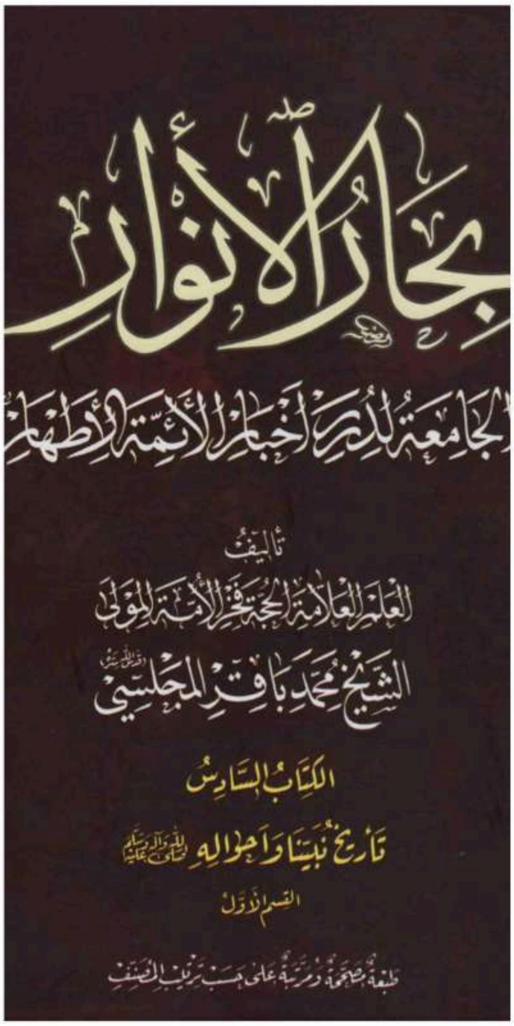

③ خطیب اعظم سید محمد صاحب دہلوی۔

④ سرکار سید نجم الحسن صاحب مجتہد العصر۔

⑤ سرکار بحر العلوم سید یوسف حسین نجفی، قبلہ مجتہد العصر۔

⑥ سرکار حضرت سید ظہور حسین صاحب مجتہد العصر۔

⑦ سرکار سید سبط نبی نجفی صاحب قبلہ، مجتہد العصر۔

⑧ سرکار سید محمد ہادی رضوی صاحب قبلہ، مجتہد العصر۔

⑨ سرکار سید آقا حسن صاحب قبلہ۔

⑩ سرکار شمس العلماء سید ناصر حسین صاحب قبلہ۔

❁ شیعوں کے رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی (م:۳۸۱ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

قال اللہ عزوجل یا محمد اذھب الی الناس فقل لھم قولوا: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

''کہ اللہ عزوجل نے فرمایا اے محمد! آپ لوگوں کے پاس جائیں اوران کو کہیں...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... کہہ لو''۔

(خصال شیخ صدوق ج ۲ ص ۲۵۲، طبع ایران)

❁ شیعوں کا بزرگ ملا باقر مجلسی (م:۱۱۱۱ھ) لکھتا ہے:

حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ روایت کرتے ہیں کہ حضرت امیر المومنین رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

پس وحی نمود کہ ای محمد بروبسوی مردم وامر کن ایشاں راکہ بگویند لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ (حیات القلوب ج ۲ فصل اوّل، طبع ایران)

«سُبْحانَ العَلِيمِ الكَرِيمِ»[۱]، و در حجاب هدایت پنج هزار سال و می‌گفت: «سُبْحانَ ذِي العَرْشِ العَظِيمِ»، و در حجاب نبوت چهار هزار سال و می‌گفت: «سُبْحانَ رَبِّ العِزَّةِ عَمّا يَصِفُونَ»، و در حجاب رفعت سه هزار سال و می‌گفت: «سُبْحانَ ذِي المُلْكِ وَالمَلَكُوتِ»، و در حجاب هیبت دو هزار سال و می‌گفت: «سُبْحانَ اللهِ وَبِحَمْدِهِ»، و در حجاب شفاعت هزار سال و می‌گفت: «سُبْحانَ رَبِّيَ العَظِيمِ وَبِحَمْدِهِ».

پس نام مقدس آن حضرت را بر لوح ظاهر گردانید، پس چهار هزار سال بر لوح می‌درخشید، پس اسم اطهر آن جناب را بر عرش ظاهر گردانید و بر ساق عرش ثبت نمود، پس هفت هزار سال در آنجا بود و نور می‌بخشید، و همچنین در احوال رفعت و جلال می‌گردید تا آنکه حق تعالی آن نور را در پشت حضرت آدم علیه السلام جای داد، پس از صلب آدم گردانید تا صلب نوح، و همچنین در اصلاب طاهره از صلبی به صلبی منتقل می‌گردانید تا آنکه حق تعالی او را از صلب عبدالله بن عبدالمطّلب بیرون آورد و او را به شش کرامت گرامی داشت: پیراهن خشنودی بر او پوشانید، به رداء هیبت او را مزیّن گردانید، به تاج هدایت سرش را به اوج رفعت رسانید، بدن او را جامهٔ معرفت پوشانید، و کمربند محبت بر میان او بست، نعلین خوف و بیم در پای او کرد و عصای منزلت به دست او داد.

پس وحی نمود که: ای محمد! برو بسوی مردم و امر کن ایشان را که بگویند «لا اله الا الله محمد رسول الله». و اصل آن پیراهن از شش جوهر بود: قامتش از یاقوت، آستینهایش از مروارید، دور دامنش از بلور زرد، زیر بغلهایش از زبرجد، گریبانش از مرجان سرخ و چاک گریبانش از نور پروردگار عالمیان. و حق تعالی توبهٔ آدم را به آن پیراهن قبول کرد، [و انگشتر سلیمان را به او بازگردانید][۲] و یوسف را به برکت آن پیراهن بسوی یعقوب برگردانید، و یونس را به کرامت آن از شکم ماهی نجات داد، و به

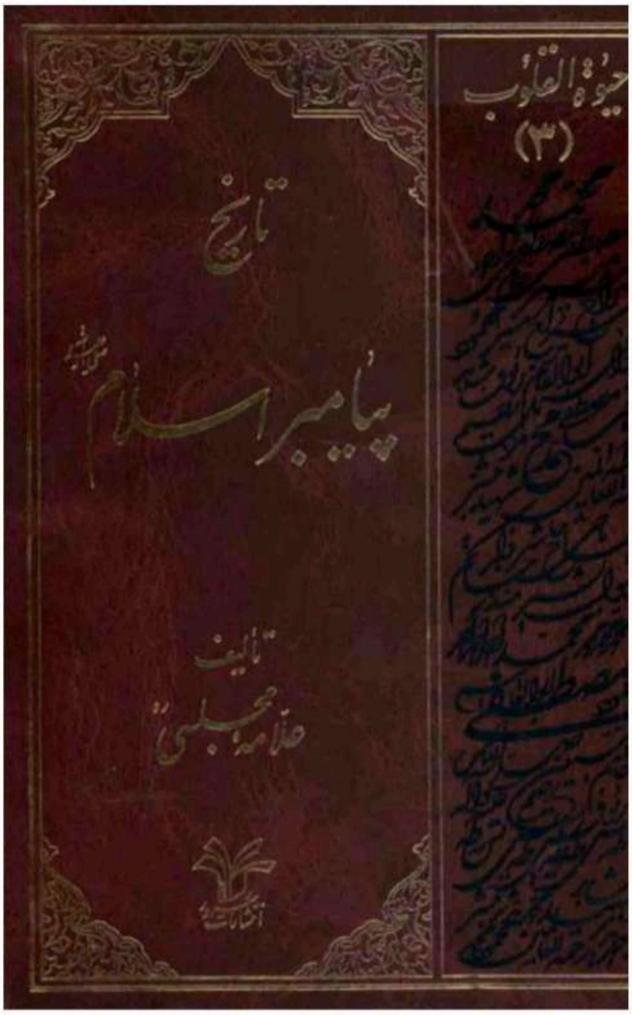

۱. در مصدر «سبحان ربي العليم الكريم» است.

۲. عبارتی که داخل کروشه است از متن عربی روایت اضافه شد.

''اللہ تعالیٰ نے وحی فرمائی کہ اے محمد! آپ لوگوں کی طرف جائیں اوران کوحکم کریں کہ پڑھیں...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......''

مذکورہ روایت سے معلوم ہوا کہ اہل سنت کا کلمہ اہل تشیع کی کتب سے ''وحی'' کے ساتھ ثابت ہوا اوراس میں حضور اکرم ﷺ کواسی کلمہ کی تبلیغ کا حکم ہے اور آپ نے ہمیشہ اس کلمہ کی تبلیغ فرمائی۔

❁ شیعوں کے بڑے مفسر علی بن ابراہیم قمی (م:۳۰۷ھ) روایت کرتے ہیں:

فخرج رسول الله ﷺ فقام علي الحجر فقال يا معشر قريش يا معشر العرب اَدعُو كم الى شهادة ان لا اله الا الله واني رسول الله۔

''پھر حضور اکرم ﷺ باہر تشریف لے گئے اور پتھر پر کھڑے ہوکر فرمایا: اے قریش کی جماعت! اے عرب کی جماعت! میں تم کو لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......کی دعوت دیتا ہوں''۔

حوالہ جات:

① شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر قمی ج۱ص۳۷۹ سورۂ حجر۔

② شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر صافی ج۱ص۹۱۵ مطبوعہ ایران۔

③ شیعوں کی معتبر کتاب بحار الانوار ج۱۸ص۹۱۵ طبع ایران۔

نوٹ: مذکورہ روایت میں انی رسول اللہ ہے اور انی سے مراد ہے کہ میں اللہ کا رسول ہوں، اس میں اور محمد رسول اللہ میں کوئی فرق نہیں۔ لہٰذا اگر کوئی شیعہ اعتراض کرے کہ یہاں محمد رسول اللہ نہیں ہے تو یہ اس کی جہالت اور انتہائی بیوقوفی ہوگی اور اس اعتراض کا جواب پہلے گذر چکا ہے۔

فإنّي ميّت. فجمعتهم، فقال لعبد الله بن أبي ربيعة: إنّ عمارة بن الوليد بأرض الحبشة بدار مضيعة، فخذ كتاباً من محمّد إلى النجاشي أن يردّه.

ثمّ قال لابنه هاشم وهو أصغر ولده: يا بنيّ، أُوصيك بخمس خصال فاحفظها: أُوصيك بقتل أبي رهم(١) الدوسي، فإنّه غلبني على امرأتي وهي بنته، ولو تركها وبعلها كانت تلد لي ابناً مثلك! ودمي في خزاعة وما تعمّدوا قتلي، وأخاف أن تنسوا بعدي، ودمي في بني خزيمة بن عامر، ودياتي في ثقيف فخذها ولأسقف نجران عليّ مائتا دينار فاقضها. ثمّ فاضت نفسه.

ومرّ الأسود بن المطلّب برسول الله ﷺ فأشار جبرئيل إلى بصره فعمي ومات.

ومرّ به الأسود بن عبد يغوث، فأشار جبرئيل إلى بطنه، فلم يزل يستسقي حتّى انشقّ بطنه. ومرّ العاص بن وائل، فأشار جبرئيل إلى رجليه، فدخل عود في أخمص قدمه وخرج من ظاهره ومات.

ومرّ به الحارث بن [أبي] طلاطلة فأشار جبرئيل إلى وجهه، فخرج إلى جبال تهامة، فأصابته من السمائم(٢) ديم، فاستسقى(٣) حتّى انشقّ بطنه؛

وهو قول الله: ﴿إِنَّا كَفَيْنَاكَ الْمُسْتَهْزِئِينَ﴾، فخرج رسول الله ﷺ فقام على الحجر، فقال: يا معشر قريش! يا معشر العرب! أدعوكم إلى شهادة أن لا إله إلّا الله وأنّي رسول الله، وآمركم بخلع الأنداد والأصنام، فأجيبوني تملكوا بها العرب، وتدين لكم العجم، وتكونوا ملوكاً في الجنّة. فاستهزأوا منه، وقالوا: جنّ محمّد بن عبدالله! ولم يجسروا عليه لموضع أبي طالب، فاجتمعت قريش إلى أبي طالب، فقالوا: يا أبا طالب إنّ ابن أخيك قد سفّه أحلامنا، وسبّ آلهتنا، وأفسد شبّاننا، وفرّق جماعتنا، فإن كان يحمله على ذلك العدم، جمعنا له مالاً فيكون أكثر قريش مالاً، ونزوّجه أيّ امرأة شاء من قريش. فقال له أبو طالب: ما هذا يابن أخي؟ فقال:

---

(١) «درهم» البرهان. (٢) «السماء» البرهان، والسمائم ـ جمع السموم ـ: الريح الحارة.

(٣) «ثمّ استسقى» البحار.

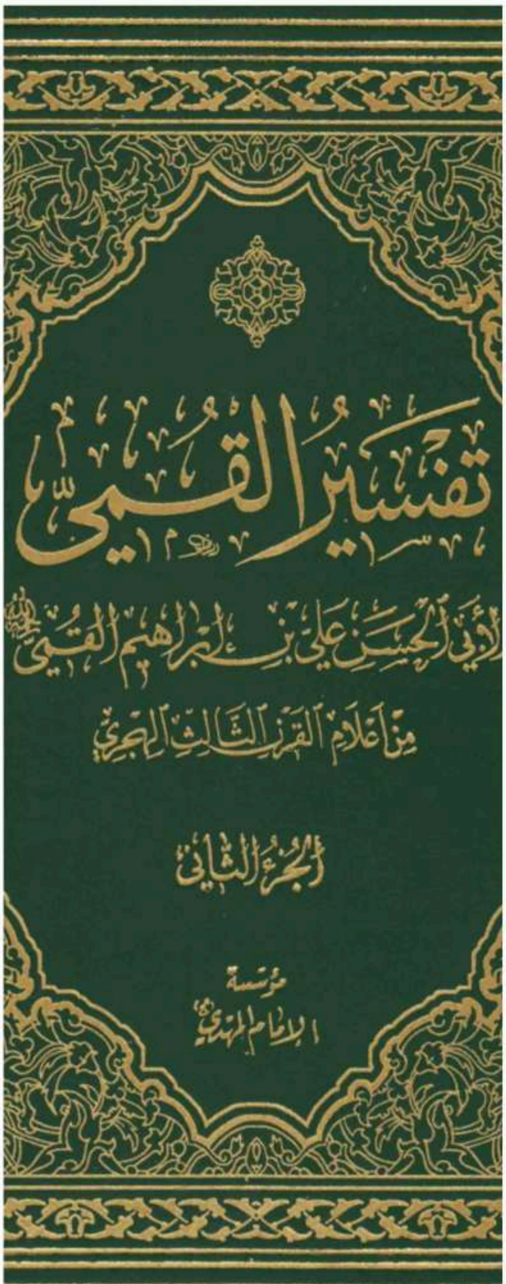

يقول: قتلني ربّ محمّد، وأمّا العاص بن وائل السّهمي: فإنّه خرج في حاجة له إلى موضع فتدهده تحته حجر فسقط فتقطّع قطعة قطعة فمات، وهو يقول: قتلني ربّ محمّد، وأمّا الأسود بن عبد يغوث: فإنّه خرج يستقبل إبنه زمعة فاستظلّ بشجرة فأتاه جبرئيل فأخذ رأسه فنطح به الشجرة، فقال لغلامه: إمنع هذا عنّي فقال: ما أرى أحداً يصنع بك شيئاً إلّا نفسك فقتله، وهو يقول: قتلني ربّ محمّد، وأمّا الأسود بن المطلب: فإنّ النّبي ﷺ دعا عليه أن يعمى بصره وأن يثكله ولده فلمّا كان في ذلك اليوم خرج حتّى صار إلى موضع فأتاه جبرئيل بورقة خضراء فضرب بها وجهه فعمي، وبقي حتّى أثكله الله ولده، وأمّا الحرث بن الطلاطلة: فإنّه خرج من بيته في السّموم فتحوّل حبشيّاً فرجع إلى أهله فقال: أنا الحرث فغضبوا عليه فقتلوه، وهو يقول: قتلني ربّ محمّد[1] قال: وروي أنّ الأسود بن عبد يغوث أكل حوتاً مالحاً فأصابه العطش فلم يزل يشرب الماء حتّى إنشقّت بطنه فمات، وهو يقول: قتلني ربّ محمّد، كلّ ذلك في ساعة واحدة، وذلك أنّهم كانوا بين يدي رسول الله ﷺ فقالوا يا محمّد: ننتظر بك إلى الظّهر فإن رجعت عن قولك وإلّا قتلناك فدخل النّبي ﷺ منزله فأغلق عليه بابه مغتّماً لقولهم: فأتاه جبرئيل ؑ عن الله من ساعته، فقال: يا محمّد السّلام يقرأ عليك السّلام، وهو يقول: «فَاصْدَعْ بِمَا تُؤْمَرُ وَأَعْرِضْ عَنِ ٱلْمُشْرِكِينَ» يعني أظهر أمرك لأهل مكّة وأدعهم إلى الإيمان قال: يا جبرئيل كيف أصنع بالمستهزئين وما أوعدوني، قال له: «إِنَّا كَفَيْنَـٰكَ ٱلْمُسْتَهْزِءِينَ» قال: يا جبرئيل كانوا السّاعة بين يدي قال: قد كفيتهم فأظهر أمره عند ذلك[2].

والقمّي: بعد ما ذكر المستهزئين وكيفية كفايتهم قال: فخرج رسول الله ﷺ فقام على الحجر فقال: يا معشر قريش: يا معشر العرب: أدعوكم إلى شهادة أن لا إله إلّا الله، وإنّي رسول الله آمركم بخلع الأنداد والأصنام فأجيبوني تملكوا به العرب، وتدين لكم العجم، وتكونوا ملوكاً في الجنّة، فاستهزؤوا منه، وقالوا: جنّ محمّد بن عبدالله، ولم يجسروا عليه

---

١ ـ الإحتجاج: ج ١، ص ٣٢١ ـ ٣٢٢، إحتجاج أمير المؤمنين ؑ على اليهود من أحبارهم ممّن قرأ الصحف والكتب في معجزات النبي ﷺ وكثير من فضائله. وفيه «وأما الحرث بن أبي الطلالة».

٢ ـ الإحتجاج: ج ١، ص ٣٢٢، إحتجاج أمير المؤمنين ؑ على اليهود من أحبارهم ممّن قرأ الصحف والكتب في معجزات النبي ﷺ وكثير من فضائله.

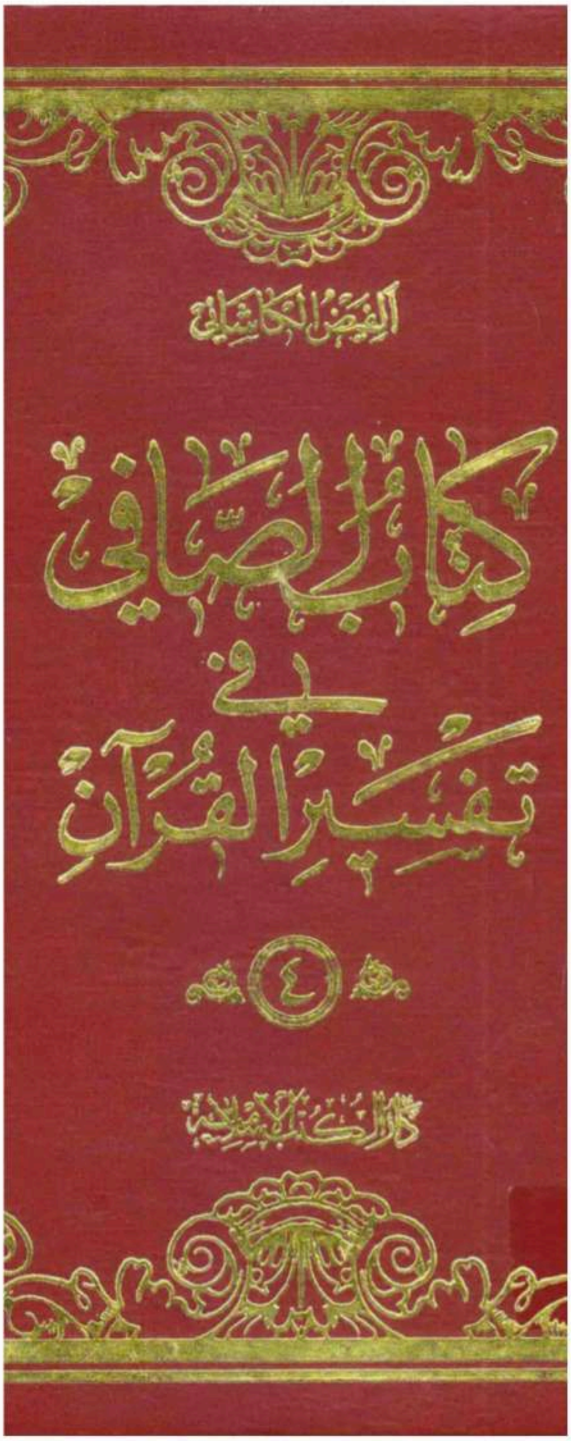

سجدوا له و قالوا إن قوما منا رغبوا عن ديننا و هم في أرضك فابعث إلينا فقال لنا جعفر لا يتكلم أحد منكم أنا خطيبكم اليوم فانتهينا إلى النجاشي فقال عمرو و عمارة إنهم لا يسجدون لك فلما انتهينا إليه زبرنا[1] الرهبان أن اسجدوا للملك فقال لهم جعفر لا نسجد إلا لله فقال النجاشي و ما ذلك قال إن الله بعث فينا رسوله و هو الذي بشر به عيسى اسمه أحمد فأمرنا أن نعبد الله و لا نشرك به شيئا و أن نقيم الصلاة و أن نؤتي الزكاة و أمرنا بالمعروف و نهانا عن المنكر فأعجب النجاشي قوله فلما رأى ذلك عمرو قال أصلح الله الملك إنهم يخالفونك في ابن مريم فقال النجاشي ما يقول صاحبك في ابن مريم قال يقول فيه قول الله هو روح الله وَ كَلِمَتُهُ أخرجه من العذراء البتول التي لم
يقربها بشر فتناول النجاشي عودا من الأرض فقال يا معشر القسيسين و الرهبان ما يزيد هؤلاء على ما تقولون في ٤٢١/١٨
ابن مريم ما يزن[2] هذا ثم قال النجاشي لجعفر أتقرأ شيئا مما جاء به محمد قال نعم قال له اقرأ و أمر الرهبان أن ينظروا في كتبهم فقرأ جعفر ﴿كهيعص﴾ إلى آخر قصة عيسى عليه السلام فكانوا يبكون ثم قال النجاشي مرحبا بكم و بمن جئتم من عنده فأنا أشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله و أنه الذي بشر به عيسى ابن مريم و لو لا ما أنا فيه من الملك لأتيته حتى أحمل نعليه اذهبوا أنتم سيوم أي آمنون و أمر لنا بطعام و كسوة و قال ردوا على هذين هديتهما و كان عمرو قصيرا و عمارة جميلا و شربا في البحر فقال عمارة لعمرو قل لامرأتك تقبلني و كانت معه فلم يفعل عمرو فرمى[3] به عمارة في البحر فناشده حتى خلاه فحقد عليه عمرو فقال للنجاشي إذا خرجت خلف عمارة في أهلك فنفخ في إحليله فطار[4] مع الوحش[5].

٩ـ كا: [الكافي] علي عن أبيه عن ابن أبي عمير عن يحيى الحلبي عن هارون بن خارجة عن أبي بصير عن أبي عبد الله عليه السلام قال قال رسول الله لجعفر يا جعفر ألا أمنحك ألا أعطيك ألا أحبوك فقال له جعفر بلى يا رسول الله قال فظن الناس أنه يعطيه ذهبا أو فضة فتشرف الناس لذلك فقال له إني أعطيك شيئا إن أنت صنعته في كل يوم كان خيرا لك من الدنيا و ما فيها و إن صنعته بين يومين غفر لك ما بينهما أو كل جمعة أو كل شهر أو كل سنة غفر لك ما بينهما[6].

فعلمه صلاة جعفر على ما سيأتي في أخبار كثيرة في كتاب الصلاة.

١٠ـ ين: [كتاب حسين بن سعيد و النوادر] محمد بن سنان عن بسطام الزيات عن أبي عبد الله عليه السلام قال لما قدم جعفر بن أبي طالب من الحبشة قال لرسول الله ﷺ أحدثك يا رسول الله دخلت على النجاشي يوما من الأيام و هو في غير مجلس الملك و في غير رياشه و في غير زيه قال فحييته بتحية الملك و قلت له يا أيها الملك ما لي أراك في غير مجلس الملك و في غير رياشه و في غير زيه فقال إنا نجد في الإنجيل من أنعم الله عليه بنعمة فليشكر الله و نجد في الإنجيل أن ليس من الشكر لله شيء يعدله مثل التواضع و أنه ورد علي في ليلتي هذه أن ابن عمك محمد قد أظفره الله بمشركي أهل بدر فأحببت أن أشكر الله بما ترى[7].

١١ـ أقول: قال في المنتقى، من جملة ما كان في السنة الخامسة الهجرة إلى أرض الحبشة و ذلك أنه لما ظهر رسول الله بالنبوة لم ينكر عليه قريش فلما سب آلهتهم أنكروا و بالغوا في أذى المسلمين فأمرهم رسول الله ﷺ بالخروج إلى الحبشة فخرج قوم و ستر الباقون إسلامهم فخرج في الهجرة الأولى أحد عشر رجلا و أربع نسوة متسللين سرا فصادف وصولهم إلى البحر سفينتين للتجار فحملوهم فيها إلى أرض الحبشة و كان مخرجهم في رجب في الخامسة و خرجت قريش في آثارهم ففاتوهم فأقاموا عند النجاشي آمنين.

فأقاموا شعبان و رمضان و قدموا في شوال فلم يدخل أحد منهم مكة إلا بجواز إلا ابن مسعود فإنه مكث قليلا ثم رجع إلى أرض الحبشة فسطت[8]. بهم عشائرهم و آذوهم فأذن لهم رسول الله ﷺ في الخروج مرة أخرى إلى أرض

---

(١) زبره يزبره: نهاه وانتهره. والزبر بالفتح الزجر. «لسان العرب ٦: ١١».
(٢) استظهر في الحاشية أن الصحيح: يزيد
ـ زنّه وأزنيته بشيء: اتهمته به. «لسان العرب ٦: ٩٥».
(٣) في المصدر: قل لامرأتك وكانت معه ـ تقبّلني فلم يفعل عمرو فأخذه.
(٤) استظهر في الحاشية: فصار.
(٥) الخرائج والجرائح: ١٣٣ ب١ ح٢١٩.
(٦) الكافي ٣: ٤٦٥ ب ٢٥٧ ح١.
(٧) كتاب الزهد: ٩٧ ح١٥٢ ب١٠.
(٨) السطو: القهر بالبطش. «لسان العرب ٦: ٢٦٠».

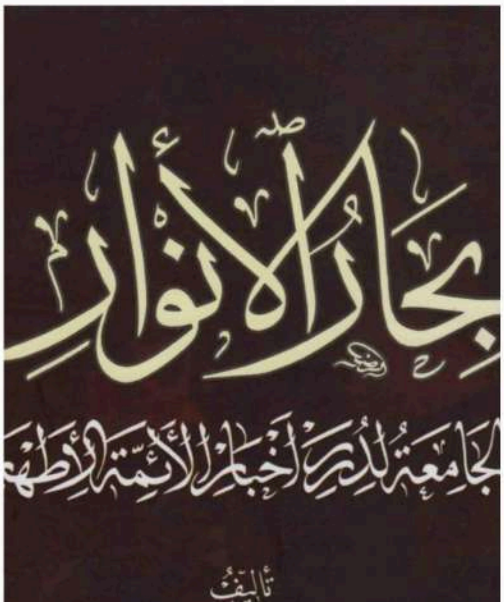

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ کے اقرار سے جنت لازم ہو جاتی ہے

حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کا فتویٰ ذیل میں ملاحظہ فرمائیں۔

❁ شیعوں کا محدث محمد بن یعقوب کلینی (سنہ ۳۲۹ھ) حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت کرتا ہے:

ثم بعث الله محمدا صلی اللہ علیہ وسلم وهو بمكة عشر سنين فلم يمت بمكة في تلك العشر سنين احد يشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله الا ادخله الله الجنة باقرا ره۔ (اصول کافی ج۲ ص۲۹)

''پھر اللہ عزوجل نے محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو رسول بنا کر بھیجا اور آپ مکہ میں دس سال رہے اور مکہ میں ان دس سال کے اندر جو بھی ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... کی گواہی دینے والا فوت ہوا اللہ اس کو اقرار کی وجہ سے جنت میں داخل فرمائیں گے''۔

برادران اسلام: مذکورہ روایات سے معلوم ہوا کہ خود شیعہ کی اہم اہم کتابوں میں توحید اور رسالت کے اقرار کے علاوہ کسی اور جزء کا اقرار موجود نہیں ہے۔ نہ کہیں علی ولی اللہ ہے نہ وصی رسول اللہ ہے اور نہ ہی خلیفہ بلا فصل ہے۔

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ کو دائرہ اسلام میں داخل کرتے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے صرف اہل سنت کا کلمہ پڑھوایا

❁ یہ ایک طویل روایت کا حصہ ہے۔ جس میں مذکور ہے کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ میں ایمان لانے کے لئے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا

الْآيَةَ. فَالْمَنْسُوخَاتُ مِنَ الْمُتَشَابِهَاتِ؛ والْمُحْكَمَاتُ مِنَ النَّاسِخَاتِ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ بَعَثَ نُوحاً إِلَى قَوْمِهِ ﴿أَنِ ٱعْبُدُواْ ٱللَّهَ وَٱتَّقُوهُ وَأَطِيعُونِ﴾ [نوح: ٣] ثُمَّ دَعَاهُمْ إِلَى اللهِ وَحْدَهُ، وأَنْ يَعْبُدُوهُ ولَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً، ثُمَّ بَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ عليهم السلام عَلَى ذَلِكَ إِلَى أَنْ بَلَغُوا مُحَمَّداً ﷺ، فَدَعَاهُمْ إِلَى أَنْ يَعْبُدُوا اللهَ ولَا يُشْرِكُوا بِهِ شَيْئاً وقَالَ: ﴿شَرَعَ لَكُم مِّنَ ٱلدِّينِ مَا وَصَّىٰ بِهِۦ نُوحًا وَٱلَّذِىٓ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ وَمَا وَصَّيْنَا بِهِۦٓ إِبْرَٰهِيمَ وَمُوسَىٰ وَعِيسَىٰٓ أَنْ أَقِيمُواْ ٱلدِّينَ وَلَا تَتَفَرَّقُواْ فِيهِ كَبُرَ عَلَى ٱلْمُشْرِكِينَ مَا تَدْعُوهُمْ إِلَيْهِ ٱللَّهُ يَجْتَبِىٓ إِلَيْهِ مَن يَشَآءُ وَيَهْدِىٓ إِلَيْهِ مَن يُنِيبُ﴾ [الشورى: ١٣]. فَبَعَثَ الْأَنْبِيَاءَ إِلَى قَوْمِهِمْ بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ والْإِقْرَارِ بِمَا جَاءَ [بِهِ] مِنْ عِنْدِ اللهِ، فَمَنْ آمَنَ مُخْلِصاً ومَاتَ عَلَى ذَلِكَ أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِذَلِكَ وذَلِكَ أَنَّ اللهَ لَيْسَ بِظَلَّامٍ لِلْعَبِيدِ، وذَلِكَ أَنَّ اللهَ لَمْ يَكُنْ يُعَذِّبُ عَبْداً حَتَّى يُغَلِّظَ عَلَيْهِ فِي الْقَتْلِ والْمَعَاصِي الَّتِي أَوْجَبَ اللهُ عَلَيْهِ بِهَا النَّارَ لِمَنْ عَمِلَ بِهَا، فَلَمَّا اسْتَجَابَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مَنِ اسْتَجَابَ لَهُ مِنْ قَوْمِهِ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، جَعَلَ لِكُلِّ نَبِيٍّ مِنْهُمْ شِرْعَةً ومِنْهَاجاً، والشِّرْعَةُ والْمِنْهَاجُ سَبِيلٌ وسُنَّةٌ، وقَالَ اللهُ لِمُحَمَّدٍ ﷺ: ﴿إِنَّآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ كَمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَىٰ نُوحٍ وَٱلنَّبِيِّـۧنَ مِنۢ بَعْدِهِۦ﴾ [النساء: ١٦٣]. وأَمَرَ كُلَّ نَبِيٍّ بِالْأَخْذِ بِالسَّبِيلِ والسُّنَّةِ، وكَانَ مِنَ السُّنَّةِ والسَّبِيلِ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ بِهَا مُوسَى عليه السلام أَنْ جَعَلَ اللهُ عَلَيْهِمُ السَّبْتَ وكَانَ مِنْ أَعْظَمِ السَّبْتِ، ولَمْ يَسْتَحِلَّ أَنْ يَفْعَلَ ذَلِكَ مِنْ خَشْيَةِ اللهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ، ومَنِ اسْتَخَفَّ بِحَقِّهِ واسْتَحَلَّ مَا حَرَّمَ اللهُ عَلَيْهِ مِنَ الْعَمَلِ الَّذِي نَهَاهُ اللهُ عَنْهُ فِيهِ، أَدْخَلَهُ اللهُ عَزَّ وجَلَّ النَّارَ وذَلِكَ حَيْثُ اسْتَحَلُّوا الْحِيتَانَ واحْتَبَسُوهَا وأَكَلُوهَا يَوْمَ السَّبْتِ، غَضِبَ اللهُ عَلَيْهِمْ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُونُوا أَشْرَكُوا بِالرَّحْمَنِ، ولَا شَكُّوا فِي شَيْءٍ مِمَّا جَاءَ بِهِ مُوسَى عليه السلام، قَالَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ ٱلَّذِينَ ٱعْتَدَوْاْ مِنكُمْ فِى ٱلسَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُونُواْ قِرَدَةً خَٰسِـِٔينَ﴾ [البقرة: ٦٥]. ثُمَّ بَعَثَ اللهُ عِيسَى عليه السلام بِشَهَادَةِ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، والْإِقْرَارِ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ وجَعَلَ لَهُمْ شِرْعَةً ومِنْهَاجاً فَهَدَمَتِ السَّبْتَ الَّذِي أُمِرُوا بِهِ أَنْ يُعَظِّمُوهُ قَبْلَ ذَلِكَ، وعَامَّةَ مَا كَانُوا عَلَيْهِ مِنَ السَّبِيلِ والسُّنَّةِ الَّتِي جَاءَ بِهَا مُوسَى، فَمَنْ لَمْ يَتَّبِعْ سَبِيلَ عِيسَى أَدْخَلَهُ اللهُ النَّارَ وإِنْ كَانَ الَّذِي جَاءَ بِهِ النَّبِيُّونَ جَمِيعاً أَنْ لَا يُشْرِكُوا بِاللهِ شَيْئاً، ثُمَّ بَعَثَ اللهُ مُحَمَّداً ﷺ وهُوَ بِمَكَّةَ عَشْرَ سِنِينَ، فَلَمْ يَمُتْ بِمَكَّةَ فِي تِلْكَ الْعَشْرِ سِنِينَ أَحَدٌ يَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وأَنَّ مُحَمَّداً ﷺ رَسُولُ اللهِ إِلَّا أَدْخَلَهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِإِقْرَارِهِ، وهُوَ إِيمَانُ التَّصْدِيقِ، ولَمْ يُعَذِّبِ اللهُ أَحَداً مِمَّنْ مَاتَ وهُوَ مُتَّبِعٌ لِمُحَمَّدٍ ﷺ عَلَى ذَلِكَ إِلَّا مَنْ أَشْرَكَ بِالرَّحْمَنِ، وتَصْدِيقُ ذَلِكَ أَنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ أَنْزَلَ عَلَيْهِ فِي سُورَةِ بَنِي إِسْرَائِيلَ بِمَكَّةَ: ﴿وَقَضَىٰ رَبُّكَ أَلَّا تَعْبُدُوٓاْ إِلَّآ إِيَّاهُ وَبِٱلْوَٰلِدَيْنِ إِحْسَٰنًا﴾ [الإسراء: ٢٣] إِلَى قَوْلِهِ تَعَالَى: ﴿إِنَّهُۥ كَانَ بِعِبَادِهِۦ خَبِيرًۢا بَصِيرًا﴾ [الإسراء: ٣٠]. أَدَبٌ وعِظَةٌ وتَعْلِيمٌ ونَهْيٌ خَفِيفٌ ولَمْ يَعِدْ عَلَيْهِ، ولَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَى اجْتِرَاحِ شَيْءٍ مِمَّا نَهَى عَنْهُ، وأَنْزَلَ نَهْياً عَنْ أَشْيَاءَ حَذَّرَ عَلَيْهَا ولَمْ يُغَلِّظْ فِيهَا ولَمْ يَتَوَاعَدْ عَلَيْهَا وقَالَ: ﴿وَلَا تَقْتُلُوٓاْ أَوْلَٰدَكُمْ خَشْيَةَ إِمْلَٰقٍ نَّحْنُ نَرْزُقُهُمْ وَإِيَّاكُمْ إِنَّ قَتْلَهُمْ كَانَ خِطْـًٔا كَبِيرًا ﴿٣١﴾ وَلَا تَقْرَبُواْ ٱلزِّنَىٰٓ إِنَّهُۥ كَانَ فَٰحِشَةً وَسَآءَ سَبِيلًا ﴿٣٢﴾ وَلَا تَقْتُلُواْ ٱلنَّفْسَ ٱلَّتِى حَرَّمَ ٱللَّهُ إِلَّا بِٱلْحَقِّ وَمَن قُتِلَ مَظْلُومًا فَقَدْ جَعَلْنَا لِوَلِيِّهِۦ سُلْطَٰنًا فَلَا يُسْرِف فِّى ٱلْقَتْلِ إِنَّهُۥ كَانَ مَنصُورًا ﴿٣٣﴾ وَلَا تَقْرَبُواْ مَالَ ٱلْيَتِيمِ إِلَّا بِٱلَّتِى هِىَ أَحْسَنُ حَتَّىٰ يَبْلُغَ أَشُدَّهُۥ

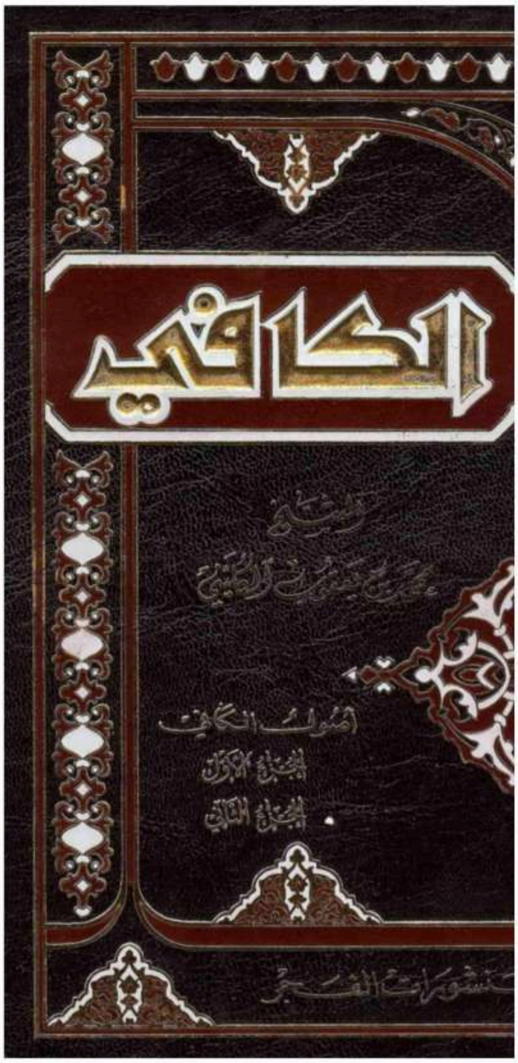

حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے ارشاد فرمایا:...... تشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله قال فشهدت ......یعنی آپ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کی شہادت دیں۔ (حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں) میں نے شہادت دے دی۔

پھر حضرت علی رضی اللہ عنہ نے مجھے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں بھیجا میں نے وہاں پہنچ کر سلام عرض کیا اور آپ کی خدمت میں بیٹھ گیا۔ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کس کام کی غرض سے تشریف لانا ہوا؟ میں نے عرض کیا میں آپ پر ایمان لانا چاہتا ہوں اور جو حکم آپ فرمائیں گے اس کی بھی میں اطاعت کروں گا حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

> "تشهد ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله فقلت: اشهد ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله ...... کیا تم ......لا اله الا الله محمد رسول الله ...... کی گواہی دیتے ہو؟ میں نے عرض کیا ہاں! میں...... لااله الا الله محمد رسول الله...... کی گواہی دیتا ہوں"۔

① روضہ کافی ج ۲ ص ۳۹۸ حدیث اسلام ابی ذر، ایران۔

② بحار الانوار ج ۲۲ ص ۴۲۳ مطبوعہ ایران۔

③ حیات القلوب ج ۲ ص ۶۵۷ در بیان احوالات ابوذر رضی اللہ عنہ، ایران۔

برادران اسلام: انصاف اور عقل کی نظر سے دیکھیں کہ حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ ایمان قبول کرنے کے لئے حاضر ہوئے تو حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ دونوں حضرات نے اسلام میں داخل کرنے کے لئے اہل سنت کا دو حصوں والا کلمہ ہی پڑھوایا اور آگے کسی کی خلافت یا امامت یا ولایت کا اقرار نہ لیا۔

يُرِيدُ مَكَّةَ لِيَعْلَمَ خَبَرَ الذِّئْبِ وَمَا أَتَاهُ بِهِ، حَتَّى بَلَغَ مَكَّةَ فَدَخَلَهَا فِي سَاعَةٍ حَارَّةٍ وَقَدْ تَعِبَ وَنَصِبَ، فَأَتَى زَمْزَمَ وَقَدْ عَطِشَ، فَاغْتَرَفَ دَلْواً فَخَرَجَ لَبَنٌ، فَقَالَ فِي نَفْسِهِ هَذَا وَاللَّهِ يَدُلُّنِي عَلَى أَنَّ مَا خَبَّرَنِي الذِّئْبُ وَمَا جِئْتُ لَهُ حَقٌّ، فَشَرِبَ وَجَاءَ إِلَى جَانِبٍ مِنْ جَوَانِبِ الْمَسْجِدِ، فَإِذَا حَلْقَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ، فَجَلَسَ إِلَيْهِمْ فَرَآهُمْ يَشْتِمُونَ النَّبِيَّ ﷺ كَمَا قَالَ الذِّئْبُ، فَمَا زَالُوا فِي ذَلِكَ مِنْ ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَالشَّتْمِ لَهُ، حَتَّى جَاءَ أَبُو طَالِبٍ مِنْ آخِرِ النَّهَارِ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: كُفُّوا، فَقَدْ جَاءَ عَمُّهُ قَالَ فَكَفُّوا فَمَا زَالَ يُحَدِّثُهُمْ وَيُكَلِّمُهُمْ حَتَّى كَانَ آخِرُ النَّهَارِ، ثُمَّ قَامَ وَقُمْتُ عَلَى أَثَرِهِ، فَالْتَفَتَ إِلَيَّ فَقَالَ: اذْكُرْ حَاجَتَكَ، فَقُلْتُ: هَذَا النَّبِيُّ الْمَبْعُوثُ فِيكُمْ، قَالَ: وَمَا تَصْنَعُ بِهِ؟ قُلْتُ: أُومِنُ بِهِ وَأُصَدِّقُهُ وَأَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسِي، وَلَا يَأْمُرُنِي بِشَيْءٍ إِلَّا أَطَعْتُهُ، فَقَالَ: وَتَفْعَلُ؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قَالَ: فَتَعَالَ غَداً فِي هَذَا الْوَقْتِ إِلَيَّ حَتَّى أَدْفَعَكَ إِلَيْهِ، قَالَ: بِتُّ تِلْكَ اللَّيْلَةَ فِي الْمَسْجِدِ، حَتَّى إِذَا كَانَ الْغَدُ جَلَسْتُ مَعَهُمْ، فَمَا زَالُوا فِي ذِكْرِ النَّبِيِّ ﷺ وَشَتْمِهِ حَتَّى إِذَا طَلَعَ أَبُو طَالِبٍ، فَلَمَّا رَأَوْهُ قَالَ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَمْسِكُوا فَقَدْ جَاءَ عَمُّهُ، فَأَمْسَكُوا فَمَا زَالَ يُحَدِّثُهُمْ حَتَّى قَامَ فَتَبِعْتُهُ فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ، فَقَالَ اذْكُرْ حَاجَتَكَ فَقُلْتُ النَّبِيُّ الْمَبْعُوثُ فِيكُمْ قَالَ وَمَا تَصْنَعُ بِهِ فَقُلْتُ أُومِنُ بِهِ وَأُصَدِّقُهُ وَأَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسِي وَلَا يَأْمُرُنِي بِشَيْءٍ إِلَّا أَطَعْتُهُ، قَالَ وَتَفْعَلُ قُلْتُ نَعَمْ فَقَالَ قُمْ مَعِي فَتَبِعْتُهُ فَدَفَعَنِي إِلَى بَيْتٍ فِيهِ حَمْزَةُ عليه السلام، فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَجَلَسْتُ فَقَالَ لِي: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقُلْتُ: هَذَا النَّبِيُّ الْمَبْعُوثُ فِيكُمْ، فَقَالَ: وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ؟ قُلْتُ: أُومِنُ بِهِ وَأُصَدِّقُهُ وَأَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسِي وَلَا يَأْمُرُنِي بِشَيْءٍ إِلَّا أَطَعْتُهُ، فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: فَشَهِدْتُ، قَالَ فَدَفَعَنِي حَمْزَةُ إِلَى بَيْتٍ فِيهِ جَعْفَرٌ عليه السلام فَسَلَّمْتُ عَلَيْهِ وَجَلَسْتُ فَقَالَ لِي جَعْفَرٌ عليه السلام: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقُلْتُ هَذَا النَّبِيُّ الْمَبْعُوثُ فِيكُمْ، قَالَ: وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ؟ فَقُلْتُ: أُومِنُ بِهِ وَأُصَدِّقُهُ وَأَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسِي وَلَا يَأْمُرُنِي بِشَيْءٍ إِلَّا أَطَعْتُهُ، فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ وَرَسُولُهُ، قَالَ: فَشَهِدْتُ، فَدَفَعَنِي إِلَى بَيْتٍ فِيهِ عَلِيٌّ عليه السلام فَسَلَّمْتُ وَجَلَسْتُ، فَقَالَ: مَا حَاجَتُكَ؟ فَقُلْتُ: هَذَا النَّبِيُّ الْمَبْعُوثُ فِيكُمْ، قَالَ: وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ؟ قُلْتُ أُومِنُ بِهِ وَأُصَدِّقُهُ وَأَعْرِضُ عَلَيْهِ نَفْسِي وَلَا يَأْمُرُنِي بِشَيْءٍ إِلَّا أَطَعْتُهُ فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ، قَالَ: فَشَهِدْتُ، فَدَفَعَنِي إِلَى بَيْتٍ فِيهِ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ فَسَلَّمْتُ وَجَلَسْتُ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: مَا حَاجَتُكَ؟ قُلْتُ النَّبِيُّ الْمَبْعُوثُ فِيكُمْ قَالَ: وَمَا حَاجَتُكَ إِلَيْهِ؟ قُلْتُ: أُومِنُ بِهِ وَأُصَدِّقُهُ وَلَا يَأْمُرُنِي بِشَيْءٍ إِلَّا أَطَعْتُهُ، فَقَالَ: تَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ، فَقُلْتُ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ فَقَالَ لِي رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا أَبَا ذَرٍّ، انْطَلِقْ إِلَى بِلَادِكَ، فَإِنَّكَ تَجِدُ ابْنَ عَمٍّ لَكَ قَدْ مَاتَ وَلَيْسَ لَهُ وَارِثٌ غَيْرُكَ، فَخُذْ مَالَهُ، وَأَقِمْ عِنْدَ أَهْلِكَ حَتَّى يَظْهَرَ أَمْرُنَا، قَالَ: فَرَجَعَ أَبُو ذَرٍّ فَأَخَذَ الْمَالَ وَأَقَامَ عِنْدَ أَهْلِهِ حَتَّى ظَهَرَ أَمْرُ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ.

فَقَالَ أَبُو عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام هَذَا حَدِيثُ أَبِي ذَرٍّ وَإِسْلَامِهِ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ، وَأَمَّا حَدِيثُ سَلْمَانَ فَقَدْ سَمِعْتَهُ، فَقَالَ جُعِلْتُ فِدَاكَ، حَدِّثْنِي بِحَدِيثِ سَلْمَانَ، فَقَالَ: قَدْ سَمِعْتَهُ، وَلَمْ يُحَدِّثْهُ لِسُوءِ أَدَبِهِ.

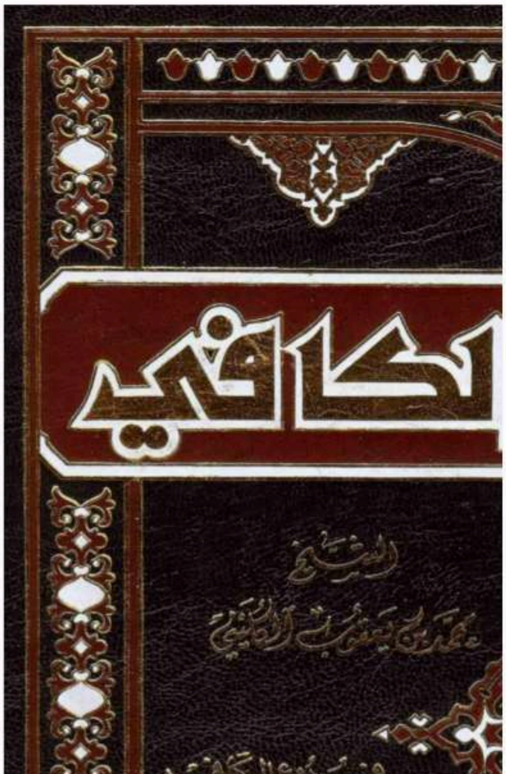

شیعہ علماء کبھی بھی قیامت تک تینوں زائد حصے یعنی ......علی ولی اللہ...... بلا فصل......تک کسی بھی حدیث کی معتبر کتاب سے صحیح سند کے ساتھ ثابت نہیں کر سکتے کہ حضور ﷺ یا حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پوری زندگی میں کبھی کسی کو یہ پانچ حصوں والا کلمہ پڑھوایا ہو۔

مسلمان یا کافر؟:

اس کے باوجود اس کلمہ طیبہ کے متعلق شیعہ کے حیران کن اور جھوٹے عقائد سے متعلق چند اقوال ملاحظہ ہوں۔

① سنیوں کا کلمہ............ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... پڑھنا ایمان کی دلیل نہیں ہے۔ (شیعہ مذہب حق ہے ص ۳۳۴)

② مومن اور منافق میں تمیز......علی ولی اللہ......سے ہوتی ہے۔

(شیعہ مذہب حق ہے ص ۳۱۱)

③ اقرار ولایت کے بغیر (یعنی علی ولی اللہ کہے بغیر) نبوت کا اقرار (بھی) بے فائدہ ہے۔ (رسالہ اثبات علی ولی اللہ ص ۴۳)

④ کلمہ بھی......علی ولی اللہ...... پڑھنے کے بعد ہی مکمل ہوگا۔ (ص ۴۲)

⑤ ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... کے بعد......علی ولی اللہ...... پڑھنا عین ایمان ہے اور یہ (آخری کلمہ) جزو ایمان ہے۔

(رسالہ اثبات علی ولہ اللہ ص ۴۲)

نمبر ۳ کو ایک نظر دیکھیں (اور جرات و جسارت کا اندازہ لگائیں) کہ اس کے اقرار کے بغیر انبیاء کی نبوت بھی نہیں رہتی تو پھر ہمارا تمہارا ایمان کیسے رہے گا! لہٰذا شیعہ قول کے مطابق جو شخص تینوں اجزاء کا کلمہ میں اقرار کرے گا اسی کا ایمان قابل قبول ہوگا۔ (وسیلہ انبیاء ج ۲ ص ۱۷۹ تالیف طالب حسین کرپالوی ناشر جعفریہ دار التبلیغ لاہور)

"علیؑ ولی اللہ تحریراً اور تقریراً ثابت ہے"

پس جب احادیث سے رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم عام تحریراً و تقریراً ثابت ہے کہ تکمیل رسالتؐ کے ساتھ علیؑ کی امامت و خلافت اور وصایت کا اقرار کیا جائے تو اس تیسرے عہد کو کلمہ میں شامل کرنا عین اطاعت خدا و رسولؐ ہے اور اس کی مخالفت بلا جواز ہے یہی وجہ ہے کہ اس ولایت کو مسلم و منافق میں کسوٹی بنایا گیا اور ترمذی شریف اور دیگر کتب صحاح کی روایات کے مطابق منافق و مسلم کی پہچان بغض علیؑ سے کی جاتی تھی۔

ہم اگر غور و انصاف کریں تو معلوم ہو جائے گا کہ موحد کی پہچان لا الٰہ الا اللہ سے ہوتی ہے۔ مسلم کی پہچان محمد رسول اللہ سے ہوتی ہے اور مومن و منافق میں تمیز علی ولی اللہ سے ہوتی ہے۔

پس سید عقیل حیدر دام اقبالہ نے جو دلیل بیان کی ہے دل کو لگتی ہے کہ اقرار "ولایت علویہ" کے بعد منافقت کا قلع قمع از خود ہو جاتا ہے لہٰذا کوئی معتقد ولایت یہ سوچ بھی نہیں سکتا کہ حضورؐ کے بعد کوئی دوسرا نبیؐ آئے گا۔ بلکہ وہ سلسلہ امامت کو سلسلہ ہدایت سمجھتا ہے مگر جو منکر ولایت ہوتے ہیں کبھی وہ دبے الفاظ میں لکھاتے ہیں کہ اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو ــــــ ہوتا"۔ مگر کچھ سال بعد "لا الٰہ الا اللہ محمد رسول" کہنے والے نص خاتم النبیین کی پرواہ کئے بغیر غلام احمد جیسے شخص عالم کی نبوت فاسقہ پر ایمان لا کر

برادرانِ اسلام: اندازہ لگائیں کہ اس وقت شیعہ لکھتے ہیں کہ جو شخص کلمہ میں ......علی ولی اللّٰہ...... نہ پڑھے گا وہ بے ایمان اور منافق ہے۔ اس طرح انہوں نے تمام دنیائے اسلام کو کافر، منافق اور بے ایمان قرار دیا ہے کیونکہ یہ کلمہ میں اس تیسرے حصہ کو نہیں پڑھتے۔ ماوشما کا تو کیا کہنا! حضور ﷺ سمیت تمام انبیاء اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی گستاخی بھی صاف ظاہر ہے (معاذ اللہ) ہم شیعوں سے پوچھتے ہیں کہ اگر صرف کلمہ توحید و رسالت، ایمان کی دلیل اور اس کے لئے کافی نہیں ہے تو پھر حضور علیہ السلام اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ کو فقط اتنا کلمہ کیوں پڑھوایا؟ جس میں تمہارے کلمہ کے تیسرے، چوتھے اور پانچویں حصے کا کوئی ذکر ہی نہیں ہے! اے اہل تشیع تم ہی انصاف کی نظر سے بتاؤ کہ کیا ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ جن کو حضرت علی رضی اللہ عنہ اور حضور ﷺ نے مسلمان کیا وہ مسلمان ہوئے یا نہیں؟

اصل بات یہ ہے کہ یہ لوگ صرف کلمہ نہیں پڑھاتے، بلکہ در پردہ اس کلمہ پر اعتراض کرتے ہیں جو حضور ﷺ اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے ساری زندگی پڑھا اور پڑھایا شیعہ اس کلمہ کو نامکمل اور بے فائدہ سمجھتے ہیں۔

محترم قارئین کرام! اللہ عزوجل کو حاضر ناظر سمجھتے ہوئے اور اس کے عذاب سے ڈرتے ہوئے خود فیصلہ فرمائیں کہ کیا اسلام کی بنیاد ''کلمہ'' کو غلط سمجھنے والے شیعہ اب بھی مسلمان ہیں؟

حضرت سیدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ماجدہ

ام المومنین سیدہ خدیجہ کو حضور ﷺ نے اہلسنّت کا کلمہ پڑھوایا

❁ جب حضور اکرم ﷺ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کے گھر تشریف لے گئے تو آپ کے حسن و جمال کی وجہ سے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا کا گھر روشن ہوگیا۔ حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا

نے عرض کیا یا رسول اللہ! یہ کس چیز کا نور ہے؟ فرمایا: یہ نورِ پیغمبری ہے کہو...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......فرمود کہ ایں نورِ پیغمبر است بگو!...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......(حوالہ جات شیعہ کی معتبر کتب)

① حیات القلوب ج ۲ ص ۲۶۰ مطبوعہ ایران۔

② منتہی الامالی ج ۱ ص ۴۷ تالیف شیخ عباس قمی، ایران۔

③ مناقب آل ابی طالب ج ۱ ص ۴۶ فی مبعث النبی، ایران۔

④ بحار الانوار ج ۱۸ ص ۱۹۷ مطبوعہ قم ایران۔

اے اہل تشیع:

آپ بتائیں کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ام المومنین سیدہ خدیجہ رضی اللہ عنہا کو جو کلمہ پڑھوا کر مسلمان کیا وہ مکمل ہے یا ادھورا؟

وہ کلمہ ایمان کی دلیل ہے یا نہیں؟

ام المومنین اس کلمہ سے مومنہ ہوئیں یا نہیں؟

جب کہ اس کلمہ میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ......علی ولی اللہ الخ......کا اقرار نہیں کروایا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ محترمہ فاطمہ بنت اسد رضی اللہ عنہا کو مسلمان کرتے وقت حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اہلسنّت کا کلمہ پڑھوایا

❁ قال علیہ وسلم صلی اللہ لا تصلح الا ان تشهدی معی ان لا اله الا الله وان محمدا رسول الله، فشهدت الشهادتين۔

(مناقب آل ابی طالب ج ۲ ص ۱۷۲، ایران، جلاء العیون ج ۱ ص ۲۶۹ ایران)

پیدا بود و چهار رکن و چهار در داشت و ارکان آن از طلا و مروارید و یاقوت و زبرجد بهشت بود.

و چون جبرئیل آن قبه را بیرون آورد حوریان بهشت شادی کردند و از قصرهای خود مشرف شدند و گفتند: تو را است حمد ای خداوند بخشنده و گویا نزدیک شده است مبعوث گردیدن صاحب این قبه؛ و نسیم رحمت از جانب عرش وزید و درهای بهشت به صدا آمد، پس جبرئیل قبه را به زمین آورد و بر سر آن حضرت برپا کرد و ملائکه ارکان آن را گرفتند و صدا به تسبیح و تقدیس بلند کردند و جبرئیل سه علم در پیش آن حضرت گشود و کوههای مکه شادی کردند و بلند شدند و درختان و مرغان و ملائکه همه آواز بلند کردند و گفتند: «لا اله الا الله محمد رسول الله» گوارا باد تو را ای بنده چه بسیار گرامی هستی نزد پروردگار خود.

و در آن وقت خدیجه در غرفهٔ بلندی از خانهٔ خود نشسته بود و جمعی از زنان نزد او نشسته بودند، ناگاه نظرش بر شعاب مکه افتاد و حق تعالی پرده از دیده‌اش گشود نوری لامع و شعاعی ساطع دید از طرف معلّیٰ، و چون نیک نگریست قبه‌ای دید که می‌آید وگروهی دید که در هوا می‌آیند و دور آن قبه را فرو گرفته‌اند و اعلام ساطعه‌ای دید که در پیش آن قبه می‌آید و شخصی را دید که در میان آن قبه در خواب است و نور از او به آسمان ساطع است، از مشاهدهٔ این غرایب حیرت عظیم او را عارض شد و زنان گفتند: ای سیدهٔ عرب! این چه حال است که در تو مشاهده می‌نمائیم؟

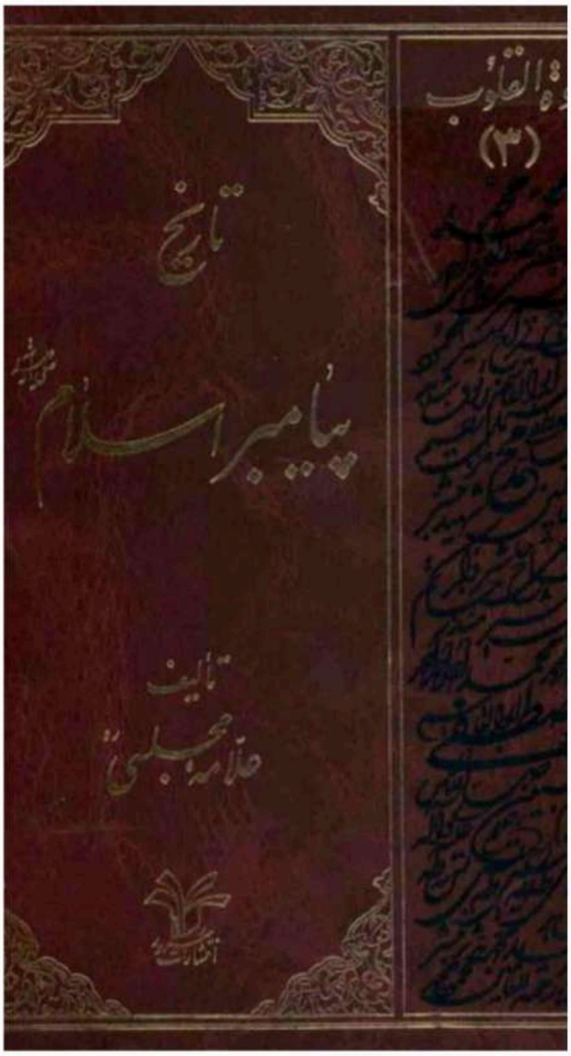

گفت: ای خواتین مکرّمه! بگوئید من در خوابم یا بیدارم؟!

گفتند: بیداری، و خدا نخواهد که تو را چنین حالی باشد.

گفت: نظر کنید بسوی معلّیٰ و بگوئید که چه می‌بینید.

چون نظر کردند گفتند: نوری می‌بینیم که ساطع است بسوی آسمان.

پرسید که: آن قبهٔ نورانی و آن که در میان آن قبه است و آنها که بر دور قبه‌اند به نظر شما نمی‌آیند؟

گفتند: نه.

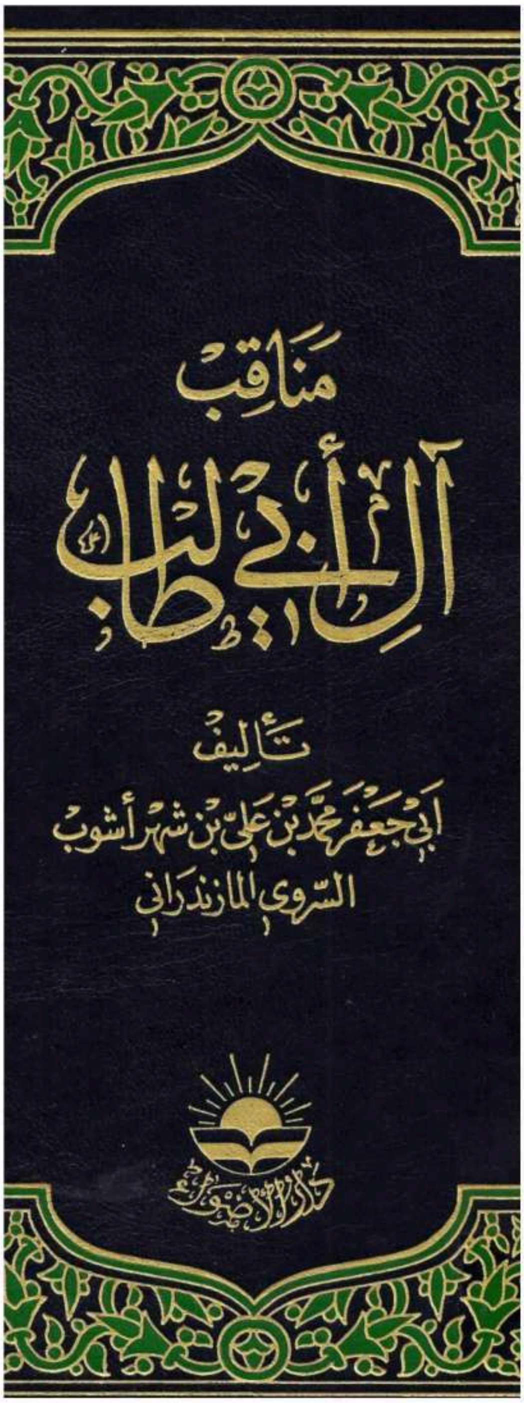

محمد صلى الله عليه وآله وسلم ، وأعطي لواء الحمد بيده ، فقال : اصعد عليه واحمد الله ، فلما نزل عن الكرسي توجه إلى خديجة ، فكان كل شيء يسجد له ويقول بلسان فصيح : السلام عليك يا نبيّ الله ؛ فلما دخل الدار صارت الدار منورة فقالت خديجة : وما هذا النور ؟ قال : « هذا نور النبوّة قولي لا إله إلاّ الله ، محمد رسول الله » فقالت : طالما قد عرفت ذلك ، ثم أسلمت فقال : « يا خديجة إني لأجد برداً » فدثرت عليه ، فنام فنودي : ﴿ يا أيها المدثر ﴾ [المدثّر : ١] (الآية) ، فقام وجعل اصبعه في أذنه وقال : « الله أكبر الله أكبر » فكان كل موجود يسمعه يوافقه .

وروي أنه لما نزل قوله : ﴿ وأنذر عشيرتك الأقربين ﴾ [الشعراء : ٢١٤] صعد رسول الله صلى الله عليه وآله وسلم ذات يوم الصفا[١] فقال : « يا صباحاه »[٢] ، فاجتمعت إليه قريش ، فقالوا : ما لك ؟ قال : « أرأيتكم إن أخبرتكم أن العدو مصبحكم أو ممسيكم ما كنتم تصدقونني ؟ » ، قالوا : بلى قال : « فإني نذير لكم بين يدي عذاب شديد » ، فقال أبو لهب : تباً لك ألهذا دعوتنا ! فنزلت سورة تبت .

قتادة[٣] : أنه خطب ثم قال : « أيها الناس إن الرائد لا يكذب أهله ، ولو كنت كاذباً لما كذبتكم والله الذي لا إله إلاّ هو ، إني رسول الله إليكم حقاً خاصة وإلى الناس عامة ، والله لتموتون كما تنامون ، ولتبعثون كما تستيقظون ، ولتحاسبون كما تعملون ، ولتجزون بالإحسان إحساناً وبالسوء سوءاً ، وإنها الجنة أبداً والنار أبداً ، وإنكم أول من أنذرتم » ثم فتر الوحي فجزع لذلك النبيّ صلى الله عليه وآله وسلم جزعاً شديداً ، فقالت له خديجة : لقد قلاك[٤] ربك ، فنزلت سورة الضحى فقال لجبرئيل : « ما يمنعك أن تزورنا في كل يوم » ؟ فنزل : ﴿ وما نتنزل إلا بأمر ربك ﴾ إلى قوله ﴿ نسياً ﴾ [مريم : ٦٤] .

---

(١) الصفا : مكان مرتفع من جبل أبي قبيس بينه وبين المسجد الحرام عرض الوادي الذي هو طريق وسوق ، ومن وقف على الصفا كان بحذاء الحجر الأسود والمشعر الحرام بين الصفا والمروة .
(معجم البلدان ٣/٤١١)

(٢) يا صباحاه : العرب تقول إذا نذرت بغارة من الخيل تفجؤهم صباحاً : يا صباحاه ! ينذرون الحي اجمع بالنداء العالي . فكأن القائل يا صباحاه يقول : قد غشينا العدو . (لسان العرب ، مادة صبح)

(٣) قتادة : هو قتادة بن النعمان بن زيد بن عامر الأنصاري ، الظفري ، بمعجمة وفاء مفتوحتين ، صحابي ، شهد بدراً ، وهو أخو أبي سعيد لأمه ، مات سنة ثلاث وعشرين على الصحيح .
(رجال الطوسي ص ٢٦) و (التقريب ٢/١٢٣)

(٤) قلاك : أي أبغضك وكرهك غاية الكراهة . (لسان العرب ، مادة قلا)

فأتاه يوما و هو بأعلى مكة فغمز بعقبه بناحية الوادي فانفجر عين فتوضأ جبرئيل و تطهر الرسول ثم صلى الظهر و هي أول صلاة فرضها الله عز و جل و صلى أمير المؤمنين عليه السلام مع النبي صلى الله عليه وآله و رجع رسول الله صلى الله عليه وآله من يومه إلى خديجة فأخبرها فتوضأت و صلت صلاة العصر من ذلك اليوم.

و روي أن جبرئيل عليه السلام أخرج قطعة ديباج فيها خط فقال اقرأ قلت كيف أقرأ و لست بقارئ إلى ثلاث مرات فقال في المرة الرابعة ﴿اقْرَأْ بِاسْمِ رَبِّكَ﴾ إلى قوله ﴿ما لَمْ يَعْلَمْ﴾ ثم أنزل الله تعالى جبرئيل و ميكائيل عليهما السلام و مع كل واحد منهما سبعون ألف ملك و أتى بالكرسي و وضع تاجا على رأس محمد صلى الله عليه وآله و أعطى لواء الحمد بيده فقال اصعد عليه و احمد الله فلما نزل عن الكرسي توجه إلى خديجة فكان كل شيء يسجد له و يقول بلسان فصيح السلام عليك يا نبي الله فلما دخل الدار صارت الدار منورة فقالت خديجة و ما هذا النور قال هذا نور النبوة قولي لا إله إلا الله محمد رسول الله فقالت طال ما قد عرفت ذلك ثم أسلمت فقال يا خديجة إني لأجد بردا فدثرت عليه فنام فنودي ﴿يا أَيُّهَا
$\frac{197}{18}$ الْمُدَّثِّرُ﴾ الآية فقام و جعل إصبعه في أذنه و قال الله أكبر الله أكبر فكان كل موجود يسمعه يوافقه.

و روي أنه لما نزل قوله ﴿وَ أَنْذِرْ عَشِيرَتَكَ الْأَقْرَبِينَ﴾ صعد رسول الله ذات يوم الصفا فقال يا صباحاه فاجتمعت إليه قريش فقالوا ما لك قال أرأيتكم إن أخبرتكم أن العدو مصبحكم أو ممسيكم ما كنتم تصدقونني قالوا بلى قال فإني ﴿نَذِيرٌ لَكُمْ بَيْنَ يَدَيْ عَذابٍ شَدِيدٍ﴾ فقال أبو لهب تبا لك ألهذا دعوتنا فنزلت سورة تبت.

قتادة أنه خطب ثم قال أيها الناس إن الرائد لا يكذب أهله و لو كنت كاذبا لما كذبتكم و الله الذي لا إله إلا هو إني رسول الله إليكم حقا خاصة و إلى الناس عامة و الله لتموتون كما تنامون و لتبعثون كما تستيقظون و لتحاسبون كما تعملون و لتجزون بالإحسان إحسانا و بالسوء سوءا و إنها الجنة أبدا و النار أبدا و إنكم أول من أنذرتم ثم فتر الوحي فجزع لذلك النبي صلى الله عليه وآله جزعا شديدا فقالت له خديجة لقد قلاك[1] ربك فنزل سورة الضحى فقال لجبرئيل ما يمنعك أن تزورنا في كل يوم فنزل ﴿وَ ما نَتَنَزَّلُ إِلَّا بِأَمْرِ رَبِّكَ﴾ إلى قوله ـ ﴿نَسِيًّا﴾[2].

$\frac{198}{18}$ **بيان:** قال الجزري فيه ذكر جياد[3] و هو موضع بأسفل مكة معروف من شعابها[4] و قال الجوهري الرائد الذي يرسل في طلب الكلاء يقال لا يكذب الرائد أهله[5].

٣١ـقب: [المناقب لابن شهرآشوب] الفائق أنه لما اعترض أبو لهب على رسول الله صلى الله عليه وآله عند إظهار الدعوة قال له أبو طالب يا أعور ما أنت و هذا.

قال الأخفش الأعور الذي خيب و قيل يا ردي و منه الكلمة العوراء و قال ابن الأعرابي الذي ليس له أخ من أبيه و أمه.

ابن عباس إن الوليد بن المغيرة أتى قريشا فقال إن الناس يجتمعون غدا بالموسم و قد فشا أمر هذا الرجل في الناس و هم يسألونكم عنه فما تقولون فقال أبو جهل أقول إنه مجنون و قال أبو لهب أقول إنه شاعر و قال عقبة بن أبي معيط أقول إنه كاهن فقال الوليد بل أقول هو ساحر يفرق بين الرجل و المرأة بين الرجل و أخيه و أبيه فأنزل الله تعالى ﴿ن وَ الْقَلَمِ﴾ الآية و قوله ﴿وَ ما هُوَ بِقَوْلِ شاعِرٍ﴾ الآية.

و كان النبي صلى الله عليه وآله يقرأ القرآن فقال أبو سفيان و الوليد و عتبة و شيبة للنضر بن الحارث ما يقول محمد فقال أساطير الأولين مثل ما كنت أحدثكم عن القرون الماضية فنزل ﴿وَ مِنْهُمْ مَنْ يَسْتَمِعُ إِلَيْكَ وَ جَعَلْنا عَلى قُلُوبِهِمْ أَكِنَّةً﴾[6] الآية.

الكلبي قال النضر بن الحارث و عبد الله بن أمية يا محمد لن نؤمن بك حتى تأتينا بكتاب من عند الله و معه أربعة أملاك يشهدون عليه أنه من عند الله و أنك رسوله فنزل ﴿وَ لَوْ نَزَّلْنا عَلَيْكَ كِتاباً فِي قِرْطاسٍ﴾[7] و قال قريش مكة أو يهود المدينة إن هذه الأرض ليست بأرض الأنبياء و إنما أرض الأنبياء الشام فأت الشام فنزل ﴿وَ إِنْ كادُوا لَيَسْتَفِزُّونَكَ مِنَ الْأَرْضِ﴾[8] و قال أهل مكة تركت ملة قومك و قد علمنا أنه لا يحملك على ذلك إلا الفقر فإنا نجمع

(١) القلي: البغض. «لسان العرب ١١: ٢٩٣».
(٢) مناقب آل أبي طالب ١: ٧١. والآية في سورة مريم: ٦٤.
(٣) في المصدر: فيه ذكر أجياد.
(٤) النهاية في غريب الحديث والأثر ١: ٣٢٤.
(٥) الصحاح: ٤٧٢.
(٦) الأنعام: ٢٥.
(٧) الأنعام: ٧.
(٨) الإسراء: ٧٦.

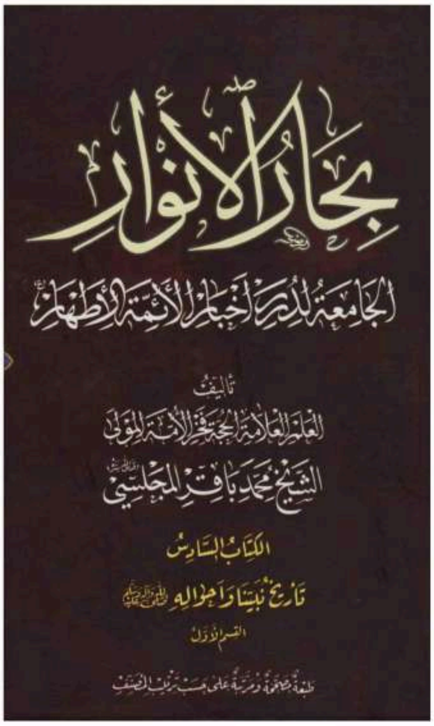

حضور ﷺ نے (فاطمہ بنت اسد) کو فرمایا:

(آپ کی پیش کردہ کھجوریں) میرے لئے درست نہیں ہیں، جب تک آپ میرے سامنے...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......کی گواہی نہ دیں۔ پھر (حضرت فاطمہ) نے گواہی دی۔

اے اہل تشیع! بتاؤ کہ کیا حضرت علی رضی اللہ عنہ کی والدہ ماجدہ فاطمہ رضی اللہ عنہا بنت اسد شہادتین (یعنی توحید اور رسالت) کا اقرار کر کے مسلمان اور مومنہ ہوئیں یا نہیں؟ جب کہ اللہ تعالیٰ کے رسول ﷺ نے ان کو مسلمان کرتے وقت کلمہ میں...... علی ولی اللہ...... سے...... بلا فصل...... تک کا اقرار نہیں کروایا، اقرار تو کیا! کسی کے حاشیہ و خیال میں بھی اس من گھڑت کلمہ کا وجود نہ تھا۔

حضرت علی رضی اللہ عنہ (م۴۰ھ) نے بھی اہلسنّت کے کلمہ کی تبلیغ فرمائی

24/48

- فخر الشیعہ، شیخ مفید (م۴۱۳ھ) ایک روایت نقل کرتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے خندق کی کہانی میں عمرو بن عبدود کافر کو فرمایا:

"انی ادعوك الی شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله (اے عمرو) میں تجھے لا اله الا الله محمد رسول الله ......کی شہادت کی دعوت دیتا ہوں"۔

① الارشاد شیخ مفید ج۱ ص۹۰ مطبوعہ، ایران۔

② تفسیر قمی ج۲ ص۱۸۴ مطبوعہ نجف عراق۔

- شیعوں کے مفسرِ قرآن علی بن ابراہیم قمی (م۳۰۷ھ) حضرت امام جعفر

عِمامَته من رأسه وعمّمه بها، وأعطاه سيفه ـ وقال له: «إمضِ لشأنك» ثم قال: «اللهمّ أعِنْه» فسعى نحو عمرو ومعه جابر بن عبدالله الأنصاري ـ رحمه الله ـ لِيَنْظُرَ ما يكون منه ومن عمرو.

فلمّا انتهى أمير المؤمنين عليه السلام إليه قال له: «يا عمرو، إنّك كنتَ في الجاهلية تقول: لا يدعوني أحدٌ إلى ثلاث إلّا قَبِلتُها أو واحدةً منها».

قال: أجل.

قال: «فإنّي أدعوك إلى شهادة أن لا إله إلّا الله وأنّ محمداً رسول الله وأنْ تُسلِمَ لربّ العالمين».

قال: يا ابن أخ أخّر هذه عنّي.

فقال له أمير المؤمنين عليه السلام: «أما إنّها خيرٌ لك لو أخذتَها».

ثمّ قال: «فها هنا أخرى».

قال: ما هي؟

قال: «تَرْجِع من حيث جئتَ».

قال: لا تُحَدِّثُ نساءُ قريش بهذا أبداً.

قال: «فها هنا أخرى».

قال: ما هي؟

قال: «تَنْزِلُ فتقاتلني».

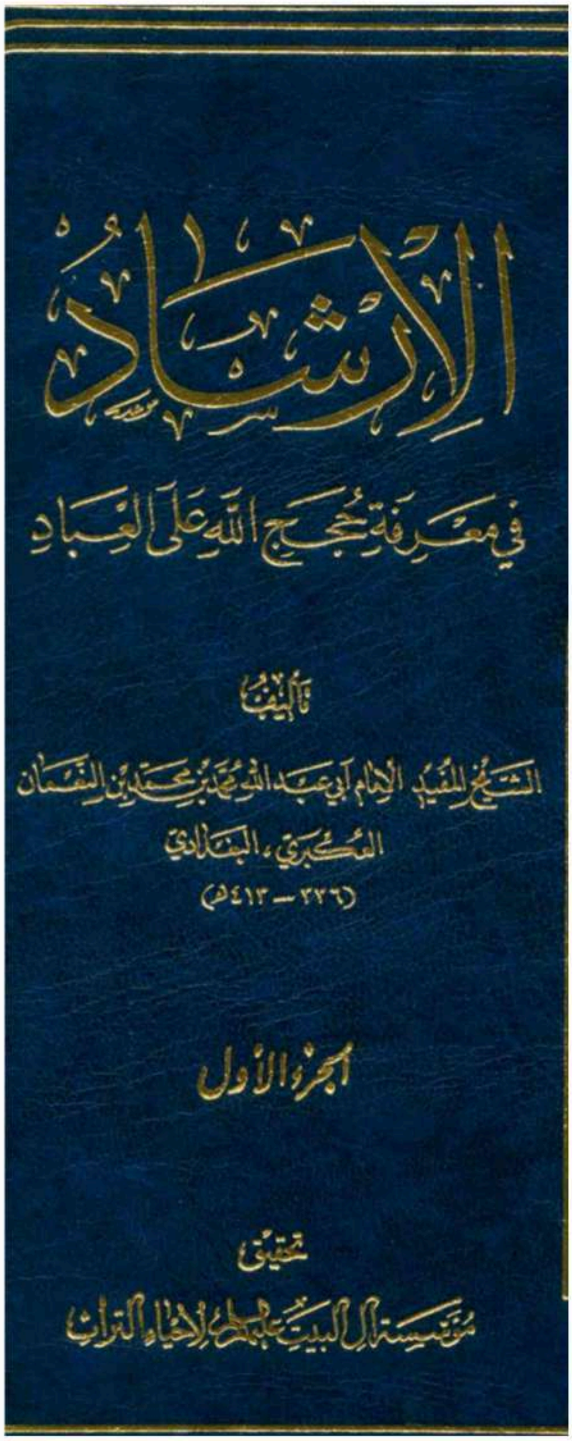

صادق رحمۃ اللہ سے ایک روایت سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں۔

کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو کئی صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے ہمراہ ذات السلاسل کی لڑائی میں بھیجا۔ جب صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کی جماعت ایک ''یابس'' نامی وادی میں پہنچی تو وہاں سے ایک سو کافر اسلحہ سے لیس نمودار ہوئے۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ ان کو دیکھ کر اپنے ساتھیوں سمیت ان کے سامنے تشریف لائے۔ اس وقت کافروں نے مسلمانوں کو دیکھ کر پوچھا تم کون ہو؟ کہاں سے آئے ہو؟ تمہارا کیا ارادہ ہے؟

حضرت علی رضی اللہ عنہ بن ابی طالب نے فرمایا:

''جان لو! میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا داماد ہوں، ان کا قاصد بن کر تمہارے پاس آیا ہوں اور ''ادعو کم الی شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله'' میں تم کو...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کی شہادت کی طرف بلاتا ہوں۔''

① شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر قمی ج ۲ ص ۴۳۷ طبع ایران۔

② شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر صافی ج ۲ ص ۸۴۵ طبع ایران۔

غور کیجئے کہ خود حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی کلمہ کی دعوت دیتے وقت کلمہ میں اپنا ذکر نہیں فرمارہے خلافت کا اور نہ ہی ولایت وامامت کا۔ پھر ایسا کلمہ جو ان کے نام کے ساتھ شیعوں نے گھڑ لیا ہے وہ ان کی اپنی ایجاد ہے، خود حضرت علی کرم اللہ وجہہ کا بھی اس سے کوئی تعلق نہیں اور نہ ہی وہ اس کو ایمان کا حصہ قرار دیتے ہیں۔

حضرت سعد بن معاذ رضی اللہ عنہ نے اسلام ظاہر کرتے وقت صرف شہادتین اعلان فرمایا

❁ یہ جلیل القدر صحابی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ان کو سید الانصار کا لقب دیا عطا

فرمایا تھا اور یہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ بدر اور احد کی لڑائی میں بھی شریک کار تھے۔

ان کے قبول اسلام کا واقعہ اہل تشیع کی معتبر کتاب (''حیات القلوب فارسی'' ج ۲ ص ۳۱۶) میں موجود ہے ملاحظہ کیجئے:

حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے سورۃ ﴿حٰمٓ ، تَنْزِیْلٌ مِنَ الرَّحْمٰنِ﴾ کی تلاوت شروع کی جب تلاوت سے فارغ ہوئے تو حضرت سعد رضی اللہ عنہ کی پیشانی پر ایمان کا نور چمکنا شروع ہوگیا۔ لہٰذا حضرت سعید رضی اللہ عنہ نے کسی کو اپنے گھر بھیجا کہ میرے کپڑے لے آؤ۔ پھر آپ نے غسل کیا اور کپڑے تبدیل کئے اور دو شہادتوں والا کلمہ زبان پر جاری فرمالیا۔ (حیات القلوب ج ۲ ص ۴۹۸ اُردو)

رت اسید بن حضیر نے اسلام لاتے وقت کلمہ ''لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه'' کا اقرار کیا

❁ یہ بدری صحابی ہیں ۲۰ھ میں وفات پائی۔ حضرت اسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے (مصعب بن عمیر رضی اللہ عنہ) سے پوچھا کہ جو اسلام لانا چاہے وہ سب سے پہلے کیا کرے؟ حضرت مصعب رضی اللہ عنہ نے فرمایا: پہلے وہ غسل کرے، پھر پاک صاف لباس پہنے؟ پھر دو شہادتوں والا کلمہ زبان پر جاری کرے۔ یہ سن کر حضرت اسید بن حضیر کپڑوں سمیت کنویں میں داخل ہوئے اور غسل کیا پھر باہر تشریف لائے، کپڑوں کو نچوڑا اور مصعب رضی اللہ عنہ سے عرض کیا! (جلدی کیجئے اور) مجھے دونوں شہادتیں سکھا دیجئے اور پھر کلمہ...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......کا اقرار کرلیا۔

حوالہ جات:

① حیات القلوب ج ۲ ص ۴۹۸ اردو، مترجم سید بشارت حسین شیعہ۔

② حیات القلوب فارسی ج ۲ ص ۳۱۶ طبع ایران۔

تھے اور ان کے جوان قبول کرتے رہے۔ عبداللہ ابن اُبیّ اُس وقت قبیلۂ خزرج میں سب سے نمودار اور سربرآوردہ شخص تھا۔ اوس وخزرج دونوں نے سخاوت وشرافت کے باعث اتفاق کرلیا تھا کہ اس کو اپنا امیر بنالیں اور ایک تاج اُس کے لیئے تیار کیا تھا ایک موتی کی تلاش تھی تاکہ اُس تاج میں ٹانکیں۔ اوس کے قبیلے کے لوگ اس کی امارت پر اس لیئے راضی ہو گئے تھے کہ وُہ سخی اور نہایت شریف طبیعت تھا حالانکہ ان کے قبیلہ کا نہ تھا یا اس لیئے کہ وُہ بعاث میں خزرج کے ساتھ شریک نہ ہوا تھا۔ اور کہا تھا کہ یہ اوس پر تمہارا ظلم ہے۔ جب اسعد مدینہ آیا اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رسالت کی خبر شائع ہوئی عبداللہ کی بادشاہی اور امارت خطرہ میں پڑ گئی اس سبب سے وُہ اس کے خلاف کوشش کرنے لگا۔ اسعد نے مصعب سے کہا کہ میرے خالو سعد بن معاذ رؤسائے اوس میں سے ہیں اور نہایت شریف وعاقل شخص ہیں اور عمرو بن عوف کا قبیلہ ان کا مطیع ہے۔ اگر وُہ مُسلمان ہو گئے تو ہمارا مقصد پُورا ہو جائے گا۔ غرض مصعب اسعد کے ساتھ سعد بن معاذ کے محلّہ میں آئے اور ایک کنوئیں پر بیٹھے۔ جوانوں کی ایک جماعت ان کے گرد جمع ہو گئی۔ مصعب نے اُن کو قرآن کی آیتیں سُنائیں۔ جب یہ خبر سعد بن معاذ کو پہنچی اُس نے اسید ابن حضیر سے کہا جو اُن کے شرفا میں سے تھا کہ مَیں نے سُنا ہے کہ اسعد اُس مردِ قرشی کے ساتھ ہمارے محلّہ ں آیا ہے اور ہمارے جوانوں کو گمراہ کر رہا ہے۔ جاؤ اور اس سے کہہ دو کہ اس حرکت سے باز رہے جب سید ان کو دکھائی دیا تو اسعد نے مصعب سے کہا کہ یہ مرد شریف وبزرگ ہے اگر یہ ہمارا ساتھی ہو جائے پھر ہم کامیاب ہیں۔ اسید قریب آیا تو بولا تیرے خالو نے کہا ہے کہ ہماری مجلسوں میں مت آیا کر اور رے جوانوں کو گمراہ مت کر اور اپنے لیئے اوس سے خوف کر۔ مصعب نے کہا ذرا بیٹھو تو کہ میں اپنا معاملہ سے بیان کروں۔ اگر مناسب ہو مان لینا نہیں تو ہم تمہارے محلّہ سے چلے جائیں گے۔ اسید بیٹھ گیا۔ معب نے قرآن کی ایک سورۃ ان کو سُنائی جس سے اُن کے دِل میں ایمان کا نور جلوہ گر ہوا۔ اسید نے پوچھا جو س اس دین میں داخل ہوتا ہے اُس کو کیا کرنا چاہیئے؟ مصعب نے کہا پہلے وُہ غُسل کرتا ہے اور پاک کپڑے نتا ہے اور کلمۂ شہادتین زبان پر جاری کرتا ہے اور دوؔ رکعت نماز پڑھتا ہے۔ یہ سُنکر اسید کنوئیں ، لباس پہنے ہوئے اُترا اور غسل کیا۔ پھر آیا اور اپنے کپڑوں کو نچوڑا، اور کہا کلمۂ شہادتین مجھے سکھاؤ۔ اُس نے لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ کا اقرار کیا اور دوؔ رکعت نماز پڑھی پھر اسعد سے مَیں جاتا ہوں اور تمہارے خالو کو جس طرح ممکن ہوگا تدبیر وکوشش کر کے تمہارے پاس بھیجتا ہوں۔ یہ اسید نیک اختر اُس سعد اکبر کے پاس پہنچے سعد دُور سے دیکھتے ہی بولے کہ اسید کی وُہ صورت معلوم ہوتی جو یہاں سے جاتے وقت تھی۔ غرض سعد کو اُسید نے جس تدبیر سے ممکن ہوا اُٹھایا اور مصعب پاس لاتے۔ مصعب نے سورۃ حٰمٓ ۝ تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ (پ۲۴ آیت ۱و۲ سورۃ سجدہ) کی تلاوت کی ادھر مصعب سورۃ کی تلاوت سے فارغ ہوتے تو نورِ ایمان سعد سعادت مند کی پیشانی چمکنے لگا۔ سعد نے کسی کو اپنے مکان بھیج کر دوؔ لباس منگوائے اور غسل کر کے پہنا اور کلمۂ شہادتین ، پر جاری کیا پھر دوؔ رکعت نماز ادا کی اور مصعب کا ہاتھ پکڑ کے اپنے گھر لاتے اور کہا علانیہ

حیات القلوب
جلد 2
صفحہ 353 سے 499 تک
7/11

اہلسنّت کا کلمہ ایمان کی ڈھال ہے

❁ تفسیر عیاشی اور الخصال میں جناب رسول خدا ﷺ سے یہ حدیث مروی ہے کہ جس شخص میں یہ چار خصلتیں ہوں گی اس کو خدا کے سب سے بڑے نور میں جگہ ملے گی۔ سب سے پہلی (خصلت) یہ کہ اس کے ایمان کی ڈھال یہ کلمہ ہوگا لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......

① حاشیہ ترجمہ مقبول ص ۴۵، سورۃ البقرہ۔
② کتاب الامالی ص ۷۶ المجلس التاسع، قم ایران۔
③ خصال شیخ صدوق قمی ص ۲۱۰، مطبوعہ ایران۔
④ تفسیر صافی ج ۱ ص ۱۵۳: تحت آیت ان اللہ الخ طبع ایران۔
⑤ من لا يحضره الفقيه ج ۱ ص ۱۱۱ فی التعزية والجزع عند المصيبة۔
⑥ الانوار النعمانیہ ج ۳ ص ۲۲۹ مطبوعہ ایران۔
⑦ مسکن الفواد ص ۱۰۱ تالیف شہید ثانی شیخ زین الدین العاملی۔

غور فرمائیں کہ حضور ﷺ نے اہلسنّت کے کلمہ کے بارے میں فرمایا یہ ایمان کی ڈھال ہے، یعنی اس سے ایمان کی حفاظت ہوتی ہے اور اس کلمہ میں شیعہ کے اضافہ کردہ الفاظ ......علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفته بلافصل...... میں سے کچھ بھی موجود نہیں ہے۔

اور اس روایت میں لفظ کلمہ اور اس کے الفاظ ...... لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ صاف طور پر موجود ہیں۔ (حاشیہ مقبول ص ۱۹۹ سورۃ آل عمران)

اس سے معلوم ہوا کہ اہل تشیع کے بارہویں امام مہدی کے ظہور کے وقت بھی ساری دنیا میں اہلسنّت کے کلمہ کا ڈنکا بجے گا اور اس کلمہ میں کہیں بھی ......علی ولی اللہ......

الخصال

جلد اوّل

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین حرؔ، سید ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

چیزوں سے سیر نہیں ہوتیں: (۱) زمین بارش سے (۲) مادہ نر سے (۳) آنکھ دیکھنے سے (۴) اور عالم علم سے۔

أربع خصال من كن فيه كان في نور الله الأعظم

جس میں چار اوصاف ہوں گے وہ اللہ کے نور اعظم میں ہوگا

۳۰ حَدَّثَنَا اَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ يَحْيَى الْعَطَّارُ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ عَنْ

اَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ عَنْ اَبِيهِ عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ عَنْ عَمْرِو بْنِ اَبِي الْمِقْدَامِ عَنْ اَبِي عَبْدِ اللهِ عَنْ اَبِيهِ ﷺ قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ اَرْبَعٌ مَنْ كُنَّ فِيهِ كَانَ فِي نُورِ اللهِ الْاَعْظَمِ مَنْ كَانَتْ عِصْمَةُ اَمْرِهِ شَهَادَةَ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنِّي رَسُولُ اللهِ وَ مَنْ اِذَا اَصَابَتْهُ مُصِيبَةٌ قَالَ اِنَّا لِلّٰهِ وَ اِنَّا اِلَيْهِ رَاجِعُونَ وَ مَنْ اِذَا اَصَابَ خَيْراً قَالَ الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِينَ وَ مَنْ اِذَا اَصَابَ خَطِيئَةً قَالَ اَسْتَغْفِرُ اللهَ وَ اَتُوبُ اِلَيْهِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جس میں چار اوصاف ہوں گے وہ اللہ کے نور اعظم میں ہوگا: (۱) خدا کے یکتا ہونے میرے رسول ہونے (۲) جب مصیبت سے دو چار ہوتو کہے انا للہ وانا الیہ راجعون (۳) اور جب بھلائی حاصل ہوتو کہے الحمد للہ رب العالمین (۴) اور جب گناہ سرزد ہوتو کہے: استغفر اللہ واتوب الیہ۔

أربع خصال من كن فيه كمل إسلامه

[illegible]

سے...... بلافصل...... تک کسی شہادت کا ذکر نہیں ہے۔ خود امام مہدی بھی با بانگ بلند صرف شہادتین کا ہی اقرار کریں گے۔ (اصول کافی)

حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۴۸ھ) کا کلمہ سے متعلق اعلان

❁ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ سے منقول ہے کہ جب تم میں سے کسی کے انتقال کا وقت قریب آتا ہے تو شیطان ابلیس مرنے والے پر ایک شیطان مقرر کرتا ہے جو اس کو کفر کا حکم کرتا ہے اور اس کے دین میں شبہات کے رخنے ڈالتا ہے اور اس کی یہ کوشش روح نکلنے تک جاری رہتی ہے اس لئے تم کو چاہئے کہ جس کی موت قریب آجائے۔

تو تم اس کو...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... کی تلقین کرتے رہو جب تک کہ اس کی وفات نہ ہو جائے۔

فلقنو هم شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله حتى يموتوا......

① من لا يحضره الفقيه ج۱ص۷۹ فی غسل المیت، طبع ایران۔

② الفروع من الکافی ج۳ص۱۲۳ کتاب الجنائز، مطبوعہ ایران۔

موت کے وقت ملک الموت کا مومن کو اہلسنّت کے کلمہ کی تلقین کرنا

❁ حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جو شخص ہمیشہ نماز پر قائم رہے گا، مرتے وقت موت کا فرشتہ اس کو شیطان کے حربوں سے بچانے کی کوشش کرے گا......

ویلقنه شهادة ان لا اله الا الله و ان محمدا رسول الله...... اور اس کو............

٣٤٩ ٧ ـ وقال أمير المؤمنين عليه السلام: « دخل رسول الله صلى الله عليه وآله على رجل من ولد عبدالمطّلب وهو في السوق [١] وقد وجّه لغير القبلة فقال: وجّهوه إلى القبلة فانّكم إذا فعلتم ذلك أقبلت عليه الملائكة وأقبل الله عزّوجلّ عليه بوجهه، فلم يزل كذلك حتّى يقبض ».

٣٥٠ ٨ ـ وقال الصادق عليه السلام: « ما من أحد يحضره الموت إلاّ وكّل به إبليس من شياطينه من يأمره بالكفر و يشكّكه في دينه حتّى يخرج نفسه فاذا حضرتم موتاكم فلقّنوهم شهادة أن لا إله إلاّ الله و أنّ محمّداً رسول الله حتّى يموتوا ».

٣٥١ ٩ ـ و قال رسول الله صلى الله عليه وآله في آخر خطبة خطبها: « من تاب قبل موته بسنة تاب الله عليه، ثمّ قال: إنّ السنة لكثيرة، من تاب قبل موته بشهر تاب الله عليه ثمّ قال: إنّ الشهر لكثير و من تاب قبل موته بجمعة تاب الله عليه، ثمّ قال: إنّ الجمعة لكثيرة و من تاب قبل موته بيوم تاب الله عليه، ثمّ قال: و إنّ يوماً لكثير، و من تاب قبل موته بساعة تاب الله عليه، ثمّ قال: و إنّ الساعة لكثيرة و من تاب و قد بلغت نفسه هذه ـ و أهوى بيده إلى حلقه ـ تاب الله عليه » [٢].

٣٥٢ ١٠ ـ وسئل الصادق عليه السلام «عن قول الله عزّ و جلّ « و ليست التوبة للّذين يعملون السيّئات حتّى إذا حضر أحدهم الموت قال إنّي تبت الآن » قال: ذاك إذا عاين أمر الآخرة».

٣٥٣ ١١ ـ و «أتى رسول الله صلى الله عليه وآله رجل من أهل البادية له حشمٌ و جمال فقال: يا رسول الله أخبرني عن قول الله عزّ و جلّ: « الّذين آمنوا و كانوا يتّقون. لهم البشرى في الحيوة الدّنيا وفي الآخرة » فقال: أمّاقوله تعالى: « لهم البشرى في الحيوة

---

(١) السوق ـ بالفتح ـ : النزع.

(٢) المراد أنه يتوب الله عليه في الاخرة والاحاديث الدالة على عدم قبول توبة الناس المراد عدم قبولها في الدنيا عند حاكم الشرع فان التوبة لاتقبل عنده الا بعد الاستبراء وأقله أربعون يوماً فارتفع التدافع. (م ح ق).

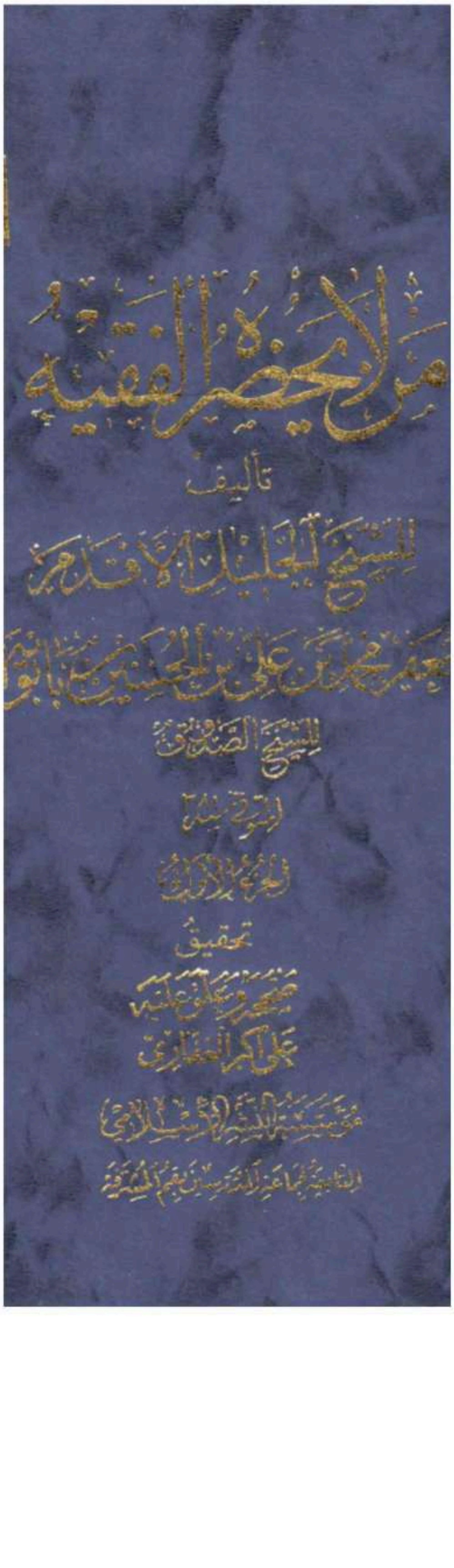

بِهَا، فَقَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِنَّمَا يَتَصَفَّحُهُمْ فِي مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ فَإِنْ كَانَ مِمَّنْ يُوَاظِبُ عَلَيْهَا عِنْدَ مَوَاقِيتِهَا لَقَّنَهُ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ ﷺ ونَحَّى عَنْهُ مَلَكُ الْمَوْتِ إِبْلِيسَ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: حَضَرَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ رَجُلاً مِنَ الْأَنْصَارِ وكَانَتْ لَهُ حَالَةٌ حَسَنَةٌ عِنْدَ رَسُولِ اللَّهِ ﷺ فَحَضَرَهُ عِنْدَ مَوْتِهِ فَنَظَرَ إِلَى مَلَكِ الْمَوْتِ عِنْدَ رَأْسِهِ فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: ارْفُقْ بِصَاحِبِي فَإِنَّهُ مُؤْمِنٌ فَقَالَ: لَهُ مَلَكُ الْمَوْتِ: يَا مُحَمَّدُ طِبْ نَفْساً وقَرَّ عَيْناً فَإِنِّي بِكُلِّ مُؤْمِنٍ رَفِيقٌ شَفِيقٌ، واعْلَمْ يَا مُحَمَّدُ إِنِّي لَأَحْضُرُ ابْنَ آدَمَ عِنْدَ قَبْضِ رُوحِهِ فَإِذَا قَبَضْتُهُ صَرَخَ صَارِخٌ مِنْ أَهْلِهِ عِنْدَ ذَلِكَ فَأَتَنَحَّى فِي جَانِبِ الدَّارِ ومَعِي رُوحُهُ فَأَقُولُ لَهُمْ: واللَّهِ مَا ظَلَمْنَاهُ ولَا سَبَقْنَا بِهِ أَجَلَهُ ولَا اسْتَعْجَلْنَا بِهِ قَدَرَهُ ومَا كَانَ لَنَا فِي قَبْضِ رُوحِهِ مِنْ ذَنْبٍ، فَإِنْ تَرْضَوْا بِمَا صَنَعَ اللَّهُ بِهِ وتَصْبِرُوا تُؤْجَرُوا وتُحْمَدُوا وإِنْ تَجْزَعُوا وتَسْخَطُوا تَأْثَمُوا وتُوزَرُوا ومَا لَكُمْ عِنْدَنَا مِنْ عُتْبَى وإِنَّ لَنَا عِنْدَكُمْ أَيْضاً لَبَقِيَّةً وعَوْدَةً فَالْحَذَرَ، الْحَذَرَ فَمَا مِنْ أَهْلِ بَيْتِ مَدَرٍ ولَا شَعْرٍ فِي بَرٍّ ولَا بَحْرٍ إِلَّا وأَنَا أَتَصَفَّحُهُمْ فِي كُلِّ يَوْمٍ خَمْسَ مَرَّاتٍ عِنْدَ مَوَاقِيتِ الصَّلَاةِ حَتَّى لَأَنَا

أَعْلَمُ مِنْهُمْ بِأَنْفُسِهِمْ ولَوْ أَنِّي يَا مُحَمَّدُ أَرَدْتُ قَبْضَ نَفْسِ بَعُوضَةٍ مَا قَدَرْتُ عَلَى قَبْضِهَا حَتَّى يَكُونَ اللَّهُ عَزَّ وجَلَّ هُوَ الْآمِرَ بِقَبْضِهَا وإِنِّي لَمُلَقِّنُ الْمُؤْمِنِ عِنْدَ مَوْتِهِ شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ ﷺ.

٨٦ - باب: تعجيل الدفن

١ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَالِمٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ النَّضْرِ، عَنْ عَمْرِو بْنِ شِمْرٍ، عَنْ جَابِرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: يَا مَعْشَرَ النَّاسِ لَا أُلْفِيَنَّ رَجُلاً مَاتَ لَهُ مَيِّتٌ فَانْتَظَرَ بِهِ الصُّبْحَ ولَا رَجُلاً مَاتَ لَهُ مَيِّتٌ نَهَاراً فَانْتَظَرَ بِهِ اللَّيْلَ، لَا تَنْتَظِرُوا بِمَوْتَاكُمْ طُلُوعَ الشَّمْسِ ولَا غُرُوبَهَا، عَجِّلُوا بِهِمْ إِلَى مَضَاجِعِهِمْ يَرْحَمُكُمُ اللَّهُ، فَقَالَ: النَّاسُ: وأَنْتَ يَا رَسُولَ اللَّهِ يَرْحَمُكَ اللَّهُ.

٢ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنِ الْيَعْقُوبِيِّ عَنْ مُوسَى بْنِ عِيسَى، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُيَسِّرٍ، عَنْ هَارُونَ بْنِ الْجَهْمِ، عَنِ السَّكُونِيِّ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ ﷺ: إِذَا مَاتَ الْمَيِّتُ أَوَّلَ النَّهَارِ فَلَا يَقِيلُ إِلَّا فِي قَبْرِهِ.

لَاإِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... کی گواہی کی تلقین کرے گا۔

(حاشیہ مقبول ص ۱۹۹ سورۃ ال عمران)

❁ حضرت امام باقر رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۴) سے روایت ہے کہ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے موت کے فرشتے نے عرض کیا:

إِنِّيْ لَمُلَقِّنُ الْمؤمنِ عِندَ مَوتِهٖ شهادةَ أَن الا اله الا الله وان محمدا رسول الله۔

''(یارسول اللہ) میں مومن کو اس کی موت کے وقت ...... لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... کی شہادت کی تلقین کرتا ہوں''۔

قارئین کرام! ہر مسلمان چاہتا ہے کہ میری موت اسلام اور ایمان پر آئے اور میرے آخری سانس کی لڑی کلمہ پر ٹوٹے اور وہ کلمہ ...... لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ...... ہے حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ بھی موت کے وقت اسی کلمہ کی تلقین کا حکم فرماتے تھے اور موت کا فرشتہ بھی مومن کو اسی کلمہ کی تلقین کرتا ہے اور اس میں کہیں ......علی ولی الله ...... سے...... بلافصل...... تک کچھ موجود نہیں ہے بلکہ یہ شیعوں کی اپنی ایجاد ہے۔

حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے دونوں کندھوں کے درمیان مہر نبوت پر لَا إِلٰهَ إِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰه

❁ شیعوں کا محدث باقر مجلسی (م ۱۱۱۱ھ) لکھتا ہے:

وقتیکه هنوز روح آدم با بدنش تعلق نه گرفته بود، پس اسرافیل مهری بیرون آورد که دردو سطر نوشته بود لا اله الا الله محمد رسول الله

پس آں مہر را درمیان دو کتف آنحضرت ﷺ
گذاشت تانقش گرفت۔

(حیات القلوب ج۲ ص۷٤ باب چهارم دربیان احوالات شریف آنحضرت)

''ابھی حضرت آدم کے بدن میں روح نہ ڈالی گئی تھی کہ اسرافیل علیہ السلام ایک مہر اٹھا کر لائے جس میں دوسطروں کے اندر لکھا ہوا تھا...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... پھر اس مہر کو حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان رکھ دیا، تو اس کے الفاظ حضور ﷺ کے جسم اطہر پر نقش ہو گئے''۔

❁ شیعوں کے بزرگ شیخ صدوق قمی (م۳۸۱ھ) لکھتے ہیں کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان نبوت کی مہر تھی اور اس میں دو سطریں تھیں، پہلی سطر...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ......اور دوسری سطر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... تھی۔(خصال شیخ صدوق ج۲ص۳٦، مطبوعہ ایران)

مهر پیغمبری که درمیان دو کتف اوست دو
سطر نوشته است سطر اوّل لا اله الا اللّٰه سطر
دوم محمد رسول اللّٰه۔

(حیات القلوب ج۲ص۱۳٦ ایران)

''مہر نبوت حضور ﷺ کے دونوں شانوں کے درمیان تھی اور وہ دوسطریں لکھی ہوئی تھیں، ایک سطر...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ......اور دوسری سطر مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... تھی''۔

معزز قارئین کرام! آپ کو شیعہ کی معتبر کتب سے معلوم ہوا کہ اللہ پاک نے رسول اللہ ﷺ کی مہر نبوت پر یہ دو حصوں والا کلمہ لکھوایا تھا، اب جو اس کلمہ کو کامل نہ

ساطع گردید و سقف را بشکافت، و در آن نور آمنه هر منظر رفیع و هر قصر منیع که در حرم و اطراف جهان بود دید و برقی ساطع گردید و به آن برق هر خانه که خدا می‌دانست که اهل او ایمان خواهند آورد روشن گردید و هر بت که در مشرق و مغرب عالم بود بر رو درافتادند.

و چون ابلیس این وقایع غریبه را مشاهده نمود اولاد خود را جمع کرد و خاک بر سر ریخت وگفت: تا مخلوق شده بودم به چنین مصیبتی گرفتار نشده بودم، در این شب فرزندی متولد شد که او را محمد بن عبدالله می‌گویند، باطل خواهد کرد عبادت بتها را و مردم را بسوی یگانه‌پرستی خدا دعوت خواهد نمود؛ پس اولادش نیز خاک مذلت بر سر ریختند و همه به دریای چهارم گریختند و چهل روز گریستند.

پس آن حوریان، حضرت رسول ﷺ را در جامه‌های بهشت پیچیدند و بسوی بهشت برگشتند و ملائکه را بشارت ولادت آن حضرت دادند.

پس جبرئیل و میکائیل ﷺ از آسمان فرود آمدند و به صورت دو جوان داخل حجرهٔ آمنه شدند و جبرئیل طشتی از طلا و میکائیل ابریقی از عقیق در دست داشتند و جبرئیل حضرت رسول ﷺ را در دست گرفت و میکائیل آب ریخت تا آن حضرت را غسل دادند، پس جبرئیل گفت: ای آمنه! ما او را برای تطهیر از نجاست غسل نمی‌دهیم او طاهر و مطهر است بلکه برای زیادتی نور و صفا او را غسل دادیم، پس آن حضرت را به عطرهای بهشت معطر گردانیدند، ناگاه صداهای بسیار و اصوات مختلفه از در حجرهٔ مقدسه بلند شد و جبرئیل گفت که: ملائکهٔ هفت آسمان آمده‌اند که بر پیغمبر آخر الزمان ﷺ سلام کنند، پس آن حجره به قدرت حق تعالی وسیع شد و فوج فوج ملائکه داخل می‌شدند و می‌گفتند: السلام علیك یا محمد، السلام علیك یا محمود، السلام علیك یا احمد، السلام علیك یا حامد.

پس چون ثلث شب گذشت حق تعالی جبرئیل را امر فرمود که چهار علَم از بهشت به زمین آورد، و علَم سبز را بر کوه قاف نصب کرد و بر آن علَم به سفیدی دو سطر نوشته بود «لا اِلٰهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ»؛ و علَم دوم را بر کوه ابو قبیس نصب کرد و آن علم دو شقه

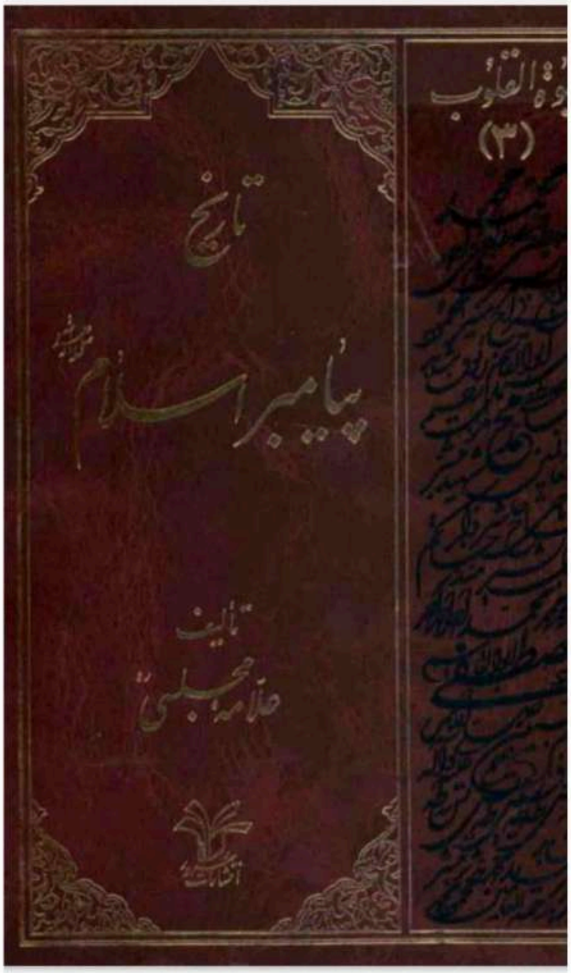

پس جبرئیل بسوی میکائیل نظر کرد و گفت: سزاوار است که خدا چنین بندهای را حبیب خود خوانده است و او را بهترین فرزندان آدم گردانیده است؛ پس آن حضرت را بر پشت خوابانید و آن جناب فرمود که: ای جبرئیل! چه می‌کنی؟

گفت: باکی نیست بر تو و نمی‌کنم مگر آنچه خیر است از برای تو، پس به بال خود شکم مبارک آن حضرت را شکافت و از میان دل حقایق منزلش نقطهٔ سیاهی بیرون آورد و آن دل را با آب بهشت شست و میکائیل آب می‌ریخت.

از آن حضرت پرسیدند که: جبرئیل دل تو را از چه چیز شست؟

فرمود که: از شک و شبهه‌ها و فتنه‌ها و هرگز کفر بر دل من نبود و پیغمبر بودم در وقتی که روح آدم هنوز به بدنش تعلق نگرفته بود.

پس اسرافیل مهری بیرون آورد که در آن دو سطر نوشته بود: «لا اله الا الله محمد رسول الله» پس آن مهر را بر میان دو کتف آن حضرت گذاشت تا نقش گرفت.

و به روایت دیگر: بر دل او گذاشت[1] تا پر از نور گردید و از نور او جهان روشن شد؛ پس دردائیل سر آن سرور را در دامن خود گرفت و آن حضرت به خواب رفت پس در خواب دید که از سرش درختی عظیم روئید و بسوی آسمان بلند گردید و شاخهایش تنومند شد و از هر شاخهایش شاخها پدید آمد و در زیر درخت گیاه بسیار دید که وصف نتوان کرد، پس منادی نداکرد آن حضرت راکه: ای محمد! این درخت، توئی؛ و شاخهای آن، اهل بیت تواَند؛ و آن گیاهها که در زیر درخت روئیده است، محبّان و موالیان تو و اهل بیت تواَند، پس بشارت باد تو را ای محمد به پیغمبری عظیم و ریاست بزرگ.

پس دردائیل ترازوئی بیرون آورد که هر کفهٔ آن در گشادگی مانند مابین آسمان و زمین بود، پس آن حضرت را در یک پلهٔ ترازو گذاشت و صد نفر از اصحاب آن حضرت را در پلهٔ دیگر گذاشت، و آن حضرت زیادتی کرد، پس هزار نفر از خواصّ صحابه را در آن پله گذاشت و باز حضرت زیادتی کرد، پس نصف امّت را در آن پله گذاشت و باز آن حضرت

۱. شرح نهج البلاغه ابن ابی الحدید ۳/۲۰۵؛ الانوار ۲۱۳.

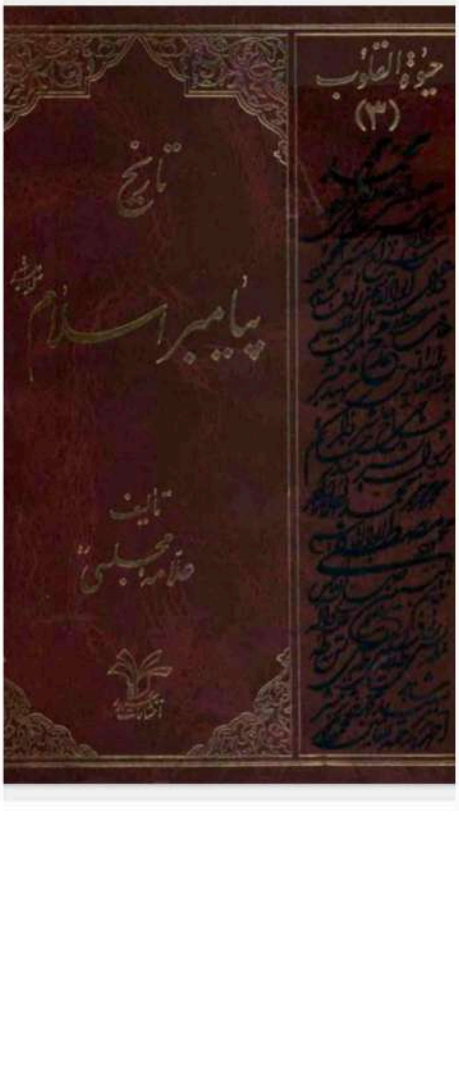

مانے اور حضور ﷺ کی مہر نبوت والے کلمہ کو ناقص سمجھتا ہے اور اس پر اعتراض کرے تو اس کا ٹھکانہ کہاں ہو سکتا ہے؟ ہر ایک سمجھ سکتا ہے۔

حضرت آدم علیہ السلام کی انگوٹھی پر بھی اہلسنّت کا کلمہ مکتوب تھا

- شیعوں کا بزرگ باقر مجلسی (م ۱۱۱۱ھ) لکھتا ہے:

بسند معتبر از امام رضا علیه السلام منقول است، نقش نگین انگشتر حضرت آدم "لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه" بود که باخود از بهشت آورده۔

"حضرت امام رضا علیہ السلام سے منقول ہے کہ آدم علیہ السلام کی انگوٹھی پر...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ...... نقش تھا اور وہ انگوٹھی آپ بہشت سے اپنے ساتھ لائے تھے"۔

(حیات القلوب ج ۱ ص ۳۱ در بیان خلقت آدم و حو، طبع ایران)

- شیعوں کے رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی (م ۳۸۱ھ) اور محمد بن یعقوب کلینی لکھتے ہیں:

حسین بن خالد سے روایت ہے کہ میں نے امام موسیٰ کاظم رحمۃ اللہ علیہ سے پوچھا کہ حضرت آدم علیہ السلام کی انگوٹھی کا نقش کیا تھا؟ فرمایا:...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......

مزمن دارد و کسی که هیچ درد ندارد، تا نظر کند صحیح به بیمار و مرا حمد کند بر اینکه او را عافیت داده‌ام، و نظر کند بیمار بسوی صحیح و مرا دعا کند و سؤال کند که او را عافیت دهم و صبر کند بر بلای من پس او را ثواب دهم به عطای بزرگ خود، و نظر کند مال دار بسوی پریشان و مرا حمد گوید و شکر کند، و نظر کند پریشان به مال دار پس مرا بخواند و از من سؤال نماید، و مؤمن به کافر نظر کند و مرا حمد کند بر آنکه او را هدایت کرده‌ام؛ پس از برای این آفریده‌ام که امتحان کنم ایشان را در خوش حالی و بد حالی، و در عافیتی که به ایشان می‌بخشم و در بلائی که ایشان را به آن مبتلا کنم، و در آنچه به ایشان عطا کنم و در آنچه از ایشان منع کنم، و منم خداوند پادشاه قادر، و مرا است که جاری کنم آنچه مقدّر گردانیده‌ام به هر نحو که تدبیر کرده‌ام، و مرا هست که تغییر دهم از اینها آنچه را خواهم بسوی آنچه خواهم، و مقدّم گردانم آنچه را پس انداخته‌ام، و پس اندازم آنچه را پیش انداخته‌ام در تقدیر خود، و منم خداوندی که هرچه خواهم می‌توانم کرد، و کسی را نیست که از کردهٔ من سؤال کند، و من از خلق خود سؤال می‌کنم از هرچه ایشان می‌کنند[۱].

مؤلف گوید: شرح و بیان و تأویل این احادیث مشکله، محتاج به بسط کلامی است که مناسب این مقام نیست و در کتاب «بحار الانوار» بیان شده است[۲].

و به سند معتبر از حضرت امام رضا علیه السلام منقول است که: نقش نگین انگشتر حضرت آدم «لا اله الّا الله محمّد رسول الله» بود که با خود از بهشت آورده بود[۳].

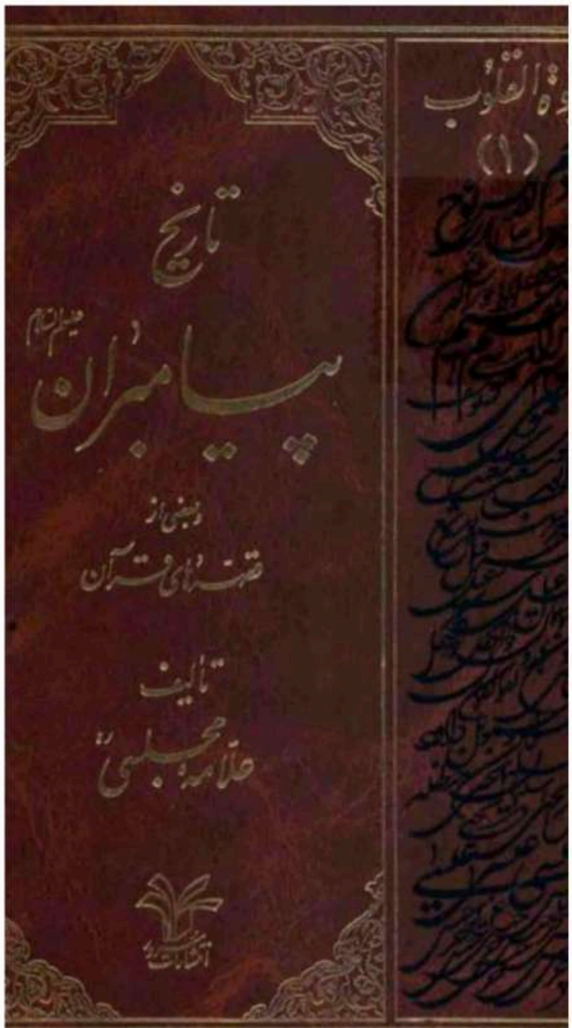

۱. علل الشرایع ۱۰؛ اختصاص ۲۳۲.
۲. بحار الانوار ۶۴/ ۱۱۷.
۳. امالی شیخ صدوق ۳۷۰؛ عیون اخبار الرضا ۲/ ۵۵؛ خصال ۳۲۵.

① خصال: شیخ صدوق ج ۱ ص ۲۹۷، مطبوعہ ایران۔

② فروع کافی ج ٦ ص ۴۷۴ باب نقش الخواتیم، مطبوعہ ایران۔

سید المرسلین خاتم النبیین محمد مصطفیٰ ﷺ کی انگشتری مبارک (انگوٹھی) کا نقش اہلسنّت کا کلمہ تھا

از حضرت جعفر صادق علیه السلام منقول است که آں حضرت ﷺ دو انگشتر داشت بریکی نوشته بود لا اله الا الله محمد رسول الله و برد یگری نوشته بود صدق الله۔

"یعنی حضرت جعفر صادق علیہ السلام سے منقول ہے کہ حضور ﷺ کی دو انگوٹھیاں تھیں ایک پر لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ لکھا ہوا تھا دوسری پر صدق اللّٰہ لکھا ہوا تھا۔"

① حیات القلوب ج ۱ ص ۱۰۹ در بیان خواتیم، طبع ایران۔

② خصال شیخ صدوق ج ۱ ص ۹۸، مطبوعہ ایران۔

❁ شیعوں کے مفسر قرآن، علی بن ابراہیم قمی (م ۳۰۷ھ) روایت کرتے ہیں کہ حضرت حسن بن علی ابن ابی طالب رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

بلغ عمره ثلاثاً و ستين سنة ولم يخلف بعده الا خاتماً مكتوب عليه "لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ"۔

"یعنی جب حضور ﷺ تریسٹھ سال کی عمر کو پہنچے تو آپ کی وفات ہوگئی اور آپ) اپنے پیچھے صرف ایک انگوٹھی چھوڑ کر گئے جس پر

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ يُونُسَ بْنِ ظَبْيَانَ؛ وحَفْصِ بْنِ غِيَاثٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَا: قُلْنَا: جُعِلْنَا فِدَاكَ أَيُكْرَهُ أَنْ يَكْتُبَ الرَّجُلُ فِي خَاتَمِهِ غَيْرَ اسْمِهِ واسْمِ أَبِيهِ فَقَالَ: فِي خَاتَمِي مَكْتُوبٌ «اللَّهُ خَالِقُ كُلِّ شَيْءٍ» وفِي خَاتَمِ أَبِي مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ عليهما السلام وكَانَ خَيْرَ مُحَمَّدِيٍّ رَأَيْتُهُ بِعَيْنِي «الْعِزَّةُ لِلَّهِ» وفِي خَاتَمِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام «الْحَمْدُ لِلَّهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيمِ» وفِي خَاتَمِ الْحَسَنِ والْحُسَيْنِ عليهما السلام «حَسْبِيَ اللَّهُ» وفِي خَاتَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام «اللَّهُ الْمَلِكُ».

٣ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ مُحَمَّدٍ النَّهِيكِيِّ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ عَبْدِ الْحَمِيدِ قَالَ: مَرَّ بِي مُعَتِّبٌ ومَعَهُ خَاتَمٌ فَقُلْتُ لَهُ: أَيُّ شَيْءٍ هَذَا؟ فَقَالَ: خَاتَمُ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام فَأَخَذْتُ لِأَقْرَأَ مَا فِيهِ فَإِذَا فِيهِ «اللَّهُمَّ أَنْتَ ثِقَتِي فَقِنِي شَرَّ خَلْقِكَ».

٤ - عَنْهُ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام فَأَخْرَجَ إِلَيْنَا خَاتَمَ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام وخَاتَمَ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام وكَانَ عَلَى خَاتَمِ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام «أَنْتَ ثِقَتِي فَاعْصِمْنِي مِنَ النَّاسِ» ونَقْشُ خَاتَمِ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام «حَسْبِيَ اللَّهُ» وفِيهِ وَرْدَةٌ وهِلَالٌ فِي أَعْلَاهُ.

٥ - عَنْهُ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام عَنْ نَقْشِ خَاتَمِهِ وخَاتَمِ أَبِيهِ عليهما السلام قَالَ: نَقْشُ خَاتَمِي «مَا شَاءَ اللَّهُ لَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللَّهِ» ونَقْشُ خَاتَمِ أَبِي «حَسْبِيَ اللَّهُ» وهُوَ الَّذِي كُنْتُ أَتَخَتَّمُ بِهِ.

٦ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ مَعْبَدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ عليه السلام قَالَ: كَانَ عَلَى خَاتَمِ عَلِيِّ بْنِ الْحُسَيْنِ عليهما السلام «خَزِيَ وشَقِيَ قَاتِلُ الْحُسَيْنِ بْنِ عَلِيٍّ» عليهما السلام.

٧ - سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ وَاصِلِ بْنِ سُلَيْمَانَ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: ذَكَرْنَا خَاتَمَ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله فَقَالَ: تُحِبُّ أَنْ أُرِيَكَهُ فَقُلْتُ: نَعَمْ فَدَعَا بِحُقٍّ مَخْتُومٍ فَفَتَحَهُ وأَخْرَجَهُ فِي قُطْنَةٍ فَإِذَا حَلْقَةُ فِضَّةٍ وفِيهِ فَصٌّ أَسْوَدُ عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ سَطْرَانِ «مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ» صلى الله عليه وآله قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ فَصَّ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله أَسْوَدُ.

٨ - سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي الْحَسَنِ الثَّانِي عليه السلام قَالَ: قُلْتُ لَهُ: إِنَّا رُوِّينَا فِي الْحَدِيثِ أَنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله كَانَ يَسْتَنْجِي وخَاتَمُهُ فِي إِصْبَعِهِ وكَذَلِكَ كَانَ يَفْعَلُ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام وكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ رَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله «مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ» قَالَ: صَدَقُوا قُلْتُ: فَيَنْبَغِي لَنَا أَنْ نَفْعَلَ؟ قَالَ: إِنَّ أُولَئِكَ كَانُوا يَتَخَتَّمُونَ فِي الْيَدِ الْيُمْنَى وإِنَّكُمْ أَنْتُمْ تَتَخَتَّمُونَ فِي الْيُسْرَى، قَالَ: فَسَكَتَ فَقَالَ: أَتَدْرِي مَا كَانَ نَقْشُ خَاتَمِ آدَمَ عليه السلام؟ فَقُلْتُ: لَا، فَقَالَ: «لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ» وكَانَ نَقْشُ خَاتَمِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله «مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللَّهِ» وخَاتَمِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ عليه السلام «اللَّهُ الْمَلِكُ» وخَاتَمِ الْحَسَنِ عليه السلام «الْعِزَّةُ لِلَّهِ» وخَاتَمِ الْحُسَيْنِ عليه السلام «إِنَّ اللَّهَ بَالِغُ أَمْرِهِ» وعَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ عليهما السلام خَاتَمُ أَبِيهِ وأَبُو جَعْفَرٍ الْأَكْبَرُ خَاتَمُ جَدِّهِ الْحُسَيْنِ عليه السلام وخَاتَمُ جَعْفَرٍ عليه السلام «اللَّهُ وَلِيِّي وعِصْمَتِي مِنْ خَلْقِهِ» وأَبُو

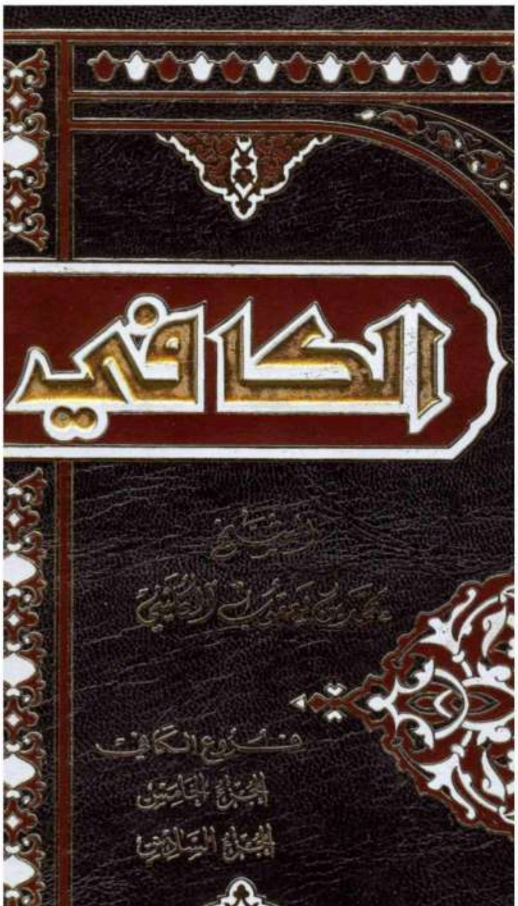

در حدیث معتبر از امام محمد باقر علیه السلام منقول است که: انگشتر حضرت رسول صلی الله علیه و آله از نقره بود، و نقش نگین آن «محمد رسول الله» بود[۱].

و به سند معتبر دیگر از حضرت صادق علیه السلام منقول است که: آن حضرت دو انگشتر داشت: بر یکی نوشته بود «لا اله الا الله محمد رسول الله» و بر دیگری نوشته بود «صدق الله»[۲].

و در حدیث معتبر از حضرت امام محمد باقر علیه السلام منقول است که: حضرت رسول صلی الله علیه و آله انگشتر را در دست راست می‌کردند[۳].

و در حدیث صحیح فرمود که: حضرت رسول صلی الله علیه و آله سه کلاه داشتند: یکی یَمَنِیَّه، و یکی بیضا که سفید بود، و دیگری مُضَرِیّه که دو گوش داشت که در جنگها بر سر می‌گذاشتند؛ و عصای کوچکی داشتند که بر آن تکیه می‌کردند و در عیدها با خود به صحرا می‌بردند و در وقت خطبه بر آن تکیه می‌فرمودند؛ و چوب دستی داشتند که آن را «ممشوق» می‌گفتند؛ و خیمه‌ای داشتند که او را «الکن» می‌گفتند؛ و کاسه‌ای داشتند که آن را «منبعه» می‌گفتند، و کاسه‌ای داشتند که آن را «ری» می‌گفتند؛ و دو اسب داشتند: یکی «مرتجز» و دیگری «سکب»؛ و دو استر داشتند: یکی «دلدل» و دیگری «شهباء»؛ و دو ناقه داشتند: یکی «عضباء» و دیگری «جذعاء»؛ و چهار شمشیر داشتند: «ذوالفقار» و «عون» و «مخذم» و «رسوم»؛ و درازگوشی داشتند که آن را «یعفور» می‌گفتند؛ و عمامه‌ای داشتند که آن را «سحاب» می‌گفتند؛ و زرهی داشتند که آن را «ذات الفضول» می‌گفتند، و آن سه حلقه از نقره داشت یکی در پیش و دوتا در عقب؛ و علَمی داشتند که آن را «عقاب» می‌گفتند؛ و شتر بارداری داشتند که آن را «دیباج» می‌گفتند؛ و لوائی داشتند که آن را «معلوم» می‌گفتند؛ و خودی داشتند که آن را «اسعد» می‌گفتند.

پس همهٔ اینها را در هنگام وفات به حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام عطا فرمودند، و انگشتر

---

۱. قرب الاسناد ۶۴.
۲. خصال ۶۱.
۳. علل الشرایع ۱۵۸؛ وسائل الشیعة ۵/۸۲.

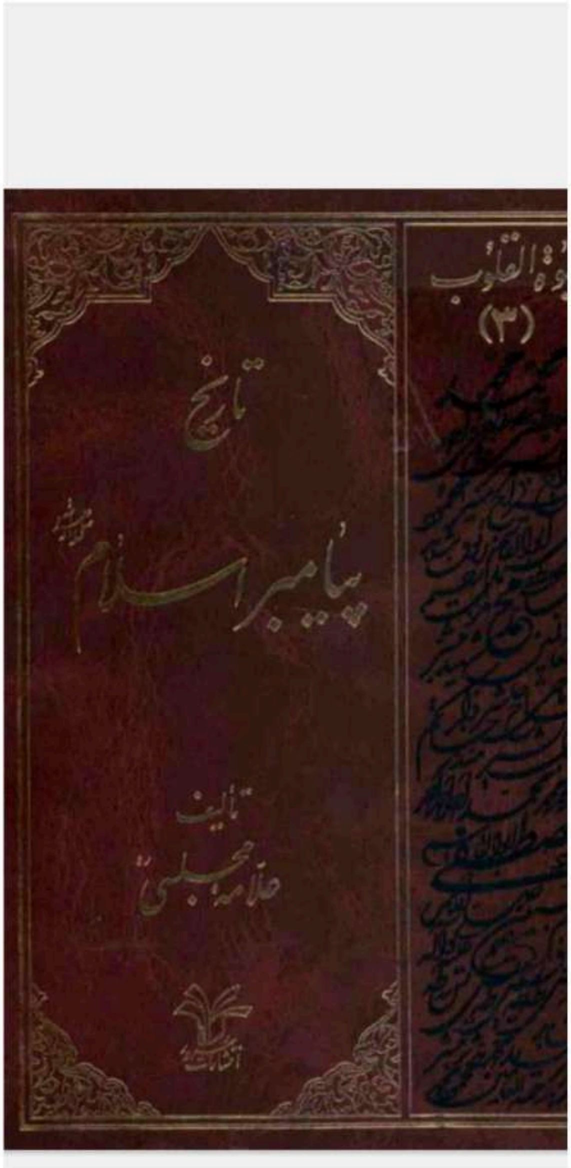

الخصال

جلد اوّل

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین حرّ، سید ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

۲۱ حدثنا ابي رضي الله عنه قال حدثنا احمد بن ادريس عن محمد بن احمد عن عبد الله بن
احمد عن محمد بن علي الصيرفي عن الحسين بن خالد قال قلت لابي الحسن موسى بن جعفر عليه السلام ما
كان نقش خاتم آدم فقال لا اله الا الله محمد رسول الله هبط به آدم معه من الجنة وان نوحا عليه السلام
لما ركب السفينة اوحى الله عز و جل اليه يا نوح ان خفت الغرق فهللني الفا ثم سلني النجاة
انجك من الغرق و من آمن معك قال فلما استوى نوح و من معه في السفينة و عصفت عليهم
الريح فلم يامن نوح من الغرق فاعجلته الريح فلم يدرك ان يهلل الفا فقال بالسريانية هلوليا

ألفا ألفا يا ماريا أتقن قال فاستوى القلس و استمرت السفينة فقال نوح عليه السلام ان كلاما نجاني الله
به من الغرق لحقيق ان لا يفارقني فنقش في خاتمه لا اله الا الله الف مرة يا رب اصلحني و كان
نقش خاتم سليمان بن داود عليه السلام سبحان من الجم الجن بكلماته و ان ابراهيم عليه السلام لما وضع في
المنجنيق غضب جبرئيل عليه السلام فاوحى الله عز و جل اليه يا جبرئيل ما يغضبك قال يا رب ابراهيم
خليلك ليس على وجه الارض احد يعبدك غيره سلطت عليه عدوك و عدوه فاوحى الله اليه
اسكت فانما يعجل العبد الذي هو مثلك يخاف الفوت فاما انا فهو عبدي آخذه اذا شئت قال
فطابت نفس جبرئيل ثم التفت الى ابراهيم عليه السلام فقال هل لك من حاجة فقال اما اليك فلا
فاهبط الله عز و جل عندها خاتما فيه ستة احرف لا اله الا الله محمد رسول الله لا حول و لا قوة الا
بالله فوضت امري الى الله اسندت ظهري الى الله حسبي الله قال فاوحى الله عز و جل اليه بان تختم
بهذا الخاتم فاني اجعل النار عليك بردا و سلاما.

حسین ابن خالد کہتے ہیں کہ میں نے امام موسیٰ کاظم علیہ السلام سے سوال کیا کہ حضرت آدم کی انگشتری کا نقش کیا تھا؟ فرمایا
لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حضرت آدم اس انگوٹھی کو اپنے ساتھ جنت سے لائے تھے۔ جب حضرت نوح کشتی میں سوار ہوئے تو
کہ نوح اگر کسی وقت تم کو غرق ہونے کا خوف ہو تو ہزار بار میری وحدانیت کا اقرار کرنا اور مجھ سے نجات کی دعا کرنا میں تم کو اور
تمہارے ساتھیوں کو غرق ہونے سے نجات دوں گا لیکن جب طوفانی ہوائیں چلنے لگیں تو حضرت نوح کو اتنا موقع نہ ملا کہ ہزار

الخصـــال

جلداوّل

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین حرّ، سید ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

خصلتان من فعلهما أحبه الله عز و جل من السماء و أحبه الناس من الأرض

وہ بات جس پر عمل کرنے سے خدا اور لوگ دونوں دوست رکھیں

(۴۳) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ مَاجِيلَوَيْهِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَحْمَدَ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْآدَمِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ دَاوُدَ الْيَعْقُوبِيِّ عَنْ أَخِيهِ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ بِإِسْنَادِهِ رَفَعَهُ قَالَ قَالَ رَجُلٌ لِلنَّبِيِّ ﷺ يَا رَسُولَ اللهِ عَلِّمْنِي شَيْئاً إِذَا أَنَا فَعَلْتُهُ أَحَبَّنِيَ اللهُ مِنَ السَّمَاءِ وَ أَحَبَّنِيَ النَّاسُ مِنَ الْأَرْضِ فَقَالَ لَهُ ارْغَبْ فِيمَا عِنْدَ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ يُحِبَّكَ اللهُ وَ ازْهَدْ فِيمَا عِنْدَ النَّاسِ يُحِبَّكَ النَّاسُ.

ایک شخص نے حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ مجھے وہ بات بتائیے جس پر عمل کرنے سے خدا اور بندے دونوں مجھ کو دوست رکھیں۔ فرمایا، اپنی ہر حاجت خدا ہی سے طلب کر۔ خدا تجھ کو دوست رکھے گا اور بندوں سے کوئی سوال نہ کر۔ بندے تجھ کو دوست رکھیں گے۔

كان لرسول الله صلى الله عليه وآله وسلم خاتمان

رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دو انگوٹھیاں

(۴۵) حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى الْعَطَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ

أَحْمَدَ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ الرَّازِيِّ عَنْ عَلِيِّ بْنِ سُلَيْمَانَ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ الْهَاشِمِيِّ عَنْ إِبْرَاهِيمَ بْنِ أَبِي الْبِلَادِ عَنْ أَبِيهِ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ علیہ السلام قَالَ كَانَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ خَاتَمَانِ أَحَدُهُمَا عَلَيْهِ مَكْتُوبٌ لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ وَ الْآخَرُ صَدَقَ اللهُ

حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس دو انگوٹھیاں تھیں، ایک پر لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ اور دوسری پر صدق اللہ کندہ تھا۔

لکھا تھا...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......"

(شیعوں کی معتبر کتاب تفسیر قمی ج ۲ ص ۲۷۱ سورۃ شوریٰ)

شیعت ہی کی کتب سے معلوم اور ثابت ہوا کہ پہلے پیغمبر حضرت آدم علیہ السلام اور آخری پیغمبر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم دونوں حضرات کی انگوٹھی مبارک پر اہلسنّت کا دو حصوں والا کلمہ لکھا ہوا تھا۔ کیا جب اوّل و آخر پیغمبروں کی مہرِ نبوت اور انگشتریوں پر یہ کلمہ لکھا ہوا تھا۔

تقدیر کے قلم والا کلمہ مبارک
صرف یہی توحید ورسالت والا کلمہ تھا

❁ اللہ تعالیٰ نے قلم کو حکم فرمایا کہ میری توحید لکھ! قلم ہزار سال بے ہوش رہا پھر خدا تعالیٰ کے کلام سننے پر جب ہوش آیا تو قلم نے عرض کیا:

پروردگارا چه چیز بنو یسم فرموده بنویس لا اله الا الله محمد رسول الله ۔

"اے پروردگار میں کیا لکھوں؟ فرمایا کہ لکھ...... لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ......"۔

① شیعوں کی معتبر کتاب جلاء العیون ج ۱ ص ۹ از زندگانی رسول خدا، ایران۔

② شیعوں کی معتبر کتاب حیات القلوب ج ۲ ص ۷ طبع ایران۔

③ شیعوں کی معتبر کتاب تذکرۃ الائمہ ص ۹ طبع ایران۔

اے اہل اسلام! انتہائی غور وفکر کی ضرورت ہے کہ تقدیر خدا پر ہی سب چیزوں کا مدار ہے اور تقدیر میں یہی اہل سنت کا کلمہ لکھا ہوا ہے۔

طيّب الريح، حسن الكلام، فصيح اللّسان، كان يأمر بالمعروف وينهىٰ عن المنكر، بلغ عمره ثلاثاً وستّين سنة، ولم يخلّف بعده إلّا خاتماً مكتوباً عليه: «لا إله إلّا الله

---

(١) «الحرب» خ. (٢) «القرآن» خ. (٣) «رسول الله» البرهان.
(٤) «كتّ» البحار، بمعناها.

محمّد رسول الله ﷺ» وكان يتختّم بيمينه، وخلّف سيفه ذا الفقار، وقضيبه، وجبّة صوفٍ، وكساء صوفٍ كان يتسرول به، لم يقطعه ولم يخِطه حتّى لحق بالله.

فقال الملك: إنّا نجد في الإنجيل أنّه يكون له ما يتصدّق به على سبطيه، فهل كان ذلك؟ فقال له الحسن عليه السلام: قد كان ذلك.

فقال الملك: فبقي لكم ذلك؟ فقال: لا. فقال الملك: [لهذه] أوّل فتنة هذه الأُمّة غلبا أباكما ـ وهما الأوّل والثاني ـ على ملك نبيّكم، واختيار هذه الأُمّة[1] على ذرّيّة نبيّهم، منكم القائم بالحقّ، والآمر بالمعروف والناهي عن المنكر. قال: ثمّ سأل الملك الحسن بن عليّ عليه السلام عن سبعة أشياء خلقها الله لم تركض في رحم؟

فقال الحسن عليه السلام: أوّل هذه آدم، ثمّ حوّاء، ثمّ كبش إبراهيم، ثمّ ناقة صالح[2] ثمّ إبليس الملعون، ثمّ الحيّة، ثمّ الغراب الّتي ذكرها[3] الله في القرآن.

قال: ثمّ سأله عن أرزاق الخلائق، فقال الحسن عليه السلام: أرزاق الخلائق في السماء الرابعة، تنزل بقدر، وتبسط بقدر.

ثمّ سأله عن أرواح المؤمنين أين تكون إذا ماتوا؟

قال: تجتمع عند صخرة بيت المقدس في كلّ ليلة جمعة، وهو عرش الله الأدنىٰ، منها بسط الله الأرض وإليها[4] يطويها، ومنها المحشر ومنها استوىٰ ربّنا إلى السماء، أي استولى على السماء والملائكة.

ثمّ سأله عن أرواح الكفّار أين تجتمع؟

قال: تجتمع في وادي حضرموت وراء مدينة اليمن، ثمّ يبعث الله ناراً من

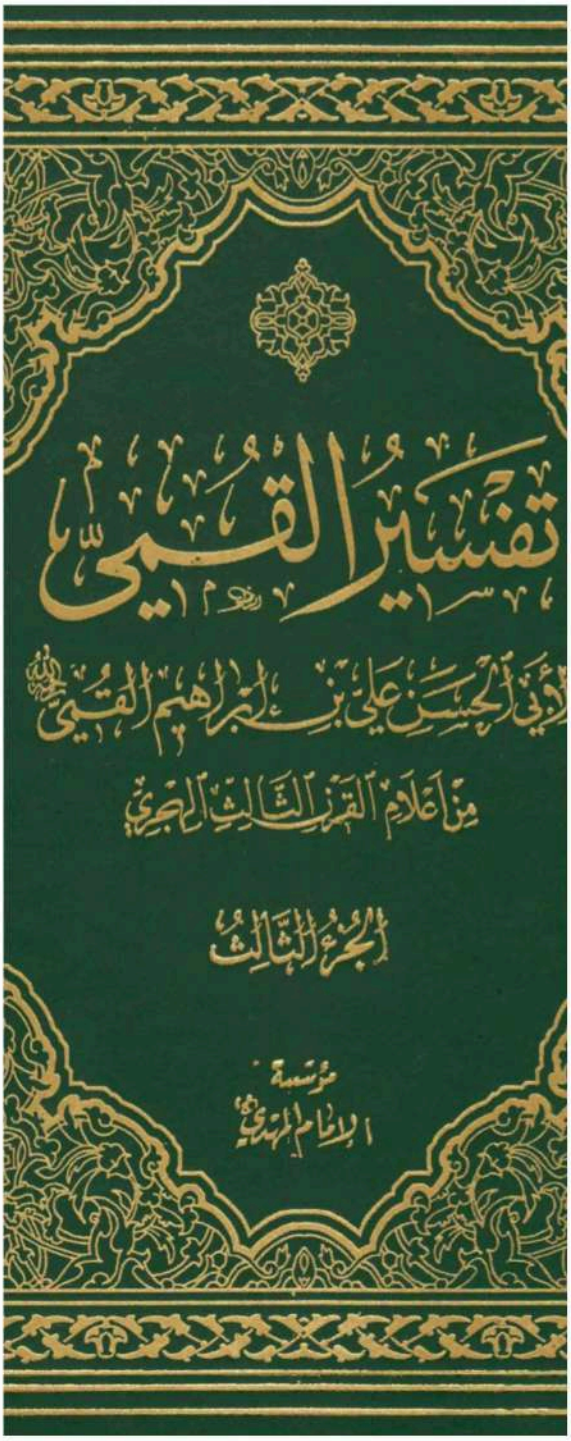

ای اوّل آفریده‌های من، و ای آخر رسولان من، توئی شفیع روز جزا، پس آن نور أطهر به سجده افتاد، چون سر برداشت صد و بیست و چهار هزار قطره از او ریخت، پس خدا از هر قطره‌ای از نور آن حضرت پیغمبری از پیغمبران آفرید، پس آن نورها بر دور نور محمّد ﷺ طواف می‌کردند و می‌گفتند: «سُبحانَ مَنْ هُوَ عالِمٌ لا یَجْهَلُ، سُبحانَ مَنْ هُوَ حَلیمٌ لا یَعْجَلُ، سُبحانَ مَنْ هُوَ غَنيٌّ لا یَفْتَقِرُ».

پس حق تعالیٰ همه را ندا کرد که: آیا می‌شناسید مرا؟ پس نور محمّد ﷺ پیش از سایر انوار ندا کرد که: «أنتَ اللهُ الَّذي لا إلَهَ إلّا أنتَ وَحدَكَ لا شَريكَ لَكَ رَبُّ الأرْبابِ وَمَلِكُ المُلوكِ» پس خدا او را ندا کرد که: توئی برگزیدهٔ من، و دوست من، و بهترین خلق من، ملّت تو بهترین امّتهاست، پس از نور آن حضرت جوهری آفرید و آن را به دو نیم کرد و در یک نیم آن به نظر هیبت نظر کرد، پس آن آب شیرین شد، و در نیم دیگر به نظر شفقت نظر کرد و عرش را از آن آفرید بر روی آب گذاشت، پس کرسی را از نور عرش آفرید، و از نور کرسی لوح را آفرید، به سوی قلم وحی نمود که: بنویس توحید مرا. پس قلم هزار سال مدهوش گردید از شنیدن کلام الٰهی، چون به هوش آمد گفت: پروردگارا چه چیز بنویسم؟ فرمود که: بنویس «لا إلٰه إلّا الله مُحمَّدٌ رَسُولُ الله»، چون قلم نام محمّد ﷺ را شنید به سجده افتاد و گفت: «سُبحانَ اللهِ الواحِدِ القَهّارِ سُبحانَ العَظيمِ الأعظَمِ» پس سر برداشت و شهادتین را نوشت و گفت: پرودگارا کیست محمّد که نام او را با نام خود و یاد او را با یاد خود مقرون گردانیدی؟ حق تعالیٰ وحی نمود که: ای قلم اگر لوح نمی‌بود تو را خلق نمی‌کردم، و نیافریدم خلق خود را مگر از برای او، پس اوست بشارت دهنده و ترساننده و چراغ نور بخشنده و شفاعت کننده و دوست من، پس قلم از حلاوت نام آن حضرت گفت: السلام علیك یا رسول الله، آن حضرت جواب فرمود که: وعلیك السلام منّي ورحمة الله وبركاته، پس از آن روز سلام کردن سنّت و جواب دادن واجب شد.

پس حق تعالیٰ فرمود که: بنویس قضا و قدر مرا آنچه خواهم آفرید تا روز قیامت. خدا ملکی چند آفرید که صلوات فرستند بر محمّد و آل محمّد و استغفار نمایند برای شیعیان ایشان تا روز قیامت.

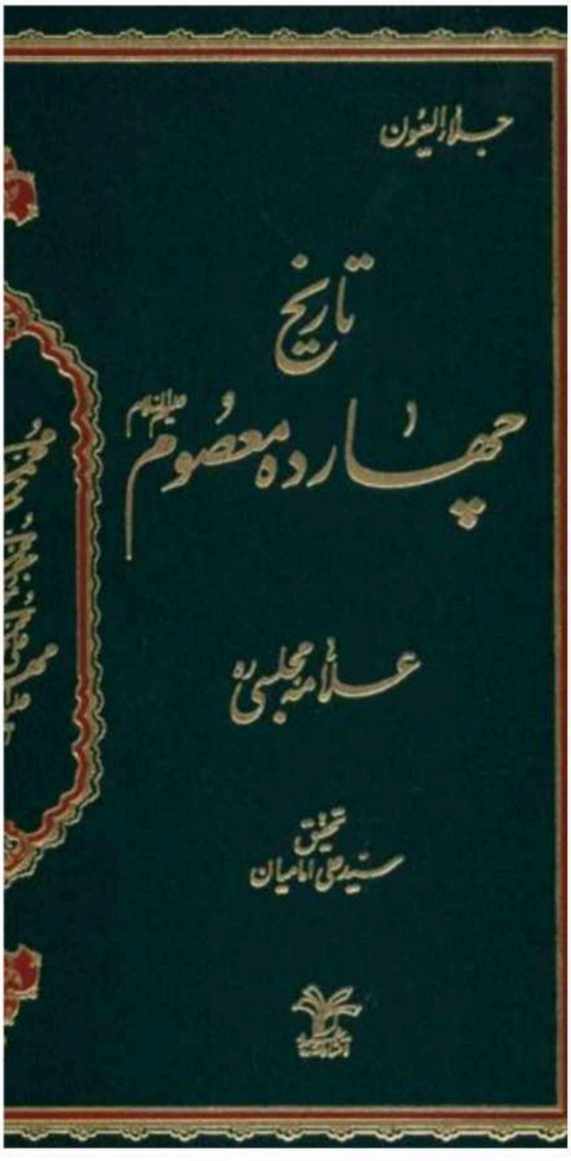

نور آن حضرت را که فرو رود در دریای عزت، دریای صبر، دریـای خشـوع، دریـای تواضع، دریای رضا، دریای وفا، دریای حلم، دریـای پـرهیزکاری، دریـای خشـیت، دریای انابت، دریای عمل، دریای مزید، دریای هدایت، دریای صیانت و دریای حیا، تا آنکه در جمیع آن بیست دریا غوطه خورد پس چون از آخر دریاها بیرون آمد حق تعالی وحی نمود بسوی او که: ای حبیب من و ای بهترین رسولان من و ای اول آفریده‌های من و ای آخر رسولان من! توئی شفیع روز جزا؛ پس آن نور ازهر به سجده افتاد و چون سر برداشت صد و بیست و چهار هزار قطره از او ریخت و خـدا از هـر قـطره‌ای از نـور آن حضرت پیغمبری از پیغمبران را آفرید، پس آن نورها بر دور نـور مـحمد ﷺ طـواف می‌کردند و می‌گفتند: «سُبْحانَ مَنْ هُوَ عالِمٌ لا يَجْهَلُ، سُبْحانَ مَنْ هُوَ حَلِيمٌ لا يَعْجَلُ، سُبْحانَ مَنْ هُوَ غَنِيٌّ لا يَفْتَقِرُ».

پس حق تعالی همه را ندا کرد که: آیا می‌شناسید مرا؟

پس نور محمد ﷺ قبل از سایر انوار نداکرد: «أَنْتَ اللهُ الَّذِي لا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ وَحْدَكَ لا شَرِيكَ لَكَ رَبُّ الأَرْبابِ وَمَلِكُ المُلُوكِ».

پس خدا او را ندا کرد که: توئی برگزیدهٔ من و دوست من و بهترین خلق من، امّت تـو بهترین امّتهاست؛ پس از نور آن حضرت جوهری آفرید و آن را به دو نیم کرد و در یک نیم آن به نظر هیبت نگریست پس آن آب شیرین شد، و در نیم دیگر به نظر شفقت نظر کـرد و عرش را از آن آفرید و عرش را بر روی آب گذاشت پس کرسی را از نور عرش آفـرید و از نور کرسی لوح را آفرید و از نور لوح قلم را آفرید و بسوی قلم وحی نمود که: بنویس توحید مرا، پس قلم هزار سال مدهوش گردید از شنیدن کلام الهی، و چـون بـه هـوش بازآمد گفت: پروردگارا چه چیز بنویسم؟

فرمود بنویس: «لا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ» پس چون قلم نام محمد را شنید بـه سجده افتاد و گفت: «سُبْحانَ الواحِدِ القَهّارِ سُبْحانَ العَظِيمِ الأَعْظَمِ»، پس سـر بـرداشت و شهادتین را نوشت و گفت: پروردگارا! کیست محمد ﷺ که نام او را به نام خود و یاد او را به یاد خود مقرون گردانیدی؟

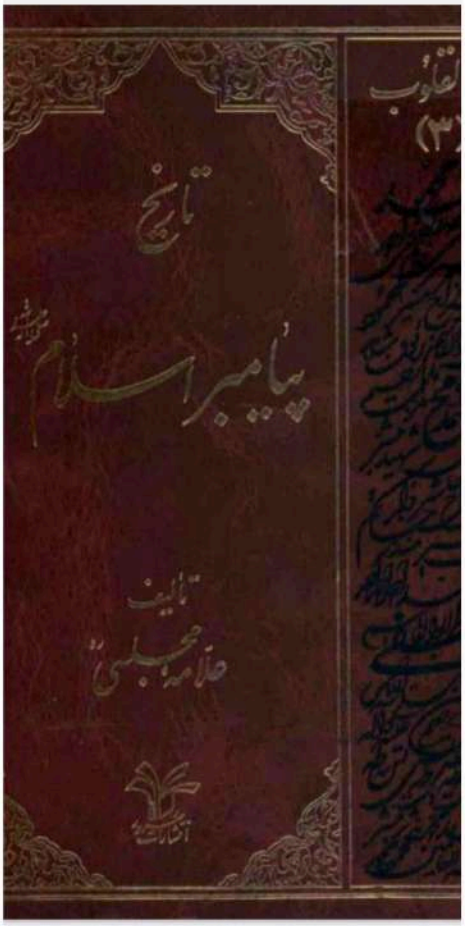

حضرت آدم علیہ السلام نے عرش پر اہلسنّت کا کلمہ لکھا ہوا دیکھا

❁ شیعوں کے بزرگ ملا باقر مجلسی اور حسین شاکری نجفی لکھتے ہیں:

چومرا آفریدی نظر نمودم بسوئے عرش و دیدم درآں نوشته بود لا اله الا الله محمد رسول الله۔

"یعنی حضرت آدم علیہ السلام نے عرض کیا اے پروردگار! جب تو نے مجھے پیدا فرمایا تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا...... لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ......"۔

① حیات القلوب ج۲ ص۱۴۱ در بیان خصائص آنحضرت، ایران۔

② علی فی الکتاب والسنۃ ص۳۶۶ مطبوعہ ایران۔

قیامت کے روز حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے جھنڈے پر اہلسنّت کا کلمہ لکھا ہوگا

❁ شیعوں کے محقق شیخ علی بن عیسیٰ اربلی (م۶۹۳ھ) روایت کرتے ہیں کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ سے فرمایا:

"(اے علی رضی اللہ عنہ) تجھ کو قیامت کے دن میرا مخصوص جھنڈا دیا جائے گا جس پر تین سطریں لکھی ہوں گی"۔

اوّل: بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

دوم: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعٰلَمِيْنَ

سوئم: لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔

(کشف الغمۃ فی معرفۃ الائمہ ج۱ ص۲۹۵ مطبوعہ تبریز، ایران)

حضرت فرمود: مکروه است که بنده مدح خود کند و لیکن مرا لازم است و می‌گویم: چون آدم ﷺ خطا نمود توبه‌اش آن بود که گفت: خداوندا! سؤال می‌کنم از تو بحقّ محمد و آل محمد که گناه مرا بیامرزی، پس خدا او را آمرزید؛ و نوح ﷺ چون به کشتی سوار شد و از غرق شدن ترسید گفت: خداوندا! سؤال می‌کنم از تو بحقّ محمد و آل محمد که مرا از غرق نجات دهی، پس خدا او را نجات داد؛ و ابراهیم ﷺ را چون به آتش انداختند چنین گفت، و خدا آتش را بر او سرد و سلامت گردانید؛ و موسی ﷺ چون عصا را انداخت و ترسید گفت: خداوندا! سؤال می‌کنم از تو بحقّ محمد و آل محمد که مرا ایمن گردانی، پس خدا به او وحی نمود که: مترس که توئی اعلا؛ ای یهودی! اگر موسی مرا درمی‌یافت و ایمان به من و پیغمبری من نمی‌آورد ایمان و پیغمبری او نفعی نمی‌بخشید او را؛ ای یهودی! از ذرّیّت من است مهدی که چون بیرون آید فرود آید عیسی بن مریم برای یاری کردن او و پیش خواهد داشت او را و پشت سر او نماز خواهد کرد[۱].

و در حدیث دیگر از حضرت رسول ﷺ منقول است که: چون حضرت آدم ﷺ از آن درخت خورد سر بسوی آسمان بلند کرد و گفت: سؤال می‌کنم از تو بحقّ محمد که مرا رحم کنی.

پس حق تعالی وحی کرد بسوی او که: محمد کیست؟

آدم گفت: خداوندا! چون مرا آفریدی نظر نمودم بسوی عرش تو و دیدم که در آن نوشته بود: لا اله الا الله محمد رسول الله، پس دانستم که احدی قدرش عظیمتر نیست از آن که نام او را با نام خود قرار داده‌ای.

پس خدا وحی نمود به او که: ای آدم! او آخر پیغمبران است از ذرّیّت تو، اگر او نمی‌بود تو را خلق نمی‌کردم[۲].

و در حدیث معتبر از حضرت امیرالمؤمنین ﷺ منقول است که: کلماتی که آدم ﷺ از

۱. امالی شیخ صدوق ۱۸۱؛ احتجاج ۱/۱۰۶.
۲. قصص الانبیاء راوندی ۵۱.

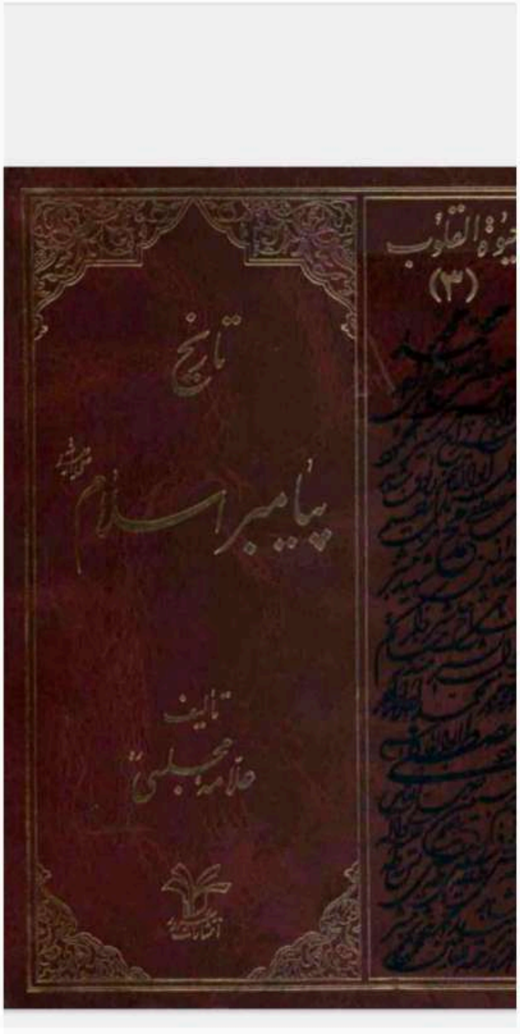

❁ شیعہ کتب کی ایک اور روایت ہے، قیامت کے دن حضرت علی رضی اللہ عنہ کے ہاتھ جھنڈا ہوگا جس پر لکھا ہوگا۔

لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔

① کتاب الامالی ج ا ص ۳۵۵ مطبوعہ قم، ایران تالیف شیخ طوسی۔

② کتاب الامالی ص ۱۲۷ المجلس الثانی والثلاثون، طبع ایران، شیخ مفید۔

امام حسین رضی اللہ عنہ کا خلیفہ کو مشورہ

حضرت امام حسین رضی اللہ عنہ کے پوتے حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ (م ۱۱۴ھ) نے خلیفہ عبدالملک کو سکّے پر دو حصوں والا کلمہ کے لکھوانے کا مشورہ دیا۔

❁ خلیفہ عبدالملک نے حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کو دعوت دے کر ملک شام بلوایا اور سکہ جاری کرنے کے متعلق مشورہ طلب کیا تو محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ نے مشورہ دیا کہ سکے کے ایک طرف تاریخ اور اس کے بننے کی جگہ درج کی جائے اور دوسری طرف لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ درج کیا جائے۔ (آئین سعادت ج ۲ ص ۱۷ مطبوعہ، ایران از خمینی)

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ نے یہ مشورہ اسی لئے دیا تا کہ یہ کلمہ ہر جگہ رائج ہو جائے اور چھوٹے بڑے ہر ایک شخص کے پاس تحریری طور پر موجود ہو اور ہر ایک اس کو اچھی طرح یاد کر لے۔ یوں حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ نے اس کلمہ کی تبلیغ و ترویج کے پیش نظر یہ وسیع پروگرام پیش فرمایا، سبحان اللہ۔

دیکھیے شیعہ لوگ بنی امیہ پر لعنتوں کی بھرمار کرتے ہیں، جب کہ شیعہ کتب سے تو معلوم ہوتا ہے کہ قبیلہ بنوامیہ کے حاکم عبدالملک بن مروان نے تو اپنا سکہ ہی حضرت جعفر صادق کے والد جناب حضرت محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ کے مشورہ سے جاری کیا۔

❁......❁......❁

فیأتیهم النداء ایها العلویون انتم آمنون ادخلوا الجنة مع من کنتم توالون۔

حدیث نمبر 3: (بحذف اسناد)

جناب عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے حضرت رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ آپؐ نے فرمایا: اے لوگو! قیامت کے دن ہم چار کے علاوہ کوئی سوار نہیں ہوگا۔ سننے والے نے عرض کیا: یارسولؐ اللہ! میرے ماں باپ آپؐ پر قربان ہو جائیں وہ کون کون ہیں جو سوار ہوں گے؟ آپؐ نے فرمایا:

① میں ہوں جو براق پر سوار ہوں گا۔

② میرا بھائی صالح وہ اللہ کی اُونٹنی پر سوار ہوگا جس کی ٹانگیں اس کی قوم نے کاٹ دی تھیں۔

③ بیٹی فاطمہ علیہا السلام ہیں وہ اُس اُونٹنی پر جس کا نام غضباء ہے' سوار ہوں گی۔

④ علی ابن ابی طالب علیہ السلام جنت کی اُونٹنیوں میں سے ایک اُونٹنی پر سوار ہوں گے جس کی نکیل لؤلؤ کی ہوگی اور اس کی آنکھیں سرخ یاقوت کی ہوں گی اور اُس کا شکم زبرجد سبز کا ہوگا اور اُس کے اُوپر ایک گنبد ہوگا جو سفید ہوگا۔ اُس کے ظاہر سے باطن کو دیکھا جا سکے گا اور باطن سے ظاہر کو دیکھا جا سکے گا۔ اس کا ظاہر اللہ کی رحمت اور اِس کا باطن اللہ کی بخشش کا ہوگا۔ اِس کے آگے اور پیچھے کا حصّہ چمک رہا ہوگا اور علیؑ ابن ابی طالبؑ میرے آگے آگے ہوں گے۔ اُن کے سر پر نور کا تاج ہوگا جو تمام اہلِ محشر کے لیے چمک رہا ہوگا۔ اس تاج کے ۷۰ کونے ہوں گے اور ہر کونہ آسمان پر چمکتے ہوئے ستارے کی مانند ہوگا۔ آپؑ کے ہاتھ میں لوائے حمد کا پرچم ہوگا اور آپؑ قیامت کے دن ندا دیں گے: لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔ آپؑ فرشتوں کے جس گروہ کے قریب سے گزریں گے وہ کہہ رہا ہوگا یہ نبی مُرسل ہے اور جب آپؑ کسی نبیؑ کے قریب سے گزریں گے تو وہ کہہ رہا ہوگا یہ ملکِ مقرب ہے۔ پھر عرش کے وسط سے منادی آواز دے گا:

ed by www.ziaraat.com

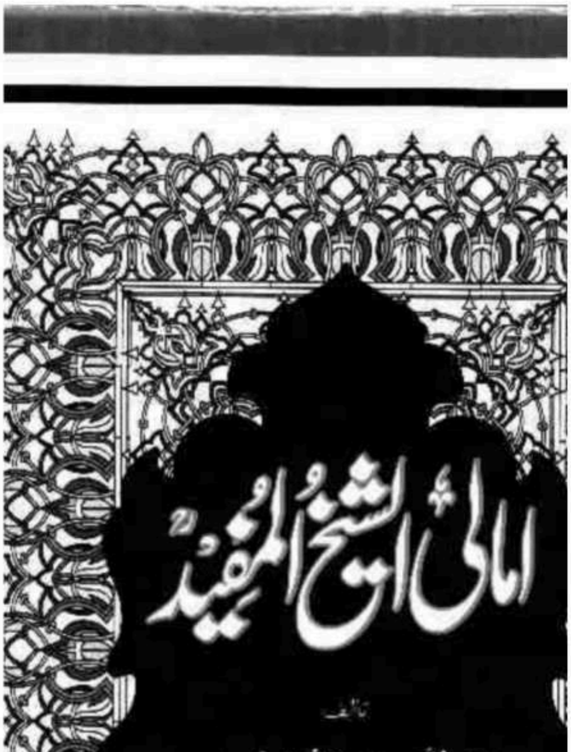

باب سوئم:

کلمہ کے متعلق شیعوں کے

اعتراضات اوران کے جوابات

اعتراض۔ ۱:

اہل تشیع کہتے ہیں، حضور ﷺ کے بعد ولایت، امامت اور خلافت کا سلسلہ شروع ہوتا ہے، لہٰذا ہم کلمہ میں...... علی ولی اللہ...... کے الفاظ بڑھا کر یہ بات ظاہر کرتے ہیں کہ اب نبوت کا سلسلہ ختم اور ولایت علی رضی اللہ عنہ کا دور شروع ہو گیا ہے۔

جواب: اگر کلمہ میں ولایت یا امامت کا ذکر ضروری ہے تو ہر امام کے زمانے میں جدا جدا امام کا اسم گرامی کلمہ میں ہونا ضروری ہے اور ہر دور میں شیعوں کا کلمہ جدا جدا ہونا چاہیئے تھا، مگر ایسا نہیں ہے۔

مثال: اگر شیعہ حضرات کی بات تسلیم کی جائے تو پھر علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ کے زمانہ خلافت میں کلمہ اس طرح ہونا چاہیئے تھا...... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ وصی رسول اللہ و خلیفۃ رسول اللہ...... مگر ایسا نہیں ہے۔ پھر حضرت حسین رضی اللہ عنہ کے دور میں اس طرح ہونا چاہیئے...... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ حسین ولی اللہ...... وغیرہ وغیرہ اور اس وقت کے شیعہ حضرات کو چاہیئے کہ وہ کلمہ میں امام مہدی کا نام لیں کیونکہ ان کے مذکورہ عقیدے کے مطابق اب ان کی امامت کا دور ہے تو اس طرح کلمہ میں تمام اماموں کے نام آنے چاہئیں صرف علی ولی اللہ کیوں ؟ کیا دوسرے امام شیعوں کے عقیدے میں منصوص من اللہ نہیں ہیں؟ یا شیعہ دوسرے اماموں کی ولایت کے منکر ہیں؟ جو کلمہ میں ان کے نام نہیں لیتے۔

اعتراض۔۲:

شیعہ کہتے ہیں ہمیں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے محبت ہے، اس وجہ سے ان کا نام کلمہ میں ملاتے ہیں اور سنی مذہب والوں کو مولا علی سے دشمنی ہے اس وجہ سے وہ ان کا نام کلمہ میں برداشت نہیں کرتے۔

جواب: حضرت علی رضی اللہ عنہ کی محبت ہم سب سنی مسلمانوں کے ایمان کا حصہ ہے، لیکن کلمہ کی بات اپنی جگہ ہے، کلمہ وہی پڑھا جائے گا جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے پڑھایا، اگر شیعوں کے قول کے مطابق محبوب کا نام کلمہ میں لینا ضروری ہے تو پھر دوسرے امام کیا محبوب نہیں ہیں؟ ان کی اولاد محبوب نہیں ہے؟ ان کے نام بھی کلمہ میں ذکر کریں اور اچھی طرح محبت ظاہر کریں۔ اس طرح تیسرے امام، اور چوتھے امام، بلکہ بارھویں امام تک سب کے نام لیئے جائیں۔ پھر کلمہ جتنا بھی لمبا ہو جائے۔

اعتراض۔۳:

لا اله الا الله محمد رسول الله...... تو منافق بھی پڑھتے تھے اس لئے یہ کلمہ ایمان کی دلیل نہیں ہے اور مومن اور منافق کی تمیز کے لئے کلمہ میں مزید تین حصوں کا اضافہ کیا گیا یعنی علی ولی اللہ الخ اور اس کلمہ سے نفاق کا مکمل طور پر خاتمہ ہو جاتا ہے۔

جواب: ❶ اگر یہ کلمہ ایمان کی دلیل نہیں ہے اور اس کلمہ سے مومن اور منافق کی تمیز بھی نہیں ہوتی تو پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وسلم اور حضرت علی رضی اللہ عنہ نے یہ کلمہ کیوں پڑھایا؟ اور حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے کیوں فرمایا کہ مرتے وقت اس کلمہ کی تلقین کرو؟ کیا ان مذکورہ حضرات نے (نعوذ باللہ) منافقت کی تعلیم دی۔

❷ اگر مسلمانوں کا دو حصوں والا کلمہ ایمان کی دلیل نہیں ہے، کیونکہ منافق دل میں انکار کرتے ہوئے زبان پر کلمہ جاری کر سکتا ہے تو کیا وہی منافق دل میں انکار کرتے ہوئے زبان سے کلمہ میں علی ولی اللہ وصی رسول اللہ وخلیفتہ بلافصل نہیں پڑھ سکتا؟ یوں پھر تمہارے کلمہ کے ساتھ بھی منافقت سے چھٹکارا نہ رہا؟ تو اس سے براءت کا کیا ثبوت ہے؟

اعتراض۔۴:

جب سنی بھی حضرت علی رضی اللہ عنہ کو اللہ کا ولی مانتے ہیں تو پھر وہ شیعوں کے کلمہ پر اعتراض کیوں کرتے ہیں؟

جواب: اللہ کا ولی ہونا الگ بات ہے اور ان الفاظ کو کلمہ کا حصہ بنانا دوسری بات ہے، جس طرح حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اللہ کے ولی ہیں، لیکن کلمہ میں اس بات کا ذکر نہیں ہے اسی طرح حضرت عمر فاروق رضی اللہ عنہ، بھی اللہ کے ولی ہیں، لیکن کلمہ میں ان کا بھی ذکر نہیں ہے۔ حضرت عباس رضی اللہ عنہ، حضرت حمزہ رضی اللہ عنہ، حضرت عقیل رضی اللہ عنہ اور حضرت جعفر طیار رضی اللہ عنہ وغیرہ ہم سب حضرات اللہ کے پیارے اور سچے ولی ہیں، لیکن کلمہ میں کسی کی ولایت کا ذکر نہیں ہے۔ پس شیعہ حضرات! حضرت علی رضی اللہ عنہ بھی اللہ کے برگزیدہ ولی ہیں، جس میں کوئی شک نہیں، لیکن کلمہ میں اس چیز کا ذکر نہیں۔ کلمہ صرف وہی پڑھا اور پڑھایا جائے گا جو اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے پڑھایا اور خود حضرت علی رضی اللہ عنہ نے بھی پڑھا۔

اعتراض۔۵:

سنیوں کا کلمہ قرآن میں ایک جگہ لکھا ہوا موجود نہیں ہے، بلکہ لا الہ الا اللہ سورہ محمد میں ہے اور محمد رسول اللہ سورہ فتح میں ہے؟

جواب: ❶ اہل تشیع خود بھی اپنے کلمہ میں دونوں حصے پڑھتے ہیں پھر اس پر اعتراض کیوں؟ یہ تو اپنے اوپر اعتراض ہوا۔

❷ ہم مسلمانوں کے کلمہ کے پہلے حصے میں خدا کی توحید اور دوسرے حصے میں حضور ﷺ کی رسالت کا ذکر ہے اور دونوں حصے جدا جدا طور پر اسی ترتیب کے ساتھ قرآن مجید میں موجود ہیں۔ شیعہ بھی اپنے کلمہ کے باقی تین حصے قرآن پاک میں جدا جدا مقامات پر ہی دکھلا دیں؟

اعتراض۔٦:

آیت:

﴿اِنَّمَا وَلِيُّكُمُ اللّٰهُ وَ رَسُوْلُهٗ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا...... الخ﴾

"یعنی تمہارے ولی صرف اللہ اور اس کے رسول اور وہ لوگ ہیں جو ایمان لائے......الخ"۔

اس آیت سے ثابت ہوا کہ اللہ تعالیٰ بھی ہمارے ولی (حاکم) ہیں اور حضور ﷺ بھی ہمارے ولی (حاکم) ہیں اور علی رضی اللہ عنہ بھی ولی ہیں۔ لہٰذا ہم قرآن کے فرمان کے مطابق کلمہ میں اپنے عقیدے کا اظہار کرتے ہیں اور علی ولی اللہ پڑھتے ہیں۔ (رسالہ اثبات علی ولی اللہ فی کلمہ طیبہ ص ١٨)

جواب: ❶ اس آیت مبارکہ کا ترجمہ ہے، "تمہارے دوست (یعنی محبت کے لائق) صرف اللہ اور اس کا رسول اور وہ مومن ہیں جو نماز قائم کرتے ہیں اور زکوٰۃ ادا کرتے ہیں اور عاجزی کرتے ہیں"۔ جب کہ اس سے پہلے والی آیات میں غیر مسلموں کی دوستی سے منع کیا گیا ہے۔

غور سے ملاحظہ فرمائیں کہ اس آیت میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ کے

بعد جن مومنوں کو ہمارا ولی قرار دیا گیا ہے ان کے لئے چھ مرتبہ جمع کے الفاظ استعمال فرمائے گئے ہیں والذین، آمنو، الذین، یقیمون، یؤتون، ھم، راکعون۔

یقینی طور پر معلوم ہوا کہ اللہ اور اس کے رسول کے بعد ہمارے ولی بہت سے ہیں ایک ہی نہیں پھر ان میں صرف ایک حضرت علی رضی اللہ عنہ کو مراد لینا کہاں کا انصاف ہوگا؟

❷ اور اس آیت میں ولی اللہ کا لفظ بھی نہیں ہے بلکہ...... ولیکم ...... ہے، یعنی تمہارے ولی، پھر شیعہ ولی اللہ کیوں پڑھتے ہیں اور کیسے کہتے ہیں کہ اس آیت سے ولی اللہ ثابت ہو رہا ہے۔

❸ اس آیت میں ولی کا معنی شیعوں نے حاکم کیا ہے، ملاحظہ فرمائیں، ترجمہ مقبول وغیرہ یوں پھر ''علی ولی اللہ'' کا معنی ہوگا ''علیؓ اللہ تعالیٰ کے حاکم ہیں'' (نعوذ باللہ من شر ذالك)

❹ اس آیت میں نہ تو حضرت علی رضی اللہ عنہ کا اسمِ گرامی موجود ہے اور نہ ہی ولی اللہ کا لفظ ہے۔ اس لئے کلمہ میں...... علی ولی اللہ...... کے لفظ کے لئے اس کو دلیل بنانا کھلی جہالت اور دجل وفریب ہوگا۔

اعتراض۔ ۷:

سنی چھ کلمے کیوں پڑھتے ہیں؟ یہ کہاں سے ثابت ہیں؟

جواب: عربی میں بامعنی لفظ کو کلمہ کہتے ہیں، مثال......لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر اور بسم اللہ ......وغیرہ یہ سب کلمے ہیں، صرف سنی ہی کیا شیعہ بھی ایسے بہت سے کلمات پڑھتے ہیں، لیکن یہاں زیرِ بحث وہ کلمہ ہے جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کسی کو مسلمان کرتے وقت پڑھوایا کرتے تھے اور وہ کلمہ وہی ہے جس میں صرف توحید اور رسالت کا اقرار ہے اور کسی چیز کا ذکر نہیں اور یہ کلمہ

اوّل کلمہ ہے جسے کلمہ طیبہ کہتے ہیں اور اسلام کا مدار اسی پر ہے۔ یہی کلمہ اسلام اور کفر کے درمیان امتیاز کرنے والا ہے۔ لہٰذا یہ متعین الفاظ کے ساتھ ثابت ہے جس میں کسی کمی بیشی کا تصور نہیں کیا جاسکتا۔ اس کے علاوہ جتنے کلمات خیر ہوں وہ کہتے اور پڑھتے ہیں لیکن اسے بدلنے کی کوشش نہ کریں۔

باب چہارم:

شیعوں کا اپنے کلمہ کے اثبات کیلئے شیعہ کتب سے استدلال اوران کارد

روایت نمبرا: قرآن مجید کی آیت:

﴿﴿اِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهٗ﴾﴾

(سورۃ فاطر پ۲۲)

کی تفسیر میں حصرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے کہ مومن کا کلمہ......لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله و خلیفته رسول الله......ہے۔

(تفسیر قمی ص۲۰۸، تفسیر برہان ج۳ ص۳۵۸)

جواب۔۱: یہ کلمہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی تعلیمات کے خلاف ہے۔ کیونکہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی مبارک میں کبھی یہ کلمہ نہیں پڑھایا، بلکہ خود حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ کا فرمان ہے:

لَا تَقْبَلوا عَلَيْنَا حَدِيْثاً الامَاوَافَقَ الْقُرآنَ وَالسُّنَّةَ۔

(رجال کشی ص۲۲۴)

''ہماری صرف وہ حدیث قبول کرو جوقرآن اور سنت کے موافق ہو اورقرآن وسنت کے موافق اہلسنّت والاکلمہ ہے۔

جواب۔۲: اس میں شیعہ کے کلمہ کے باقی دوحصے......وصی رسول الله......اور......خلیفۃ بلافصل......بھی نہیں ہیں۔ لہٰذا دلیل نامکمل ہے۔

جواب۔۳: یہ روایت تفسیر قمی اور برہان دونوں میں بغیر سند کے مذکور ہے، جب کہ عقائد اور کلمہ کا تعلق دلائلِ قطعیہ سے ہوتا ہے اور یہ روایت ضعیف تو کیا سرے سے ہی

٥ ـ وعنه، عن أحمد بن محمّد، عن علي بن الحكم، عن سيف بن عـميرة، عـر حسّان، عن هاشم بن عمّار، يرفعه في قوله: ﴿أَفَمَن زُيِّنَ لَهُ سُوءُ عَمَلِهِ فَرَآهُ حَسَناً فَإِنَّ الل يُضِلُّ مَنْ يَشَاءُ وَيَهْدِي مَنْ يَشَاءُ فَلاَ تَذْهَبْ نَفْسُكَ عَلَيْهِمْ حَسَرَاتٍ إِنَّ اللهَ عَلِيمٌ بِمَا يَصْنَعُونَ﴾ قال نزلت في زريق وحبتر.(١)

قال عليّ بن إبراهيم: ثمّ احتجّ عزّ وجلّ على الزنادقة والدهريّة، فقال:

﴿وَاللهُ الَّذِي أَرْسَلَ الرِّيَاحَ فَتُثِيرُ سَحَاباً فَسُقْنَاهُ إِلَى بَلَدٍ مَيِّتٍ﴾ «٩»

وهو الّذي لا نبات فيه ﴿فَأَحْيَيْنَا بِهِ الأَرْضَ بَعْدَ مَوْتِهَا﴾ أي بالمطر. ثمّ قال: ﴿كَذَلِكَ النُّشُورُ﴾(٢)

وقوله: **﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ «١٠»**

قال: كلمة الإخلاص، والإقرار بما جاء من عند الله من الفرائض، والولاية ترفع العمل الصالح إلى الله.(٣)

٦ ـ وعن الصّادقعليه السلام أنّه قال: الكلم الطيّب قـول المـؤمن: لا إله إلّا الله محمّد رسول الله، عليّ وليّ الله وخليفة رسول الله. وقال: والعمل الصالح الإعتقاد بالقلب أنّ هذا هو الحقّ من عند الله لا شكّ فيه من ربّ العالمين.(٤)

٧ ـ وفي رواية أبي الجارود، عن أبي جعفرعليه السلام قال: قال: رسول الله صلى الله عليه وآله:

إنّ لكلّ قول مصداقاً من عمل يصدّقه أو يكذّبه، فإذا قال ابن آدم وصدّق قول بعمله رُفع قوله بعمله إلى الله، وإذا قال وخالف عمله قوله رُدّ قوله على عمل الخبيث وهوىٰ به في النار.(٥)

---

(١) عنه البرهان: ٥٣٨/٤ ح١، ونور الثقلين: ١٣٤/٦ ح٢٩.
(٢) عنه البرهان: ٥٣٩/٤ ح٢.
(٣) عنه البحار: ٦٤/٦٩ ح١٠، والبرهان: ٥٤١/٤ ح٦.
(٤) عنه البرهان: ٥٤١/٤ ح٧.
(٥) عنه البحار: ٦٤/٦٩ ذح١٠، والبرهان: ٥٤١/٤ ح٨.

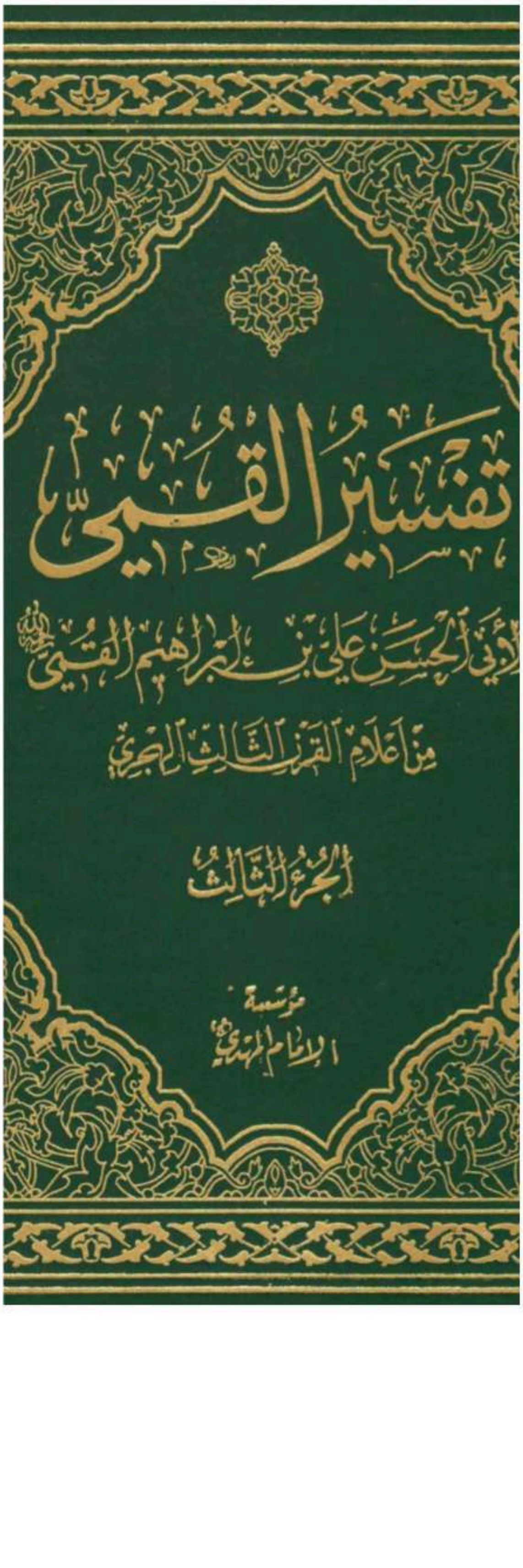

٢ ـ وعن الرضا ﷺ، في قوله تعالى: ﴿**إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ**﴾، قال: «الكلمُ الطيّب هو قول المؤمن: لا إلٰه إلاّ الله، محمّد

(١) سورة الزمر، الآيتان: ١٧ ـ ١٨.
(٢) الاحتجاج ص ٤٥٣.
(٣) الكافي ج ٨ ص ٢١٨ ح ٢٦٨.
(٤) تفسير القمي ج ٢ ص ١٨٢.
(٥) الكافي ج ١: ص ٣٥٦ ح ٨٥.

رسول الله، عليّ وليّ الله وخليفته حقّاً، وخُلفاؤه خُلفاء الله. والعَمل الصالح يرفعه إليه، فهو دليله، وعمله: اعتقاده الذي في قلبه بأنّ الكلام صحيح كما قلته بلساني»[١].

٣ ـ **الطَبْرِسِيّ، في الاحتجاج**: عن الأصبغ بن نُباتة، عن أمير المؤمنين ﷺ، وقد سأله ابن الكوّاء، قال: يا أمير المؤمنين، كم بين مَوضِع قدَمك إلى عرش ربّك؟ قال: «ثَكَلَتْكَ أُمّك ـ يابن الكوّاء ـ اسأل مُتعلّماً، ولا تسأل مُتَعنّتاً، من مَوضِع قَدَمي إلى عرش ربّي أن يقول قائل مُخلصاً: لا إلٰه إلاّ الله». قال: يا أمير المؤمنين، فما ثواب من قال: لا إلٰه إلاّ الله؟ قال: «من قال: لا إلٰه إلاّ الله، مخلصاً، طُمِست ذُنوبه كما يُطمَس الحرَف الأسود من الرَّقّ الأبيض. فإذا قال ثانيةً: لا إلٰه إلاّ الله، مُخْلِصاً، خُرِقت أبواب السماوات وصفوف الملائكة، حتّى تقول الملائكة بعضها لبعض: اخشَعوا لعظمة الله. فإذا قال ثالثةً مُخلِصاً، لم تُنَهنَه[٢] دون العرش، فيقول الجليل: اسكُني، فوعزّتي وجلالي لأغفِرَنَّ لقائلك بما كان فيه» ثمّ تلا هذه الآية: ﴿**إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ**﴾ يعني إذا كان عمَلُه خالِصاً ارتفع قوله وكلامه[٣].

٤ ـ **الشيخ، في مجالسه، قال**: أخبرنا جماعة، عن أبي المفضّل، قال: حدّثنا أبو نصْر اللّيث بن محمّد بن اللّيْث العَنْبَريّ إملاءً من أصل كتابه، قال: حدّثنا أحمد بن عبد الصَمَد بن مُزاحِم الهَرَويّ سنة إحدى وستّين ومأتين، قال: حدّثني خالي أبو الصَّلْت عبد السلام بن صالح الهَرَويّ، قال: كنت مع الرضا ﷺ لمّا دخَل نَيسابور، وهو راكب بَغْلَة شَهْباء، وقد خرَج علماء نيسابور في استقباله، فلمّا صاروا إلى المَرْبَعَة[٤] تعلّقوا بلِجام بغلَتِه، وقالوا: يابن رسول الله، بحقّ آبائك الطاهرين حدّثنا عن آبائك صلوات الله عليهم أجمعين. فأخرَج رأسه من الهَوْدَج، وعليه مِطْرَف[٥] خَزّ، فقال: «حدّثني أبي موسىٰ بن جعفر، عن أبيه جعفر بن محمّد، عن أبيه محمّد بن عليّ، عن أبيه عليّ بن الحسين، عن أبيه الحسين سيّد

(١) تأويل الآيات ج ٢ ص ٤٧٩ ح ٤، تنبيه الخواطر ج ٢ ص ١٠٩.
(٢) النَّهْنَهة: الكَفّ، وفي حديث وائل: «لقد ابتدَرَها اثنا عَشَر مَلَكاً، فما نَهْنَهَها شيءٌ دون العَرْش» أي ما مَنَعها وكفّها عن الوصول إليه. «لسان العرب مادة نهنه».
(٣) الاحتجاج: ص ٢٥٩.
(٤) المربعة والمرتبع والمتربع: الموضع الذي ينزل فيه أيام الربيع «لسان العرب مادة ربع».

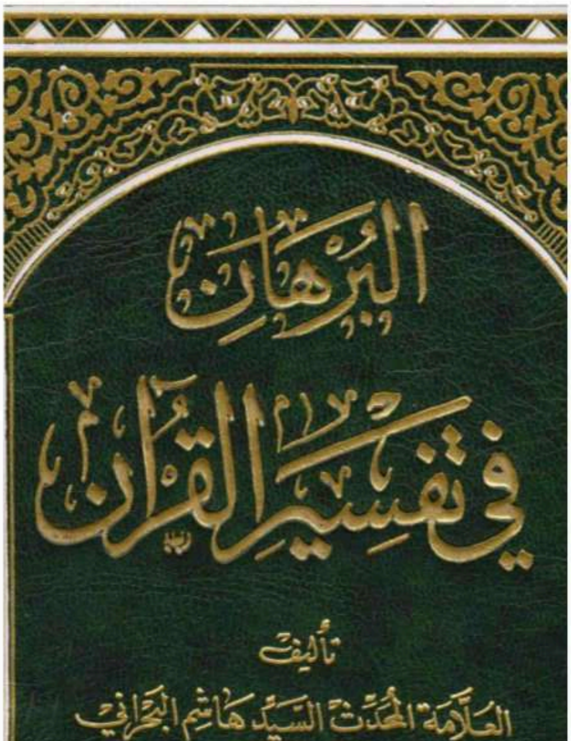

بے سند سے ہے۔

روایت نمبر۔۲: حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ مومن کا کلمہ...... لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ علی ولی اللہ...... ہے۔(تفسیر برہان ج ۳ ص ۳۵۸)

جواب: یہ روایت بھی البرہان فی تفسیر القرآن تالیف سید ہاشم بحرانی (متوفی ۱۱۰۹ھ) میں بلا سند درج ہے اور ایسی بے سند اور روایت کو کلمہ جیسی بنیادی چیز میں کیا دخل؟ نیز اس میں وصی رسول اللہ اور خلیفتہٗ بلافصل کے الفاظ بھی موجود نہیں ہیں۔لہٰذا شیعہ کا کلمہ پھر بھی نامکمل ہے۔

روایت نمبر۔۳: حضرت امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا ہے جب اللہ تعالیٰ نے آسمانوں اور زمین کو پیدا فرمایا تو منادی دینے والے فرشتے کو حکم فرمایا تین دفعہ یہ نداء لگاؤ......اشھد ان لا الہ الا اللہ...... پھر تین دفعہ یہ نداء لگاؤ......اشھد ان محمد رسول اللہ...... پھر تین دفعہ یہ نداء لگاؤ......اشھد ان امیر المومنین علی ولی اللہ۔(اصول کافی کتاب الحجۃ)

جواب: کلمہ کے اثبات کے لئے دلیل قطعی کا ہونا ضروری ہے اور اس روایت میں ایک راوی سہل بن زیاد خود شیعوں کے ہاں ضعیف ہے، دیکھئے انہی کی کتاب میں مذکور ہے......سھل بن زیاد کان ضعیفا فی الحدیث۔ (فہرست اسماء مصنفی الشیعۃ المعروف رجال النجاشی ص ۱۳۲ قم ایران) (سہل بن زیاد حدیث میں ضعیف تھا۔

دوسرا راوی سنان بن طریف مجہول ہے۔

(دیکھئے تنقیح المقال فی علم الرجال ج ۲ ص ۷۰ نجف عراق)

روایت نمبر۔۴: حضرت جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ فطرت سے مراد توحید کی گواہی اور محمد رسول اللہ اور علی امیر المومنین کی گواہی ہے۔(برہان)

٢ ـ وعن الرضا عليه السلام، في قوله تعالى: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾، قال: «الكلمُ الطيّب هو قول المؤمن: لا إلٰه إلاّ الله، محمّد

(١) سورة الزمر، الآيتان: ١٧ ـ ١٨.
(٢) الاحتجاج ص ٤٥٣.
(٣) الكافي ج ٨ ص ٢١٨ ح ٢٦٨.
(٤) تفسير القمي ج ٢ ص ١٨٢.
(٥) الكافي ج ١: ص ٣٥٦ ح ٨٥.

رسول الله، عليّ وليّ الله وخليفته حقّاً، وخُلفاؤه خُلفاء الله. والعَمل الصالح يرفعه إليه، فهو دليله، وعمله: اعتقاده الذي في قلبه بأنّ الكلام صحيح كما قلته بلساني»[١].

٣ ـ **الطَبْرِسِيّ، في الاحتجاج**: عن الأصبغ بن نُباتة، عن أمير المؤمنين عليه السلام، وقد سأله ابن الكوّاء، قال: يا أمير المؤمنين، كم بين مَوضِع قدَمك إلى عرش ربّك؟ قال: «ثَكَلَتْكَ أُمّك ـ يابن الكوّاء ـ اسأل مُتعلّماً، ولا تسأل مُتَعنّتاً، من مَوضِع قَدَمي إلى عرش ربّي أن يقول قائل مُخلصاً: لا إلٰه إلاّ الله». قال: يا أمير المؤمنين، فما ثواب من قال: لا إلٰه إلاّ الله؟ قال: «من قال: لا إلٰه إلاّ الله، مخلصاً، طُمِست ذُنوبه كما يُطمَس الحرَف الأسود من الرَّقّ الأبيض. فإذا قال ثانيةً: لا إلٰه إلاّ الله، مُخْلِصاً، خُرِقت أبواب السماوات وصفوف الملائكة، حتّى تقول الملائكة بعضها لبعض: اخشَعوا لعظمة الله. فإذا قال ثالثةً مُخلِصاً، لم تُنَهنَه[٢] دون العرش، فيقول الجليل: اسكُني، فوعزّتي وجلالي لأغفِرَنَّ لقائلك بما كان فيه» ثمّ تلا هذه الآية: ﴿إِلَيْهِ يَصْعَدُ الْكَلِمُ الطَّيِّبُ وَالْعَمَلُ الصَّالِحُ يَرْفَعُهُ﴾ يعني إذا كان عمَله خالِصاً ارتفع قوله وكلامه[٣].

٤ ـ **الشيخ، في مجالسه، قال**: أخبرنا جماعة، عن أبي المفضّل، قال: حدّثنا أبو نصْر اللّيث بن محمّد بن اللّيْث العَنْبَريّ إملاءً من أصل كتابه، قال: حدّثنا أحمد بن عبد الصَمَد بن مُزاحِم الهَرَويّ سنة إحدى وستّين ومأتين، قال: حدّثني خالي أبو الصَّلْت عبد السلام بن صالح الهَرَويّ، قال: كنت مع الرضا عليه السلام لمّا دخَل نَيسابور، وهو راكب بَغْلَة شَهْباء، وقد خرَج علماء نيسابور في استقباله، فلمّا صاروا إلى المَرْبَعَة[٤] تعلّقوا بلِجام بغلَتِه، وقالوا: يابن رسول الله، بحقّ آبائك الطاهرين حدّثنا عن آبائك صلوات الله عليهم أجمعين. فأخرَج رأسه من الهَوْدَج، وعليه مِطْرَف[٥] خزّ، فقال: «حدّثني أبي موسىٰ بن جعفر، عن أبيه جعفر بن محمّد، عن أبيه محمّد بن عليّ، عن أبيه عليّ بن الحسين، عن أبيه الحسين سيّد

(١) تأويل الآيات ج ٢ ص ٤٧٩ ح ٤، تنبيه الخواطر ج ٢ ص ١٠٩.
(٢) النَّهْنَهة: الكَفّ، وفي حديث وائل: «لقد ابتدَرَها اثنا عَشَر مَلَكاً، فما نَهْنَهَها شيءٌ دون العَرْش» أي ما مَنَعها وكفّها عن الوصول إليه. «لسان العرب مادة نهنه».
(٣) الاحتجاج: ص ٢٥٩.
(٤) المربعة والمرتبع والمتربع: الموضع الذي ينزل فيه أيام الربيع «لسان العرب مادة ربع».

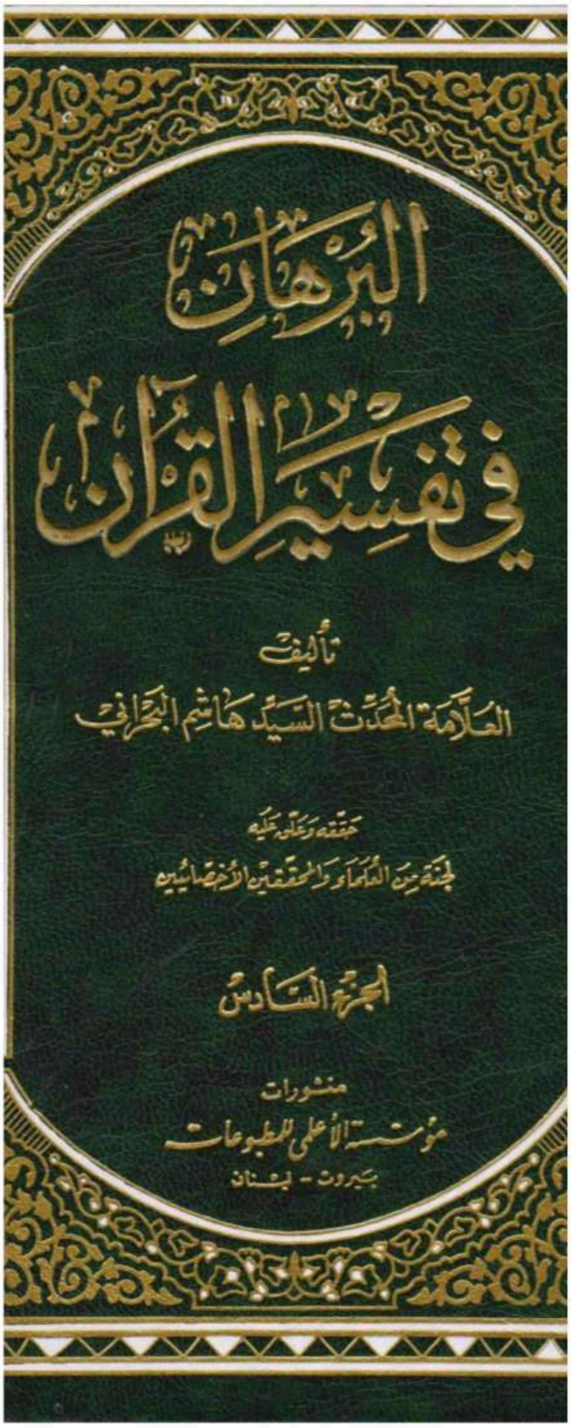

٣ - أَحْمَدُ بْنُ إِدْرِيسَ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى؛ ومُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَدِيدٍ، عَنْ مُرَازِمٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: قَالَ اللهُ تَبَارَكَ وتَعَالَى: يَا مُحَمَّدُ: إِنِّي خَلَقْتُكَ وعَلِيّاً نُوراً يَعْنِي رُوحاً بِلَا بَدَنٍ قَبْلَ أَنْ أَخْلُقَ سَمَاوَاتِي وأَرْضِي وعَرْشِي وبَحْرِي فَلَمْ تَزَلْ تُهَلِّلُنِي وتُمَجِّدُنِي، ثُمَّ جَمَعْتُ رُوحَيْكُمَا فَجَعَلْتُهُمَا وَاحِدَةً، فَكَانَتْ تُمَجِّدُنِي وتُقَدِّسُنِي وتُهَلِّلُنِي، ثُمَّ قَسَمْتُهَا ثِنْتَيْنِ وقَسَمْتُ الثِّنْتَيْنِ ثِنْتَيْنِ فَصَارَتْ أَرْبَعَةً مُحَمَّدٌ وَاحِدٌ وعَلِيٌّ وَاحِدٌ والْحَسَنُ والْحُسَيْنُ ثِنْتَانِ، ثُمَّ خَلَقَ اللهُ فَاطِمَةَ مِنْ نُورٍ ابْتَدَأَهَا رُوحاً بِلَا بَدَنٍ، ثُمَّ مَسَحَنَا بِيَمِينِهِ فَأَفْضَى نُورَهُ فِينَا.

٤ - أَحْمَدُ عَنِ الْحُسَيْنِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْفُضَيْلِ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام يَقُولُ: أَوْحَى اللهُ تَعَالَى إِلَى مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله: أَنِّي خَلَقْتُكَ ولَمْ تَكُ شَيْئاً، ونَفَخْتُ فِيكَ مِنْ رُوحِي كَرَامَةً مِنِّي أَكْرَمْتُكَ بِهَا حِينَ أَوْجَبْتُ لَكَ الطَّاعَةَ عَلَى خَلْقِي جَمِيعاً، فَمَنْ أَطَاعَكَ فَقَدْ أَطَاعَنِي ومَنْ عَصَاكَ فَقَدْ عَصَانِي وأَوْجَبْتُ ذَلِكَ فِي عَلِيٍّ وفِي نَسْلِهِ، مِمَّنِ اخْتَصَصْتُهُ مِنْهُمْ لِنَفْسِي.

٥ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ أَبِي الْفَضْلِ عَبْدِ اللهِ بْنِ إِدْرِيسَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِنَانٍ قَالَ: كُنْتُ عِنْدَ أَبِي جَعْفَرٍ الثَّانِي عليه السلام فَأَجْرَيْتُ اخْتِلَافَ الشِّيعَةِ، فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وتَعَالَى لَمْ يَزَلْ مُتَفَرِّداً بِوَحْدَانِيَّتِهِ، ثُمَّ خَلَقَ مُحَمَّداً وعَلِيّاً وفَاطِمَةَ، فَمَكَثُوا أَلْفَ دَهْرٍ، ثُمَّ خَلَقَ جَمِيعَ الْأَشْيَاءِ، فَأَشْهَدَهُمْ خَلْقَهَا وأَجْرَى طَاعَتَهُمْ عَلَيْهَا وفَوَّضَ أُمُورَهَا إِلَيْهِمْ، فَهُمْ يُحِلُّونَ مَا يَشَاؤُونَ ويُحَرِّمُونَ مَا يَشَاؤُونَ ولَنْ يَشَاؤُوا إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللهُ تَبَارَكَ وتَعَالَى، ثُمَّ قَالَ: يَا مُحَمَّدُ: هَذِهِ الدِّيَانَةُ الَّتِي مَنْ تَقَدَّمَهَا مَرَقَ ومَنْ تَخَلَّفَ عَنْهَا مَحَقَ، ومَنْ لَزِمَهَا لَحِقَ، خُذْهَا إِلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ.

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ ابْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ صَالِحِ بْنِ سَهْلٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام، أَنَّ بَعْضَ قُرَيْشٍ قَالَ لِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: بِأَيِّ شَيْءٍ سَبَقْتَ الْأَنْبِيَاءَ وأَنْتَ بُعِثْتَ آخِرَهُمْ وخَاتَمَهُمْ؟ قَالَ: إِنِّي كُنْتُ أَوَّلَ مَنْ آمَنَ بِرَبِّي، وأَوَّلَ مَنْ أَجَابَ حِينَ أَخَذَ اللهُ مِيثَاقَ النَّبِيِّينَ. ﴿وَأَشْهَدَهُمْ عَلَىٰٓ أَنفُسِهِمْ أَلَسْتُ بِرَبِّكُمْ قَالُواْ بَلَىٰ﴾ [الأعراف: ١٧٢]، فَسَبَقْتُهُمْ بِالْإِقْرَارِ بِاللهِ.

٧ - عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيِّ بْنِ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ حَمَّادٍ، عَنِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: كَيْفَ كُنْتُمْ حَيْثُ كُنْتُمْ فِي الْأَظِلَّةِ؟ فَقَالَ: يَا مُفَضَّلُ كُنَّا عِنْدَ رَبِّنَا لَيْسَ عِنْدَهُ أَحَدٌ غَيْرُنَا، فِي ظُلَّةٍ خَضْرَاءَ، نُسَبِّحُهُ ونُقَدِّسُهُ ونُهَلِّلُهُ ونُمَجِّدُهُ، ومَا مِنْ مَلَكٍ مُقَرَّبٍ ولَا ذِي رُوحٍ غَيْرُنَا حَتَّى بَدَا لَهُ فِي خَلْقِ الْأَشْيَاءِ، فَخَلَقَ مَا شَاءَ كَيْفَ شَاءَ مِنَ الْمَلَائِكَةِ وغَيْرِهِمْ، ثُمَّ أَنْهَى عِلْمَ ذَلِكَ إِلَيْنَا.

٨ - سَهْلُ بْنُ زِيَادٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْوَلِيدِ قَالَ: سَمِعْتُ يُونُسَ بْنَ يَعْقُوبَ، عَنْ سِنَانِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: قَالَ: إِنَّا أَوَّلُ أَهْلِ بَيْتٍ نَوَّهَ اللهُ بِأَسْمَائِنَا. إِنَّهُ لَمَّا خَلَقَ السَّمَاوَاتِ والْأَرْضَ أَمَرَ مُنَادِياً فَنَادَى: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ - ثَلَاثاً - أَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ - ثَلَاثاً - أَشْهَدُ أَنَّ عَلِيّاً أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ حَقّاً - ثَلَاثاً.

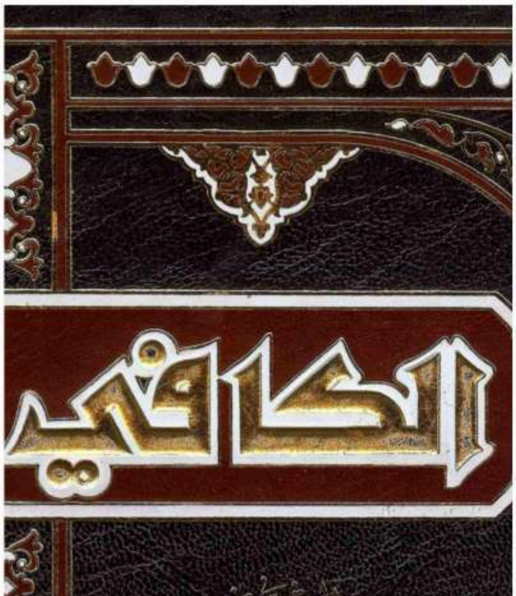

أبوعبدالرحمٰن محمّد بن أحمد الزعفرانيّ عن القاسم بن محمّد عنه به.

[٤٨٩]

سليمان مولىٰ طِرْبال

روى عن جعفر بن محمّد عليه السلام، ذكره ابن نوح.

له نوادر عنه روى عنه عَبّاد بن يعقوب الأسَدِيّ، قال ابن نوح: حدّثنا محمّد بن محمّد قال: حدّثنا عليّ بن العبّاس و محمّد بن الحسين و محمّد بن القاسم قالوا: حدّثنا عَبّاد بن يعقوب الأسَدِيّ عن سليمان مولى طِرْبال بنوادره.

[٤٩٠]

سهل بن زياد

أبوسعيد الآدَمِيّ الرازيّ كان ضعيفاً في الحديث، غير معتمد فيه. و كان أحمد بن محمّد بن عيسىٰ يشهد عليه بالغلوّ و الكذب و أخرجه من قم إلى الريّ و كان يسكنها، و قد كاتب أبا محمّد العسكريّ عليه السلام على يد محمّد بن عبدالحميد العطّار للنصف من شهر ربيع الآخر سنة خمس و خمسين ومائتين. ذكر ذلك أحمد بن عليّ بن نوح و أحمد بن الحسين رحمهماالله.

له كتاب التوحيد، رواه أبوالحسن العبّاس بن أحمد بن الفضل بن محمّد الهاشميّ الصالحيّ عن أبيه عن أبي سعيد الآدَمِيّ.

و له كتاب النوادر، أخبرناه محمّد بن محمّد قال: حدّثنا جعفر بن محمّد، عن محمّد بن يعقوب قال: حدّثنا عليّ بن محمّد، عن سهل بن زياد، و رواه عنه جماعة.

[٤٩١]

سهل بن الهُرْمُزان

قمّيّ، ثقة، قليل الحديث له كتاب نوادر. أخبرنا محمّد بن محمّد و غيره، عن الحسن بن حمزة قال: حدّثنا ابن بُطّة، عن الحسن بن عليّ الزيتونيّ، عنه.

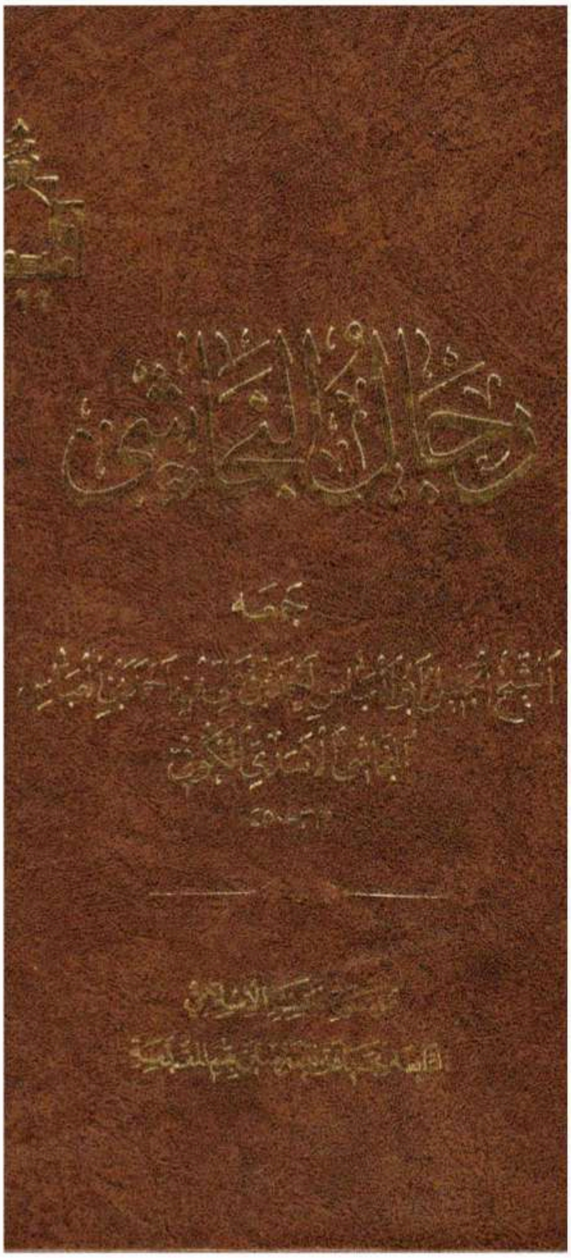

[١٠٣٤٦]

٧٨٥ ـ سنان بن طريف

[الترجمة :]

عدّه الشيخ[٣] تارة من أصحاب الصادق عليه السلام مضيفاً إلى ما فـي

---

(١) لم يرد في رجال الشيخ رحمه الله لفظ : الكوفي . . ولكن جاء في جامع الرواة ومجمع الرجال . . وغيرهما نقلاً عن رجال الشيخ رحمه الله . . فراجع .

(٢) رجال الشيخ الطوسي رحمه الله : ٢١٣ برقم ١٨٤ [وفي طبعة جماعة المدرسين : ٢٢١ برقم (٢٩٤٦)] .

وذكره في مجمع الرجال ١٧٢/٣ ، ونقد الرجال : ١٦٣ برقم ١ [المحقّقة ٣٧٥/٢ برقم (٢٤٥٧)] ، وجامع الرواة ٣٨٨/١ وغيرهم ، والجميع اكتفوا بنقل عبارة رجال الشيخ رحمه الله من دون زيادة .

(●) **حصيلة البحث**

لم يذكر المعنونون له ما يوضح حاله ، فهو ممّن لم يبيّن حاله .

(٣) الشيخ في رجاله : ٢١٣ برقم ١٨٢ [وفي طبعة جماعة المدرسين : ٢٢١ برقم (٢٩٤٤)] .

العنوان قوله : الثوري ، روى عنه أبو حنيفة سائق الحاج . انتهى .

وأُخرى[١] : من أصحاب الكاظم عليه السلام بالعنوان المذكور .

وظاهره كونه إمامياً ، وقيل : إنّ التشيّع ظاهر رواياته[٢] أيضاً ، ولم أقف فيه على مدح ولا قدح ، فهو مجهول الحال[٣] .

[التمييز :]

وقد نقل في جامع الرواة[٤] رواية يونس بن عبدالرحمن[٥] ، ويونس بن يعقوب ، عنه ، عن أبي عبدالله عليه السلام . .[٦] ورواية عبدالله بن الصلت ،

---

(١) رجال الشيخ : ٣٥١ برقم ١١ [وفي طبعة جماعة المدرسين : ٣٣٨ برقم (٥٠٢٨)].

وعدّه البرقي في رجاله : ٤٩ من أصحاب الإمام الكاظم عليه السلام .

(٢) لاحظ مثلاً أصول الكافي ٣٦٦/١ حديث ٨ .

(٣) قال في نقد الرجال ٣٧٥/٢ برقم (٢٤٥٨) : سنان بن طريف ، والد عبدالله [ابن سنان ، مولى قريش] من أصحاب الباقر والصادق والكاظم عليهم السلام في رجال الشيخ . . وعنه نقل الحائري في منتهى المقال ٤١٤/٣ برقم (١٣٩٠) وزاد : وسيجيء في عبدالله ، ثم قال : وبالجملة ؛ الظاهر أنّه أبو عبدالله الجليل ، ومن الحسان كما ظهر في سنان ، وأنّه غير ابن عبد الرحمن ، وهو أيضاً من الحسان كما في الوجيزة والبلغة ، إلّا أنّ التفرشي في نقد الرجال ٣٧٥/٢ ـ ٣٧٦ نقل رواية الكشي مسنداً في رجاله : ٤١٠ حديث ٧٧٠ ، وقوله عليه السلام : «ياعبد الله ! إلزم أباك ! فإنّ أباك لايزداد على الكبر إلّا خيراً» فراجع كلامه .

(٤) جامع الرواة ٣٨٨/١ .

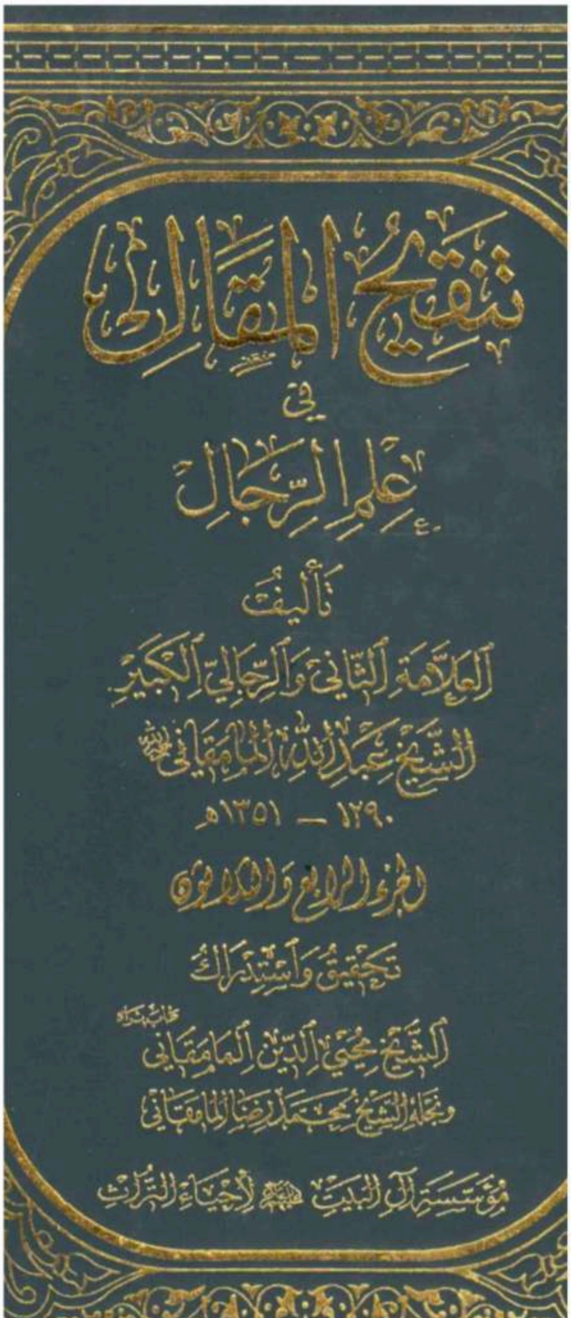

جواب: البرہان فی تفسیر القرآن میں یہ روایت سند سے لکھی ہوئی ہے، لیکن اس روایت کی سند میں راوی "عبدالرحمٰن بن کثیر" سخت ضعیف ہے نیز وہ من گھڑت جھوٹی حدیثیں بھی بناتا تھا۔ اس کے متعلق خود شیعوں کے بزرگ احمد بن علی عباس نجاشی (م ۴۵۰ھ) لکھتے ہیں:

عبدالرحمن بن کثیر الهاشمی ...... کان ضعیفا غمز اصحابنا علیه وقالوا کان یضع الحدیث۔

(رجال النجاشی ص ۱۶۳ مطبوعہ قم ایران)

"عبدالرحمٰن بن کثیر ہاشمی ضعیف تھا اور ہمارے اصحاب نے ان پر جرح کی ہے اور کہا ہے کہ یہ موضوع حدیثیں بناتا تھا"۔

دوسرا جواب یہ ہے کہ اس روایت میں علی امیر المومنین لکھا ہے جس طرح شیعہ پڑھتے ہیں علی ولی الله، وصی رسول الله اور خلیفتہٗ بلا فصل نہیں ہے۔

روایت نمبر۔۵:

حضرت امام محمد باقر رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ ...... فِطْرَةَ اللّٰهِ الخ) یعنی وہ فطرت جس پر اللہ نے بندوں کو پیدا کیا ہے اس سے مراد ...... لا اله الا الله محمد رسول الله علی امیر المومنین ولی الله ...... ہے۔ (تفسیر قمی)

جواب: یہ روایت مجہول اور ضعیف ہے اس کی سند میں ایک راوی ہیثم بن عبداللہ الرمانی ہے۔ اس کے متعلق شیخ عبداللہ، مامقانی (م: ۱۳۵۱ھ) لکھتا ہے ...... اَنَّ حَالَهٗ مَجْهُوْلٌ ...... یعنی یہ مجہول ہے۔ (تنقیح المقال فی علم الرجال ج ۳ ص ۳۰۶)

دوسرا راوی حسین بن علی بن زکریا ہے جس کے متعلق یہ الفاظ منقول ہیں ...... انه ضعیف جدا کذاب ...... یعنی حسین بن علی زکریا انتہائی ضعیف اور بڑا

[و] توفي عبيد في شهر رمضان سنة أربع و تسعين و ثمانين.

[٦٢١]

عبدالرحمٰن بن كَثِير

الهاشميّ مولىٰ عبّاس بن محمّد بن عليّ بن عبدالله بن العبّاس، كان ضعيفاً

غمز أصحابنا عليه و قالوا: كان يضع الحديث.

له كتاب فضل سورة إنّا أنزلناه أخبرنا أحمد بن عبدالواحد قال: حدّثنا عليّ بن حَبَشِيّ قال: حدّثنا أحمد بن محمّد بن لاحق قال: حدّثنا عليّ بن الحسن بن فَضّال عن عليّ بن حسّان عن عمّه عبدالرحمٰن بن كثير به.

وله كتاب صلح الحسن عليه السّلام. أخبرنا محمّد بن جعفر الأديب في آخرين قال: حدّثنا أحمد بن محمّد قال: حدّثنا محمّد بن مفضّل بن إبراهيم بن قيس بن رُمّانة الأشعريّ، عن عليّ بن حسّان، عن عمّه عبدالرحمٰن بن كثير بكتاب الصلح.

وله كتاب فدك، و كتاب الاظلّة كتاب فاسد مختلط.

[٦٢٢]

عبدالرحمٰن بن أبي نجران

ـ واسمه عمرو بن مسلم ـ التميميّ مولىً، كوفيّ، أبوالفضل، روىٰ عن الرّضا [عليه السلام]، و روىٰ أبوه نجران عن أبي عبدالله عليه السلام، و روىٰ عن أبي نجران حَنان، و كان عبدالرحمٰن ثقة ثقة معتمداً على مايرويه.

له كتب كثيرة، قال: أبوالعبّاس: لم أرَمنها إلّا كتابه في البيع والشراء. أخبرنا القاضي أبوعبدالله و غيره عن أحمد بن محمّد قال: حدّثنا عبدالله بن محمّد بن خالد عن عبدالرحمٰن بكتبه.

وأخبرنا أبوعبدالله بن شاذان قال: حدّثنا عليّ بن حاتِم عن محمّد بن جعفر الرزّاز عن عبدالله بن محمّد بن خالد عن عبدالرحمٰن بن أبي نجران بكتابه القضايا، و هو كتاب محمّد بن قيس رواه عن عاصم بن حُمَيْد عن محمّد، و زاد عبدالرحمٰن فيه زيادات.

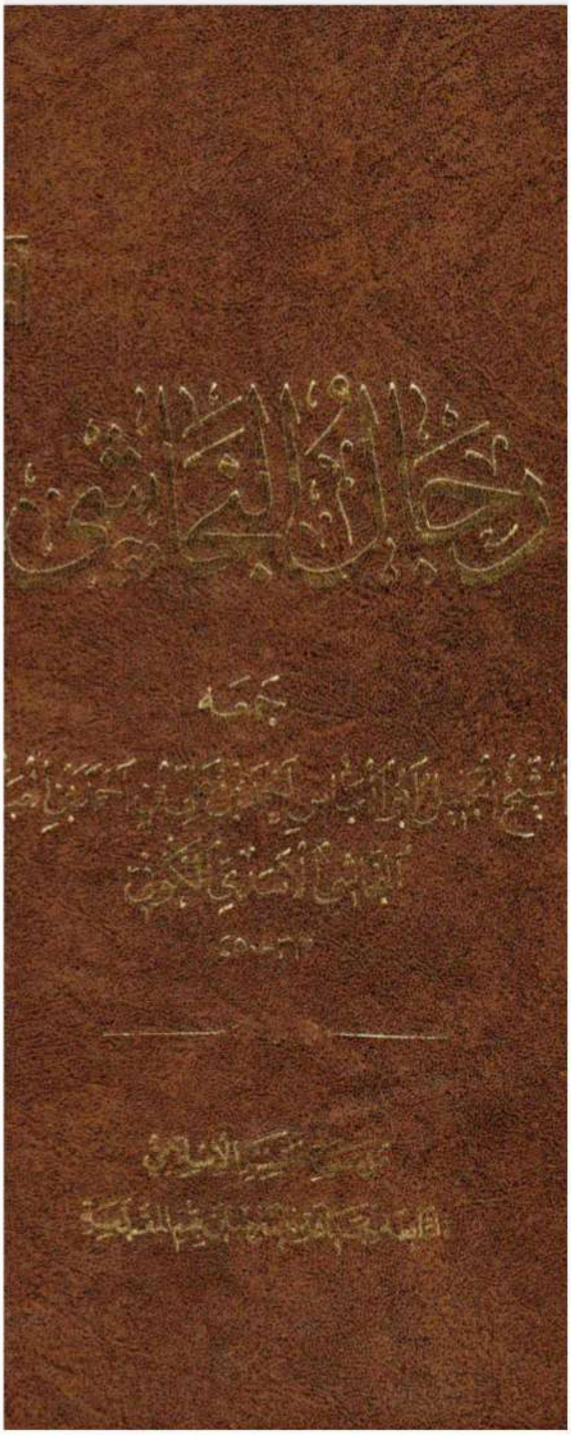

جھوٹا شخص ہے۔(تنقیح المقال ج اص ۳۴)

یاد رکھیں! کہ اس روایت میں بھی ......وصی رسول اللّٰہ...... اور ...... خلیفۃ بلا فصل...... کے الفاظ نہیں ہیں۔یعنی جھوٹی روایت سے بھی شیعوں کا کلمہ پورا نہ ہو سکا۔

روایت نمبر۔٦: ایک شخص حضرت علی رضی اللہ عنہ کی خدمت میں آیا اور آپ سے کچھ سوال دریافت کئے پھر اس شخص نے کہا...... اشهد ان لا اله الا اللّٰہ و اشهد ان محمدا رسول اللّٰہ و ان علیًا وصی رسول اللّٰہ۔(اصول کافی کتاب التوحید)

جواب: اس روایت کے دو جواب ہیں ایک تو اس کی سند میں احمد بن محمد بن خالد راوی ہے جس کے اساتذۂ حدیث ضعیف ہیں۔

احمد بن محمد بن خالد...... یروی عن الضعفاء۔

(رجال نجاشی)

"یعنی احمد بن محمد بن خالد ضعیف لوگوں سے روایت کرتا ہے (لہٰذا اس کی روایت کا کوئی اعتبار نہیں)۔

نیز اس روایت میں بھی علی ولی اللّٰہ اور خلیفتہٗ بلافصل کے الفاظ نہیں ہیں۔

روایت نمبر۔٧: قاسم بن معاویہ سے روایت ہے کہ امام جعفر صادق رحمۃ اللہ علیہ نے فرمایا کہ جب تم میں سے کوئی لا اله الا اللّٰہ محمد رسول اللّٰہ کہے تو علی امیر المومنین بھی ضرور کہے۔(احتجاج طبرسی ص ۲۳۱)

جواب۔ا: قاسم بن معاویہ اس کی سند میں مجہول راوی ہے، خود شیعوں کی اسماء الرجال کی کتابوں میں اس کا نام ونشان تک نہیں۔(حاشیہ احتجاج طبرسی)

جواب۔۲: اس میں شیعوں کے ایجاد کردہ کلمہ کے باقی حصے بھی نہیں ہیں پھر اس سے

[٦٣٢٥]

٩٩٤ ـ الحسين بن علي بن زكريا بن صالح بن زفر العدوي أبو سعيد البصري

الضبط :

زُفَر : بضم الزاي المعجمة ، والفاء ، والراء المهملة ، وزان صُرَد ، من أسماء الرجال(١) .

وقد مرّ(٢) ضبط العدوي في ترجمة : تميم بن أسيد .

الترجمة :

قال ابن الغضائري(٣) ـ بعد عنوانه على الوجه الذي ذكرنا ـ : إنّه ضعيف جداً كذّاب . انتهى .

واقتصر في القسم الثاني من الخلاصة(٤) على عنوانه ، ونقل قول ابن الغضائري فيه .

الحسن بن علي بن زكريا ، وصفحة : ٦٨ باب ١١ : الحسن بن علي العدوي .

حصيلة البحث

المعنون مهمل سواء أكان صحيحه : الحسين أو الحسن .

(١) قال في تاج العروس ٢٣٩/٣ : الزُفَر كالصُّرَد : الأسد والرجل الشجاع ، وهو أيضاً البحر يزفر بتموّجه ، والزفر : اسم النهر الكثير الماء . . إلى أن قال : وزُفَر بلا لام اسم جماعة .

(٢) في صفحة : ١٦٥ من المجلّد الثالث عشر .

(٣) نقل عبارة ابن الغضائري في مجمع الرجال ١٢٧/٢ بعنوان : الحسن بن علي بن زكريا البزوفري العدوي من عدي الرباب ضعيف جداً ، وروى نسخة عن محمّد بن صدقة ، عن موسى بن جعفر عليهما السلام ، روى خراش عن أنس ، وأمره أشهر من أن يذكر ، وفي صفحة : ١٩٠ : (غض) ، الحسين بن علي بن زكريا بن صالح بن زفر العدوي أبو سعيد ضعيف جداً كذاب . . والظاهر اتحادهما .

(٤) الخلاصة : ٢١٧ برقم ١٤ .

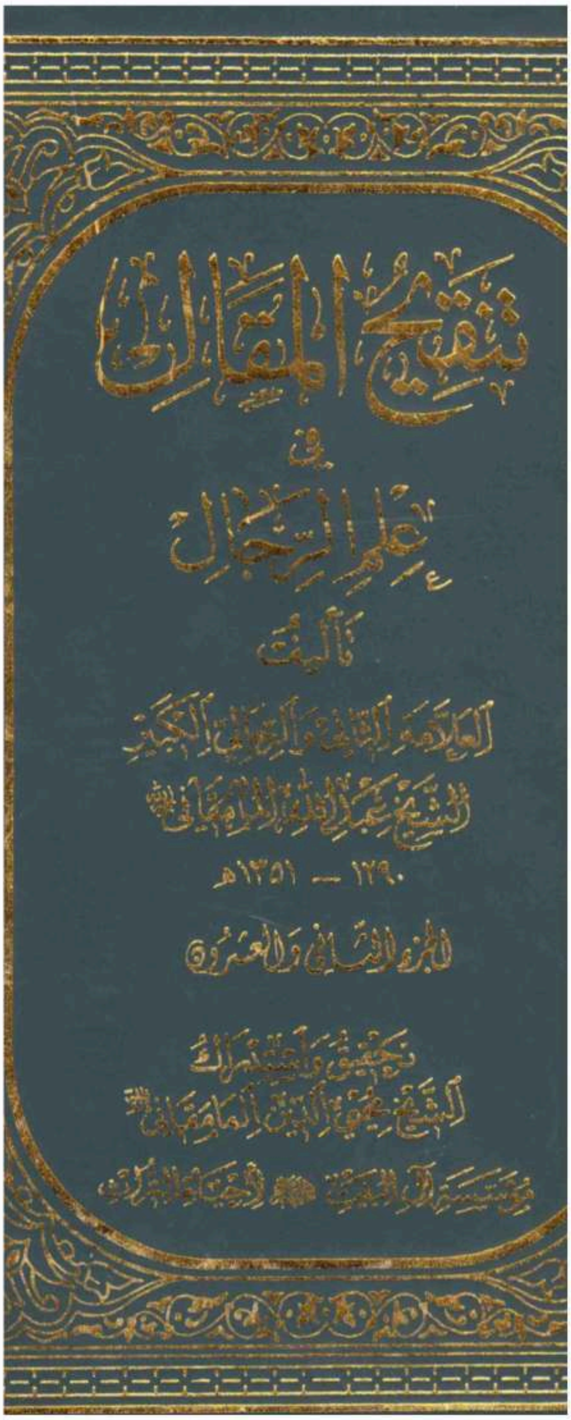

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنِ الْعَبَّاسِ بْنِ مَعْرُوفٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ بْنِ أَبِي نَجْرَانَ قَالَ: كَتَبْتُ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام أَوْ قُلْتُ لَهُ: جَعَلَنِي اللهُ فِدَاكَ، نَعْبُدُ الرَّحْمَنَ الرَّحِيمَ الْوَاحِدَ الْأَحَدَ الصَّمَدَ؟ قَالَ: فَقَالَ: إِنَّ مَنْ عَبَدَ الِاسْمَ دُونَ الْمُسَمَّى بِالْأَسْمَاءِ أَشْرَكَ وَكَفَرَ وَجَحَدَ وَلَمْ يَعْبُدْ شَيْئاً، بَلِ اعْبُدِ اللهَ الْوَاحِدَ الْأَحَدَ الصَّمَدَ الْمُسَمَّى بِهَذِهِ الْأَسْمَاءِ دُونَ الْأَسْمَاءِ، إِنَّ الْأَسْمَاءَ صِفَاتٌ وَصَفَ بِهَا نَفْسَهُ.

٢٨ - باب الْكَوْنِ والْمَكَانِ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ قَالَ: سَأَلَ نَافِعُ بْنُ الْأَزْرَقِ أَبَا جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنِ اللهِ مَتَى كَانَ؟ فَقَالَ: مَتَى لَمْ يَكُنْ حَتَّى أُخْبِرَكَ مَتَى كَانَ، سُبْحَانَ مَنْ لَمْ يَزَلْ وَلَا يَزَالُ فَرْداً صَمَداً لَمْ يَتَّخِذْ صَاحِبَةً وَلَا وَلَداً.

٢ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي الْحَسَنِ الرِّضَا عليه السلام مِنْ وَرَاءِ نَهَرِ بَلْخَ فَقَالَ: إِنِّي أَسْأَلُكَ عَنْ مَسْأَلَةٍ فَإِنْ أَجَبْتَنِي فِيهَا بِمَا عِنْدِي قُلْتُ بِإِمَامَتِكَ، فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: سَلْ عَمَّا شِئْتَ. فَقَالَ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَبِّكَ مَتَى كَانَ؟ وَكَيْفَ كَانَ؟ وَعَلَى أَيِّ شَيْءٍ كَانَ اعْتِمَادُهُ؟ فَقَالَ أَبُو الْحَسَنِ عليه السلام: إِنَّ اللهَ تَبَارَكَ وَتَعَالَى أَيَّنَ الْأَيْنَ بِلَا أَيْنٍ، وَكَيَّفَ الْكَيْفَ بِلَا كَيْفٍ، وَكَانَ اعْتِمَادُهُ عَلَى قُدْرَتِهِ؛ فَقَامَ إِلَيْهِ الرَّجُلُ فَقَبَّلَ رَأْسَهُ وَقَالَ: أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ وَأَنَّ عَلِيّاً وَصِيُّ رَسُولِ اللهِ صلى الله عليه وآله وَالْقَيِّمُ بَعْدَهُ بِمَا قَامَ بِهِ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله، وَأَنَّكُمُ الْأَئِمَّةُ الصَّادِقُونَ وَأَنَّكَ الْخَلَفُ مِنْ بَعْدِهِمْ.

٣ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: جَاءَ رَجُلٌ إِلَى أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: أَخْبِرْنِي عَنْ رَبِّكَ مَتَى كَانَ؟ فَقَالَ: وَيْلَكَ إِنَّمَا يُقَالُ لِشَيْءٍ لَمْ يَكُنْ: مَتَى كَانَ، إِنَّ رَبِّي تَبَارَكَ وَتَعَالَى كَانَ وَلَمْ يَزَلْ حَيّاً بِلَا كَيْفٍ، وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كَانَ، وَلَا كَانَ لِكَوْنِهِ كَوْنُ، كَيْفٍ وَلَا كَانَ لَهُ أَيْنٌ، وَلَا كَانَ فِي شَيْءٍ، وَلَا كَانَ عَلَى شَيْءٍ، وَلَا ابْتَدَعَ لِمَكَانِهِ مَكَاناً، وَلَا قَوِيَ بَعْدَ مَا كَوَّنَ الْأَشْيَاءَ، وَلَا كَانَ ضَعِيفاً قَبْلَ أَنْ يُكَوِّنَ شَيْئاً، وَلَا كَانَ مُسْتَوْحِشاً قَبْلَ أَنْ يَبْتَدِعَ شَيْئاً، وَلَا يُشْبِهُ شَيْئاً مَذْكُوراً، وَلَا كَانَ خِلْواً مِنَ الْمُلْكِ قَبْلَ إِنْشَائِهِ وَلَا يَكُونُ مِنْهُ خِلْواً بَعْدَ ذَهَابِهِ؛ لَمْ يَزَلْ حَيّاً بِلَا حَيَاةٍ، وَمَلِكاً قَادِراً قَبْلَ أَنْ يُنْشِئَ شَيْئاً، وَمَلِكاً جَبَّاراً بَعْدَ إِنْشَائِهِ لِلْكَوْنِ، فَلَيْسَ لِكَوْنِهِ كَيْفٌ وَلَا لَهُ أَيْنٌ وَلَا لَهُ حَدٌّ، وَلَا يُعْرَفُ بِشَيْءٍ يُشْبِهُهُ، وَلَا يَهْرَمُ لِطُولِ الْبَقَاءِ وَلَا يَصْعَقُ لِشَيْءٍ، بَلْ لِخَوْفِهِ تَصْعَقُ الْأَشْيَاءُ كُلُّهَا، كَانَ حَيّاً بِلَا حَيَاةٍ حَادِثَةٍ، وَلَا كَوْنٍ مَوْصُوفٍ، وَلَا كَيْفٍ مَحْدُودٍ، وَلَا أَيْنٍ مَوْقُوفٍ عَلَيْهِ، وَلَا مَكَانٍ جَاوَرَ شَيْئاً، بَلْ حَيٌّ يُعْرَفُ، وَمَلِكٌ لَمْ يَزَلْ لَهُ الْقُدْرَةُ وَالْمُلْكُ، أَنْشَأَ مَا شَاءَ حِينَ شَاءَ بِمَشِيئَتِهِ، لَا يُحَدُّ وَلَا يُبَعَّضُ وَلَا يَفْنَى، كَانَ أَوَّلاً بِلَا كَيْفٍ، وَيَكُونُ آخِراً بِلَا أَيْنٍ وَكُلُّ شَيْءٍ هَالِكٌ إِلَّا وَجْهَهُ؛ لَهُ الْخَلْقُ وَالْأَمْرُ تَبَارَكَ اللهُ رَبُّ الْعَالَمِينَ؛ وَيْلَكَ أَيُّهَا السَّائِلُ: إِنَّ رَبِّي لَا تَغْشَاهُ الْأَوْهَامُ، وَلَا تَنْزِلُ بِهِ الشُّبُهَاتُ وَلَا يَحَارُ، وَلَا يُجَاوِزُهُ شَيْءٌ، وَلَا تَنْزِلُ بِهِ الْأَحْدَاثُ، وَلَا يُسْأَلُ

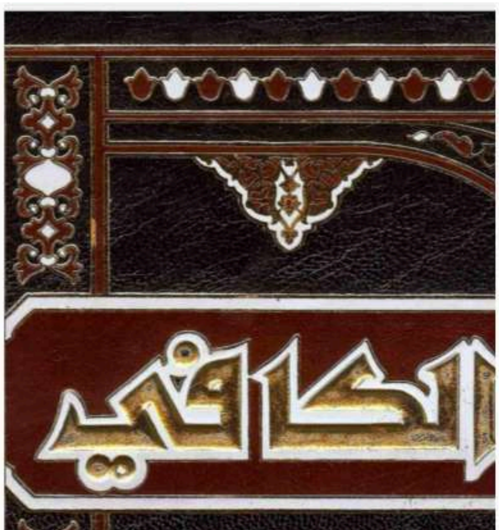

أخبرنا الحسين بن عبيدالله قال: حدّثنا أحمد بن جعفر قال: حدّثنا حُمَيْد بن زياد بن هَوار قال: حدّثنا ابن سَماعة قال: حدّثنا أحمد بن أبي بشر به.

[١٨٢]

أحمد بن محمّد بن خالد

بن عبدالرحمن بن محمّد بن عليّ البرقيّ أبوجعفر أصله كوفيّ ـ و كان جدّه محمّد بن عليّ حبسه يوسف بن عمر بعد قتل زيد عليه السلام، ثمّ قتله، و كان خالد صغيرالسنّ، فهرب مع أبيه عبدالرحمٰن إلى بَرْق رُوْذُ ـ وكان ثقةً في نفسه، يروي عن الضعفاء و اعتمد المراسيل.

و صنّف كتباً، منها: المحاسن و غيرها، و قدزيد في المحاسن و نقص، كتاب التبليغ و الرسالة، كتاب التراحم و التعاطف، كتاب التبصرة، كتاب الرّفاهِية، كتاب الزيّ، كتاب الزينة، كتاب المرافق، كتاب المراشد، كتاب الصيانة، كتاب النجابة، كتاب الفراسة، كتاب الحقائق، كتاب الإخوان، كتاب الخصائص، كتاب المآكل، كتاب مصابيح الظلم، كتاب المحبوبات، كتاب المكروهات، كتاب العويص، كتاب الثواب، كتاب العقاب، كتاب المعيشة، كتاب النساء، كتاب الطيب، كتاب العقوبات، كتاب المشارب، كتاب السفر، كتاب أدب النفس، كتاب الطبّ، كتاب الطبقات، كتاب أفاضل الاعمال، كتاب أخصّ الأعمال، كتاب المساجد الأربعة، كتاب الرجال، كتاب الهداية، كتاب المواعظ، كتاب التحذير، كتاب التهذيب، كتاب التحريف، كتاب التسلية، كتاب أدب المعاشرة، كتاب مكارم الأخلاق، كتاب مكارم الأفعال، كتاب مذامّ الاخلاق، كتاب مذامّ الأفعال، كتاب المواهب، كتاب الحياة، كتاب الصفوة، كتاب علل الحديث، كتاب معاني الحديث و التحريف، كتاب تفسير الحديث، كتاب الفروق، كتاب الاحتجاج، كتاب الغرائب، كتاب العجائب، كتاب اللطائف، كتاب المصالح، كتاب المنافع، كتاب

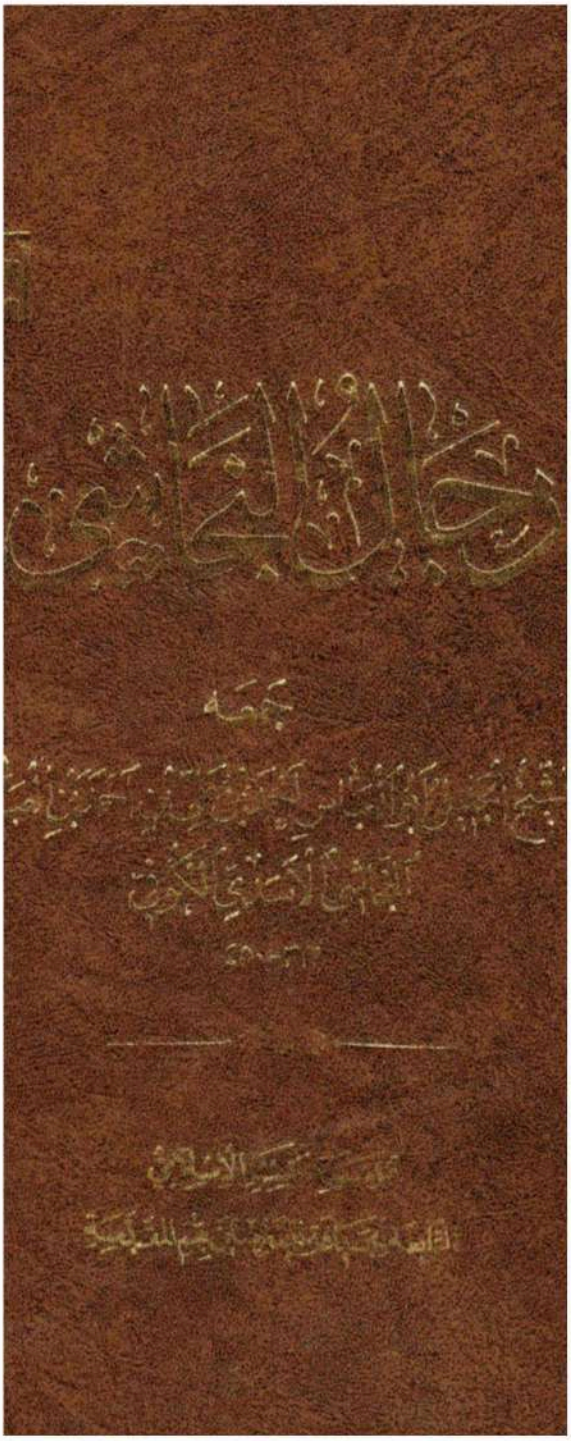

شیعوں کا کلمہ کیسے ثابت ہوا؟۔

روایت نمبر۔۸: حضرت امام جعفر علیہ السلام نے فرمایا کہ جب اللہ نے عرش کو پیدا فرمایا تو اس کے بعد دو فرشتے پیدا فرمائے اور ان فرشتوں کو حکم فرمایا کہ گواہی ...... اشهد ان لا اله الا اللّٰه و ان محمدا رسول اللّٰه و ان علیا امیر المومنین۔ (حیاۃ القلوب)

جواب: اس روایت میں بھی شیعوں کے کلمہ کے تین اضافی حصے ثابت نہیں ہوئے پھر اس پر دلیل تام کیسے ہو سکتی ہے؟

روایت نمبر۔۹: لاڑکانہ کے ایک شیعہ عبدالوہاب نے کتاب حیاۃ القلوب ج ۲ کے حوالے سے لکھا ہے کہ حضرت جابر انصاری رضی اللہ عنہ سے مروی ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا میں نے معراج میں آسمان کے درووازہ پر لکھا دیکھا ...... لا اله الا اللّٰه محمد رسول اللّٰه علی امیر المومنین ولی اللّٰه۔ (رسالہ اثبات علی ولی اللہ ص ۴۰)

۱) اس روایت میں کلمہ پڑھنے پڑھانے کا ذکر نہیں۔

۲) نیز اس روایت میں شیعوں کے کلمہ کے باقی حصے بھی ثابت نہیں ہیں۔

روایت نمبر۔۱۰: حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے حضرت علی رضی اللہ عنہ کی ولایت کا اقرار لیا اور اہل سنت کی کتابوں میں اس قسم کا واضح ثبوت موجود ہے کہ کلمہ ولایت علی علیہ السلام پر اصحاب رضی اللہ عنہم سے بیعت لی گئی۔

(رسالہ اثبات علی ولی اللہ فی کلمۃ طیبۃ ص ۴۴)

جواب:

لعنة اللّٰه علی الکذ بین ...... یہ بات حضور صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے اصحاب پر کھلم کھلا جھوٹ اور بہتان ہے۔ پوری دنیا کے شیعہ مل کر بھی قیامت تک صحیح سند کے ساتھ ایسی کوئی روایت ثابت نہیں کر سکتے۔ جس میں حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے بیعت لیتے وقت شیعوں کے اضافہ کردہ من گھڑت کلمہ کا اقرار لیا ہو۔ خود عبدالوہاب

شیعہ نے اپنے خیال میں شیعہ کلمہ کے اثبات کے لئے پچیس دلائل قائم کئے ہیں اور اس میں ایک بھی ایسی کوئی روایت نہ پیش کی ہے اور نہ پیش کر سکتا ہے۔ عبدالوہاب جیسے لوگوں کے لئے خود ان کے اپنے امام کا فیصلہ ملاحظہ ہو!

شیعوں کے امام خمینی کا فتویٰ

درزمان پیغمبر (ﷺ) هر کسکه می خواست که
به برادری و عضوت جامعه اسلامی نائل شود،
بایند و شهادت باپیغمبر (ص) بیعت می کرد۔

(رسالہ نوین ج۱ ص۱۲۶ تالیف خمینی، طبع ایران سال سنہ ۱۳۶۲ھ)

''پیغمبر ﷺ کے زمانے میں جو شخص اسلامی برادری اور جماعت میں شامل ہونا چاہتا تو وہ دو شہادتوں (یعنی توحید و رسالت) کے ساتھ حضور ﷺ کی بیعت کرتا تھا۔''

یہاں خمینی صاحب نے خود اپنے شیعہ مذہب کا رد کیا ہے۔ شیعوں کو مخالفت اور ضد چھوڑ کر اپنے امام کا فیصلہ مان لینا چاہئے۔

(سوانح عمری حتمی مرتب علیہ السلام حصہ دوم ص۴۳ دار البلاغ ایران)

۷۔ اِسلام

(۲۰۷) اگر کافر شہادتین پڑھ لے یعنی کہے :

" اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَسُوْلُ اللّٰه "

تو مسلمان ہو جائے گا اور اس کے بعد اس کا بدن، لعاب دہن، ناک کا پانی اور پسینہ پاک ہو جائے گا ہاں اگر مسلمان ہوتے وقت عین نجاست اس کے بدن کو لگی ہو تو اس عین نجاست کو دُور کر کے بدن کو پاک کرے البتہ اگر مسلمان ہونے سے پہلے عین نجاست دُور ہو گئی تو اس جگہ کا دھونا ضروری نہیں۔

(۲۰۸) اگر کفر کی حالت میں اس کا تر لباس بدن کو لگ جائے اور مسلمان ہونے کے وقت وہ لباس اس کے بدن پر نہ ہو تو وہ لباس نجس ہے بلکہ اگر بدن پر ہو تو پھر بھی احتیاط واجب یہ ہے کہ اس لباس سے اجتناب کیا جائے۔

(۲۰۹) اگر کافر شہادتین کہے اور یہ معلوم نہ ہو کہ وہ دل سے مسلمان ہوا ہے تو وہ پاک ہے ہاں اگر معلوم ہو کہ وہ دل سے مسلمان نہیں ہوا ہے تو احتیاط واجب یہ ہے کہ اس سے اجتناب کیا جائے۔

۸۔ تبعیّت

(۲۱۰) تبعیّت سے مُراد یہ ہے کہ کوئی نجس چیز کسی نجس چیز کے پاک ہونے سے پاک ہو جائے۔

(۲۱۱) اگر شراب سرکہ بن جائے تو اس کا برتن بھی اس جگہ تک پاک ہو جائے گا جہاں تک جوش کھاتے وقت شراب پہنچی تھی اور کپڑا وغیرہ جو کہ عموماً اس برتن پر رکھ دیا جاتا ہے اگر شراب کی رطوبت سے نجس ہو گیا ہو تو بھی پاک ہو جائے گا اور اگر جوش کھاتے وقت شراب کا اُبال برتن کی پُشت پر لگ جائے تو سرکہ ہونے کے بعد برتن بھی پاک ہو جائے گا۔

(۲۱۲) جس تختہ یا پتھر پر میّت کو غسل دیا گیا ہو اور وہ کپڑا کہ جس سے میّت کی شرمگاہ کو ڈھانپا گیا ہو اس شخص کا ہاتھ جو میّت کو غسل دے رہا ہے اور اسی طرح کیسہ (جو میل دور کرنے میں استعمال ہوتا ہے) اور صابن کہ جس سے میّت کو غسل دیا گیا ہو۔ غسل کے بعد یہ تمام چیزیں پاک ہو جائیں گی۔

(۲۱۳) اگر کوئی شخص کسی چیز کو اپنے ہاتھ سے دھو رہا ہے اگر ہاتھ اور وہ چیز اکٹھے دھوئے گئے ہیں تو ا

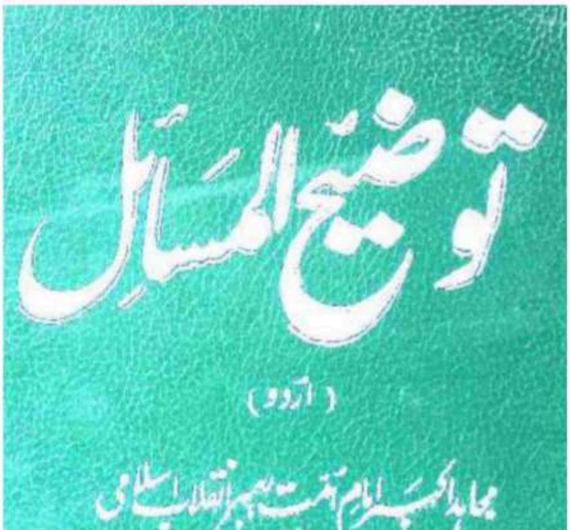

باب پنجم:

وہ کتابیں جن کو شیعوں نے اہلسنّت کی طرف منسوب کیا ہے، جب کہ ان کے مصنف غالی شیعہ ہیں

یہ بات ذہن نشین ہونا چاہئے کہ بہت سی کتب ایسی ہیں جن کو گمراہ لوگوں نے اہلسنّت بزرگوں کی طرف منسوب کیا ہے۔ حالانکہ وہ کتابیں ان سنی بزرگوں کی تصانیف نہیں ہیں۔ مثلاً شیعوں نے ''سِرُّ العالمین'' کتاب کو امام محمد غزالی رحمۃ اللہ علیہ (م ۵۰۵) کی طرف منسوب کیا ہے۔ جب کہ یہ کتاب آپ رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف کردہ نہیں ہے۔ (الذریعہ الی تصانیف الشیعہ)

ایسی کئی کتابیں اور ہیں جن کے مصنف غالی شیعہ ہیں، لیکن انہوں نے تقیہ کے طور پر کتاب لکھی یوں ایک طرف اہلسنّت کو دھوکہ دیا اور دوسری طرف اپنے شیعہ مذہب کے زہریلے عقائد کا پرچار کیا۔ ایسی کتب ایران، عراق اور بیروت وغیرہ میں شائع ہوتی رہتی ہیں ایسی کتابوں میں مصنف کے نام کے ساتھ شافعی، مالکی اور حنبلی وغیرہ لکھ کر دھوکہ دیا جاتا ہے کہ دیکھیں! یہ اہلسنّت کی معتبر کتاب ہے۔ یہ اس لئے کیا جاتا ہے تا کہ ناواقف سنی مسلمان ان کو اپنی کتب سمجھ کر ان کا مطالعہ کریں اور شیعت کی طرف مائل ہوں۔ اس کا اعتراف قاضی نور اللہ شوستری (م:۱۰۱۹ھ) نے اپنی کتاب مجالس المومنین ج ۱ ص ۳ مطبوعہ ایران میں کیا ہے کہ وقتاً فوقتاً شیعہ علماء اپنے کو شافعی یا حنفی وغیرہ لکھتے ہیں اور اس طرح اپنے مذہب کی تبلیغ و ترویج کرتے ہیں۔ نیز شیعوں کا رئیس المحدثین عباس قمی (م:۱۳۵۹ھ) قاضی نور اللہ شوستری کے متعلق لکھتا ہے کہ:

وہ اکبر بادشاہ کے عہد میں قاضی القضاۃ (چیف جسٹس) تھا۔ اپنے کو حنفی، حنبلی، شافعی اور مالکی مسلک کا بڑا عالم ظاہر کرتا تھا، لیکن فتویٰ شیعہ مذہب کے مطابق

4852

الذريعة

الى تصانيف الشيعة

جمعداری شد
ش.اموال: ٣٠٠١

العلامة الشيخ آقا بزرگ الطهرانی

الجزء الثاني عشر

الزالرية ـ سيه كاران

الطبعة الثانية

١٠ /١١/ ١٣٧٠

دار الأضواء
بيروت
ص.ب ٢٥/٤٠

(سر الصلاة) مر بعنوان «اسرار الصلاة» و«رسالة في اسرار الصلاة»

(١١١٧: سر الصلاة) على لسان العرفاء. للحاج آقاروح بن السيد مصطفى الخميني المولود ١٣١٠ من تلاميذ الشيخ عبد الكريم اليزدي الحائري القمي والنسخة بخطه بقم.

(١١١٨: سر الصناعة) واسرار البلاغة في النحو. للامام أبي الفتح عثمان بن جني النحوي المتوفى ٣٩٢ قال في اجازته لابن نصر: انه في ستماة ورقة. أوله [رسمت أطال الله بقاك وأحسن امتاع العلم واهله بك ...] ذكر فيه احكام حروف المعجم واحوالها و كيفية مواقعها في كلام العرب، فتكلم على الاصوات واللفظ والحروف و مخارجها و صفاتها وتعريفاتها واستعمالاتها ومواقعها. والنسخة في المكتبة (الخديوية) بمصر و في الخزانة (الظاهرية) المعروفة بالمكتبة العمومية بدمشق الجزء الاول منه. والجزء الثاني وصل فيه الى حرف الميم. وفي مكتبة عاطف باستانبول وفي المرجانية ببغداد وفي مكاتب أخر ذكرها في «تذكرة النوادر».

(١١١٩: سر العالمين) في حقيقة الدنيا والعقبى. الشيخ الفقيه المفسر العارف عبد الوحيد بن نعمة الله بن يحيى الديلمي الجيلي كما وجد بخطه والجيلاني او الاستر آبادي كما ذكره في «الرياض» وهو تلميذ البهائي كما مر في «الايات البينات». قال في «الرياض» انه أخذ اسم «سر العالمين» عن تاليف الغزالي.

(١١٢٠: سر العالمين) المنسوب الى الغزالي. كتاب شيعي نسبه اليه في «تذكرة خواص الامة» و«تاج العروس» والاتحاف في شرح الاحياء. فراجعه.

(١١٢١: السر العجيب في تهذيب منطق التهذيب) للسيد هبة الدين الحسيني الشهرستاني. ذكر لي انه بالغ فيه في الايجاز بحيث قارب الالغاز حتى أنه بين عام تصنيفه وشهره و يومه وساعته بثلاث كلمات وهي «بكرة يوم المبعث» ولا يبلغ كله تسعين بيتاً وقد جعله من اجزاء كتابه «متون الفنون» على ما حكاه لي.

(١١٢٢: سر الغيبة اللاهوتية) للسيد محمد حسين بن الميرزا علي أصغر شيخ الاسلام ابن الميرزا محمد تقي القاضي الطباطبائي التبريزي المتوفى بها ١٢٩٣ عند حفيده وسميه المعاصر السيد محمد حسين بن محمد ابن المصنف. قال و فيه عجائب الاسرار وكان تلميذ صاحب الجواهر ومجازاً منه.

ولمّا كان علماء الشيعة ـ أيّدهم الله بنصره ـ نظراً لتمادي تحكّم أصحاب

(١) آليت على نفسي نقل نفس العبارة التي كتبها المؤلّف سواءاً كانت قدحاً أو مدحاً، فلا أتصرّف فيها بالحذف أو التلطيف عملاً بأمانة النقل ورعاية لحرمة المؤلّف العظيمة رضوان الله عليه.

الشقاء والشقاق، واستعلاء أهل التغلب والنفاق ملتجئين إلى زاوية التقيّة، متوارين في ظلالها، ومستخفين في أقبائها، ويطلقون على أنفسهم أحياناً أسماء المذاهب الأُخرى من بين شافعيّ أو حنفيّ وما إلى ذلك، لهذا لم يجتازوا وادي الإعلام لأحوال أكابرهم وأعلام طائفتهم الكرام بأقدام الأقلام، فكانوا يخفون عن عدوّهم أحوالهم، ويعمدون إلى زرع بذور التقيّة في قلوبهم، وينهجون نهج الأثر المشهور: «التقيّة ديني ودين آبائي».

نعم، حملتهم الخصاصة والضرورة القاهرة على ضبط أسماء رواتهم، وصون تاريخ أخباريّيهم لأنّ عليها مدار استنباط الأحكام من أحاديث سيّد الأنام وأخبار الأئمّة الكرام، وتتوقّف معرفتها على تحقيق ذلك، وبناءاً على أنّ للضرورات حالاً فقد كتبوا في هذا الموضوع، وقد احترزوا عن تفصيل أحوالهم، دفعاً لعاديه العدو، واتخذوا طريقة الإجمال سبيلاً إلى ذلك.

ومع ما ذكرنا فإنّ أكثر هذه المؤلّفات لم تسلم من غارة العدوّ عليها، فقد فقدت إمّا بالإحراق أو المحو والإعدام خوفاً من العدوّ الجبّار. أو أنّها خبّأت في مخابئ سرّيّة للغاية في البيوت والزوايا والخبايا، حتّى تعرّضت لأسنان الأرضة وعبث السوس ولعب العنكبوت، فزالت عن الوجود أو فسدت.

وفي هذه الأيّام ـ بناءاً على هذه المقدّمات ـ حيث استظهر أتباع الطريقة الموسويّة المرتضويّة بظهور الدولة الأبديّة، وزلزل ايوان العدوان بيد الولاية فأزالت حكم الأكاسرة العدويّة، وهدمت قصر القياصرة العثمانيّة الأمويّة، قام تراب أقدام الشيعة الإثني عشريّة، ربيب الدولة الأبديّة، فانفتق من ربقة التقيّة، وابتعد من قيود الأقلام والحجر على الأفهام بوضع تراجم لبعض مشاهير الشيعة

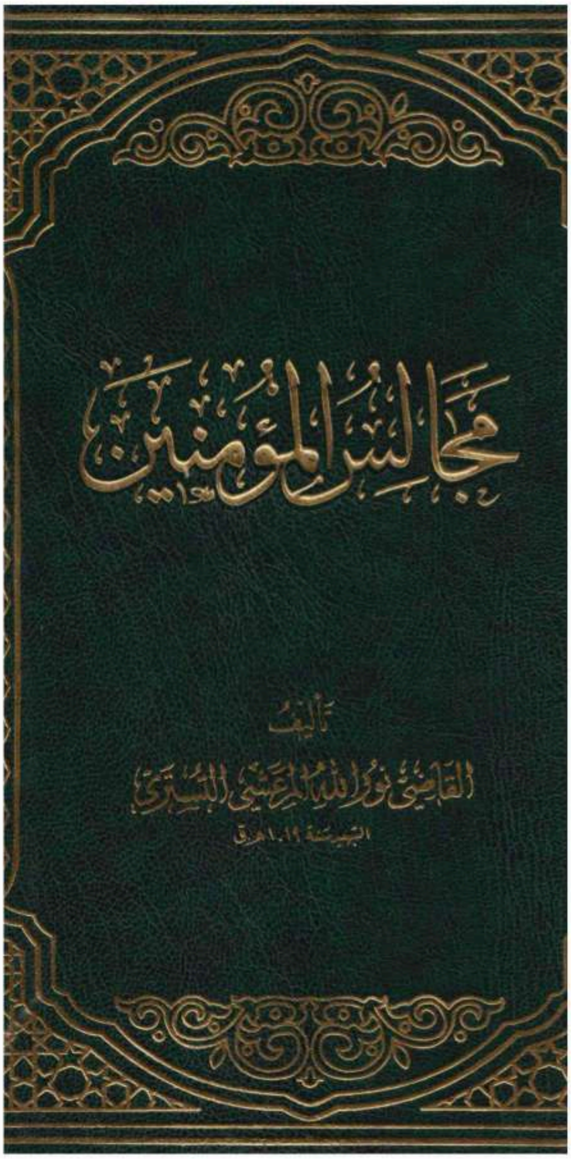

دیتا تھا۔ لوگوں نے اس بات پر اعتراض کیا۔ جس کی وجہ سے پھر شوستری حنفی مذہب کے مطابق فتویٰ دینے لگا اور فقہ حنفی میں کچھ کتابیں بھی لکھیں۔

كان يخفي مذهبه و يتقي عن المخالفين۔

''یہ اپنے مذہب کو چھپاتا تھا اور مخالفین (یعنی اہلسنّت) سے تقیہ کرتا تھا''۔ ❶

جب اکبر بادشاہ نے وفات پائی اور اس کا لڑکا جہانگیر تخت نشین ہوا تو قاضی نے شیعہ مذہب کی تائید میں کتاب مجالس المومنین لکھی اور شیعہ مسلک کے مطابق دوبارہ فتویٰ دینا شروع کیا۔ اس وقت کے سنی علماء نے جہانگیر بادشاہ کو خبر دی کہ قاضی نور اللہ شوستری شیعہ ہے! جہانگیر نے سن کر تعجب سے پوچھا یہ کیسے ہوسکتا ہے؟ اس پر علماء اہلسنّت نے شوستری کی کتاب ''مجالس المومنین'' پیش کی جہانگیر بادشاہ نے کتاب دیکھ کر محسوس کرلیا کہ یہ واقعی شیعہ ہے، پھر حکم جاری کیا کہ اس کو قتل کر دیا جائے۔

(الکنی والالقاب ج۳ ص۵۶، ۵۷)

یاد رکھنا چاہئے کہ کسی کتاب کے مصنف رحمۃ اللہ علیہ کے مذہب کو معلوم کرنے کے دو طریقے ہیں۔

ا) اس کی کتابوں کا مطالعہ کیا جائے، اس سے معلوم ہوگا کہ یہ کس مذہب کا

---

❶ تقیہ کا مطلب ہے کہ اپنے قول یا عمل سے اپنے عقیدے یا مذہب کی مخالفت کرنا۔ یعنی دل میں ایک بات اور زبان پر دوسری بات ظاہر کرنا، یہ تقیہ ہے۔ مثلاً زبان سے کہے کہ میں سنی ہوں اور عقیدے و مذہب کے لحاظ سے وہ شیعہ ہو یا زبان سے حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کی عزت کرے اور دل سے اس کا انکار کرے۔ یہ سراسر دھوکہ، جھوٹ اور منافقت والی چال ہے، جب کہ شیعوں کے نزدیک یہ تقیہ دین کا جز اور ضروری چیز ہے اور جو تقیہ نہ کرے وہ شیعہ کہلانے کا مستحق بھی نہیں۔ یعنی شیعت کو تقیہ کے سائے ہی میں زندگی بسر کرنا ضروری ہے۔ شیعوں کا رئیس المحدثین شیخ صدوق قمی لکھتا ہے:

ظاہر میں مخالفین (سنیوں) سے میل جول رکھو، لیکن باطن میں ان کی مخالفت کرو اور یہ معاملہ دل ہی میں رہے۔ (اعتقادیہ شیخ صدوق قمی ص۲۰۴ مکتبہ امامیہ لاہور)

وقام بعده ابنه جهانگير شاه والسيد على شغله ، الى ان تفطن بعض علماء المخالفين المقرّبين عند السلطان انه على مذهب الامامية ، فسعى الى السلطان واستشهد على إماميته بعدم التزامه بأحد المذاهب الاربعة ، وفتواه في كل مسألة بمذهب من كان فتواه مطابقاً للامامية ، فأعرض السلطان عنه وقال : لا يثبت تشيعه بهذا ، فانه اشترط ذلك في أول قضاوته ، فالتمسوا الحيلة في إثبات تشيعه وأخذ حكم قتله من السلطان ، ورغبوا واحداً في ان يتلمذ عنده ويظهر تشيعه ويقف على تصانيفه ، فالتزمه مدة ، وأظهر التشيع الى ان اطمئن به ، ووقف على كتابه مجالس المؤمنين ، وبعد الالحاح اخذه واستنسخه وعرضه على طواغيته فجعلوه وسيلة لاثبات تشيعه ، وقالوا للسلطان : انه ذكر في كتابه كذا وكذا واستحق لأجزاء الحد عليه ، فقال : ما جزاؤه ؟ فقالوا : أن يضرب بالدرة العدد الفلاني ، فقال : الأمر اليكم ، فقاموا فأسرعوا في اجراء هذه العقوبة عليه ، فمات رحمه الله شهيداً ، وكان ذلك في اكبر اباد من اعاظم بلاد الهند ، ومرقده هناك يزار ويتبرك به ، وكان عمره قريباً من سبعين إنتهى .

(القالي)

أبو علي اسماعيل بن القسم بن عيذون البغدادي النحوي ، ولد سنة ٢٨٨ بديار بكر ، وقدم بغداد سنة ٣٠٣ ، وأقام بها الى سنة ٣٢٨ ، فقرأ النحو والأدبية على ابن درستويه والزجاج والأخفش الصغير ، وأخذ الأدب عن جماعة من اعيان العلماء كابن دريد وابن الانباري ونفطويه وغيرهم ، وسمع الحديث عن جماعة من المحدثين ، وصنف كتاب الأمالي والمقصور والممدود ، وكتاب خلق الانسان ، وغير ذلك .

دخل قرطبة سنة ٣٣٠ واستوطنها ، وأملى كتابه الامالي بها ، وكان ذلك في ايام عبد الرحمن الناصر لدين الله .

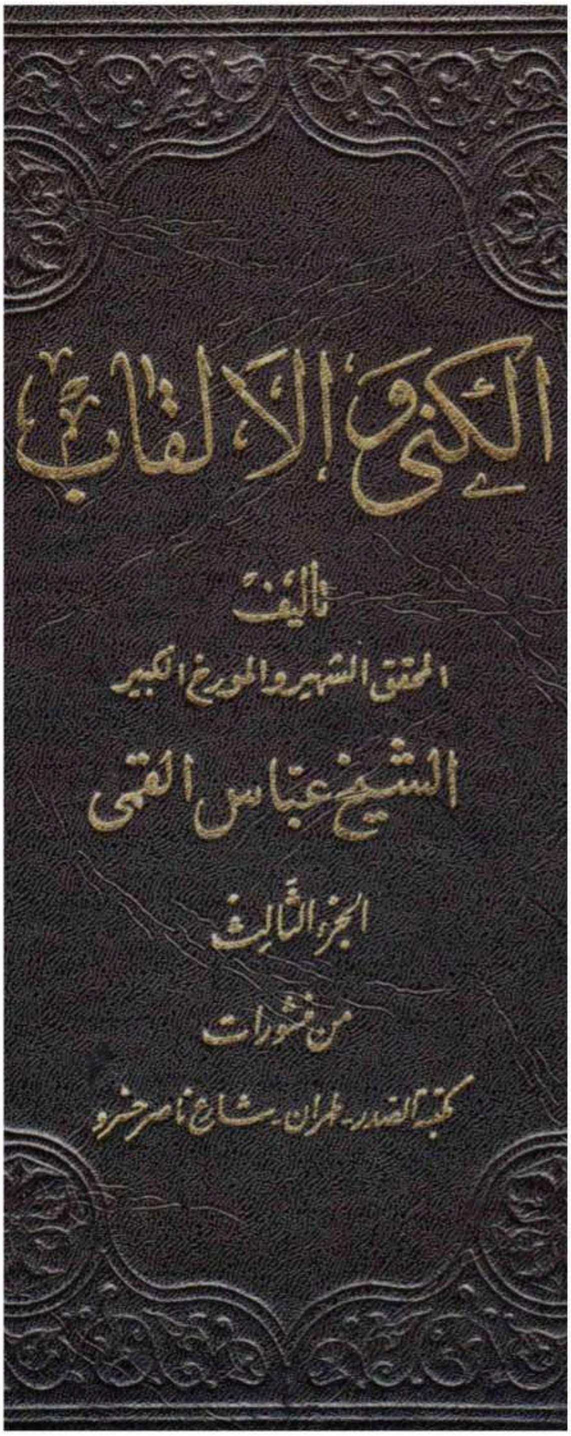

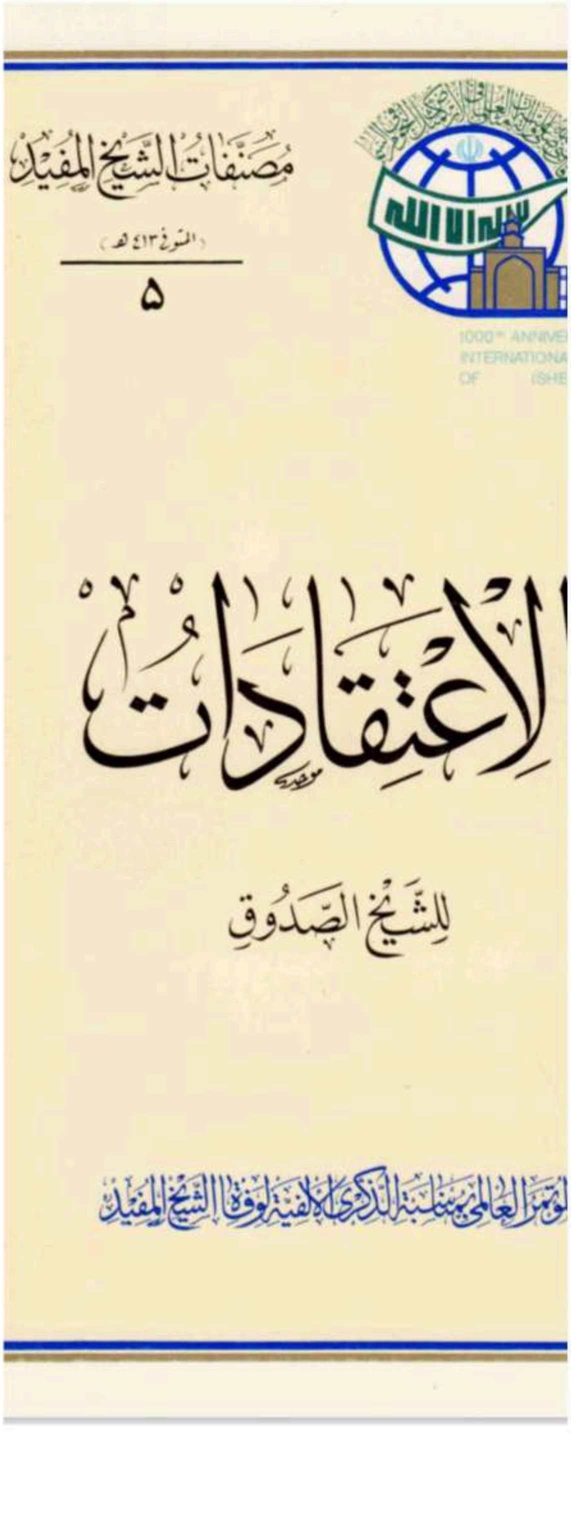

سبّ الله تعالى»[١].

والتقيّة واجبة لا يجوز رفعهـا إلى أن يخرج القائم ـ عليه السلام ـ، فمن تركها قبل خروجه فقد خرج عن دين الله ودين الإمامية[٢] وخالف الله ورسوله والأئمّة.

وسئل الصادق عن قول الله عزّ وجلّ **﴿إنّ أكرمكم عند الله أتقٰكم﴾** قال: «أعملكم بالتقية»[٣].

وقد أطلق الله تبارك وتعالى إظهار موالاة الكافرين في حال التقية.

وقال تعالى: **﴿لا يتّخذ المؤمنون الكافرين أولياء من دون المؤمنين ومن يفعل ذلك فليس من الله في شيء إلاّ أن تتّقوا منهم تقاة﴾**[٤].

وقال: **﴿لا ينهٰكم الله عن الذين لم يقٰتلوكم في الدّين ولم يخرجوكم من ديٰركم أن تبرّوهم وتقسطوا إليهم إنّ الله يحبّ المقسطين * إنّما ينهٰكم الله عن الذين قٰتلوكم في الدّين واخرجوكم من ديٰركم وظٰهروا على إخراجكم أن تولّوهم ومن يتولّهم فأولٰئك هم الظّٰلمون﴾**[٥].

وقال الصادق ـ عليه السلام ـ: «إنّي لأسمع الرجل في المسجد وهو يشتمني، فأستتر منه بالسارية كي لا يراني»[٦].

---

(١) راجع عيون أخبار الرضا ـ عليه السلام ـ ٢: ٦٧ ح ٣٠٨، أمالي الصدوق: ٨٧ ح ٢. وفي م زيادة: ومن سبّ الله كبّه الله على منخريه يوم القيامة.

(٢) في ق، ر: الأئمّة.

(٣) رواه مسنداً الطوسي في أماليه ٢: ٢٧٤. والآية الكريمة في سورة الحجرات ٤٩: ١٣. وفي ق، ر: «اعلمكم».

(٤) آل عمران ٣: ٢٨.

(٥) الممتحنة ٦٠: ٨ـ٩.

(٦) رواه مسنداً البرقي في المحاسن: ٢٦٠ كتاب مصابيح الظلم ح ٣١٤.

پرچار اور تبلیغ کرتا ہے۔

۲) اگر اس سے معلوم نہ ہو تو اسماء الرجال کی کتابوں سے معلوم کیا جائے کہ انہوں نے اس کے متعلق کیا کہا ہے؟

مثال کے طور پر ہم چند شیعہ مصنفین کا ذکر کرتے ہیں، جن کی کتابوں کو سادہ سنی عوام کو گمراہ کرنے کیلئے اہلسنّت کی کتابیں بنا کر پیش کیا جاتا ہے، جب کہ وہ مصنفین اپنی تحریرات کے آئینہ اور اسماء الرجال میں غالی شیعہ ہیں۔

ا۔ ابراہیم بن محمد حمویہ الجوینی (م ۷۲۲ھ) مصنف ''فرائد السمطین'' اپنی تحریرات کے آئینے میں

کتاب فرائد السمطین کی دو جلدیں ہیں، جن کے مطالعہ کے بعد صاف معلوم ہوتا ہے کہ اس کتاب کا مصنف بلاشبہ غالی شیعہ ہے، اس نے تقیہ کا لبادہ اوڑھ کر شیعہ عقائد کی زبردست تبلیغ اور ترویج کی ہے۔ اس کے عقائد کا مختصر خاکہ ذیل میں پیش خدمت ہے۔

۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ انسانوں میں سب سے (یعنی نبیوں سے بھی) افضل ہیں اور جس نے ایسا نہ کہا وہ کافر ہے۔ (فرائد السمطین ج ۱ ص ۵۴، بیروت)

۲) تمام بارہ امام معصوم ہیں۔ (ج ۲ ص ۳۱۳، بیروت لبنان)

۳) هؤلاء أئمة من عند الله عزو جل۔ (فرائد السمطین ج ۲ ص ۱۵۹)

بارہ امام اللہ عزوجل کی طرف سے مقرر کردہ امام ہیں۔

۴) اللہ تعالیٰ نے ان بارہ اماموں پر بارہ صحائف (آسمانی کتابیں) نازل کئے ہیں۔ ہر ایک صحیفے میں ایک ایک امام کی صفات لکھی ہیں۔ (ج ۲ ص ۱۵۹)

٥٦٣ ـ ٥٦٤ ـ [وبالإسناد المتقدم] إلى أبي جعفر ابن بابُوَيه ، قال : حدَّثنا عليّ بن [محمد بن] عبد الله الورّاق الرازي ، قال : حدَّثنا سعد بن عبد الله ، قال : حدَّثنا الهيثم بن أبي مسروق النهدي ، عن الحسين بن علوان ، عن عمرو بن خالد ، عن سعد بن طريف ، عن الأصبغ بن نباتة :

عن عبد الله بن عباس قال : سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول : أنا وعليّ والحسن والحسين وتسعة من ولد الحسين مطهَّرون معصومون[1].

قال [أبو جعفر ابن بابُوَيه : و] حدَّثنا أحمد بن الحسن القطّان ، قال : حدَّثنا أحمد بن يحيى بن زكريا القطّان] قال : حدَّثنا بكر بن عبد الله بن حبيب[2] قال : حدَّثنا الفضل بن الصقر العبدي ، حدَّثنا أبو معاوية ، عن الأعمش ، عن عباية بن ربعي :

عن عبد الله بن عبّاس ، قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : أنا سيّد المرسَلين[3] وعليّ بن أبي طالب سيّد الوصيين ، وإن أوصيائي بعدي اثنا عشر أوّلهم عليّ بن أبي طالب ، وآخرهم القائم[4].

---

(١) وهذا الحديث قد تقدَّم تحت الرقم : (٤٣٠) في أوّل الباب : (٣١) من هذا السمط ص١٣٢ .

٥٦٣ ـ ٥٦٤ ـ رواهما الشيخ الصدوق رحمه الله في الحديث : (٢٨) وتاليه من الباب : (٢٤) من كتاب إكمال الدين ص٢٧٤ ط الغري . وما بين المعقوفات مأخوذ منه .

ورواه عنه في الحديث : (٨) من الباب : (١٤١) من كتاب غاية المرام .

(٢) هذا هو الظاهر الموافق لإكمال الدين وغاية المرام ، وفي أصلي : « أبي بكر بن عبد الله بن حبيب ... » .

(٣) كذا في أصلي المخطوط ، وفي كتابي إكمال الدين وغاية المرام : « أناسيّد النبيين » .

(٤) كذا في الأصل ، ومثله في كتاب إكمال الدين ، وفي كتاب غاية المرام : « المهديّ » ..

وقريباً منه رواه الشيخ الصدوق رحمه الله بسند آخر في آخر المجلس : (٩٢) من أماليه ص٥٦٣ .

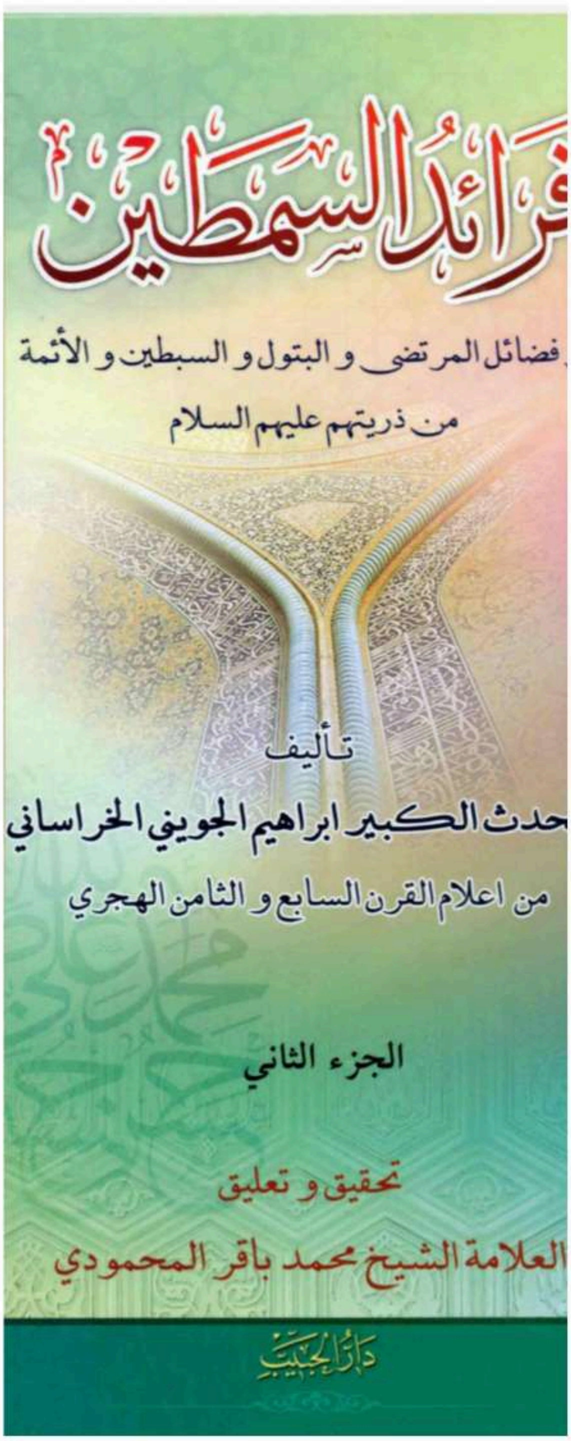

فقال أُبيّ : وما دلالته وعلامته يا رسول الله ؟ قال : له عَلَمٌ إذا حان وقت خروجه انتشر ذلك العلم من نفسه ، وأنطقه الله عزّ وجلّ فناداه العَلَم : اخرج يا و ليَّ الله [و] اقتل أعداء الله وهما رايتان وعلامتان .

وله سيف مغمد ، فإذا حان وقت خروجه اقتلع ذلك السيف من غمده وأنطقه الله عزّ وجلّ فناداه السيف : اخرج يا وليَّ الله فلا يحلّ لك أن تقعد عن أعداء الله .

فيخرج ويقتل أعداء الله حيث ثقفهم ويقيم حدود الله ويحكم بحكم الله .
يخرج [و] جبرئيل عن يمينه وميكائيل عن ميسرته وشعيب بن صالح على مقدّمته .
وسوف تذكرون ما أقول لكم وأفوّض أمري إلى الله عزّ وجلّ .

يا أُبيّ طوبى لمن لقيه وطوبى لمن أحبّه ، وطوبى لمن قال به ولو بعد حين ، وينجيهم من الهلكة في الإقرار بالله وبرسوله وبجميع الأئمة ، يفتح الله لهم الجنّة .

مثلهم مثل المسك الذي يسطع ريحه فلا يتغيَّر أبداً . ومثلهم في السماء كمثل القمر المنير الذي لا يطفئ نوره أبداً .

قال أُبيّ : يا رسول الله كيف بيان حال هؤلاء الأئمة عند الله عزّ وجلّ ؟ قال : إن الله تعالى أنزل عليَّ اثني عشر خاتماً واثنتا عشرة صحيفة ، اسم كل إمام على خاتمه وصفته في صحيفته ، والحمد لله ربّ العالمين .

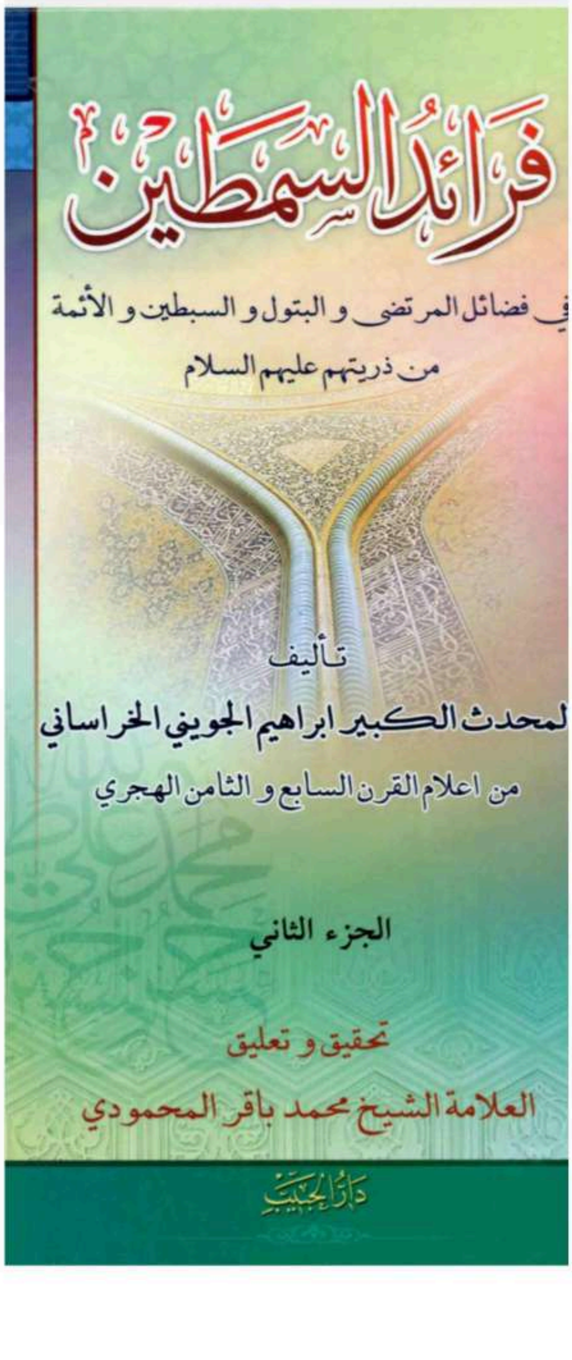

۵) لا ایمان لمن لا تقية له...... فمن ترك التقية قبل خروج قائمنا فليس منا۔(فرائد السمطین ج۲ ص۳۳۷)

''جو شخص تقیہ نہیں کرتا اس کا ایمان نہیں......لہٰذا جس نے امام مہدی کے نکلنے سے پہلے تقیہ چھوڑ دیا وہ ہم میں سے نہیں''۔

۶) آیت تطہیر......انما یرید اللہ الخ......سے حضور ﷺ کی ازواج مطہرات خارج ہیں۔(ج۲ص۳۰۶)

۷) صاحب فرائد السمطین، مشہور اور غالی (کٹر) اہل تشیع مصنفین کو دعاؤں سے یاد کرتا ہے۔ کتاب تہذیب الاحکام اور الاستبصار کے مصنف شیخ طوسی کے نام کے بعد لکھتا ہے ''رحمہ اللہ''۔

اور اسی طرح من لا یحضرہ الفقیہ کے مصنف شیخ صدوق قمی کے نام پر لکھتا ہے۔ ''رضی اللہ عنہ''

قارئین کرام! مندرجہ بالا عقائد شیعوں کے مخصوص عقائد ہیں۔ اس سے معلوم ہوا کہ کتاب فرائد السمطین کے مصنف ابراہیم بن محمد جوینی اپنے عقائد کے آئینے میں ایک کٹر اور تعصب پرست شیعہ ہے، لہٰذا اس کو سنی کہنا دھوکہ ہے۔

فرائد السمطین کا مصنف کتب رجال میں؟

شیعوں کے رئیس المحدثین شیخ عباس قمی سنہ ۱۳۵۹ھ ابراہیم بن محمد حمویہ کے تذکرے میں لکھتے ہیں: اس کے اکابر ظاہر میں سنی تھے۔

ولكن المنقول عن صاحب الرياض انه ذهب الى تشيعه والمنتسب فى بعض الكتب التشيع۔

(الکنی والالقاب ج۲ص۱۹۶،۱۹۷ بیروت)

قال : إي وربيّ ليمحّص الله [به] الذين آمنوا ويمحق الكافرين .

يا جابر إن هذا الأمر من أمر الله ، وسرّ من سرّ الله ، علمه مطويّ عن عباده [1] فإيّاك والشكّ فيه فإن الشكّ في أمر الله كفر .

[ما ورد عن الإمام الرضا عليّ بن موسى عليهما السلام في البشارة بظهور المهديّ المنتظَر وإشراق الدنيا بنوره وسعادة العالمين في أيّامه الميمونة] .

٥٩٠ ـ أخبرنا السيّد الإمام المعظّم العالم بقيّة السلف الصالح شرف الدين أبو جعفر الأشرف بن محمد بن جعفر الحسيني المدائني النحوي اللّغوي ببغداد بمسجد المختارة سنة خمس وتسعين وستّ مأة ، قال : أخبرنا االإمام منتجب الدين علي ابن عبيد الله بن الحسين بن بابُوَيه القمّـي ثمّ الرازي ، عن السيّد أبي محمد شمس الشرف ابن عليّ بن عبد الله الحسيني السيلقي ، عن الشيخ المؤيّد أبي محمد عبد الرحمٰن ابن أحمد بن الحسين النيسابوري الخزاعي ، عن الشيخ أبي المفضّل محمد بن الحسين ابن سعيد القمّي المجاور ببغداد إجازة عن الشيخ عليّ بن محمد بن عليّ الخزّاز صاحب الكفاية ، عن أبي جعفر محمد بن عليّ بن بابُوَيه [2] حدّثنا أحمد بن زياد بن جعفر الهمداني ، حدّثنا عليّ بن إبراهيم ، عن أبيه ، عن عليّ بن سعيد ، عن الحسين بن خالد ، قال :

قال عليّ بن موسى الرضا عليهما السلام : لا دين لمن لا ورع له ، ولا إيمان لمن لا تقيَّة له ، وإن أكرمكم عند الله أتقاكم أي أعملكم بالتقيَّة .

---

(١) الظاهر أن هذا هو الصواب ، وفي أصـلي : « عليه مطوية » وفي كتاب إكمال الدين : « مطوي عن عباد الله » .

(٢) رواه مع الحديث التالي في الحديث : (٥) وتاليه من الباب : (٣٥) من كتاب إكمال الدين : ج٢ ص٣٧١ .

فقيل : إلى متى يا ابن رسول الله ؟ قال : إلى يوم الوقت المعلوم وهو يوم خروج قائمنا ، فمن ترك التقيَّة قبل خروج قائمنا فليس منّا .

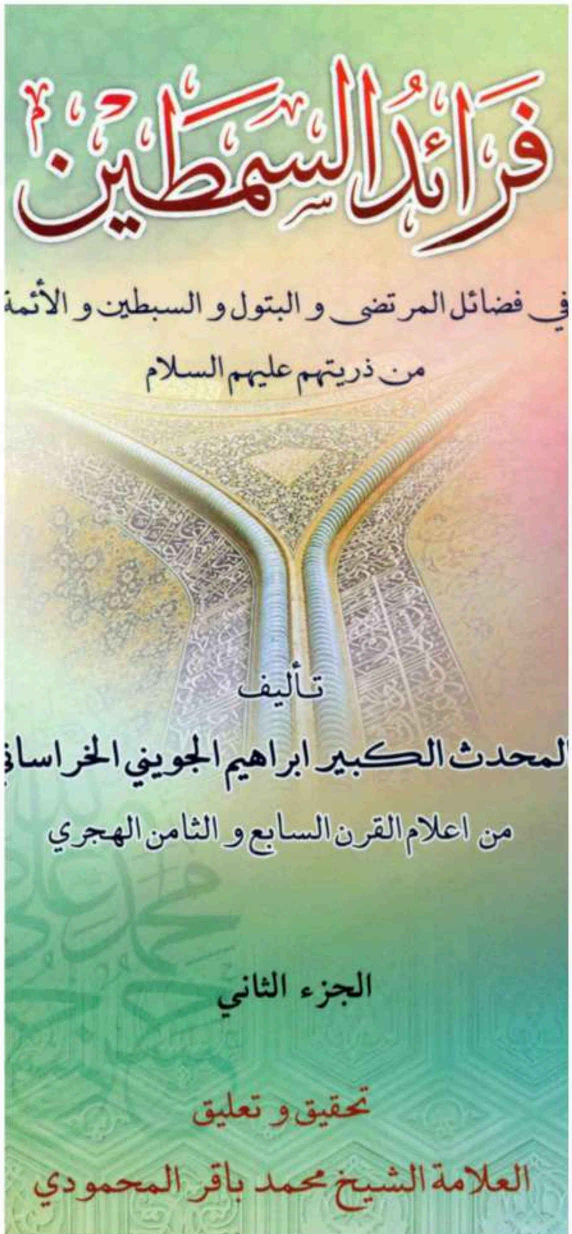

علم الأسرار وهو علم الرأس وعلم الأجداء ، وهو علم القوائم وعلم الاعتداء وعلم الذات ، قال الله سبحانه وتعالى : « سبحان الذي أسرى بعبده ليلاً من المسجد الحرام إلى المسجد الأقصى » [١/الإسراء : ١٧] وقوله تعالى : « فاعتدوا عليه بمثل ما اعتدى عليكم » [١٩٤/البقرة : ٢)] . وأخذ الطوفان رجز الشيطان ، قال الله تعالى : « ولقد أرسلنا نوحاً إلى قومه فلبث فيهم ألف سنة إلاّ خمسين عاماً فأخذهم الطوفان وهم ظالمون » [١٤/العنكبوت : ٢٩] .

فأزال [نوح] ظواهر الشياطين وخرَّب بيوتهم وحصونهم وهو المعنى بالرجز ، وبقي رجس الشيطان ، وأراد الله تعالى أن يطهّر أهل البيت من الرجس أيضاً ، قال الله : « إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت ويطهّركم تطهيراً » [٣٣/ الأحزاب : ٣٣] .

وقد ذكرنا أن صورة الرجس في الجمود والجحود ، وهي حجاب على صورة الخلود ، وأراد الله تعالى أن يطهّر أهل البيت من الرجس حتى يطهّر سرح السراج ، ورهط الأسرار والمعراج .

[و] أعلم أن أهل البيت أهل ألف مدينة مشحونة بنبأ التوحيد ونور العقل وعيش اليقظ في صورة سرّ التسخير والتمليك . والبيت الذي هو من تسعة وجودات وهي وجودات النبيّ صلى الله عليه وسلم والأهل ما ظهر إلا بواسطة أهل البيت والأنبياء والأولياء[1] ، ولله تعالى بَيْتان[2] بيت من أربعة وجودات ، وبيت من تسعة وجودات فالبيت [الذي] من الوجود الأربع بيت إبراهيم الخليل وهو المسجد الأقصى [و] لهذا المعنى قال تعالى : « رحمة الله وبركاته عليكم أهل البيت إنَّه حميد مجيد » [٧٣/هود : ١١] .

والبيت الذي هو من الموجودات التسعة بيت الأنبياء وخواصّ الأولياء وأزواج النبيّ صلى الله عليه وسلم عكس لهذا المعنى قال : « ويطهّركم تطهيراً » . بلفظ التذكير ، وقال تعالى : « إنما يريد الله ليذهب عنكم الرجس أهل البيت » بلفظ التذكير أيضاً ، ويكون الأول طهارة البيت ثم طهارة أهله .

وقد ذكرنا أن أهله أهل ألف مدينة ، كل مدينة بدأ من معنى باسم من أسماء الله

(١) هذا هو الظاهر ، وفي أصلي : « إلاّ بواسطة البيت وأهل البيت الأنبياء والأولياء » .
(٢) هذا هو الظاهر ، وفي أصلي : « والله تعالى تبيان » .

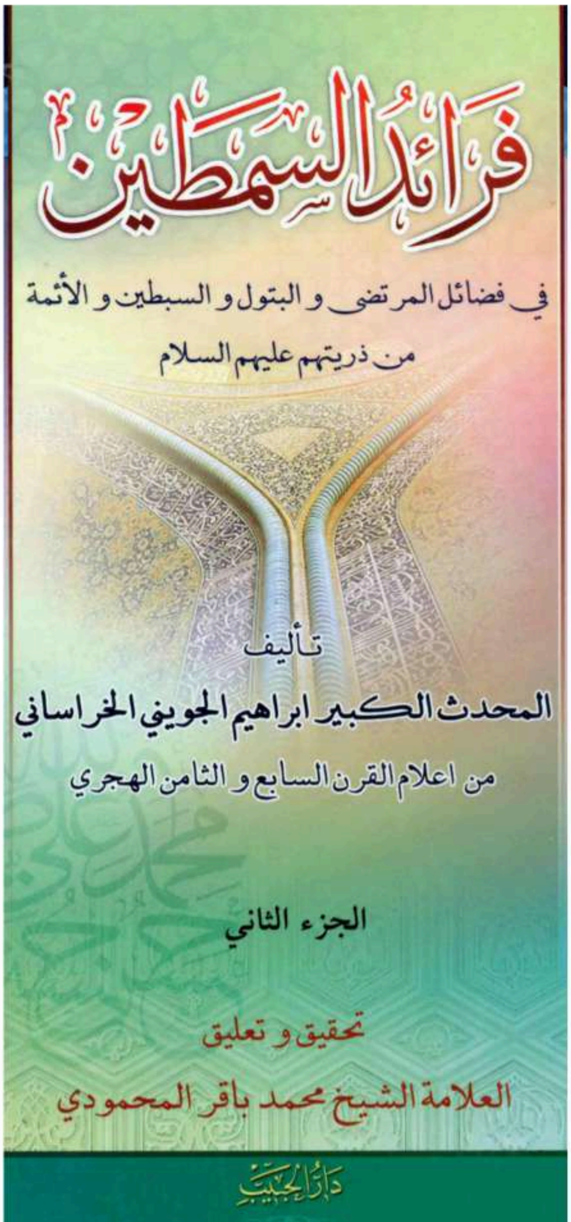

والحموي نسبة الى حماة بلدة بالشام ، ثم اعلم انه غير أبي الدر ياقوت بن عبد الله الرومي مهذب الدين الشاعر الذي اشتغل بالعلم والأدب وسمى نفسه عبد الرحمن ، وكان مقيماً بالمدرسة النظامية ببغداد وحفظ القرآن الكريم وكتب خطاً حسناً ، وله ديوان شعر .

توفى ببغداد سنة ٦٢٢ ، ويأتي في المولوي ما يتعلق بالرومي ثم اعلم انه غير أبي الدر ياقوت بن عبد الله الموصلي أمين الدين الكاتب الفاضل الذي اخذ النحو عن ابن الدهان النحوي وانتشر خطه في الآفاق .

وكان في نهاية الحسن ، ولم يكن من يقاربه في حسن الخط ، وكان مغرماً بنسخ الصحاح للجوهري فكتب منها نسخاً كثيرة تباع كل نسخة منها بمائة دينار توفى بالموصل سنة ٦١٨ (خيبح)

(الحموئى)

شيخ الاسلام ابو اسحاق ابراهيم بن سعد الدين محمد بن المؤيد ابى بكر ابن جمال السنة ابى عبد الله محمد بن حمويه بن محمد الجويني المعروف الحموئي وابن حمويه جميعاً المتوفي سنة ٧٢٢ ، وله ٧٨ سنة كما عن تذكرة الحفاظ ، كان من اعظم علماء اهل السنة ومحدثيهم وحفاظهم .

وكذا أبوه وجده على ما هو الظاهر ، ولكن المنقول عن صاحب الرياض انه ذهب الى تشيعه .

له كتاب فرائد السمطين في فضائل المرتضى والبتول والسبطين عليهم السلام فرغ من تأليفه سنة ٧١٦ يروي عن جم غفير من علماء السنة منهم بعض بني عمومته من حمويه .

ويروى ايضاً عن جم كثير من اكابر علماء الشيعة كالشيخ سديد الدين والد العلامة وعن المحقق الحلي وابن عمه يحيى بن سعيد وابني طاووس والشيخ

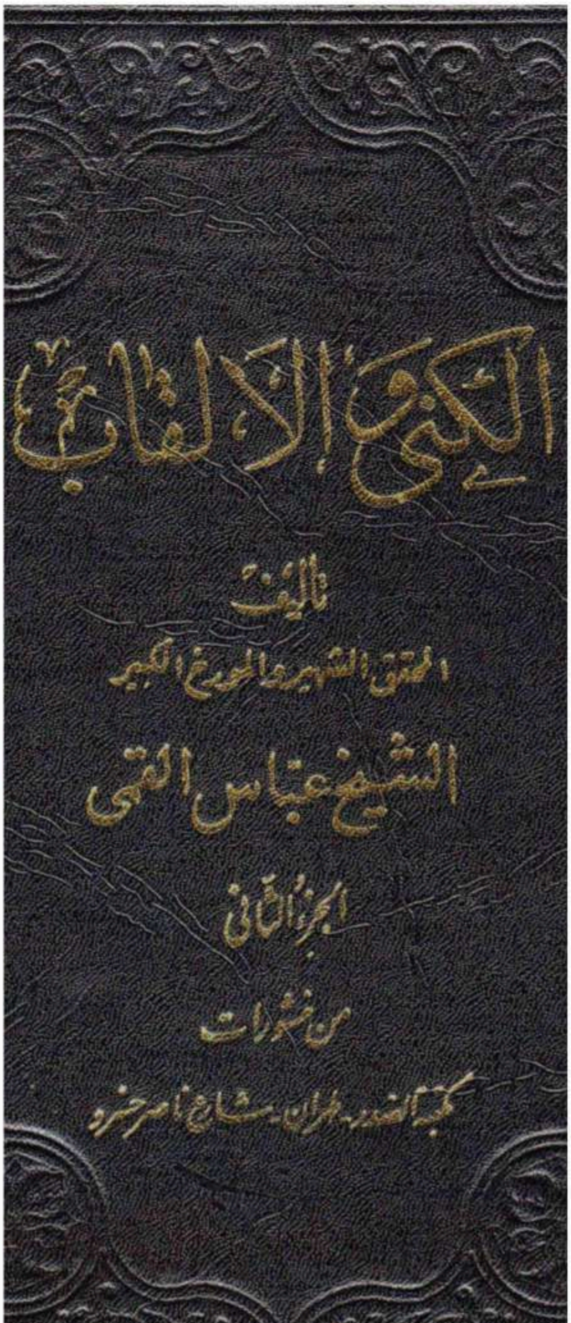

"لیکن صاحب ریاض نضرہ نے اس کو شیعہ شمار کیا ہے اور کئی کتابوں میں (حمویہ کی طرف) شیعہ ہونے کی نسبت کی ہے"۔

شیعوں کے آقا بزرگ طہرانی نے الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ج ۱۶ صفحہ ۱۳۵ پر اس کو شیعوں کی فہرست میں داخل کیا ہے۔

علامہ خیر الدین الزرکلی ابراھیم بن محمد الجوینی کی نسبت لکھتا ہے:

وجعله الا مين العاملی من اعيان الشيعة ۔

(الاعلام ج ۱ ص ۶۳، بیروت)

"اور امین عاملی (شیعہ) نے اس کو بڑے شیعوں میں شمار کیا ہے"

فرائد السمطین میں مذکور "جنتی دروازہ پر تحریر" روایت کی تردید

یہ ایک طویل روایت ہے کہ جنت کے دروازہ پر......لا اله الا الله محمد رسول الله علی ولی الله ......لکھا ہے۔ (فرائد السمطین ج ۱ ص ۲۳۹)

اس روایت کی سند میں کئی راوی غالی شیعہ اور کئی مجہول الحال راوی ہیں۔

دیکھئے راویوں کا حال:

۱) محمد بن عبد العزیز القمی شیعہ۔ (تنقیح القال فی علم الرجال ج ۳ ص ۳۹)

۲) شاذان بن جبرئیل القمی شیعہ۔ (الکنی والالقاب ج ۱ ص ۳۲۳ فوائد الرضویہ ص ۲۰۷)

۳) عبد الحمید بن فخار شیعہ۔ (الکنی والالقاب ج ۲ ص ۱۲۶)

۴) بھول بن اسحاق انباری شیعہ۔ (الکنی والالقاب ج ۲ ص ۱۲۶ اعراق)

۵) عمرو بن جمیع شیعہ۔ (تنقیح القال ج ۲ ص ۳۲۶ نجف عراق)

اس روایت کو شیعوں کے ذاکر زوار بڑے فخر سے پیش کرتے ہیں کہ سنیوں

٦١٠) ، يوجد منه نسخة بپاريس كما فى«درباره نسخه‌هاى خطى ١ : ٢٢٣» .
(٣١٢ : **فرائد السمطين فى فضائل المرتضى والبتول والسبطين**) قال فى«الرياض» :

٨٥٦

الذريعة

الى تصانيف الشيعة

العلامة الشيخ آقا بزرگ الطهرانى

الجزء السادس عشر

الغارات ـ فيه ما فيه

الطبعة الثالثة

دار الأضواء
بيروت
ص . ب ٢٥/٤٠

انه لبعض فضلاء الاصحاب،وحكى عنه فى ترجمة المفيد عبدالرحمان بن احمد الخزاعى النيسابورى، وبعد صفحة حكى فى ترجمة النقيب عبدالرحمان بن عبدالسميع الهاشمى الواسطى ، عن كتاب«فرائدالسمطين» للحموينى من العامة مكرراً ، ولذا استظهر منه ان النقيب المذكور ايضاً عامى و صرّح بان العامى معاصر للعلامة الحلى ، وانه تلميذ السيد عبدالحميد بن فخار بن معد النسابة ، كما فى ترجمته ، وبالجملة فيظهر من تصريحه فى الاول انه لبعض فضلاء الاصحاب،وذكره للثانى مصرحاً بانه للحموينى من العامة،انهما كتابان احدهما لبعض الاصحاب،والاخر للحموينى العامى .والحموينى العامى صاحب «فرائدالسمطين» غيرالحموى صاحب « منهج الفاضلين » فى الامامة كما يأتى، فانه محمد بن اسحاق بن محمدالحموى،وهو ايضاً غير سعدالدين الحموى محمد بن المؤيد بن ابى الحسن بن محمد بن حموية ، والد صدرالدين ابراهيم وخليفة نجم الدين الكبرى ، بل العامى صاحب « فرائدالسمطين » هو الولد يعنى صدرالدين ابراهيم بن سعدالدين الذى اسلم على يده غازان محمود فى ٦٩٤ .وقد سماه بـ«فرائد السمطين فى فضائل المرتضى والبتول والحسنين»،مرتباً على سمطين السمط الاول فى فضائل اميرالمؤمنين ع فى سبعين باباً وخاتمة،والسمط الثانى له خطبه مستقلة اولها [الحمدلله الذى تنزه جناب جلاله عما لا يليق بكبريائه وتبارك وتوحد فى قدسيته . . .] وهو فى فضائل البتول والحسنين فى ٧٢ باباً .ويروى فيه عن جمع كثير ويذكر تواريخ رواياته غالباً، فممن يروى عنه الخواجه نصيرالدين الطوسى اجازة فى ذيحجة ٦٧٢ ، وهى سنة وفاته ، ويروى عن الشيخ سديدالدين يوسف بن على بن المطهر الحلى، والد العلامة ، مكاتبة .ويروى عن السيدالنسابة عبدالحميد بن فخار بن معدالموسوى ايضاً مكاتبة .والنسخة ناقصةالاول والوسط كتابتها فى ١١٠١ بخط الشيخ احمد بن محمد بن مبارك بن حسين السارى البحرانى ، عند السيد احمد آل حيدر الكاظمى ، وهو غير «دررالسمطين»فى فضائل المصطفى والمرتضى والسبطين للمحدث الحر، جمال الدين محمد بن يوسف الروندى المتوفى ٥٧٠، كما فى« كشف الظنون»،وينقل عنه نورالدين بن الصباغ المتوفى ٨٥٥ فى «الفصول المهمة» اشعار الشافعى [قوات الشافعى وليس يدرى . . .] وبالجملة ترجم صاحب«الرياض»صدرالدين ابراهيم هذا فى ذيل عنوان

ابن قُرْنَاص

(٠٠٠ - ٦٧١ هـ = ٠٠٠ - ١٢٧٣ م)

إبراهيم بن محمد بن هبة الله بن أحمد ابن قرناص الخزاعي الحموي : مخلص الدين ، أبو إسحاق : شاعر أديب ، من أهل حماة . له « ديوان شعر »[1] .

ابن السُّوَيْدِي

(٦٠٠ - ٦٩٠ هـ = ١٢٠٤ - ١٢٩١ م)

إبراهيم بن محمد بن علي بن طرخان الأنصاري ، أبو إسحاق ، عز الدين ، من ولد سعد بن معاذ ، من الأوس : طبيب دمشقي ، اشتغل بالعقليات . له « التذكرة الهادية - خ » طب ، في شستربتي (٤١٩٣) و « قلائد المرجان في طب الأبدان - خ » في استمبول ، و « الباهر في خواص الجواهر » لعله « خواص الاحجار من اليواقيت والجواهر - خ » في دار الكتب المصرية ، أو هو كتاب آخر له . نصب طبيباً في البيمارستان النوري وبيمارستان باب البريد (وكلاهما في دمشق) ونسبته إلى السويداء (في حوران) وكان أبوه من تجارها[2]

الجُوَيْني

(٦٤٤ - ٧٢٢ هـ = ١٢٤٦ - ١٣٢٢ م)

إبراهيم بن محمد بن المؤيد أبي بكر بن حمويه الجويني ، صدر الدين ، أبو المجامع : شيخ خراسان في وقته . من أهل « جوين » بها . رحل في طلب الحديث فسمع بالعراق والشام والحجاز وتبريز وآمل طبرستان والقدس وكربلاء وقزوين وغيرها ، وتوفي بالعراق . عرّفه ابن حجر (في الدرر) بالشافعي الصوفي ، وقال : خرّج لنفسه تساعيات . وجعله الأمين

(١) النجوم الزاهرة ٧ : ٢٣٨ وهدية العارفين ١ : ١٢ .
(٢) عيون الأنباء ٢ : ٢٦٦ وفوات الوفيات ١ : ٣١ وشذرات الذهب ٥ : ٤١١ والدارس ٢ : ١٣٠ وهدية العارفين ١ : ١٢ وطوبقبو ٣ : ٨٤٤ والمخطوطات المصورة . الكيمياء والطبيعيات ٤٠ .

العاملي من أعيان الشيعة ، ولقبه بالحموئي (نسبة إلى جده حمويه) وقال : له « فرائد السمطين في فضائل المرتضى والبتول والسبطين - خ » في طهران (الجامعة المركزية ٥٨٣) في ١٦٠ ورقة . وقال الذهبي : شيخ خراسان ، كان حاطب ليل - يعني في رواية الحديث - جمع أحاديث ثنائيات وثلاثيات ورباعيات من الأباطيل المكذوبة . وعلى يده أسلم غازان[1] .

الطَّبَرِي

(٦٣٦ - ٧٢٢ هـ = ١٢٣٩ - ١٣٢٢ م)

إبراهيم بن محمد بن إبراهيم ، أبو أحمد ، رضيّ الدين الطبري : شيخ مكة في عصره وإمام المقام الشريف بها . من علماء الشافعية . له كتب ، منها « المنتخب في علم الحديث - خ » في الأسكوريال و « فهرست » لمروياته ، و « تساعيات » في الحديث ، و « اختصار شرح السنة للبغوي » قال الذهبي : حدث أزيد من خمسين سنة . وله شعر اورد صاحب العقد الثمين نماذج منه[2] .

السَّفَاقُسِي

(٦٩٧؟ - ٧٤٢ هـ = ١٢٩٨؟ - ١٣٤٢ م)

إبراهيم بن محمد بن ابراهيم القيسي السفاقسي ، أبو إسحاق ، برهان الدين : فقيه مالكي . تفقه في بجاية وحج فأخذ عن علماء مصر والشام . وأفتى ودرّس سنين . له مصنفات منها « المجيد في إعراب القرآن المجيد - خ » ويسمى إعراب القرآن ، و « شرح ابن الحاجب » في أصول الفقه[3] .

(١) الدرر الكامنة ١ : ٦٧ وأعيان الشيعة ٥ : ٤٥٨ والمخطوطات المصورة ، التاريخ ٢ : القسم الرابع ٣٣٤ .
(٢) العقد الثمين ٣ : ٢٤٠ - ٢٤٧ ومخطوطات الأسكوريال الرقم ١٦١٥ .
(٣) الدرر الكامنة ١ : ٥٥ وبغية الوعاة ١٨٦ والنجوم الزاهرة ١٠ : ٩٨ وهو فيه من وفيات سنة ٧٤٣ وشستربتي ٧ : ١٠٤ والأزهرية ، الطبعة الثانية ١ : ١٩٠ والاسكندرية (ل ٨٢٧ ب) وانظر علوم القرآن ٣٩٣ .

الواثق بالله

(٠٠٠ - بعد ٧٤٢ هـ = ٠٠٠ - بعد ١٣٤١ م)

إبراهيم (الواثق) بن محمد (المستمسك بالله) بن أحمد العباسي ، أبو إسحاق : من خلفاء الدولة العباسية الثانية بمصر . وهو ابن أخي المستكفي بالله (سليمان بن أحمد) وكان المستكفي قد عهد إلى ابنه (أحمد ابن سليمان) بالخلافة . فلما مات المستكفي « سنة ٧٤٠ هـ » توقف الناصر القلاووني عن البيعة لابنه ، ثم أقام صاحب الترجمة خليفة ولقبه بالواثق بالله ، فخطب له بالقاهرة جمعة واحدة . ومات الناصر القلاووني ، وخلفه المنصور (أبو بكر بن محمد) فخلع الواثق ، وبايع (لأحمد بن سليمان) سنة ٧٤٢ هـ[1] .

الخَلِيلي

(٧١٠ - ٧٤٨ هـ = ١٣١٠ - ١٣٤٧ م)

إبراهيم بن محمد بن عثمان ، برهان الدين الخليلي : فقيه محدّث ، من أهل بيت المقدس . له « التحفة السنية في آداب الصوفية - خ » في شستربتي (٤٨٢٥/٣)[2]

الإخْنَائي

(٠٠٠ - ٧٧٧ هـ = ٠٠٠ - ١٣٧٥ م)

إبراهيم بن محمد بن أبي بكر بن عيسى ، برهان الدين ابن علم الدين ، الإخنائي : محتسب مصري من القضاة . مولده ووفاته بالقاهرة . كان شافعيا وتحول مالكياً . ولي الحسبة ثم قضاء الديار المصرية الى ان مات . له مختصر سماه « الهداية والاعلام بما يترتب على قبيح القول من الأحكام - خ » في المكتبة العربية بدمشق . قال ابن حجر : له في أحكامه قضايا مشهورة في ردّ الرؤساء ، مع المروءة والإفضال . نسبته إلى إخنا ،

(١) البداية والنهاية ١٤ : ١٩١ والنجوم الزاهرة ٩ : ١٥١ .
(٢) الدرر الكامنة ١ : ٦٣ وشستربتي ٦ : ١٠٧ وفيه : وفاته سنة ٧٤٧ .

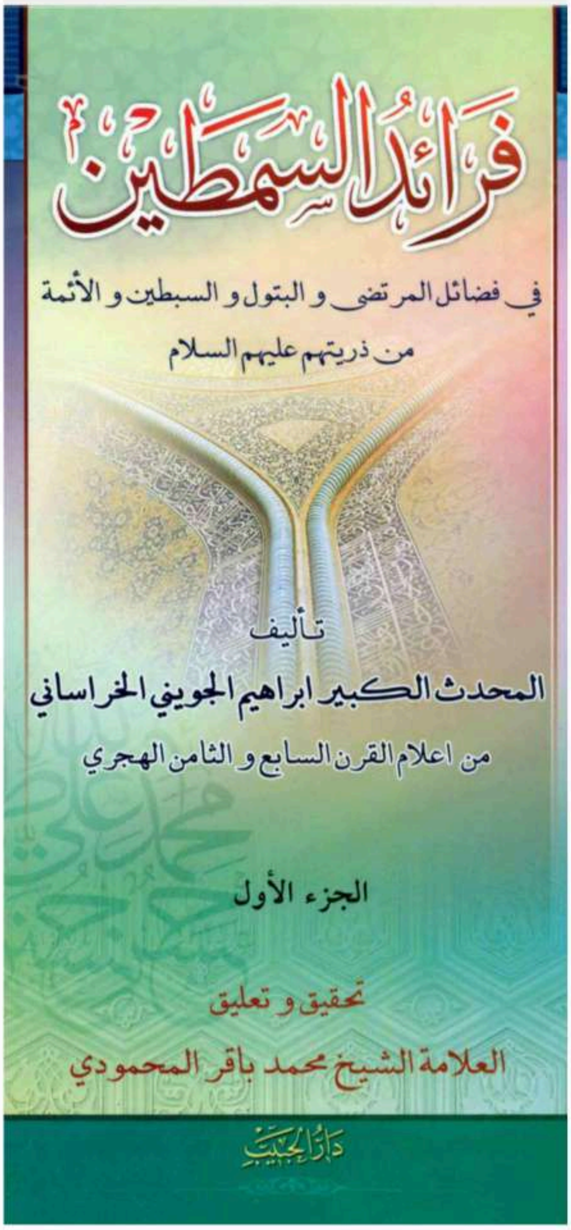

١٨٦ ــ أنبأني السيد النسّابة جلال الدين عبد الحميد بن فخار بن معد الموسوي قال : أنبأنا النقيب شرف الدين أبو طالب عبد الرحمان بن عبد السميع الهاشمي الواسطي إجازة ، أنبأنا الشيخ سديد الدين شاذان بن جبرئيل بن إسماعيل القمي بقراءتي عليه ، أنبأنا أبو عبدالله محمد ابن عبد العزيز القمي ، أنبأنا الإمام حاكم الدين أبو عبدالله محمد بن أحمد بن علي النطنزي قال : أنبأنا القاضي أسفنديار بن رستم الغازي قال : حدثنا أبو الرجاء بندار بن محمد بن جعفر ، قال : نبأنا أبو سعيد الحسن ابن سهلان ، قال : حدثنا أبو عبدالله محمد بن جعفر ، قال : أنبأنا بهلول(٢) بن إسحاق الأنباري قال : حدثنا عمر بن محمد بن الحسن ، قال : حدثنا عمرو بن جميع ،عن سليمان بن مهران الأعمش ،عن إبراهيم ، عن علقمة ، عن عبد الله بن مسعود [رضي الله عنه] (٣) قال :

---

(١) وقبله كان في الأصل هكذا : « فيه خبر ما كتب على كل من أبواب الجنان والجحيم مسنداً » . والظاهر أنها من زيادات الكتاب ،فإن كان من المؤلف فلا بد أن يكون محلها بعد الباب لا قبله .

(٢) كذا في نسخة السيد علي نقي ، وفي مخطوطة طهران : « بهلوان بن إسحاق ... » .

(٣) ما بين المعقوفين كان في الأصل هكذا : « رض » .

والحديث رواه أيضاً في كتاب نظم درر السمطين ص ١٠ ، نقلا عن المصنف ، قال : ونقل الشيخ الإمام العالم صدر الدين إبراهيم بن محمد بن المؤيد الحموي رحمه الله في كتاب فضائل أهل البيت عليهم السلام بسنده إلى عبدالله بن مسعود قال : قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لما أسرى بي إلى السماء أمر [الله] بعرض الجنة والنار علي فرأيتهما جميعاً ، فرأيت الجنة ...

ورواه عنه شهاب الدين أحمد في كتاب توضيح الدلائل .

ورواه عنهما في حديث الطير من عبقات الأنوار ، ص ٤٠٧ ط ١ .

قال رسول الله صلى الله عليه وسلم : لمّا أسرى بي إلى السماء أمر (الله) بعرض الجنّة والنار عليّ فرأيتهما جميعاً ، رأيت الجنة وألوان نعيمها ، ورأيت النار وألوان عذابها ، فلما رجعت قال لي جبرئيل عليه السلام : هل قرأت يا رسول الله ما كان مكتوباً على أبواب الجنة ، وما كان مكتوباً على أبواب النار ؟ فقلت لا يا جبرئيل . قال : إنّ للجنّة ثمانية أبواب على كل باب منها أربع كلمات ، كلّ كلمة منها خير من الدنيا وما فيها لمن تعلّمها واستعملها ، وإنّ للنار سبعة أبواب على كل باب منها ثلاث كلمات ، كل كلمة منها خير من الدنيا وما فيها لمن تعلّمها واستعملها.

وإن للنار سبعة أبواب على كلّ باب منها ثلاث كلمات ، كل كلمة منها خير من الدنيا وما فيها لمن تعلّمها وعرفها (١) .

فقلت : يا جبرئيل ارجع معي لأقرأها ، فرجع معي جبرئيل عليه السلام فبدأ بأبواب الجنة .

فإذاً على الباب الأول منها مكتوب : لا إله إلا الله ، محمد رسول الله علي ولي الله ، لكل شيء حيلة وحيلة طيب العيش في الدنيا أربع خصال : القناعة ، ونبذ الحقد،

حجة الحق بو علي سينا — در شجع آمد از عدم بوجود
٣٧٣
در شصا كرد كسب جمله علوم — در تكز كرد اين جهان بدرود
٣٩١ — ٤٢٧

وممن تلمذ عليه ولازمه واختص به الحكيم الفاضل ابو عبيد الله عبد الواحد ابن محمد الجوزجاني المتوفى بهمذان سنة٤٣٨ والمدفون عند استاذه ، والحكيم الماهر الكامل ابو عبد الله المعصومي الذي قال ابن سينا في حقه : ابو عبد الله مني بمنزلة ارسطاطاليس من افلاطون . وهو الذي كتب ابن سينا رسالة العشق باسمه .

(ابن شاذان)

ابو الحسن محمد بن احمد بن علي بن الحسن بن شاذان القمي من اجلاء العلماء الامامية الفقيه النبيه ابن اخت الشيخ ابي القسم جعفر بن محمد بن قولويه القمي (ره) له كتاب ايضاح دقائق النواصب ومناقب امير المؤمنين «ع» مائة منقبة من طريق العامة . قرأ عليه الشيخ الكراجكي بمكة المعظمة في المسجد الحرام محاذي المستجار سنة ٤١٢ (شيب) .

يروي عن والده ابي العباس احمد بن علي صاحب كتاب زاد المسافر والأمالي وكان ابو العباس احمد سمع من محمد بن الحسن بن احمد بن الوليد ومحمد بن علي ابن تمام الدهقان ، وكان شيخ الشيعة في وقته كما نقل عن لسان الميزان . وليعلم ان مناقب ابن شاذان غير كتاب فضائل شاذان بن جبرائيل القمي الذي ينقل منه العلامة المجلسي في البحار وجعل رمزه (يل) .

(ابن شاكر الكتبي)

صلاح الدين محمد بن شاكر بن احمد بن عبد الرحمن الحلبي الداراني سمع من ابن شحنة والمزي وغيرهما ، وكان فقيراً تعاطى التجارة في الكتب فرزق منها

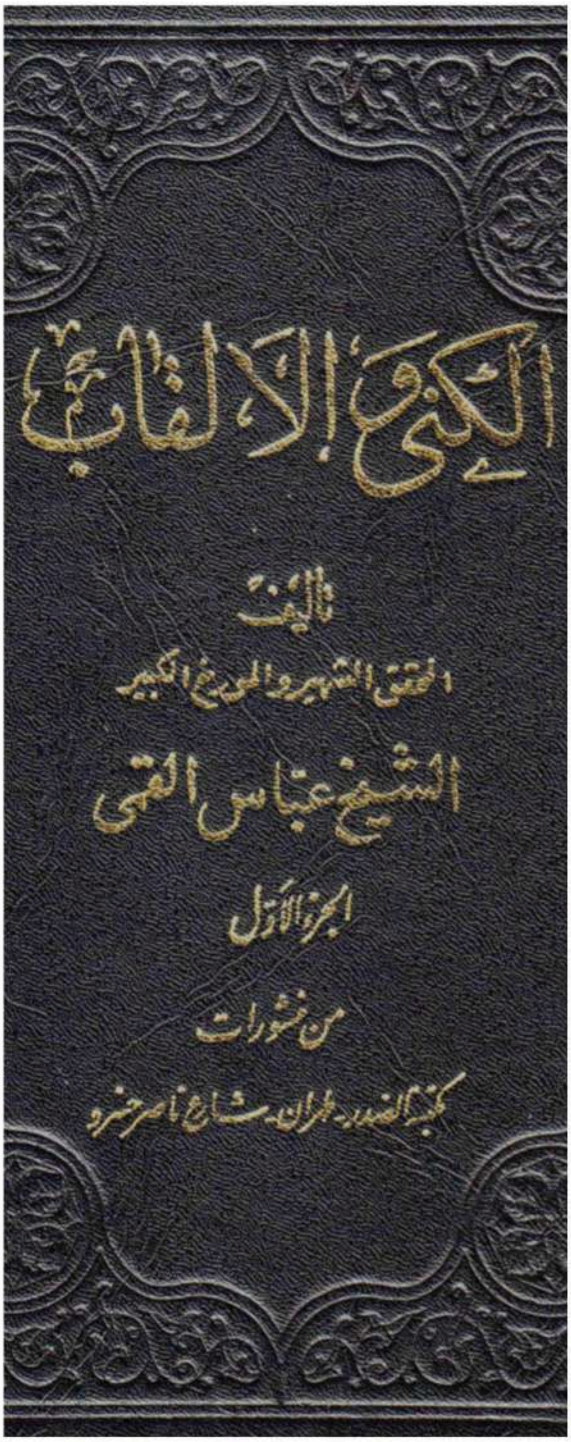

اعيان فضلاء عصره ، ولد ببصرة سنة ٣٦٥ وسمع الحديث سنة سبعين وقبلت شهادته عند الحكام في حداثته ، وتولى القضاء بالمدائن وغيرها .

وكان صدوقاً محتاطاً إلا انه يميل الى الاعتزال والرفض إنتهى، وذكره الخطيب في تاريخ بغداد وأثنى عليه ، وقال : كتبت عنه ، وكان قد قبلت شهادته عند الحكام في حداثته ولم يزل على ذلك مقبولا الى آخر عمره ، وكان متحفظاً في الشهادة محتاطاً صدوقاً في الحديث ، ومات في ليلة الثاني من المحرم سنة ٤٤٧ (تمز) ، ودفن يوم الاثنين في داره بدرب التل ، وصليت على جنازته ، إنتهى .

وأبو جعفر التنوخي احمد بن اسحاق بن البهلول بن حسان بن سنان أنباري الأصل ، ولي قضاء مدينة المنصور عشرين سنة وحدث حديثاً كثيراً .

وفي تاريخ بغداد ذكر في حقه انه عظيم القدر واسع الادب تام المروة حسن الفصاحة حسن المعرفة بمذهب اهل العراق .

وكان لأبيه إسحاق مسند كبير حسن ، وكان ثقة وحمل الناس عن جماعة من اهل هذا البيت منهم البهلول بن حسان ثم ابنه إسحاق ثم اولاد اسحاق ، حدث منهم بهلول بن اسحاق وحدث القاضي احمد بن اسحاق وابنه محمد وحدث ابن اخي القاضي داود بن الهيثم بن اسحاق ، وكان أسن من عمه القاضي داود ابن الهيثم وأبو بكر يوسف بن يعقوب بن إسحاق الأزرق ، وكان من جلة الكتاب ولم يزل احمد بن اسحاق بن البهلول على قضاء المدينة من سنة ٢٩٦ الى شهر ربيع الآخر من سنة ٣١٦ ثم صرف ومات ببغداد في سنة ٣١٨ ، وكان متفنناً في علوم شتى ، وكان تام العلم باللغة واسع الحفظ للشعر القديم والمحدث والاخبار الطوال والسير والتفسير .

وكان شاعراً كثير الشعر خطيباً حسن الخطابة الى غير ذلك ، والتنوخي نسبة الى تنوخ كصبور إسم لعدة قبائل إجتمعوا قديماً بالبحرين وتحالفوا على

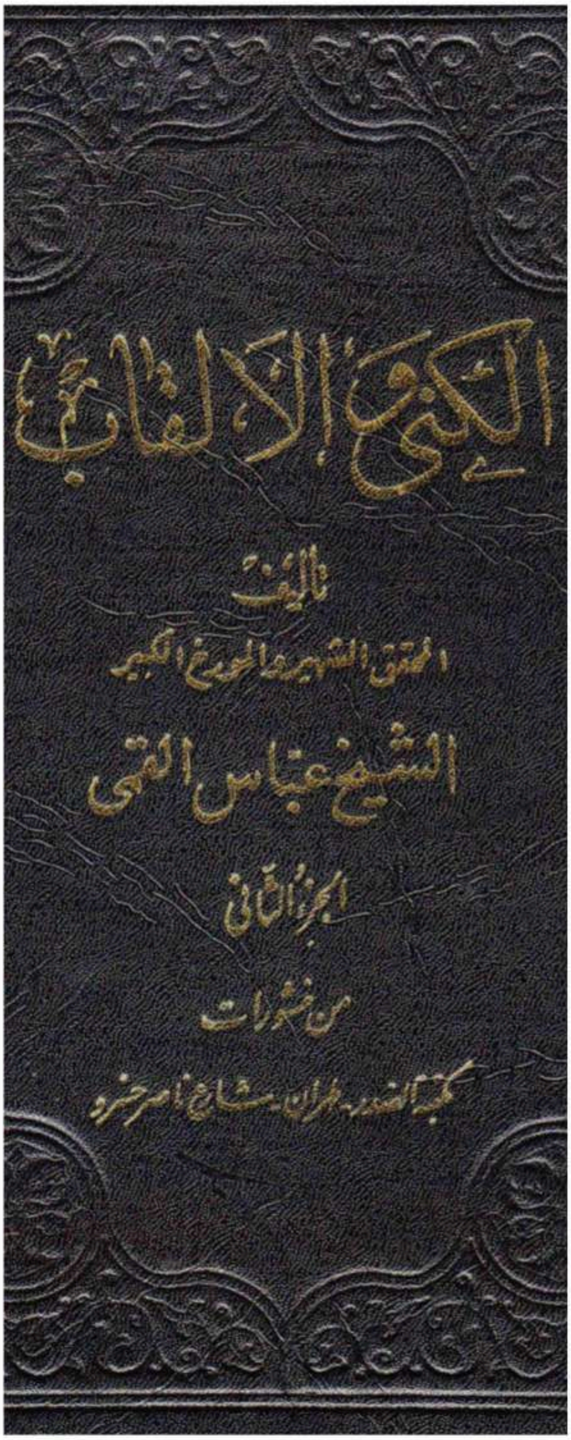

کی کتابوں سے ہمارا کلمہ ثابت ہوگیا۔ حالانکہ یہ کتاب اور اس کی روایت سنیوں پر کوئی حجت نہیں۔

مذکورہ روایت اہل تشیع کے ہاں بھی معتبر نہیں

شیعوں کے نزدیک مذکورہ روایت معتبر نہیں ہے، کیونکہ بارہ اماموں میں سے کسی سے بھی منقول نہیں ہے۔ شیعوں کا حجۃ الاسلام غلام حسین نجفی لکھتا ہے: سنت سے مراد فرمانِ رسول، عملِ رسول اور تقریر رسول ہے۔، ان تینوں میں سے جس کے الفاظ مسلمانوں تک پہنچیں گے ان کو حدیث اور روایت کہا جائے گا اور شیعوں کے نزدیک ایسی سنت معتبر ہے، جس کا بیان بارہ اماموں میں سے کسی نے بھی کیا ہو۔ (حقیقت فقہ حنفیہ ص ۷ لاہور)

۲۔ کتاب ینابیع المودۃ

تالیف: سلیمان بن ابراہیم قندوزی حنفی (م:۱۲۹۳ھ) یہ بھی اپنی تحریرات کے آئینے میں کٹر شیعہ ثابت ہوتا ہے۔ اس کے عقائد ملاحظہ کیجئے۔

۱) حضرت علی رضی اللہ عنہ خیر البشر ہیں جو اس میں شک کرے وہ کافر ہے۔
(ینابیع المودت ص ۲۹۳ مطبوعہ قم ایران)

۲) امامت حضرت حسین رضی اللہ عنہ کی اولاد میں مقرر ہے۔ (ینابیع ص ۳۰۸)

۳) بارہ امام معصوم ہیں۔ (ینابیع ص ۳۰۸)

۴) بارہ خلیفہ بنی ہاشم میں سے ہیں۔ (ینابیع ص ۳۰۹)

یہاں مصنف نے خلفائے ثلاثہ کو خلافت سے نکالا ہے کیونکہ وہ بنی ہاشم میں سے نہیں ہیں۔

p:kuleed.googlepages.co

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ثم الحمد لاھلہ والصلوٰۃ لاھلہا

فقہ کی تعریف

الفقۃ فی الاصطلاح ھو العلم بالاحکام الشرعیۃ الفرعیۃ عن ادلتھا التفصیلیۃ (معالم الاصول)

ترجمہ۔ تفصیلی دلیلوں سے احکام شرعیہ فرعیہ کو جاننا

تفصیلی دلیلوں سے مراد قرآن اور سنت ہے۔ اور سنت سے مراد فرمان رسول ؐ عمل رسول اور تقریر رسول ہے۔ اور ان تینوں کے بیان میں جو الفاظ مسلمانوں تک پہنچے ہیں ان کو حدیث و روایت کہتے ہیں۔ اہل تشیع کے نزدیک سنت وہ معتبر ہے جس کا بیان شیعوں کے بارہ اماموں میں سے کسی ایک نے فرمایا ہے چونکہ اہل سنت کے خلفا اپنے زمانے میں شیعوں پر اور ان کے اماموں پر ظلم کرتے رہے ہیں لیکن امام محمد باقر ؑ و امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانے میں بنو امیہ اور بنو عباس کی آپس میں خلافت کے بارے میں لڑائی ہو گئی پس شیعوں کو کچھ آزادی مل گئی اور اپنے مذکورہ دونوں اماموں کی خدمت میں پہنچ کر سنت رسول ؐ کے بارے میں زیادہ سے زیادہ معلومات حاصل کیں۔ اور ان دونوں اماموں سے احادیث کی زیادہ مقدار روایت کی گئی ہے۔ چونکہ احادیث کے الفاظ سے جو احکام سمجھے جاتے ہیں انہی کو علم الفقہ کہتے ہیں اور احادیث زیادہ مقدار میں امام جعفر صادق علیہ السلام کے توسل سے شیعوں تک پہنچی ہیں۔ پس اسی مناسبت سے شیعہ فقہا اپنی فقہ کو فقہ جعفریہ کہتے ہیں ورنہ مذکورہ کو فقہ علویہ، فقہ حسینیہ، فقہ حسنیہ، فقہ سجادیہ

tp:kuleed.googlepages.com

حقیقت فقہ حنفیہ

در جواب

حقیقت فقہ جعفریہ

حجۃ الاسلام مولانا غلام حسین صاحب قبلہ نجفی فاضل عراق

أدعىٰ فأُجيب، وإني تارك فيكم الثقلين : كتاب ربنا، وعترتي أهل بيتي، فانظروا كيف تحفظوني فيهما !.

المودة الثالثة في فضائل أمير المؤمنين علي (ع) إجمالاً

عطاء قال : سئلت عائشة عن علي قالت : ذلك خير البشر، ما شك فيه إلا كافر !.

علي عليه السلام رفعه : يا علي! أنت خير البشر، ما شك فيك إلا كافر !

حذيفة قال : علي خير البشر ومن أبى فقد كفر!

علي عليه السلام رفعه : بغض علي كفر، وبغض بني هاشم نفاق .

علي عليه السلام رفعه : لا يحب علياً إلا مؤمن، ولا يبغضه إلا كافر !

علي عليه السلام رفعه : من سبّ علياً فقد سبني، ومن سبني فقد سبّ الله !

علي عليه السلام رفعه : يا علي إن الله تعالىٰ أشرف على الدنيا، فاختارني على رجال العالمين، ثم اطّلع الثانية، فاختارك على رجال العالمين، ثم اطّلع الثالثة، فاختار الأئمة من ولدك على رجال العالمين، ثم اطلع الرابعة، فاختار فاطمة على نساء العالمين .

جابر رفعه : علي خير البشر، من شك فيه فقد كفر !

ابن عباس رفعه : علي باب حطة، من دخل فيه كان مؤمناً، ومن خرج منه كان كافراً !

وعن الإمام الباقر محمد بن علي عن آبائه عليهم السلام ، أنه سئل رسول الله صلى الله عليه وآله عن خير الناس فقال : خيرها وأتقاها وأفضلها وأقربها إلى الجنة، أقربها مني. ولا أقرب ولا أتقىٰ إليّ من علي بن أبي طالب !

وعن جميع بن عمير رضي الله عنه قال : قلنا لعائشة : كيف كان منزل علي من رسول الله صلى الله عليه وآله؟ قالت : كان أكرم رجالنا على رسول الله صلى الله عليه وآله !

ابن عمر رفعه : خير رجالكم علي بن أبي طالب، وخير شبابكم الحسن والحسين، وخير نسائكم فاطمة بنت محمد، عليه الصلاة والسلام .

عائشة رفعته : إن الله قد عهد إليّ أنّ من خرج على علي، فهو كافر في النار، قيل : لم خرجتِ عليه؟ قالت : أنا نسيت هذا الحديث يوم الجمل، حتى ذكرته بالبصرة، وأنا أستغفر الله .

عن سالم بن أبي الجعد قال : قلت لجابر : حدثني عن علي قال : كان من رجال الجنة.

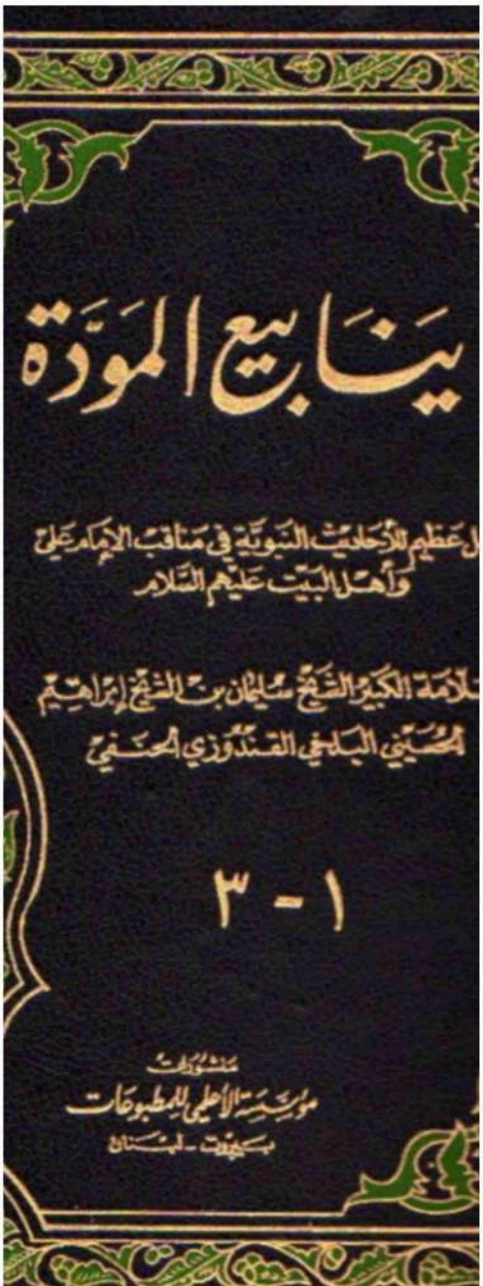

المودة العاشرة في عدد الأئمة وأن المهدي منهم (ع)

عن الشعبي عن عمر بن قيس قال: كنا جلوساً في حلقة فيها عبد الله بن مسعود، فجاء أعرابي فقال: أيّكم عبد الله بن مسعود؟ قال: أنا عبد الله بن مسعود. قال: هل حدثكم نبيكم كم يكون بعده من الخلفاء؟ قال: نعم، إثنا عشر عدد نقباء بني إسرائيل.

عن الشعبي عن مسروق قال: بينما نحن عند ابن مسعود، نعرض مصاحفنا عليه، إذ قال له فتى: هل عهد إليكم نبيّكم كم يكون من بعده خليفة؟ قال إنك لحديث السن، وإن هذا شيء ما سألني أحد قبلك! نعم، عهد إلينا نبيّنا ﷺ، أنه يكون بعده اثنا عشر خليفة، بعدد نقباء بني اسرائيل.

عن جرير عن أشعث، عن ابن مسعود عن النبي ﷺ قال: الخلفاء بعدي اثنا عشر خليفة، بعدد نقباء بني إسرائيل.

عن عبد الملك بن عمير، عن جابر بن سمرة رضي الله عنه قال: كنت مع أبي عند رسول الله ﷺ، فسمعته يقول: بعدي اثنا عشر خليفة، ثم أخفى صوته، فقلت لأبي: ما الذي أخفى صوته؟ قال: قال كلهم من بني هاشم.

وعن سماك بن حرب مثله.

عن سليم بن قيس الهلالي، عن سلمان الفارسي رضي الله عنه قال: دخلت على النبي ﷺ، فإذا الحسين عليه السلام على فخذيه، وهو يقبّل عينيه، ويقبّل فاه ويقول: أنت سيد ابن سيد، وأنت إمام ابن إمام، وأنت حجة ابن حجة، وأنت أبو حجج تسعة، تاسعهم قائمهم.

عن الأصبغ بن نباتة، عن عبد الله بن عباس رضي الله عنه قال: سمعت رسول الله ﷺ يقول: أنا وعلي، والحسن والحسين، وتسعة من ولد الحسين، مطهّرون معصومون!.

عن عباية بن ربعي رضي الله عنه مرفوعاً: أنا سيد النبيين، وعلي سيد الوصيين. إن أوصيائي بعدي اثنا عشر، أولهم علي وآخرهم القائم المهدي.

علي عليه السلام رفعه: من أحب أن يركب سفينة النجاة، ويتمسك بالعروة الوثقى، ويعتصم بحبل الله المتين، فليوال علياً بعدي، وليعاد عدوه، وليأتمّ بالأئمة الهداة من ولده، فإنهم خلفائي وأوصيائي، وحجج الله على خلقه بعدي، وسادات أمتي، وقادات الأتقياء إلى الجنة. حزبهم حزبي، وحزبي حزب الله، وحزب أعدائهم حزب الشيطان!.

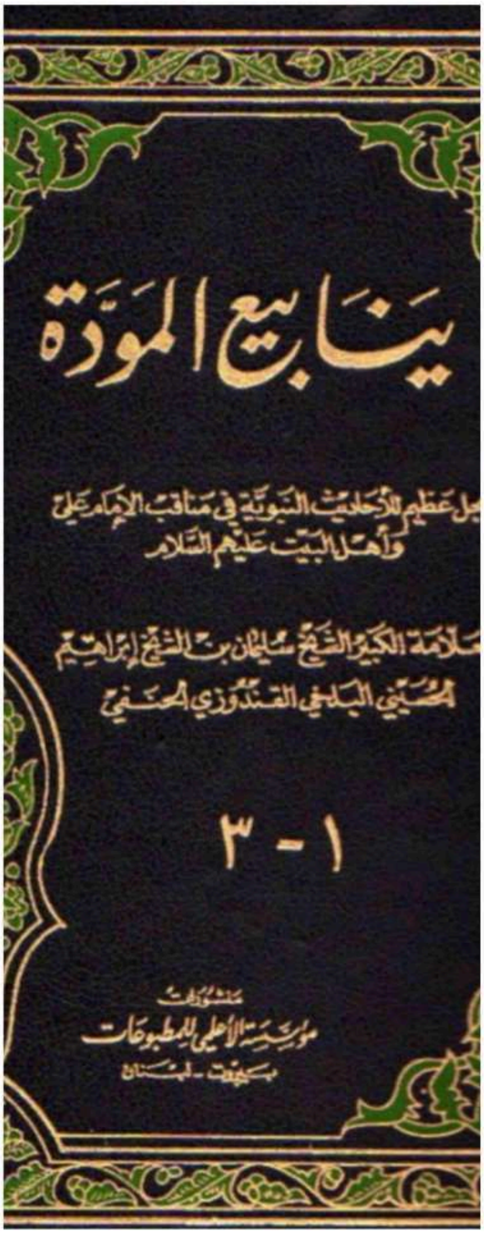

۵) قندوزی نے حضرت امیر معاویہ رضی اللہ عنہ پر لعنت کی ہے (معاذ اللہ)۔ (ص ۳۵۱)

قارئین کرام! مذکورہ عقائد سنیوں کے نہیں ہیں، بلکہ شیعوں کے بنیادی اور مخصوص عقائد ہیں۔ اب خود ہی فیصلہ کریں کہ کتاب ''ینابیع المودۃ'' کا مصنف سلیمان بن ابراہیم قندوزی شیعہ ہے یا سنی؟ یقیناً شیعہ ہے۔ مزید ملاحظہ فرمائیں!

شیعوں کا بزرگ آقا طہرانی لکھتا ہے:

والکتاب یعد من کتب الشیعه (اس کتاب ینابیع المودۃ) کا شمار شیعوں کی کتابوں میں ہوتا ہے۔ (الذریعہ تصانیف الشیعہ ج ۲۵ ص ۲۹۰)

۳۔ کتاب مودۃ القربیٰ

اس کا مصنف سید علی بن شہاب الدین بن محمد ہمدانی ہے۔ (م ۷۸۶ھ)

ہمدانی کے عقائد بھی تقریباً ینابیع کے مصنف جیسے ہیں۔ شیعہ علماء نے بھی اس کو شیعوں میں ثابت کیا ہے۔ مذکورہ آقا بزرگ طہرانی لکھتا ہے۔

الرسالة فی اثبات تشیعه السید علی بن شهاب الدین بن محمد الهمدانی للقاضی نور اللّٰه الشوستری ذکر ها بعض الموثقین۔

(الذریعه الی تصانیف الشیعه ج ۱ ص ۹ مطبوعه بیروت)

''سید علی بن شہاب الدین کے شیعہ ثابت کرنے کے لئے قاضی نور اللہ شوستری نے ایک مستقل رسالہ لکھا ہے اور بعض ثقہ لوگوں نے اس کا ذکر کیا ہے''۔

جب ہمدانی کو شیعوں نے اپنا آدمی کہا تو اس کی کتاب ''مودۃ'' سنیوں کی معتبر کتاب کیسے ہو سکتی ہے؟ لہٰذا یہ کتاب اہل سنت پر حجت نہیں ہے۔ ایسی کتنی ہی

الذريعة
إلى تصانيف الشيعة

العلامة الشيخ آقا بزرك الطهراني

الجزء الخامس والعشرون

وائق - يهو

الطبعة الثانية

دار الأضواء
بيروت
ص . ب . ٢٥/٤٠

الاصفهانى م ـ ٣٨٦ والمقاييس لابن فارس . ذكره السيوطى في البغية . و النسخة الّتي نعرفها من هذا الكتاب الثمين في مجلّدين : الأوّل عند (السيد شهاب الدين بقم) ← ف ٣ : ٣٤٠ و هي في ٣٦٥ ورقة بخطّ علي بن رضا بن علي العريضي ، لعلّه من القرن ٩ من حرف الألف إلى أواسط الغين . أوّله : [إنّ أولى ما فغربه الناطق فمه وافتتح كلمه حمدالله رب . . .] والثانى رأيتها قبل سنين بخطّ نفس هذا الكاتب من أواسط الغين إلى آخر الكتاب في (الرضوية) .

(١٦٣ : **ينابيع المعاجز وأصول الدلائل**) للسيد هاشم التوبلي الكتكانى البحرانى قمي : ٨٠ ، ٢٤٩ م ـ ١١٠٧ . صرّح في أوّله أنّه ألفه بعد « مدينة المعجزات في النص على الأئمة الهداة » وهومختصر مشتمل على ٢١ باباً . والنسخة في آخر المجلّد الثانى من « ضياء العالمين » ← ذ ١٥ : ١٢٣ في النجف . رآها السيد محمّد صادق بحر العلوم عند الشيخ عبدالرسول بن شريف آل صاحب الجواهر .

(١٦٤ : **ينابيع المعارف**) في الأخلاق والتوحيد لملا نور محمّد بن زين العابدين البسطامى (١٢٠٠ ـ ١٢٩٥) كبير يقرب من مجلّدي « الروضة البهية في شرح اللمعة الدمشقية » كما وصفه حفيده عبدالرسول بن فضل الله البسطامي . قال : ويوجد عنده إجازة صاحب الجواهر له ، و كذا إجازة السيد باقر حجة الاسلام الشفتى مع مجلدات في الفقه والأصول كلّها بخطّ المؤلف هذا .

(١٦٥ : **ينابيع المودة لذوى القربى**) للشيخ سليمان بن إبراهيم الحنفى [illegible] اخى . ط النقشبندى (١٢٢٠ ـ ١٢٩٤) ط . استانبول ١٣٠١ في ٥٢٧ ص [illegible] الحجر ثم طهران ١٣٠٨ وبعدها مكرراً والمؤلف وإن لم يعلم تشيّعه لكنّه غنوصىّ والكتاب يعد من كتب الشيعة . أوّله : [الحمد لله رب العالمين الّذى ابدع الوجود ...] ويظهر منه أنّ له في مسألة مودّة ذوى القربى كتاب آخر سمّاه « مشرق الأكوان » . والينابيع مرتّب على مقدمة ومائة باب .

(١٦٦ : **ينابيع الولاية**) رسالة في أحكام الولاية القانونية و أقسامها

294/500

١٦٣

الذريعة

الى تصانيف الشيعة

العلامة الشيخ آقا بزرگ الطهراني

الجزء الثالث والعشرون

منتزع - ميوه

الطبعة الثانية

دار الأضواء

بيروت

ص.ب ٢٥/٤٠

و « أخبار يزيد » و «الغارات» المطبوع اخيراً .

(٨٨٧٠ : **المودة فى القربى**) في فضائل الزهراء و الأئمة الهداة و اثبات إمامتهم بالنص الصريح ، و الردّ على ساير المذاهب و الملل ، وهو كبير جدًّا في ثلاثة وثلاثين الف (٣٣٠٠٠) بيت ، للسيد خلف المشعشعى ، صاحب « منظومة في النحو » و المتوفى سنة أربع و سبعين و الف (١٠٧٤) كما في ديوان السيّد شهاب الدين الموسوي .

(٨٨٧١ : **المودة فى القربى**) للسيد عليّ الهمداني ، المتوفّى سنة ستّ وثمانين وسبعمائة ٧٨٦ المذكور في (٩ : ٧٦٥) طبعت مع « ينابيع المودّة » وأيضاً مستقلاً في سنة ١٣١٠ . وافرد القاضي نورالله المرعشي رسالة في اثبات تشيعه ، كما مرّ في (١١ : ٩) وترجمه في « المجالس » .

(٨٨٧٢ : **المودة فى القربى**) لأبي الحسن نصر بن عامر بن وهب السنجاري، شيخ أبيعبدالله الحسين بن عبيدالله بن الغضايري الذي توفّي سنة احدى عشر وأربعمائة ٤١١ . ذكره النجاشي .

(٨٨٧٣ : **مورث النشاط في ارث الاحفاد والاسباط**) للسيدنجم الحسن اللكهنوى (١٢٧٩- ١٣٥٣) . وعليه تقريظ الشيخ زين العابدين المازندراني الحائري ومرّ للمؤلف « الموحد » آنفاً (٢٣ : ٢٥٣) .

(٨٨٧٤ : **مورد الاسعاد و الامداد في مولد اشرف العباد**) [لجامعه ومحرره الحقير محمد الحسيني الشويكي ...] نسخة خط يد المؤلف فرغ منه سنة ١١٧١ . أوله : [الحمدلله الذي ارسل محمداً رحمة للعالمين . . .] نسخة مذهبة في ٣٦ ص في مكتبة الظاهرية بدمشق كما في (فهرس التواريخ : ٣٠٠) .

(٨٨٧٥ : **المورد المعين فى الاحاديث الاربعين فى فضائل أمير المؤمنين**) ألفه أولاً مؤلف « كنز الراغب الطالب في فضائل أمير المؤمنين عليّ بن أبيطالب » كما ذكره في ديباجة «الكنز» وقد ذكرناه في حرف الكاف (١٨ : ١٥٤ - ١٥٥) .

کتابیں ہیں جن کو شیعہ ذاکرین نے اہل سنت کی طرف منسوب کیا ہے جب کہ ان کے مصنف کٹر شیعہ ہیں، جنہوں نے تقیہ کے لباس میں کتاب لکھی اور منافقت کی تبلیغ کی۔ یہاں ان کتابوں کا تفصیلی ذکر نہیں کیا جا سکتا مگر صرف سنی مسلمانوں کے لئے ایسی کتابوں کی فہرست پیش کر دیتے ہیں تا کہ اہل سنت ایسی کتابوں سے واقف ہو کر شیعوں کے مکروفریب سے محفوظ رہیں اور یاد رکھیں کہ جب شیعہ ایسی کتاب کا حوالہ پیش کریں، جو سنی عقیدے کے خلاف ہو تو دھوکہ نہ کھائیں بلکہ جان لیں کہ یہ روایت شیعوں کی ہے اور ہم اس کو تسلیم نہیں کر سکتے۔

حوالہ جات کے لئے آئندہ صفحات پر وہ کتب بمع اسماء مصنفین ذکر کی جاتی ہیں جنہیں دھوکہ دینے کے لئے اہلسنّت کی معتبر کتاب بنا کر شیعہ لوگ پیش کرتے ہیں جب کہ یہ خالص جھوٹ ہے۔ اور جن مصنفین کے ساتھ جو القاب لکھے ہیں، وہ انہی کے ساتھ شیعوں کے ہاں مشہور و معروف ہیں:

۴۔ مروج الذہب

مصنف: علی بن حسین بن علی المسعودی (المتوفی سنہ ۳۴۶ھ)

(دیکھئے رجال نجاشی ص ۱۷۸ ایران، تنقیح المقال فی علم الرجال ج ۲ ص ۲۸۲، الکنی والالقاب ج ۳ ص ۱۸۵، اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۱۶۰، سیر اعلام النبلاء ج ۱۵ ص ۱۸۵، تحفہ اثنا عشریہ ص ۹۱، معجم المطبوعات العربیہ ج ۲ ص ۱۷۴۴)

۵۔ ابن ابی الحدید شرح نہج البلاغۃ

تالیف: عبدالحمید بن ہبۃ اللہ المدائنی الشہیر بابن ابی الحدید (المتوفی سنہ ۶۵۶ھ) معتزلی اور تھا۔

(الکنی والالقاب ج ۱ ص ۱۹۳، کشف الظنون ج ۲ معجم المطبوعات العربیہ ج ۲ ص ۲۹)

جميعها. و روى كتب عليّ بن مهزيار أخوه إبراهيم.

أخبرنا أبوعبدالله القزوينيّ قال: حدّثنا أحمد بن محمّد بن يحيىٰ قال: حدّثنا عبدالله بن جعفر عن إبراهيم عن أخيه عليّ بها.

فأمّا رواية العبّاس بن معروف، فأخبرنا بها عليّ بن أحمد، عن محمّد بن الحسن، عن محمّد بن الحسن الصفّار، عن العبّاس عن عليّ بكتبه كلّها.

[٦٦٥]

عليّ بن الحسين بن عليّ

المسعوديّ أبوالحسن، الهُذَليّ له كتاب المقالات في أُصول الديانات، كتاب الزلف، كتاب الاستبصار، كتاب سرّ الحياة، كتاب نشر الأسرار، كتاب الصفوة في الامامة، كتاب الهداية إلى تحقيق الولاية، كتاب المعالي في الدرجات، والابانة في أُصول الديانات، رسالة إثبات الوصيّة لعليّ بن أبي طالب عليه السلام، رسالة إلى ابن صَعْوَة المِصِّيْصِيّ، أخبار الزمان من الأُمم الماضية والأحوال الخالية، كتاب مُرُوْج الذهب و معادن الجوهر، كتاب الفهرست.

هذا رجل زعم أبوالمُفَضَّل الشَّيْبانيّ رحمه الله أنّه لقيه واستجازه وقال:لقيته. و بقي هذا الرجل إلى سنة ثلاث و ثلاثين و ثلاثمائة

[٦٦٦]

عليّ بن عبدالله

أبوالحسن العَطّار، القميّ، ثقة، من أصحابنا. له كتاب الاستطاعة على مذاهب أهل العدل أخبرنا به أبوعبدالله القزوينيّ قال: حدّثنا أحمد بن محمّد بن يحيىٰ قال: حدّثنا أبي عن أحمد بن محمّد بن عيسىٰ عنه بكتابه.

[٦٦٧]

عليّ بن الحسن بن محمّد

الطائيّ الجَرْميّ المعروف بالطَاطَريّ و إنّما سمّي بذلك لبيعه ثياباً يقال لها

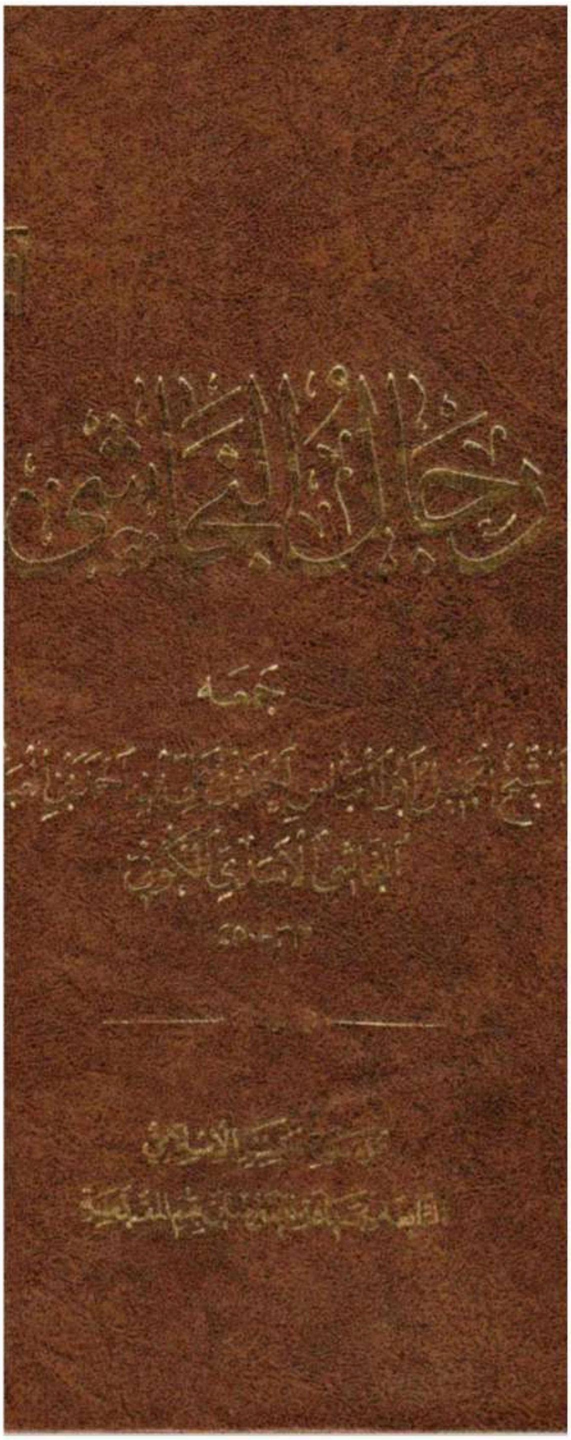

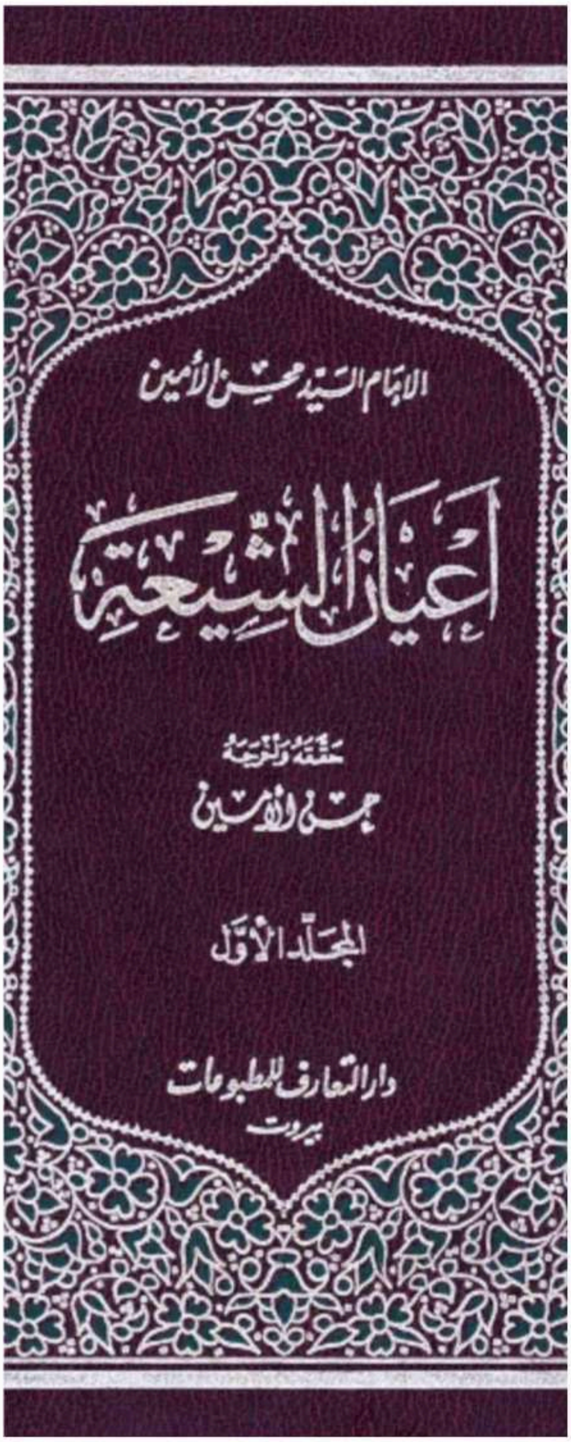

والشيخ هادي البغدادي المعاصر . له منتقى الجمان في علم الميزان
ىة وشرحها (١٣٣١) .

وكامل بن علي صباح العاملي النباطي رياضي ومهندس كهربائي له
ن اختراعاً في الكهرباء (١٣٥٤) .

والفقير مؤلف هذا الكتاب له شرح ايساغوجي .

علماء النجوم من الشيعة

ونكتفي من ذلك بما نقله صاحب رياض العلماء عن السيد ابن
ں في كتاب فرج المهموم في الحلال والحرام من علم النجوم أنه بعد ذكر
ة النجوم ذكر اسامي جماعة من علماء علم النجوم ولا سيما الامامية
في بيان الامامية منهم : إن جماعة من بني نوبخت كانوا علماء بالنجوم
ة في هذا الباب ووقفت على عدة مصنفات لهم في النجوم وانها دلالات
الحادثات منهم : الحسن بن موسى النوبختي من علماء المنجمين من
ىة . واحمد بن محمد بن خالد البرقي ذكر النجاشي والشيخ في
ست في كتبه كتاب النجوم . واحمد بن محمد بن احمد بن طلحة عد
خ والنجاشي من كتبه كتاب النجوم . قال : ومن افضل الموصوفين
النجوم الشيخ الفاضل الشيعي علي بن الحسين بن علي المسعودي
ب كتاب مروج الذهب الخ . والنجاشي كان له تصنيف في النجوم
ومن المذكورين بعلم النجوم الجلودي البصري[1] وعلي بن محمد
ي الشمشاطي ذكر النجاشي أن له رسالة في ابطال احكام النجوم .
بن محمد بن العباس ذكر النجاشي في كتبه كتاب الرد على المنجمين .
ـ بن أبي عمير . ومحمد بن مسعود العياشي ذكر في تصانيفه كتاب
م . وموسى بن أبي سهل بن نوبخت قال النجاشي كان حسن المعرفة
وم وله مصنفات فيه . والفضل بن أبي سهل بن نوبخت وصل الينا من
فه ما يدل على قوة معرفته بالنجوم . والسيد الفاضل علي بن أبي
ن المعروف بابن الأعلم وكان صاحب الزيج وأبو الحسن النقيب الملقب
قيراطو ابراهيم الفزاري صاحب القصيدة في النجوم وكان منجما
سور وأحمد بن يوسف بن ابراهيم المصري كاتب آل طولون . ومحمد بن
لله البازيار القمي تلميذ أبي معشر . وأبو الحسين بن أبي الخصيب
، . وأبو جعفر السقا المنجم ذكره الشيخ في الرجال . ومحمد بن
بن سليم الجعفي مصنف كتاب الفاخر ومحمود بن الحسين بن
، بن شاهك المعروف بكشاجم ذكر ابن شهراشوب أنه كان منجما .
ومن ادركته من علماء الشيعة العالمين بالنجوم وعرفت بعض اصاباته
، العالم الزاهد الملقب خطير الدين محمود بن محمد . وممن رأيته الشيخ
ل الحسن بن علي القمي رحمه الله . ثم عد من اشتهر بعلم النجوم
إنه من الشيعة فقال : ومنهم احمد بن محمد السجزي والشيخ الفاضل
ن احمد العمراني . والفاضل اسحق بن يعقوب الكندي . قال وجدت
قفت عليه أن علي بن الحسين بن بابويه القمي كان ممن اخذ طالعه في
م وأن ميلاده بالسنبلة . ثم حكى عن الكشي بسنده إلى أبي خالد
ستاني أنه لما مضى أبو الحسن عليه السلام ووقف عليه نظر في نجومه
أنه مات فقطع على موته . قال وممن اشتهر بعلم النجوم من بني
ت عبد الله بن أبي سهل . ومن العلماء بالنجوم محمد بن اسحق

ال ابن النديم : ابو احمد عبد العزيز بن يحيى الجلودي من أكابر الشيعة الامامية .

النديم كان منجما للعلوي المصري . ومن المذكورين بالتصنيف في ،
النجوم احمد بن محمد بن عاصم المعروف بالعاصمي المحدث الكوفي ة
كتبه كتاب النجوم ذكر ذلك ابن شهراشوب في معالم العلماء قال وممن اش
بعلم النجوم من المنسوبين إلى مذهب الامامية الفضل بن سهل و
المأمون . وممن كان عالما بالنجوم من المنسوبين إلى الشيعة الحسن بن سـ
ثم ذكر حديث الحمام وقتل الفضل فيه (اهـ) .

كتب الشيعة في تعبير الرؤيا

قال ابن النديم في الفهرست عند تعداد الكتب المؤلفة في تـ
الرؤيا كتاب تعبير الرؤيا على مذاهب أهل البيت عليهم السلام . كتـ
تعبير الرؤيا لأهل البيت لطيف (اهـ) .

ومن المؤلفين فيه أحمد بن محمد بن خالد البرقي . قال الشيخ
الفهرست له كتاب التعبير . كتاب التأويل . قال هو والنجاشي له كتـ
تعبير الرؤيا (٢٧٤) .

ومحمد بن مسعود العياشي . له كتاب الرؤيا ذكره ابن النـ
(اواخر المائة الثالثة أو اوائل الرابعة) .

والكليني محمد بن يعقوب له كتاب تعبير الرؤيا (٣٢٨)

الأطباء والمؤلفون في الطب من الشيعة

كتب الامام علي بن موسى الرضا عليه السلام رسالة للمأمون
يتعلق بحفظ الصحة جامعة (٢٠٣) .

ومنهم الحسن بن علي بن فضال . له كتاب الطب ذكره ابن النـ
(اوائل المائة الثالثة) .

وأبو جعفر أحمد بن محمد بن عيسى الأشعري القمي . له كتـ
الطب الكبير . كتاب الطب الصغير ذكرهما ابن النديم في الفهرسـ
(اواسط المائة الثالثة) .

واحمد بن محمد بن سيار الكاتب من كتاب آل طاهر . قال النجا
له كتاب الطب (اواسط المائة الثالثة) .

واحمد بن محمد بن خالد البرقي . له كتاب الطب (٢٧٤)

ومحمد بن مسعود العياشي . له كتاب الطب ذكره ابن النـ
(اواخر المائة الثالثة أو اوائل الرابعة) .

والمعلم الثالث الرئيس أبو علي بن سينا إن صح تشيعه كما يـ
صاحب مجالس المؤمنين والظاهر أنه اسماعيلي كما مر له القانون مشـ
(٤٢٨) .

وشمس الدين محمد بن مكي العاملي الشامي من مشايخ الشـ
الثاني له الموجز النفيسي وغاية القصد في معرفة الفصد (المائة التاسعة)

وداود الانطاكي نزيل جبل عامل . من المشاهير في الطب له التذ
(١٠٠٨) .

ومحمد الطبيب صاحب كتاب الدعاء معاصر للصفوية .

ابن محمّد بن مالك[١][٢].

٧٩/٣٥٤٩ ـ علي بن الحسين بن علي :

ابن الحسين بن علي بن أبي طالب عليهم السلام، من أصحاب الصادق عليه السلام، رجال الشيخ[٣].

وقال ابن داود : معظّم[٤].

٨٠/٣٥٥٠ ـ علي بن الحسين بن علي :

المسعودي، أبو الحسن الهذلي، له كتب، منها : كتاب إثبات الوصيّة لعلي بن أبي طالب عليه السلام، وكتاب مروج الذهب[٥]، رجال النجاشي[٦].

٨١/٣٥٥١ ـ علي بن الحسين بن موسىٰ :

ابن بابويه القمّي، أبو الحسن شيخ القميّين في عصره ومتقدّمهم وفقيههم وثقتهم، كان قدم العراق واجتمع مع أبي القاسم الحسين بن روح رحمه الله وسأله مسائل، ثمّ كاتبه بعد ذلك على يد علي بن جعفر بن الأسود يسأله أنْ يوصل له رقعة إلىٰ الصاحب عليه السلام ويسأله فيها الولد، فكتب إليه : (قد)[٧] دعونا الله لك بذلك وسترزق ولدين ذكرين خيّرين. فولد له أبو جعفر وأبو عبدالله من أمّ ولد.

---

(١) الفهرست : ٨٢٧/١٨٤، رجال الشيخ : ١٩/٤٥٢، وفيهما : أبو الحسين.

(٢) الشيخ صدر الدين علي بن الشيخ أبو الفتوح الحسين بن علي، فقيه، ديّن، ب ؛ (م ت). فهرست منتجب الدين : ٢٦٩/١٢٥.

(٣) رجال الشيخ : ٢٨٦/٢٤٤.

(٤) رجال ابن داود : ١٠٣٥/١٣٦.

(٥) مات سنة ثلاث وثلاثين وثلاثمائة، جش ؛ (م ت).

(٦) رجال النجاشي : ٦٦٥/٢٥٤.

(٧) ما بين القوسين لم يرد في نسخة «ش».

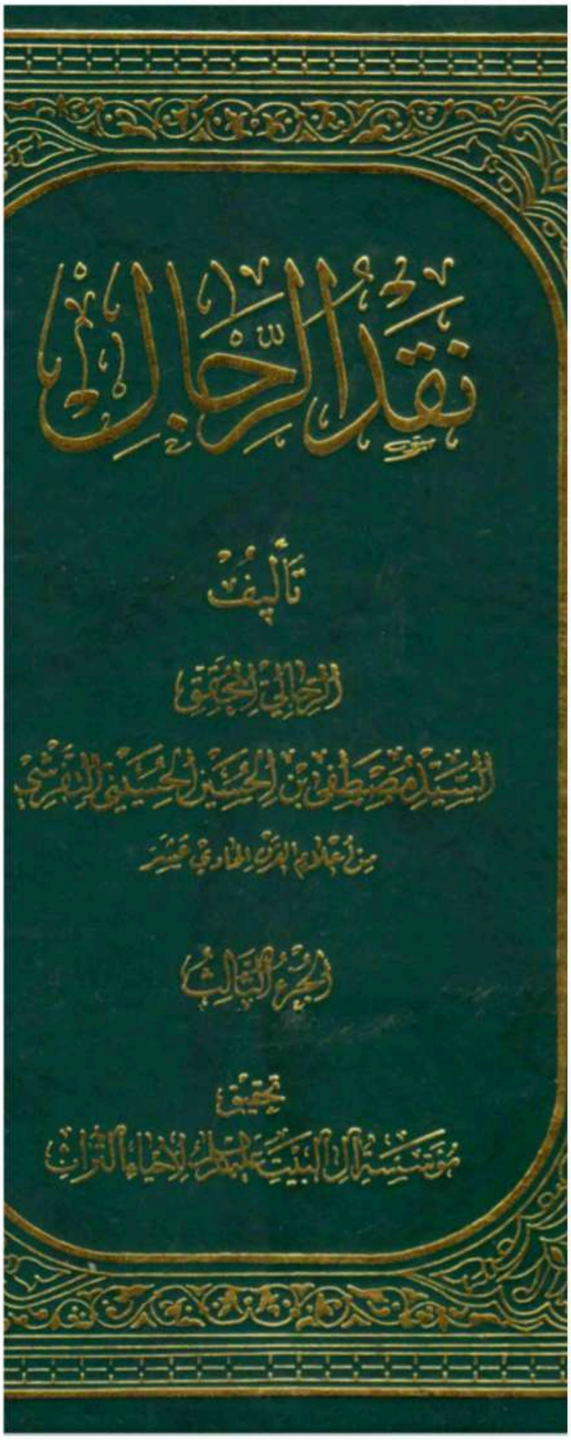

Yusuf Ilyan
al-matbūʻāt al-ʻArabīyah wa-al-muʻa

معجم المطبوعات العربيّة والمعرّبة

وهو شامل لاسماء الكتب المطبوعة

في الاقطار الشرقية والغربية

[مع] ذكر اسماء مؤلفيها ولمعة من ترجمتهم وذلك من يوم ظهور الطباعة الى نهاية

السنة الهجرية ١٣٣٩ الموافقة لسنة ١٩١٩ ميلادية

جمعه ورتبه

يوسف اليان سركيس

يطلب من مكتبة

يوسف اليان سركيس واولاده — بشارع الفجالة رقم ٥٣ بمصر

مطبعة سركيس بمصر

١٣٤٦ هـ — ١٩٢٨ م

مسعد «جبرائيل»

تاريخ علم الفلك — طبع قسم منه في النبذة الاولى من الدائرة العلمية — أنظر الدائرة العلمية المارونية

مسعود القناوي

مسعود بن حسن بن أبي بكر بن حسن بن سبط الحسني القناوي الشافعي
(من أبناء القرن الثالث عشر هـ)

فتح الرحيم الرحمن في شرح نصيحة الاخوان

ألفه سنة ١٢٠٥ — مط محمد شاهين ١٢٧٨ ص ٢٤٠ مصر ١٢٨١ مط الوهبية ١٢٩٧ مط وادي النيل ١٢٩٤ مط شرف ١٣٠١ مط عبد الرازق ١٣٠٢ و ١٣٠٣ — الميمنية ١٣٠٧ ص ١٨٠ و ١٣١٠ ص ١٧٦ — العثمانة ١٣١٠ ص ١٦٨

المسعودي

(٣٤٥ او ٣٤٦) (٠)

أبو الحسن على بن الحسين بن على المسعودي الشافعي — المؤرخ الشهير — وقال صاحب روضات الجنات المشتهر بين العامة بشيعي المذهب

نشأ في بغداد وجاء مصر وساح في البلاد فطاف فارس وكرمان سنة ٣٠٩ حتى استقر في اصطخر. ثم قصد الهند الى ملتان (أو ملطان) وعطف الى كنباية فصيمور فسر نديب (سيلان). ثم ركب البحر الى بلاد الصين وطاف البحر الهندي الى مداغسكر وعاد الى عمان — ورحل رحلة أخرى سنة ٣١٤ الى ما وراء اذربيجان وجرجان ثم الى الشام وفلسطين وكان يسكن مصر تارة والشام أخرى. ومن سنة ٣٣٦ الى ٣٤٤ اقام بالفسطاط وأخبر في مؤلفاته بحصول زلزلة عظيمة في بلاد مصر والشام وتوفى بعد ذلك. له كتاب أخبار الزمان ومن اباده الحدثان في ثلاثين مجلداً ليس منه الآن الا جزء واحد في خزانة ويانا وله أيضا كتاب ذخائر العلوم وما كان في سالف الدهور وكتاب الرسائل والاستذكار لما مر في سالف الاعصار وكتاب التاريخ في أخبار الامم من العرب والعجم وكتاب خزائن الملك وسر العالمين وكتاب المقالات في أصول الديانات وغير ذلك. وقال صاحب رياض العلماء أن الشيخ المسعودي من اصحابنا الامامية المعاصر للصدوق

١ — التنبيه والاشراف — طبع باعتناء دي غويه (من ضمن المكتبة الجغرافية) ليدن ٤ / ١٨٩٣ ص ٥٠٨ ونقله الى اللغة الفرنسية الاستاذ كارادي فو (١)

٢ — مروج الذهب ومعادن الجوهر — ذكر فيه أنه ألف كتابا كبيراً في أخبار الزمان ثم اختصره وسماه الاوسط ثم أجمال ما بسطه واختيار ما وسطه في هذا الكتاب..
طبع بهامش تاريخ الكامل لابن الاثير من الجزء الاول الى العاشر (مصر ١٣٠٣) وبهامش نفح الطيب لاحمد المقري المغربي (مصر ١٣٠٢ و ١٣٠٤) وطبع لوحده في بولاق ١٢٨٣ وفي مصر ١٣٠٣
وطبع في ٩ أجزاء في باريس ١٨٦١/٧١ والفهرست ١٨٦٩/٨٧ باعتناء الاستاذين دى ميناردي كورتل (٢)

المسعودي البيجي

(الشيخ) أبو عبد الله محمد البيجي أو الباجي المسعودي من كتاب ديوان تونس المتوفى سنة ١٢٩٧ هـ

١ — الخلاصة النقيه في أمراء افريقية — تونس ١٢٨٣ ص ١٥٩
معه عقد الفرائد في تذييل الخلاصة وفوائد الزائد — تونس ١٣٢٣ ص ١٥٦ و ٣٢

٢ — شرح على متن الاجرومية ....

---

(٠) الفهرست ١٥٤ معجم الادباء ٥—١٤٧ فوات الوفيات ١—٤٥ الخطط الجديدة ٢٥—٣٧ روضات الجنات ٢٧٩

(١) Carra De Vaux

(٢) Barbier de Meynard et Pavet de Courtelle.

انت حتى يكون هو الذي يجيب وتقبل عليه وتصغي الى قوله وتعتقد صحته ولا ترد قوله ولا تكرر السؤال عند ضجره ولا تصاحب له عدواً ولا تعادي له وليا وإذا سألته عن شيء فلم يجبك فلا تعد السؤال وتعوده إذا مرض وتسأل عن خبره اذا غاب وتشهد جنازته إذا مات فاذا فعلت ذلك علم الله انك انما قصدته لتستفيد منه تقربا الى الله وطلبا لمرضاته وإذا لم تفعل ذلك كنت حقيقاً ان يسلبك الله العلم وبهاءه وهذه وصيتي اليك والله وكيلي عليك وهو حسبي ونعم الوكيل .

(ابن أبي حاتم الرازي) انظر الى أبو حاتم

(ابن أبي حجلة)

شهاب الدين ابوالعباس احمد بن يحيى بن ابي بكر عبد الواحد بن ابي حجلة التلمساني الحنبلي نزيل دمشق ثم القاهرة ، كان من علماء المائة الثامنة ، له اليد الطولى في الشعر ، حكي ان له خمسة دواوين في المدائح النبوية ، توفي سنة ٧٦٢ أو ٧٧٦ .

(ابن أبي الحديد)

عز الدين عبد الحميد بن محمد بن محمد بن الحسين بن ابي الحديد المدائني الفاضل الاديب المؤرخ الحكيم الشاعر شارح نهج البلاغة المكرمة وصاحب القصائد السبع المشهورة ، كان مذهبه الاعتزال كما شهد لنفسه في احدى قصائده في مدح امير المؤمنين «ع» بقوله :

ورأيت دين الاعتزال وإنني   أهوى لأجلك كل من يتشيع

كان مولده غرة ذي الحجة سنة ٥٨٦ (ثفو) وتوفي ببغداد سنة ٦٥٥ (خنه) . يروي آية الله العلامة الحلي عن ابيه عنه . والمدائني نسبة الى المدائن . ويأتي ما يتعلق به في المدائني .

(ابن أبي دارم)

ابو بكر احمد بن محمد السري التميمي الكوفي ، ذكره الشيخ في رجاله فيمن

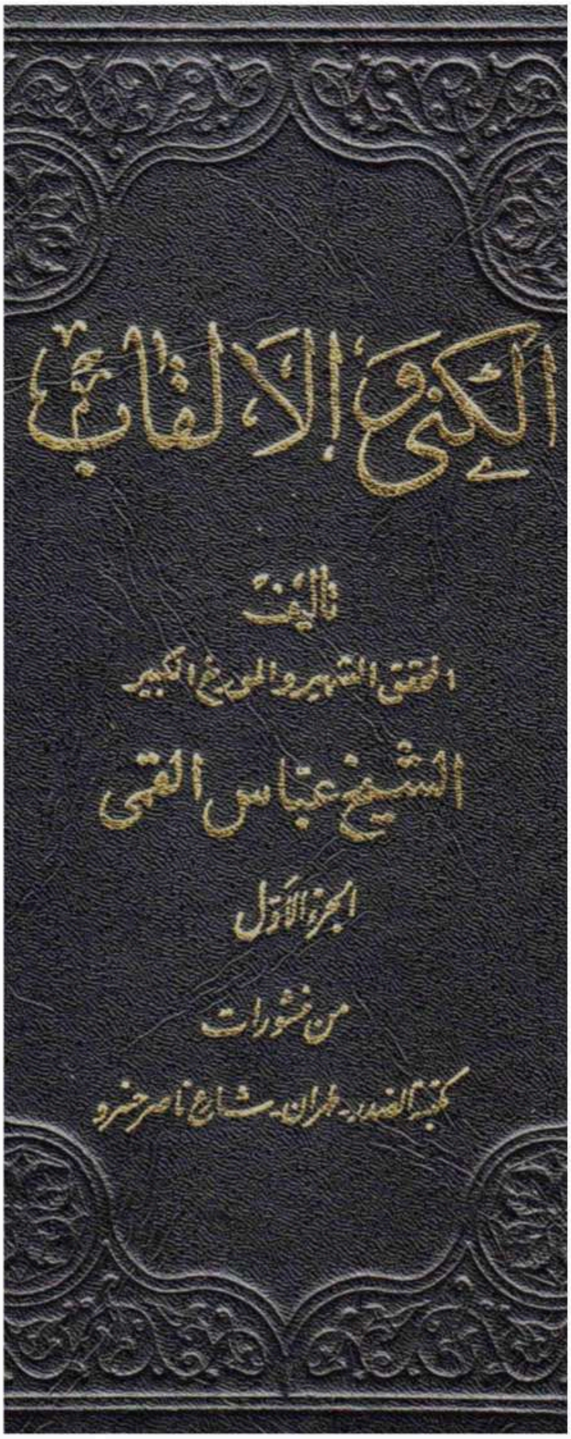

...kis, Yusuf Ilyan
...m al-maṭbūʻāt al-ʻArabīyah wa-al-muʻa...

معجم
المطبوعات العربية والمعربة

وهو شـامل لاسماء الكتب المطبـوعة

في الاقطار الشرقيـة والغربيـة

مع ذكر اسماء مؤلفيها ولمعة من ترجمتهم وذلك من يوم ظهور الطباعة الى نهـاية

السـنة الهجرية ١٣٣٩ الموافقة لسنة ١٩١٩ ميلادية

جمعه ورتبه

يوسف اليان سركيس

يطلب من مكتبة

يوسف اليان سركيس واولاده — بشارع الفجالة رقم ٥٣ بمصر

مطبعة سركيس بمصر

١٣٤٦ هـ — ١٩٢٨ م

تزيين الاسواق بتفصيل أشواق العشاق لداود بن عمر الانطاكي

٢ — سكردان السلطان — ألفه للملك الناصر أبي المحاسن حسن بن محمد بن قلاوون المتوفي سـنة ٧٦٢ ورتبه على مقدمة وسبعة أبواب — بولاق ١٢٨٨ ص ١٦٦ — وبهامش كتاب المخلاة لبهاء الدين العاملي (مصر ١٣١٧)

٣ — مجتبى الادباء — ذكره في مغناطيس الدر النفيس وقال هو كتاب أدب في معنى ذخيرة ابن بسام المشتملة على فرسان النثار والنظام مشتمل على غزل ونسيب الخ (كشف الظنون) مصر . . ؟

٤ — مغناطيس الدر النفيس — أوله الحمد لله الذي جعل من آباء الكتاب الخ — رتبه على ستة فصول وهو مختصر على أنواع من الادب (كشف الظنون) مصر ١٣٠٥

ابن أبي الحديد

(٥٨٦ — ٦٥٥) (٠)

عبد الحميد بن هبة الله بن محمد بن محمد بن أبي الحديد عز الدين — المدائني — الحكيم الاصولي — المعتزلي

هو من أكابر الفضلاء المتشيعين . وأعاظم النبلاء المتبحرين — موالياً لاهل بيت العصمة والطهارة وان كان في زي أهل السنة والجماعة (روضات الجنات) ومن تصانيفه الفلك الدائر على المثل السائر ونظم فصيح ثعلب صنفه في يوم وليلة — كانت ولادته في المدائن . وفي سنة ٦٣٣ تسلم الاشغال الديوانية في المملكة المستنصرية وتوفي ببغداد

١ — شرح نهج البلاغة — صنفه لخزانة كتب الوزير مؤيد الدين محمد بن العلقمي — ولما فرغ من تصنيفه أنفذه على يد أخيه موفق الدين أبي المعالي فبعث له بمائة الف دينار — جزء ٢ كبار طهران ١ — ١٢٧٠ وجزء ١٠ سنة ١٢٨١ — مصر جزء ٢ سنة ١٢٩٠ — بالمط الميمنية جزء ٢٠ سنة ١ — ١٣٣٠

(٠) فوات الوفيات ١ — ٢٤٨ — روضات الجنات ٤٢٢

٢ — الفلك الدائر على المثل السائر — وهو انتقاد على المثل السائر لضياء الدين بن الاثير — صنفه في خمسة عشر يوماً وكتب اليه أخوه موفق الدين :

المثل السائر يا سيدي صنفت فيه الفلك الدائرا
لكن هذا فلك دائر أصبحت فيه المثل السائرا

طبع في الهند ١٣٠٩ ص ١٨٤

٣ — القصائد السبع العلويات في مدح سيدنا علي عليه السلام — العجم ١٣١٧

ابن أبي الخطاب القرشي * أبو زيد القرشي

ابن أبي الدنيا

(٢٠٨ — ٢٨١) (٠)

أبو بكر عبد الله بن محمد بن عبيد القرشي البغدادي كان يؤدب المكتفي بالله في حداثته وهو أحد الثقات المصنفين للاخبار والسير وله كتب كثيرة تزيد عن مئة كتاب . قال ابن أبي حاتم : كتبت عنه مع أبي وكان صدوقاً وكان ان جالس أحداً ان شاء أضحكه وان شاء أبكاه

الفرج بعد الشدة — لخصه السيوطي مع زيادات وسماه « الارج في الفرج » أنظر السيوطي « جلال الدين »

ابن أبي دينار

أبو عبد الله محمد بن أبي القاسم بن أبي دينار الرعيني القيرواني

المؤنس في أخبار أفريقية وتونس — رتبه على سبعة أبواب وخاتمة . وفرغ من تأليفه سنة ١٠٩٢ — مط الدولة التونسية ١٢٨٦ ص ٣٠٤

ابن أبي الربيع

شهاب الدين احمد بن محمد بن أبي الربيع

سلوك المالك فى تدبير الممالك — الفه للخليفة المعتصم

(٠) فوات الوفيات ١ — ٢٣٦ — الفهرست ١٨٥

۶۔ روضۃ الاحباب

مصنف: جمال الدین بن فضل اللہ الشیرازی از (التوفی سنہ ۱۱۲۵ھ)

(الکنی والالقاب ج ۲ ص ۱۵۴، کشف الظنون ج ۲ ص ۱۹۹۱ بیروت، الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ج ۱۱ ص ۲۸۵، مجالس المومنین ج ۱ ص ۵۲۹)

۷۔ معارج النبوۃ

تالیف معین کاشفی اس کے متعلق آقا بزرگ طہرانی نے لکھا ہے کہ یہ شیعہ ہے اس نے تقیہ کے طور پر اپنے آپ کو سنی ظاہر کیا ہوا تھا۔

(الذریعہ ج ۲۱ ص ۱۸۴، بیروت)

۸۔ تاریخ یعقوبی

تالیف احمد بن یعقوب (التوفی سنہ ۲۸۴ھ)

(الکنی والالقاب ج ۳ ص ۲۹۶، الذریعہ الی تصانیف الشیعہ)

۹۔ تذکرۃ خواص الامۃ بذکر خصائص الائمۃ

تالیف یوسف بن قزغلی البغدادی (سبط ابن الجوزی التوفی سنہ ۵۶۰ھ)

(الکنی والالقاب ج ۲ ص ۳۰۶، میزان الاعتدال ج ۳ ص ۳۳۳، لسان المیزان ج ۶ ص ۳۲۸)

۱۰۔ مقتل ابی مخنف

تالیف ابو مخنف لوط بن یحییٰ (التوفی سنہ ۱۵۷ھ)۔

(الکنی والالقاب ج ۱ ص ۱۵۵، تنقیح المقال ج ۲ ص ۴۳، اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۱۵۶، میزان الاعتدال ج ۳ ص ۴۹۲)

۱۱۔ کتاب الفتوح

تالیف احمد بن اعثم کوفی (التوفی سنہ ۳۱۴ھ)۔

(معجم الادباء ج ۲ ص ۲۳۰، اعیان الشیعہ ج ۱ ص ۱۰۰، الکنی والالقاب ج ۱ ص ۲۱۵)

فيها كتاب إلا وفيه أثر خطه من تصحيح او حاشية ، وكتب بخطه سبعين مجلداً من تأليفه وغيره .

عاش نحو ثمانين سنة صرف جلها في تحصيل العلوم ، وكان متواضعاً متعبداً ذات صفات جميلة وكمالات نبيلة ، واعطاه الله تعالى جاهاً عظيما واولاداً فضلاء وسعة في الرزق وعمراً طويلا ، قرأت عليه قطعة من ذخيرة السبزواري وقابلت معه كتاب المنتقى (إنتهى) كلام صاحب تتمة امل الآمل في وصف السيد ابراهيم وتوفى السيد المذكور في سنة ١١٤٥ (غقمد) بقزوين .

روي عنه ابنه العالم الجليل والسيد النبيل صاحب الكرامات الباهرة السيد حسين القزويني استاذ العلامة بحر العلوم رضوان الله عليهم اجمعين .

وتوفي الآغا جمال الدين في ٢٦ شهر رمضان في اصبهان سنة ١١٢٥ (غقكه) ودفن في مقبرة تخته فولاد عند قبر والده المحقق ، وكان نقش خاتمه يا من له العزة والجمال .

والخونساري يأتي بعد ذلك (وقد يطلق) جمال الدين على السيدعطاء الله ابن الأمير فضل الله الشيرازي الدشتكي (١) المحدث صاحب كتاب روضة الأحباب في سيرة النبي والآل والأصحاب ، كتبه بأمر الأمير علي شير ملك الهراة وهو ابن عم المير غياث الدين المنصور المعروف الذي كان من علماء المائة التاسعة وكان ولده الأمجد المير نسيم الدين محمد الملقب بمير كشاه في تكميل العلوم والفنون لا سيما علم الحديث وحيد زمانه وفريد اقرانه ، وله اعتراضات على كلمات الذهبي في كتاب الميزان تدل على تشيعه فراجع (ضا) .

(جمال الدين الإفريقي)

ابو الفضل محمد بن مكرم بن علي الانصاري الافريقي المصري المعروف

(١) يظهر من مجالس المؤمنين والأمل تشيعه فلاحظ .

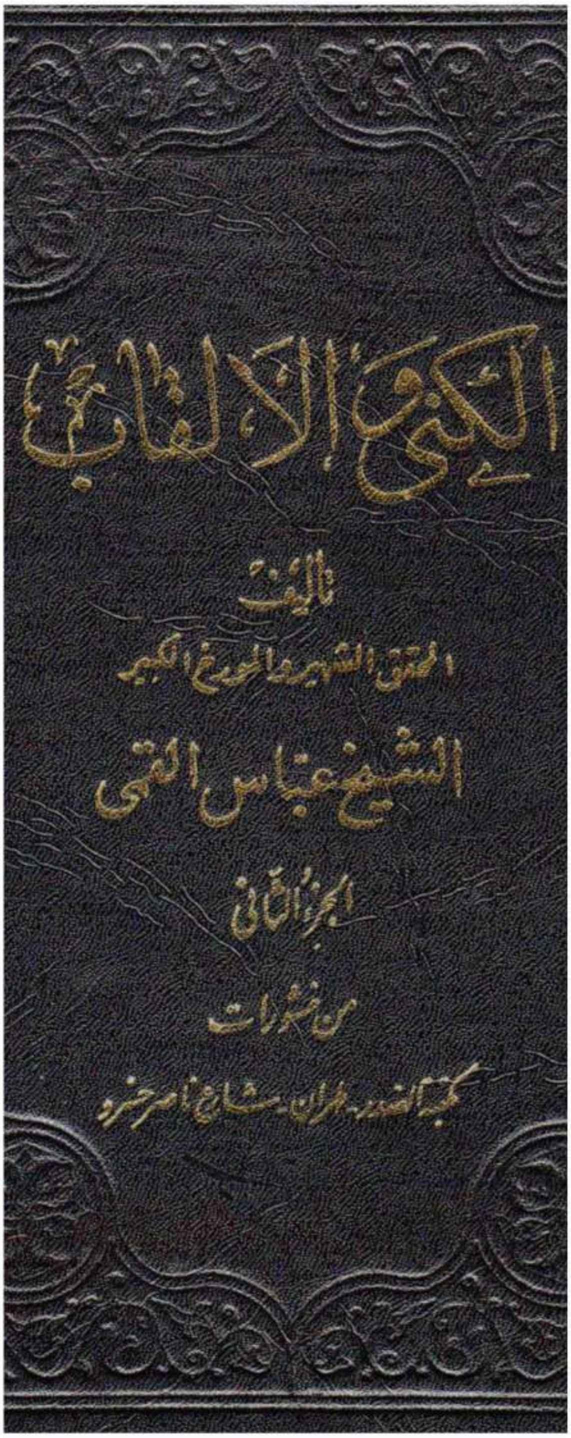

فارسى لمعين الدين (محمد) الزمجى الاسفزاوى الفمسة ٨٩٧ سبع وتسعين وثمانمائة رتبه على روضات فى كل روضة جن عديد ذكر

[١] القاضى قطب الدين . (مت)

روضة الاحباب فى اختصار الاستيعاب —

روضة الاحباب فى سير النبى (عليه الصلاة والسلام) والآل والاصحاب — فارسى لجمال (لجلال) الدين عطاء الله

المجلد الاول

من كتاب

كشف الظنون عن اسامى الكتب والفنون

مع مقدمة للعلامة الحجة

آية الله العظمى السيد شهاب الدين النجفى المرعشى

دار احياء التراث العربي
بيروت - لبنان

فضل الله الشيرازى النيسابورى المتوفى سنة ١٠٠٠ ؟٩٢٦٠ الفه فى مجلدين بالتماس الوزير امير عليشير بعد الاستشارة مع استاذه وابن عمه السيد اصيل الدين عبدالله وهو على ثلاثة مقاصد وفى اوله ثلاثة ابواب الاول فى نسبه عليه الصلاة والسلام الثانى فى ولادته والوقائع فى زمانه الشريف الى وفاته الثالث فى فن السير وفيه ثمانية فصول الاول فى عدد ازواجه عليه الصلاة والسلام الثانى فى اولاده عليه الصلاة والسلام الثالث فى فضائله ومعجزاته الرابع فى اوصافه الخامس فى عباداته السادس فى آدابه وعاداته السابع فى خصوصياته الثامن فى خدامه ومواليه والمقصد الثانى فى احوال اصحابه عليه الصلاة والسلام وفيه فصلان الاول فى معرفة رجال الصحابة والثانى فى نسائهم والمقصد الثالث فى التابعين ومشاهير ائمة الحديث وفيه ثلاثة فصول الاول فى التابعين والثانى فى تبع التابعين والثالث فى جماعة بعد تبع التابعين .

روضة الاحكام وزينة الحكام — وهى مختصر فى ادب القضاء كثير الفوائد لابى نصر القاضى شريح بن عبدالكريم الرويانى الشافعى المتوفى سنة ...

روضة الاخيار — من شروح الهداية .

روضة الاديب ونزهة الاريب — للشيخ شمس الدين محمد بن ابراهيم بن محمد بن ظهير الحنفى وهى مجموعة اولها اما بعد حمدالله الذى من علينا بفضله الخ جمع فيها بعض المختصرات كسكر مصر ونيل الرائد والبدائع وتحفة البلغاء .

روضة الاريب — فى التاريخ اى تاريخ بغداد للشيخ ظهيرالدين على بن محمد الكازرونى المتوفى سنة ٦٩٧ تسع وتسعين وستمائة وهى فى سبعة وعشرين سفرا ولنا كتى.

روضة الازهار — لابن قلاقس الاسكندرى (الشاعر ابى الفتح نصرالله بن عبدالله المتوفى سنة ٥٦٧ سبع وستين وخمسمائة).

روضة الازهار وحديقة الاشعار - للشيخ صلاح الدين ابى عبدالله محمد بن شاكر الكتبى المتوفى سنة ٧٦٤ اربع وستين وسبعمائة مجلد على حروف القوافى اوله اما بعد حمدالله على نعمه الجامعة الخ جمع فيه ما اختاره من الغزل وافتتح كلا بغزل من نظم الصرصرى فى مدح النبى عليه السلام .

روضة الاسرار — للشيخ الامام عبدالرحمن البسطامى.

روضة الاسرار الزاهرة ودوحة الانوار الباهرة —

روضة الاسرار ونزهة الابصار —

روضة الاصحاء ودوحة الالباء — فى الطب مختصر الفه محمد بن ابراهيم الشهير ببك زاده المتطبب للسلطان احمد خان مشتملا على الستة الضروريات ورتبه على عشر روضات الاولى فى ماهية الصحة الثانية فى ماهية الهواء وتدبيره الثالثة فيما يؤكل ويشرب الرابعة فى الحركة والسكون الخامسة فى النوم واليقظة السادسة فى الحركة النفسانية السابعة فى الاستفراغ والاحتباس الثامنة فى الجماع ومنافعه ومضاره التاسعة فى احوال الحمام العاشرة فى الانذارات من الحوادث الرديئة وفرغ فى ليلة القدر من سنة ١٠١٤ اربع عشرة والف ، وتوفى سنة ١٠٢٩ ، اوله الحمدلله الذى الهم الانسان بحكمته علم الطب الخ. ولمحمد بن الحسن الطيب كتاب تركى مختصر كانه مترجم من الروضة المذكورة .

روضة الانس —

الروضة فى الاصول — للشيخ موفق الدين الحنبلى ، عبدالله بن احمد بن محمد المتوفى سنة ٦٢٠ .

روضة الاسرار ونزهة الابصار —

روضة الانوار من خمسة خواجو — (ملك الفضلاء الكرمانى المتوفى سنة ٦٤٢ اثنين واربعين وستمائة) اوله :
زينت الروضة فى الاول. بسم الاله الصمد المفضل. الخ .
رتبه على عشرين مقالة وذكر فيه محمود بن صاين الوزير .

روضة الانوار ونزهة الابصار —

روضة الانوار ونزهة الاسرار — ذكره البونى .

الروضة الانيقة فى بيان الشريعة والحقيقة — للشيخ عزالدين عبدالعزيز بن حمد بن سعيد الدميرى ويعرف بالديرينى المتوفى سنة ٦٩٧ ، اوله الحمدلله الذى اوضح الحق لطالبه الخ مختصر على ابواب وفصول ذكر فيها خلوة الشيوخ مع النسوان وبيشهن منه ونحو ذلك .

الروضة الانيقة — لابى زكريا يحيى بن عبدالرحمن ابن عبدالمنعم الصقلى الدمشقى الشافعى القيسى المعروف بالاصفهانى لدخوله فيها المتوفى سنة ٦٠٨ ثمان وستمائة طاف البلاد وسمع وروى ولم يكن بالضابط . وافى .

(**١٧٣٣ : روضة الابرار**) فی ترجمة نهج البلاغة وشرحه بالفارسية. للمولى المفسر على بن الحسن الزوارى تلميذ المحقق الكركى والسيد غياث الدين جمشيد الزوارى المفسر ، وأستاد المولى فتح الله المفسر الكاشانى الذى توفى ٩٨٨ رأيته عند الفاضل الشيخ عبدالله بن المولى حبيب الله اللنكرودى فی النجف ، و كأنّه أخذه معه الی ایران. قال عند ترجمة تاريخ تأليف نهج البلاغة مالفظه : [اتمام فرموده این کتاب بلاغت مآبرا درماه رجب المرجب كه كذشته بود چهارصد سال ازهجرت سید عالم ص . . .] ثم قال فى تاريخ الترجمة [واتمام اين ترجمه بقلم اخلاص رقم پذيرفته بود ، در آخر ماه شوال ختم بالخير والاقبال در نهصد وچهل وهفت (٩٤٧) ازسال هجرت و الحمدلله على التمام وصلى الله على محمد سيد الانام و آله وعترته الكرام] نسخة منها فى (الرضوية) ناقصة الأوّل كتابتها ١٠٨٣ بخطّ على بن على شير ، ونسخة فى مكتبة مدرسة (المروى) ذكرها ابن يوسف ، ونسخة فى المكتبة (التسترية) بخطّ محمد تقى الفيروزآبادى الشيرازى فى ١٢ - ع٢ - ١٠٨٨ أوّله [الحمدلله على نعمائه والشكر على آلائه ...].

(**١٧٣٤ : روضة الاحباب** فى سيرة النبى ص والآل والأصحاب) فارسى فى ثلاث مجلدات للسيد الأمير جمال الدين عطاءالله بن فضل الله بن عبدالرحمان الحسينى الدشتكى الملقب بالامير جمال الدين المحدث الشيرازى الفارسى القاطن بهراة كتبه بأمر الأمير على شير الوزير. ترجمه فى « امل الآمل » وحكى فى « الرياض » سماعاً عن الفاضل الهندى أنّه كان شيعياً و عنده كتبه على طريقة الشيعة و كان يتقى فى هراة ، و كذا القاضى نورالله التسترى ، ولذا عمل فيه التقية. وفرغ من تبييضه فى ٩٠٣ و كان فراغه من أصله ٨٨٨ وهو فى مجلدات . كتبه بعد الاستشارة عن عمه واستاده السيد أصيل الدين عبدالله بن عبدالرحمان الجليل المحدث ، ومرّ له كتاب الأربعين الذى قال فى آخره :

اكر دعوتم رد كنى يا قبول من ودست ودامان آل رسول

وفى (الرضوية) نسخة فى آخرها اجازة المؤلّف للمولى سلطان أحمد الكاشانى واحتمل أنها نسخة الأصل. اولها : [الحمدلله الذى منّ على المؤمنين اذبعث فيهم رسولا...] وقفها نادرشاه ١١٤٥ مرتب على ثلاث مقاصد ١ فى احوال النبى ص فى ثلاثة ابواب ثالثها فى ثمانية فصول ٢ فى احوال الصحابة فى بابين ٣ فى احوال التابعين وتابعى التابعين

٤٨٥١

الذريعة

الى تصانيف الشيعة

جمعداری شد
ش.اموال:

العلامة الشيخ آقا بزرك الطهرانى

الجزء الحادي عشر

رسالة آب - ريگستان

الطبعة الثانية

١٤٠٣هـ

١٠ /١١/ ١٣٧٠

دار الأضواء
بيروت
ص.ب ٢٥/٤٠

الذريعة

الى تصانيف الشيعة

العلامة الشيخ آقا بزرگ الطهراني

الجزء الحادي والعشرون

شماره ثبت ۷۰
رده بندی
تاریخ ۲/۸/۱۵

المستبين ـ المقالة

الطبعة الثانية

دار الأضواء
بيروت
ص.ب ۲۵/٤۰

سلطان العلماء السيّد محمّد النقوي اللكهنوي ، المتوفّى ۱۳۲۶. ذكره في « التجليّات » .

(۴۵۱۷: **معارج الفهم**) في شرح النظم، يعني نظم «البراهين في اُصول الدين» المرتّب على سبعة أبواب: ۵ ـ النبوّة ، ۶ ـ الامامة ، ۷ـ المعاد . المتن والشرح كلاهما للعلاّمة الحلّي، الشيخ جمال الدّين أبي منصور الحسن بن سديد الدّين يوسف بن زين الدين عليّ بن المطهر المتوفّى ۷۲۶. نسخة منه في مكتبة الخديوية بمصر، والرضوية بمشهد خراسان ، وقد رأيته عند الشيخ محمّد السماوي والشيخ عبد الرضا آل شيخ راضي بنجف ، وعند الفاضل الشيخ مصطفى صاحب « تنزية الأنبياء » في ردّ النصارى ببغداد . أوّله : [الحمدلله على ما اولينا من التوفيق و هدانا إلى سواء الطريق] . و هو شرح حامل بقال أقول . آخره [واجعل ماكتبناه حجة لنا لاعلينا ووفقنا للثبات على القول الثابت في حياة الدنيا وفي الآخرة ، برحمتك ياارحم الراحمين] .

(۴۵۱۸ : **معارج القدس**) في تاريخ الأنبياء واثبات عصمتهم وتأويل المتشابهات من الآيات فيها . للحاج مولى محمّد مؤمن بن الحاج محمّد قاسم الجزايرى الشيرازى ، تلميذ المولى شاه محمّد الشيرازى وصاحب « خزانة الخيال » و « طيف الخيال » وغيرها . و « المعارج » هو أوّل مجلّدات السبعة من كتابه « مجالس الأخبار » كما حكاه « نجوم السماء » عن « طيف الخيال » . و هو مرتّب على مجالس تاسع مجالسه في احوال يوسف وتنزيته .

(۴۵۱۹ : **معارج الملكوت**) لسلطان حسين خاموشيان مؤلّف «عقبات الآخرة» الّذي مرّ ذكره في (۱۵ : ۲۸۶) . رسالة فارسية عرفانية . توجد (باريس ، الملّية ۷۰۶) كتابتها ۲۲ ج۲/ ۱۲۰۶ ، كما في الفهارس .

(۴۵۲۰ : **معارج المؤمنين**) ومناهج العابدين في الصلواة المستحبة وبعض الأدعية . للشيخ نظر علي بن الحاج إسماعيل الشريف الكرماني الحائري الواعظ المعاصر .

(۴۵۲۱ : **معارج النبوة**) المنسوب إلى المولى حسين الواعظ الكاشفى . طبع بالهند ۱۳۰۰ والصحيح أنّه للمولى معين ، كما يأتي .

الذريعة

الى تصانيف الشيعة

العلامة الشيخ آقا بزرك الطهراني

الجزء الثالث

دار الأضواء
بيروت
ص.ب ٢٥/٤٠

سنة ١٣٤٧ وطبع في مطبعة الفلاح ببغداد .

(١١٠٤ : تاريخ اليعقوبي) للمؤرخ الرحالة أحمد بن أبي يعقوب بن إسحاق بن جعفر بن وهب بن واضح الكاتب العباسي المكنى بابن واضح والمعروف باليعقوبي المتوفى سنة ٢٨٤ صاحب كتاب البلدان المطبوع في ليدن قبلا وفي النجف سنة ١٣٤٧ وتاريخه كبير في جزءين)

أولهما تاريخ ما قبل الاسلام والثاني فيما بعد الاسلام إلى خلافة المعتمد العباسي سنة ٢٥٢ طبع الجزءان في ليدن سنة ١٨٨٣ م كما في معجم المطبوعات وفيه أن ابن واضح شيعي المذهب ؛ وفي « اكتفاء القنوع » ان اليعقوبي كان يميل في غرضه إلى التشيع دون السنية .

﴿ ١١٠٥ : تاريخ اليمن ﴾ وأخبارها لأبي محمد عمارة بن أبي الحسن علي ابن زيدان بن أحمد الحكمي المعروف بالفقيه عمارة اليمني الشهيد سنة ٥٦٩ مؤلف تاريخ وزراء مصر عبر عنه في « نسمة السحر فيمن تشيع وشعر » بكتاب أخبار اليمن ويأتي له (كتاب المفيد) في أخبار زبيد (تاريخ اليميني) أو سيرة اليميني لأنه ألف باسم يمين الدولة السلطان محمود بن سبكتكين ، مر بعنوان تاريخ سبكتكين الغزنوي (١)

﴿ ١١٠٦ : تاريخ يورب وإنگلند ﴾ هو تواريخ ملوك الأرض ولاسيما ملوك أوروبا ، ويقال له « تاريخ جهان آرا » مرتب على مقدمة وستة وخمسين فصلا ترجمة إلى الفارسية عن أصله الافرنجي ترجمه ميرزا محمد ملك الكتاب الشيرازي المعاصر وطبع في بمبي سنة ١٣٠٦ .

﴿ ١١٠٧ : تاريخ يوميه ايران ﴾ لملك المؤرخين ميرزا عبد الحسين خان بن ميرزا هداية الله خان ابن لسان الملك ميرزا محمد تقي خان سپهر ابن المولى علي الضرابي الكاشاني الطهراني المولود (١٢٩٠) والمتوفى يوم السبت (٢٨ ـ ع ١ ـ ١٣٥٢) كما أرخه الشيخ محمد علي الحبيب آبادي وترجمه في تقويم پارس لسنة (١٣١٣) الشمسية وذكر انه ولد (١٢٨٨)

(١) قد ذكرنا (ص ٢٥٧) شرح المنيني العدوي لهذا التاريخ وبالمناسبة ذكرنا شرح المنيني ايضا لقصيدة الفوز والأمان في مدح صاحب الزمان عليه السلام وكتبنا أن شرحه للقصيدة لا يشهد له بحسن العقيدة فاسقطت (لا) النافية من الطبع ، فليصحح .

احمد ومن كان معهم في زمانهم ، وكان يجلس في ايام الرشيد مع الكسائي ببغداد في مسجد واحد ويقرآن الناس ، وكان الكسائي يؤدب الأمين ، وهو يؤدب المأمون ، (حكي) انه دخل اليزيدي يوما على الخليل بن احمد وهو جالس على وسادة فأوسع له وأجلسه معه ، فقال له اليزيدى احسبني ضيقت عليك فقال الخليل ما ضاق موضع على اثنين متحابين والدنيا لا تسع اثنين متباغضين ، وسأل المأمون اليزيدي عن شيء فقال : لا وجعلني الله فداك يا امير المؤمنين فقال لله درّك ما وضعت الواو قط في موضع احسن من موضعها في لفظك هذا ووصله وحمله ، توفى بخراسان سنة ٢٠٢ (رب) نقلت ذلك عن تاريخ الخطيب وغيره ، واليزيدي خمسة بنين كلهم علماء ادباء شعراء ، وكان محمد اسنهم وأشهرهم .

(ويطلق اليزيدى) ايضاً على حفيده ابى العباس الفضل بن محمد بن ابى محمد يحيى العدوي، كان اديباً نحويا عالماً فاضلا، مات سنة ٢٧٨ ، (ويطلق) على ابى عبدالله محمد بن العباس بن محمد بن ابى محمد يحيى العدوي ، كان إماما في النحو والادب ونقل النوادر راوية للاخبار ، له كتاب اخبار اليزيديين ، كان في آخر عمره مشغولا بتعليم اولاد المقتدر بالله ، توفى سنة ٣١٠ (شي) وقد بلغ ٨٢ سنة .

(واليزيدى) نسبة الى يزيد بن منصور ، والعدوي نسبة الى عدي بن عبد مناة بن اد بن طابخة بن الياس بن مضر قبيلة مشهورة .

(اليعقوبى)

احمد بن ابى يعقوب بن جعفر بن وهب بن واضح الكاتب العباسي العيمي كان جده من موالي المنصور ، وكان رحالة يحب الأسفار ، ساح في بلاد الاسلام شرقا وغربا ودخل ارمينية سنة ٢٦٠ ثم رحل الى الهند وعاد الى مصر وبلاد المغرب فألف في سياحته كتاب البلدان ، وله التاريخ المعروف بالتاريخ اليعقوبي الى غير ذلك ، توفى سنة ٢٨٤ .

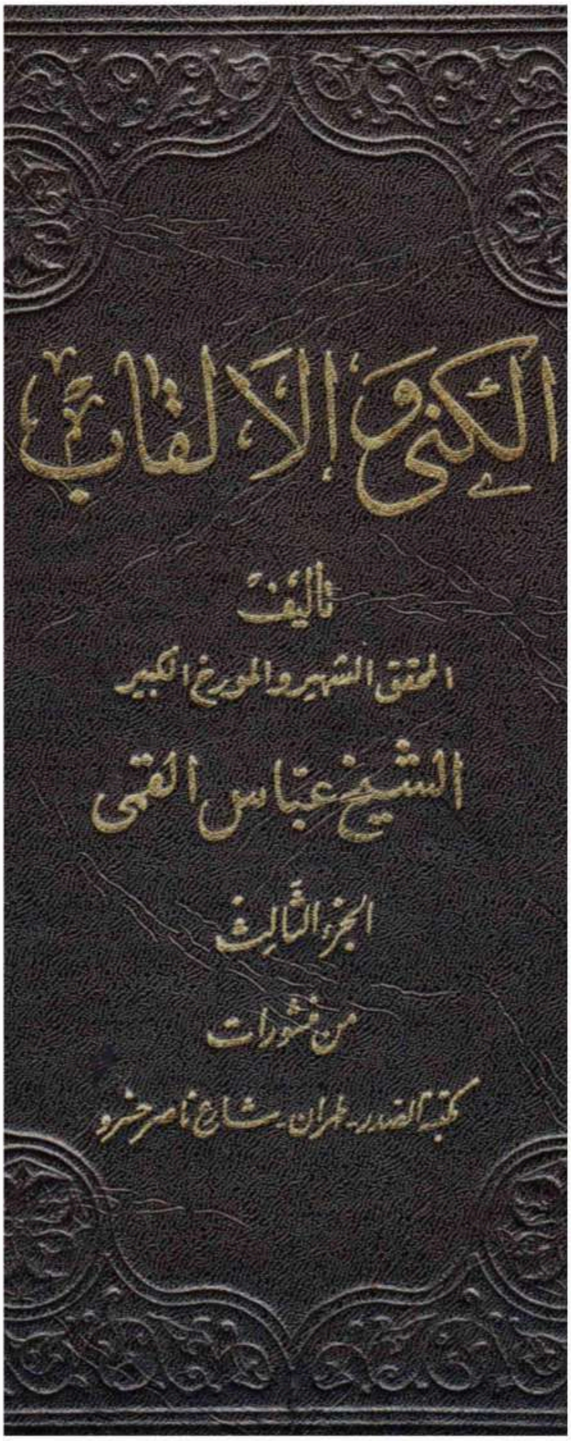

(سبط ابن الجوزى)

ابو المظفر يوسف بن قزغلي البغدادي كان عالماً فاضلا مؤرخاً كاملا له كتاب تذكرة خواص الامة بذكر خصائص الائمة « ع » ومرآة الزمان في تاريخ

الاعيان في نحو اربعين مجلداً عن الذهبي قال يأتي فيه بمناكير الحكايات وما اظنه بثقة بل يخبص ويجازف ثم انه يترفض انتهى .

قال ابن خلكان في احوال الوزير عون الدين ابى المظفر يحيى بن هبيرة بن محمد بن هبيرة الشيباني الاديب الفاضل الذى كان وزيراً في أيام المقتفى لأمر الله والمستنجد بالله توفي سنة ٥٦٠ ما هذا لفظه وذكر الشيخ شمس الدين ابو المظفر يوسف بن قزغلي بن عبد الله سبط الشيخ جمال الدين ابى الفرج ابن الجوزي في تاريخه الذى سماه مرآة الزمان ورأيته بدمشق في اربعين مجلداً وجميعه بخطه وكان ابوه قزغلي مملوك عون الدين بن هبيرة المذكور وزوجه بنت الشيخ جمال الدين ابى الفرج المذكور فأولدها شمس الدين فولاؤه له ، انتهى .

توفي سنة ٦٥٤ (خند) بدمشق ودفن في جبل قاسيون .

(السبعى)

الشيخ فخر الدين احمد بن محمد بن عبد الله الاحسائي ينتهي نسبه الى سبع بن سالم بن رفاعة فلهذا يقال له السبعي الرفاعي كان عالماً فاضلا فقيهاً جليلا من تلامذة ابن المتوج البحراني ذكره ابن ابى جمهور الأحسائى وصاحب (ض) له شرح قواعد العلامة وشرح الالفية الشهيدية ومن شعره تخميس قصيدة الشيخ رجب البرسي في مدح امير المؤمنين «ع» منها قوله :

اعيت صفاتك اهل الرأي والنظر   واوردتهم حياض العجز والحصر
انت الذي دق معناه لمعتـبر   يا آية الله بل يا فتنة البشر

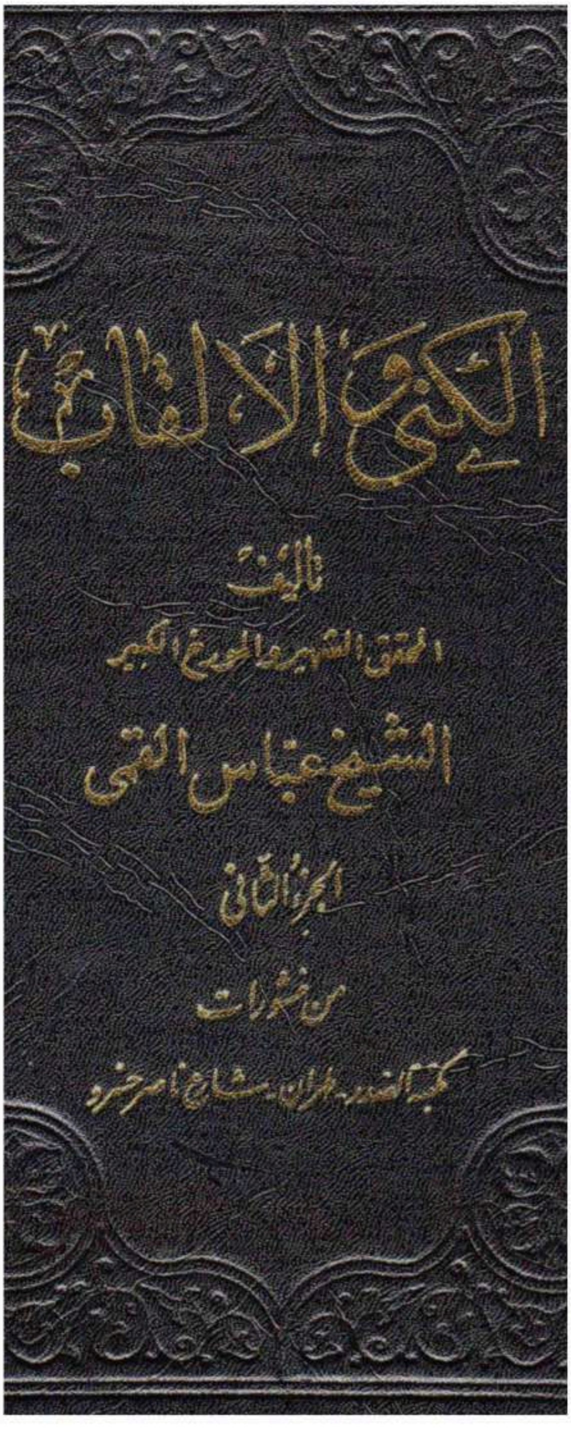

Ataunnabi.com

مِيزَانُ الاعْتِدَال

في نقد الرجال

تأليف

الإمام الحافظ شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨ هـ.

ويليه

ذيل ميزان الاعتدال

للإمام أبي الفضل عبد الرحيم بن الحسين العراقي

المتوفى سنة ٨٠٦ هـ.

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — علي محمد معوض

شارك في تحقيقه

الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنة

خبير التحقيق بمجمع البحوث الإسلامية
وعضو المجلس الأعلى للشؤون الإسلامية

الجزء السابع

المحتوى:

نابت ـ يونس ـ الكنى ـ الأبناء ـ النساء

ويليه: ذيل ميزان الاعتدال

دار الكتب العلمية
بيروت ـ لبنان

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

Ataunnabi.com

مُوسَى بنُ مَرْوَان، حدثنا يوسف بن الغَرِق، عن إبراهيم بن عثمان، عن الحكم، عن مقسم، عن ابن عباس، قال: لما مات إبراهيم ابن رسول الله ﷺ قال: «إن له لمرضعتين في الجنة. ولو عاش كان صدِّيقاً نبياً، ولو عاش لأعتقت أخواله القبط، وما استرق قبطي»(١).

مُوسَى بنُ مَرْوَان، حدثنا ابن الغَرِق، عن عثمان بن مقسم، عن علقمة بن مرثد، عن سليمان بن بُريدة، عن أبيه ـ مرفوعاً: «مَنْ أُصيب بمصيبة فليذكر مصيبته بي»(٢).

قال ابنُ عَدِيٍّ: ما يرويه يوسف محتمل، لأنه يروي عن ضعفاء مثل عثمان البُرّي، وأبي شيبة إبراهيم، وسُكين. وليس بالمعروف.

٩٨٨٨ [٩٤٧٨] ـ يُوسُفُ بنُ قُزغليّ الوَاعِظُ المؤرخ شمس الدين(٣)، أبو المظفر، سبط ابن الجوزي. روَى عن جده وطائفة، وألف كتاب مرآة الزمان، فتراه يأتي فيه بمناكير الحكايات، وما أظنه بثقة فيما ينقله؛ بل يجنف ويجازف، ثم إنه ترفّض. وله مؤلف في ذلك. نسأل الله العافية.

مات سنة أربع وخمسين وستمائة بدمشق. قال الشيخ محيي الدين السُّوسي: لما بلغ جدي موت سبط ابن الجوزي قال: لا رحمه الله، كان رافضياً.

قلت: كان بارعاً في الوعظ ومدرساً للحنفية.

٩٨٨٩ [٥٣٥٤ ت] ـ يُوسُفُ بنُ أَبِي كَثِيرٍ [ق]، شيخ لبقية.(٤). لا يُعْرف. له عن نوح بن ذكوان حديثان.

٩٨٩٠ [٩٤٧٩] ـ يُوسُفُ بنُ المبَارَكِ البَغْدَادِي الخَيَّاطُ المقري(٥). وهّاه ابن النجار في تاريخ، وتَركه؛ لأنه ادَّعى أنه قرأ بالسبع على أبي طاهر بن سوار ففضح(٦) وخزي(٧).

٩٨٩١ [٥٣٥٥ ت] ـ يُوسُفُ [بنُ مُحَمَّدِ](٨) [د، س] بْنِ ثَابِتِ بْنِ قَيْسِ الأَنْصَارِيُّ(٩).

---

(١) ذكره الحافظ في اللسان، وله شاهد عن البراء بلفظ: «إن له مرضعاً في الجنة» أخرجه البخاري: ٣/ ٢٨٨، كتاب الجنائز باب ما قيل في أولاد المسلمين: (١٣٨٢)، وطرقه في: (٣٢٥٥ ـ ٦١٩٥).

(٢) أخرجه ابن السني في عمل اليوم والليلة: ٥٧٥، وابن عدي في الكامل، وذكره المتقي الهندي في الكنز: (٦٦٥٥) وعزاه لابن السني وأبي نعيم.

(٣) فهرس الفهارس: ٢/ ١١٣٨، معجم المؤلفين: ١٣/ ٣٢٤. دائرة الأعلمي: ٣٠/ ٢٢٠.

(٤) ينظر: تهذيب الكمال: ٣/ ١٥٦٢، تهذيب التهذيب: ١١/ ٤٢١، (٨١٩)، تقريب التهذيب: ٢/ ٣٨٢، الكاشف: ٣/ ٣٠٠، المغني: ٧٢٤٧.

(٥) المغني: ٢/ ٧٦٣، الثقات: ٩/ ٢٨٠، تاريخ أسماء الثقات: / ١٦٤٢، دائرة الأعلمي: ٣٠/ ٢٢٠.

(٦) في ب، واللسان: فافتضح. (٧) في ب: وأخزى. (٨) سقط في ب

(٩) ينظر: تهذيب الكمال: ٣/ ١٥٦٢، تهذيب التهذيب: ١١/ ٤٢٢ (٨٢٢)، تقريب التهذيب: ٢/ ٣٨٢،=

For More Books Click To Ahlesunnat Kitab Ghar

قَالَ الإمَامُ عَليّ بنُ المَدِينيّ
مَعْرِفَةُ الرِّجَال نِصْفُ العِ

لِسَانُ المِيزَانِ

للإمَامِ الحَافِظِ أَحْمَدَ بْن عَليّ بن حَجَر العَسقَلانِيّ

وُلِدَ سَنَة ٧٧٣، وتُوفِّيَ سَنَة ٨٥٢
رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

اعتَنَى بِهِ الشَّيخُ العَلَّامَة
عَبد الفَتَّاح أبو غُدَّة

وُلِدَ سَنَة ١٣٣٦ وَتُوُفِّيَ سَنَة ١٤١٧
رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

اعتَنَى بإخرَاجِهِ وَطبَاعَتِهِ
سَلمَان عَبد الفَتَّاح أبو غُدَّة

الجُزء الثَّامِن

مَكتَب المَطبُوعَات الإسلَامِيَّة

٨٧٠٤ ــ يوسف بن قِزُغْلي الواعظ المؤرِّخ، شمس الدين أبو المظفَّر، سِبْط ابن الجوزي، روى عن جده وطائفة.

وألف كتاب «مرآة الزمان» فتراه يأتي فيه بمناكير الحكايات، وما أظنه بثقة فيما ينقله، بل يخسِّف ويجازف، ثم إنه يترفض، وله مؤلف في ذلك، نسأل الله العافية، مات سنة أربع وخمسين وست مئة بدمشق.

قال الشيخ محيي الدين اليُونيني: لما بلغ جدِّي موتُ سبط ابن الجوزي قال: لا رحمه الله، كان رافضياً.

قلت: كان بارعاً في الوعظ، ومدرِّساً للحنفية، انتهى.

وقد عَظَّم شأنَ «مرآة الزمان» القطبُ اليُونيني، فقال في «الذيل» الذي كتبه بعدها، بعد أن ذكر التواريخ قال: فرأيت أجمعَها مقصِداً، وأعذبها مورداً، وأحسنها بياناً، وأصحَّها رواية يكاد يكون خبرها يكون عِياناً: «مرآةُ الزمان».

وقال في ترجمته: كان له القبول التام عند الخاص والعام، من أبناء الدنيا وأبناء الآخرة، ولما ذَكَر أنه تحول حنفياً لأجل المعظَّم عيسى قال: إنه كان يعظِّم الإمام أحمد، ويتغالى فيه، وعندي أنه لم ينتقل من مذهبه إلاَّ في الصورة الظاهرة.

وقد اتَّهمه الحافظ زين الدين ابن رجب في ترجمة أبي بكر قاضي المَرِسْتان[1] بحكاية حكاها السبط المذكور في ترجمة أبي الوفاء بن عَقِيل: أنه

٨٧٠٤ ــ الميزان ٤: ٤٧١، ذيل الروضتين ١٩٥، ذيل مرآة الزمان ١: ٣٩، العبر ٥: ٢٢٠، السير ٢٣: ٢٩٦، فوات الوفيات ٤: ٣٥٦، مرآة الجنان ٤: ١٣٦، البداية والنهاية ١٣: ١٩٤، الجواهر المضية ٣: ٦٣٣، المنتخب المختار ٢٣٦، تاج التراجم ٣٢٠، شذرات الذهب ٥: ٢٦٦، الفوائد البهية ٢٣٠، الأعلام ٨: ٢٤٦.

(١) «ذيل طبقات الحنابلة» ١: ١٩٦ ــ ١٩٨.

وله ايضا كتاب الرد على المنجمين وحجج طبيعية مستخرجة من كتاب ارسطاطاليس في الرد على من يزعم ان الفلك حي ناطق .

(أبو مخنف)

لوط بن يحيى بن سعيد بن مخنف بن سليم الازدي شيخ اصحاب الاخبار بالكوفة ووجههم كما عن (جش) وتوفي سنة ١٥٧ ، يروي عن الصادق «ع» ، ويروي عنه هشام الكلبي . وجده مخنف بن سليم صحابي شهد الجمل في اصحاب علي «ع» حاملا راية الازد فاستشهد في تلك الوقعة سنة ٣٦ ، وكان ابو مخنف من اعاظم مؤرخي الشيعة ، ومع اشتهار تشيعه اعتمد عليه علماء السنة في النقل عنه كالطبري وابن الاثير وغيرهما ، وليعلم ان لأبي مخنف كتبا كثيرة في التأريخ والسير منها كتاب مقتل الحسين «ع» الذي نقل منه اعاظم العلماء المتقدمين واعتمدوا عليه ، ولكن الاسف انه فقد ولا يوجد منه نسخة ، واما المقتل الذي بأيدينا وينسب اليه فليس له بل ولا لأحد من المؤرخين المعتمدين ، ومن اراد تصديق ذلك فليقابل ما في هذا المقتل وما نقله الطبري وغيره عنه حتى يعلم ذلك ، وقد بينت ذلك في نفس المهموم في طرماح بن عدي والله العالم .

(أبو مرثد الغنوي)

كناز (كشداد) بن حصين من غني وكان ترباً لحمزة بن عبد المطلب قال ابن قتيبة : آخى رسول الله (ص) بينه وبين عبادة بن الصامت وآخى بين ابنه مرثد وبين ابن الصامت اخي عبادة ، وكان ابو مرثد طويلا كثير شعر الرأس ، ومات في خلافة ابي بكر سنة ١٢ وقتل ابنه مرثد في حياة رسول الله (ص) يوم الرجيع شهيداً وكان امير السرية .

(أبو مروان)

عمرو بن عبيد البصري كان من اصحاب ابي الحسن البصري وتلاميذه

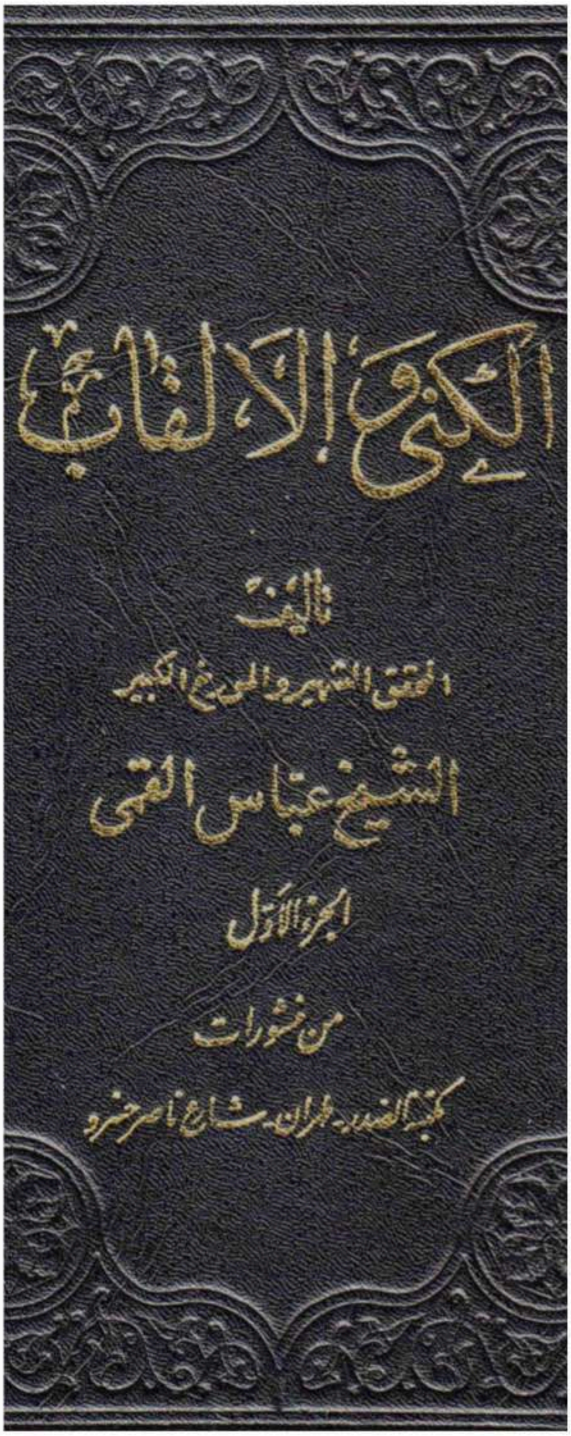

الناس بعلم الانساب وقال ابن قتيبة في المعارف كان نساباً (١٤٦) .

وأبو مخنف لوط بن يحيى الأزدي . في القاموس : اخباري شيعي (اهـ) وفي معارف ابن قتيبة صاحب اخبار وأنساب والأخبار عليه أغلب (اهـ) (أواسط المائة الثانية) .

وأبو المنذر هشام بن محمد بن السائب الكلبي اول من ألف في الانساب قال ابن سعد في الطبقات : عالم بالنسب وقال ابن قتيبة في المعارف اعلم الناس بالانساب وقال ابن خلكان كان أعلم الناس بعلم الانساب تصانيفه تزيد على ١٥٠ أحسنها وأنفعها الجمهرة في النسب لم يصنف مثله في بابه والمنزول في النسب أكبر من الجمهرة والموجز في النسب والفريد صنفه للمأمون في الأنساب والملوكي صنفه لجعفر بن يحيى البرمكي في النسب (اهـ) وقال ابن النديم له جمهرة الجمهرة رواية ابن سعد (اهـ) (٢٠٦) .

وأحمد بن محمد بن خالد البرقي قال النجاشي له كتاب الانساب وقال الشيخ في الفهرست كتاب أنساب الأمم (٢٧٤) .

ويحيى النسابة ابن الحسن بن جعفر بن عبيدالله الأعرج بن الحسين ابن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب (٢٧٧) .

ومحمد بن يزيد المبرد النحوي . له نسب عدنان وقحطان (٢٨٥) .

والسيد كاظم العميدي الشريف النجفي النسابة (المائة الثالثة) .

والحسين النسابة ابن أحمد المحدث بن عمر بن يحيى بن الحسين ذي الدمعة بن زيد بن علي بن الحسين بن علي بن أبي طالب (المائة الرابعة) .

والسيد نجم الدين أبو الحسن علي بن أبي الغنائم محمد العلوي العمري النسابة المعروف بابن الصوفي معاصر للسيدين المرتضى والرضي (المائة الخامسة).

ومحمد بن أحمد الأبيوردي الأموي الشاعر . نسابة مؤلف في النسب (٥٠٧) .

والشريف أبو علي عمر بن الحسين 'بن عبد الله بن محمد الصوفي (المائة السادسة) .

وأحمد بن علي العلوي النسابة . في أنساب السمعاني كان غالياً في التشيع معروفاً به (٥٣٩) .

ويحيى بن الحسين بن اسماعيل الحسيني النسابة الحافظ ، له كتاب أنساب آل أبي طالب (المائة السادسة) .

وأحمد بن محمد بن علي العلوي النسابة (المائة السابعة) .

وأحمد بن محمد بن علي بن محمد الديباج البخاري النسابة ويمكن اتحاده مع السابق (المائة السابعة) .

وجلال الدين أبو القاسم علي بن عبدالحميد بن فخار النسابة استاذ صاحب عمدة الطالب (المائة السابعة) .

وأحمد بن محمد بن المهنا بن علي بن المهنا الحسيني العبيدلي تلميذ احمد بن محمد بن علي المتقدم له التذكرة للانساب المطهرة والمشجر في أنساب آل أبي طالب (أواخر المائة السابعة).

وجلال الدين أبو علي عبد الحميد بن التقي الحسيني يروي عنه النسابة شيخ الشرف فخار بن معد بن فخار بن احمد جد علم الدين المرتضى بن جلال الدين عبد الحميد الآتي (المائة الثامنة) .

وعلم الدين المرتضى علي ابن النسابة جلال الدين عبد الحميد ابن النسابة شيخ الشرف فخار بن معد بن فخار بن احمد بن محمد بن أبي الغنائم محمد بن الحسين الموسوي الحائري (المائة الثامنة) .

والشريف أبو عبد الله تاج الدين محمد بن القاسم بن الحسين الحسني الديباجي الحلي المعروف بابن معية الذي انتهى إليه علم النسب في زمانه (٧٧٩) .

وتلميذه جمال الدين أحمد بن علي بن الحسين الحسني صاحب عمدة الطالب في انساب آل أبي طالب (٨٢٨) .

والسيد تقي الدين محمد الشيرازي الحسني النسابة (١٠١٩) .

والسيد مهدي البحراني الغريفي النسابة (١٣٤٣) .

إلى غير ذلك مما لا يحصى ويجده المتتبع في تضاعيف التراجم .

وهناك جماعة من النسابين الشيعة لم يتيسر لنا الآن معرفة أعصارهم منهم سهل بن عبد الله النسابة أبو نصر البخاري . والشريف ابن طباطبا النسابة الاصفهاني ذكره ابن شهراشوب في شعراء أهل البيت . والسيد أبو المعالي اسماعيل بن الحسن بن محمد الحسني له كتاب انساب الطالبية ذكره الجبعي الشيخ محمد بن علي جد البهائي وتلميذ الشهيد في مجموعته . والسيد أبو جعفر محمد بن هارون الموسوي النيسابوري نسابة المشرق والمغرب كما وصفه صاحب الشجرة الطيبة . والشريف عز الدين أبو القاسم احمد بن محمد بن عبد الرحمن بن زهرة الحسيني الحلبي الحافظ النسابة نقيب حلب مذكور في تاج العروس . وغيرهم مما يجده المتتبع .

مؤلفو الشيعة في الهيئة

منهم الشيخ البهائي محمد بن الحسين العاملي له تشريح الأفلاك في الهيئة مطبوع مراراً وعليه شروح لا تحصى (١٠٣١) .

وملا محسن الفيض له تشريح العالم في الهيئة وحركات الأفلاك (١٠٩١) .

والمولى حسن بن حسن المشهدي له التعريفات في علم الهيئة (مجهول العصر) .

والسيد محمد علي المعروف بالسيد هبة الدين الشهرستاني المعاصر له كتاب الهيئة والاسلام مطبوع جمع فيه بين الشرع والفن .

مؤلفو الشيعة في فن الجغرافية وتقويم البلدان

منهم هشام بن محمد بن السائب الكلبي قال ابن النديم في الفهرست عند ذكر مؤلفات هشام المذكور : كتبه في أخبار البلدان . كتاب الأقاليم . البلدان الكبير . البلدان الصغير . تسمية الأرضين . الأنهار . الحيرة . منازل اليمن . العجائب الأربعة . اسواق العرب . الحيرة . تسمية البيع والديارات (٢٠٦) .

والعجب أن ياقوتا الحموي في مقدمة كتابه معجم البلدان عند

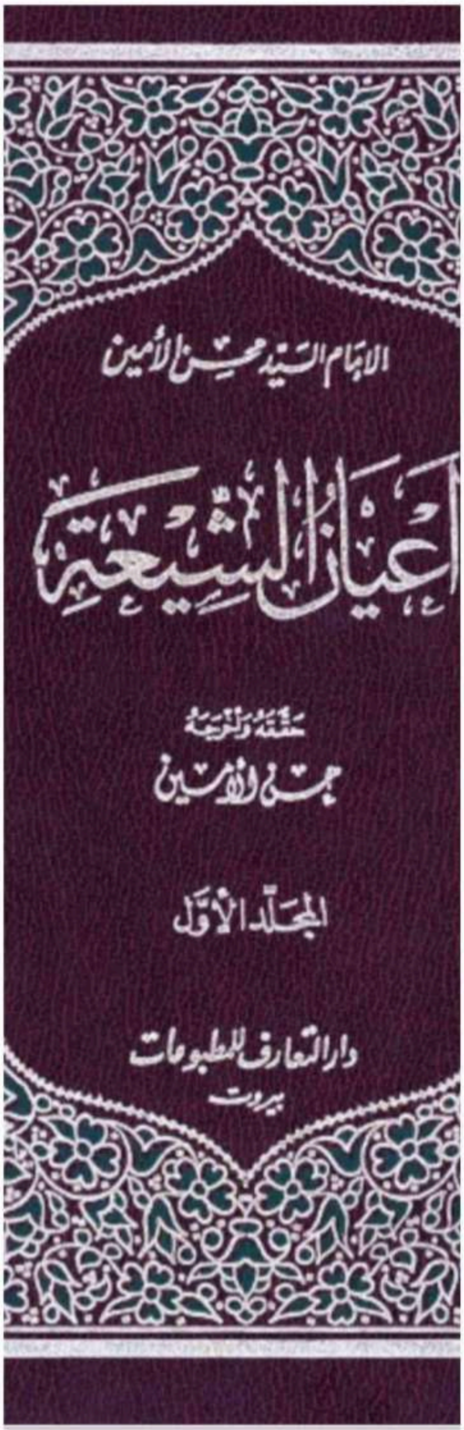

الجمل. وكان ناصبياً، يَنَالُ مِنْ عليّ رضي الله عنه، ويمدح يزيدَ.

٦٩٩٦ [٤٤٨٩ ت] ـ لَهِيعةُ بْنُ عُقْبَةَ[1] (ق)، والد عَبْدِالله.

تكلَّم فيه الأَزْدِيُّ. وقوَّاه ابن حِبَّانَ.

لَوْذَانُ، لُوطٌ

٦٩٩٧ [٦٨٣١] ـ لَوْذَان بْن سُلَيْمَانَ[2]. شيخ لبقية.

قال ابْنُ عَدِيٍّ: مجهول، وما روَاه لا يُتابع عليه، وسرد له ثلاثة أحاديث.

٦٩٩٨ [٦٨٣٢] ـ لُوطُ بْنُ يَحْيَىٰ[3]، أبو مخنَفٍ، أخباري تالف، لا يُوثق به.

تركه أَبُو حَاتِم: وغيره.

وقال الدَّارَقُطْنِيُّ: ضعيف.

وقال ابْنُ مَعِين: ليس بثقة. وقال ـ مرة: ليس بشيء.

وقال ابْنُ عَدِيٍّ: شيعي محترق، صاحب أخبارهم.

قلت: روى عن الصعق[4] بن زهير، وجابر الجعفي، ومجالد. روى عنه المدائني، وعبد الرحمن بن مغراء. مات قبل السبعين ومائة.

لَيْثٌ

٦٩٩٩ [٦٨٣٤] ـ لَيْثُ[5] بن أنس. عن ابن سيرين. مجهول. وقيل: كان قدريّاً صُفْرِيّاً فالله أعلم.

٧٠٠٠ [٦٨٣٥] ـ لَيْثُ بْنُ حَمَّادٍ[6] الإصْطَخْرِيُّ. عن أبي يوسف القاضي.

ضعّفه الدَّارَقُطْنِيُّ.

٧٠٠١ [٦٨٣٦] ـ لَيْثُ بْنُ دَاوُدَ القَيْسِيُّ[7]. عن مبارك بن فضالة. أتى بخبر منكر جدّاً في معجم ابن الأعرابي.

---

(١) ينظر: تهذيب الكمال: ٣/ ١١٥٢، خلاصة تهذيب الكمال: ٢/ ٣٧٣، تهذيب التهذيب: ٨/ ٤٥٨، تقريب التهذيب: ٢/ ١٣٨، الكاشف ٣/ ١٣، تاريخ البخاري الكبير ٧/ ٢٥٢، تجريد اسماء الصحابة ٢/ ٤٠، الثقات ٧/ ٣٦٢، الإصابة ٥/ ٦٩٧، أسد الغابة ٤/ ٥٢٦.

(٢) ينظر: المغني ٢/ ٥٣٥، الضعفاء والمتروكين ٣/ ٢٨.

(٣) المغني ٢/ ٥٣٥، الجرح والتعديل: ٧/ ١٨٢ الضعفاء الكبير ٤/ ١٨.

(٤) في اللسان: الصعقب.

(٥) المغني ٢/ ٥٣٥، الجرح والتعديل: ٧/ ١٨٠، الضعفاء الكبير ٤/ ١٧.

(٦) المغني ٢/ ٥٣٥.

(٧) ينظر المغني ٢/ ٥٣٥.

مِيزَانُ الاعْتِدَالِ

في نقد الرجال

تأليف

الإمام الحافظ شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨ هـ

ويليه

ذيل ميزان الاعتدال

للإمام أبي الفضل عبد الرحيم بن الحسين العراقي

المتوفى سنة ٨٠٦ هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

شارك في تحقيقه

الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنة

خبير التحقيق بمجمع البحوث الإسلامية

وعضو المجلس الأعلى للشؤون الإسلامية

الجزء الخامس

المحتوى:

عبيد الله ـ ليث

دار الكتب العلمية

بيروت ـ لبنان

الجمل. وكان ناصبياً، يَنَالُ مِنْ عليّ رضي الله عنه، ويمدح يزيدَ.

٦٩٩٦ [٤٤٨٩ ت] ـ لَهِيعةُ بْنُ عُقْبَةَ[١] (ق)، والد عَبْدِالله.

تكلّم فيه الأَزْدِيُّ. وقوّاه ابن حِبّانَ.

لَوْذَانُ، لُوطٌ

٦٩٩٧ [٦٨٣١] ـ لَوْذَان بْن سُلَيْمَانَ[٢]. شيخ لبقية.

قال ابْنُ عَدِيٍّ: مجهول، وما روَاه لا يُتابع عليه، وسرد له ثلاثة أحاديث.

٦٩٩٨ [٦٨٣٢] ـ لُوطُ بْنُ يَحْيَى[٣]، أبو مخنَفٍ، أخباري تالف، لا يُوثق به.

تركه أَبُو حَاتِم: وغيره.

وقال الدَّارَقُطْنِيُّ: ضعيف.

وقال ابْنُ مَعِينٍ: ليس بثقة. وقال ـ مرة: ليس بشيء.

وقال ابْنُ عَدِيٍّ: شيعي محترق، صاحب أخبارهم.

قلت: روى عن الصعق[٤] بن زهير، وجابر الجعفي، ومجالد. روى عنه المدائني، وعبد الرحمن بن مغراء. مات قبل السبعين ومائة.

لَيْثٌ

٦٩٩٩ [٦٨٣٤] ـ لَيْثُ[٥] بن أنس. عن ابن سيرين. مجهول. وقيل: كان قدريّاً صُفْرِيّاً فالله أعلم.

٧٠٠٠ [٦٨٣٥] ـ لَيْثُ بْنُ حَمَّادٍ[٦] الإِصْطَخْرِيُّ. عن أبي يوسف القاضي.

ضعّفه الدَّارَقُطْنِيُّ.

٧٠٠١ [٦٨٣٦] ـ لَيْثُ بْنُ دَاوُدَ القَيْسِيُّ[٧]. عن مبارك بن فضالة. أتى بخبر منكر جدّاً في معجم ابن الأعرابي.

---

(١) ينظر: تهذيب الكمال: ٣/ ١١٥٢، خلاصة تهذيب الكمال: ٢/ ٣٧٣، تهذيب التهذيب: ٨/ ٤٥٨، تقريب التهذيب: ٢/ ١٣٨، الكاشف ٣/ ١٣، تاريخ البخاري الكبير ٧/ ٢٥٢، تجريد اسماء الصحابة ٢/ ٤٠، الثقات ٧/ ٣٦٢، الإصابة ٥/ ٦٩٧، أسد الغابة ٤/ ٥٢٦.

(٢) ينظر: المغني ٢/ ٥٣٥، الضعفاء والمتروكين ٣/ ٢٨.

(٣) المغني ٢/ ٥٣٥، الجرح والتعديل: ٧/ ١٨٢ الضعفاء الكبير ٤/ ١٨.

(٤) في اللسان: الصعقب.

(٥) المغني ٢/ ٥٣٥، الجرح والتعديل: ٧/ ١٨٠، الضعفاء الكبير ٤/ ١٧.

(٦) المغني ٢/ ٥٣٥.

(٧) ينظر المغني ٢/ ٥٣٥.

مِيزَانُ الاعْتِدَال

في نقد الرجال

تأليف

الإمام الحافظ شمس الدين محمد بن أحمد الذهبي

المتوفى سنة ٧٤٨ هـ

ويليه

ذيل ميزان الاعتدال

للإمام أبي الفضل عبد الرحيم بن الحسين العراقي

المتوفى سنة ٨٠٦ هـ

دراسة وتحقيق وتعليق

الشيخ عادل أحمد عبد الموجود — الشيخ علي محمد معوض

شارك في تحقيقه

الأستاذ الدكتور عبد الفتاح أبو سنة

خبير التحقيق بمجمع البحوث الإسلامية

وعضو المجلس الأعلى للشؤون الإسلامية

الجزء الخامس

المحتوى:

عبيد الله ـ ليث

دار الكتب العلمية

بيروت ـ لبنان

(ابن اعثم الكوفى)

ابو محمد أحمد بن أعثم الكوفي المؤرخ المتوفى سنة ٣١٤ ، عن معجم الادباء لياقوت قال : انه كان شيعياً وهو عند اصحاب الحديث ضعيف ، وله كتاب الفتوح معروف ذكر فيه الى ايام الرشيد وله كتاب التأريخ الى ايام المقتدر انتهى.

(ابن الاعرابى)

ابو عبد الله محمد بن زياد الكوفى الهاشمي بالولاء احد العالمين باللغة والمشهورين بمعرفتها ، وهو ربيب المفضل بن محمد الضبي صاحب المفضليات كانت امه تحته واخذ الادب عنه وعن جماعة منهم الكسائي وابن السكيت واخذ عنه ابراهيم الحربي وثعلب وابن السكيت ، وكان يحضر مجلسه خلق كثير من المستفيدين ويملي عليهم ، وكان رأساً في الكلام الغريب ، وكان يزعم ان ابا عبيدة والاصمعي لا يحسنان شيئا .

ولد في الليلة التي مات فيها ابو حنيفة وذلك في رجب سنة ١٥٠ (قن) وتوفي في شعبان سنة ٢٣١ (لار) ومن شعره في وصف الكتب :

لنا جلساء ما نمل حديثهم ... ألباء مأمونون غيباً ومشهدا
يفيدوننا من علمهم علم مامضى ... وعقلا وتأديباً ورأياً مسددا
فلافتنة تخشى ولاسوء عشرة ... ولا تتقى منهم لساناً ولا يدا
فان قلت اموات فماانت كاذب ... وإن قلت احياء فلست مفندا

والاعرابى منسوب الى الاعراب يقال رجل اعرابى اذا كان بدويا وإن لم يكن من العرب ورجل عربى منسوب الى العرب وإن لم يكن بدويا ويقال رجل اعجم واعجمي اذا كان في لسانه عجمة وان كان من العرب ، ورجل عجمي منسوب الى العجم وان كان فصيحا كذا عن غريب القرآن لمحمد بن عزيز السجستاني .

(ابن الاعوج)

الأمير حسين بن محمد الحموي الشامي ، اوحد امراء الدهر وعين باصرة

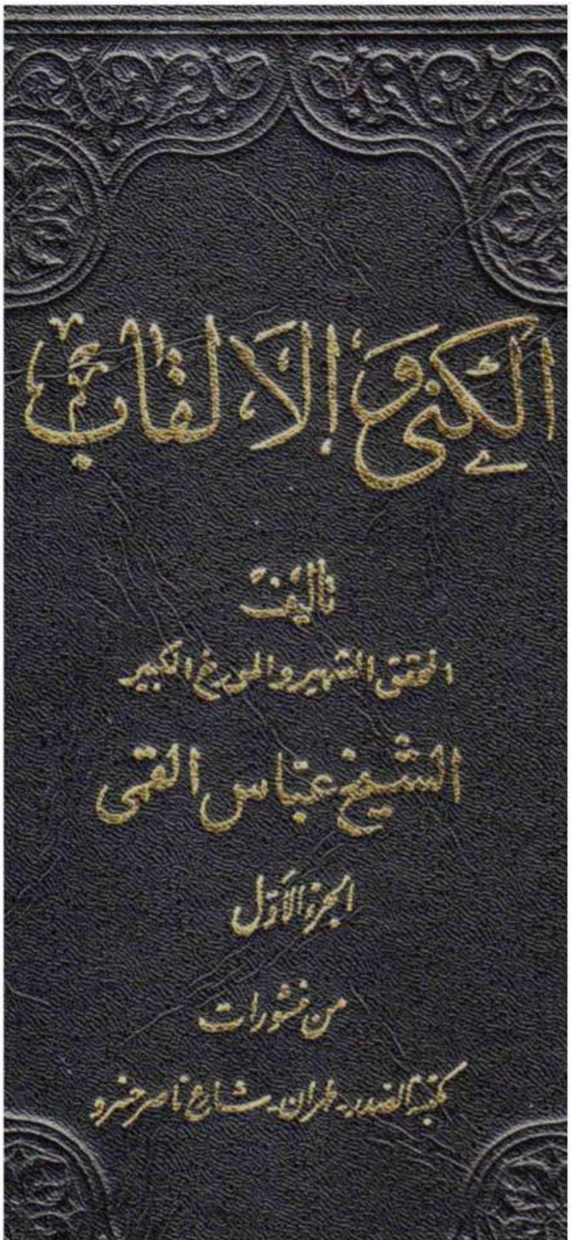

- 61 -

أحمد بن أعثم الكوفي أبو محمد الأخباري المؤرخ : كان شيعياً وهو عند أصحاب الحديث ضعيف وله كتاب المألوف ، وكتاب الفتوح[1] معروف ، ذكر فيه إلى أيام الرشيد ، وله كتاب التاريخ إلى آخر أيام المقتدر ابتداه بأيام المأمون ويوشك أن يكون ذيلاً على الأول ، رأيت الكتابين . وقال أبو علي الحسين بن أحمد السلامي البيهقي أنشدني ابن أعثم الكوفي :

إذا اعتذر الصديقُ إليك يوماً   من التقصيرِ عُذْرَ أخٍ مُقِرِّ
فَصُنْهُ عن جفائك وأرضَ عنه   فإنّ الصفحَ شيمةُ كلِّ حرِّ

- 62 -

أحمد بن بختيار بن علي بن محمد الماندائي أبو العباس الواسطي : وكان له معرفة جيدة بالأدب والنحو واللغة ، مات ببغداد في جمادى الآخرة سنة اثنتين وخمسين وخمسمائة ومولده في ذي الحجة سنة ست وسبعين وأربعمائة بأعمال واسط ، وقد ولي القضاء بواسط ، وكان فقيهاً فاضلاً له معرفة تامة بالأدب واللغة ويد باسطة في كتب السجلات والكتب الحكمية . سمع أبا القاسم ابن بيان وأبا علي ابن نبهان وغيرهما .

قال أبو الفرج ابن الجوزي[2] : وكان يسمع معنا على الفضل بن ناصر . صنف كتباً منها : كتاب القضاة . كتاب تاريخ البطائح .

قرأت بخط حجة الاسلام أبي محمد عبد اللّه بن أحمد بن أحمد بن الخشاب ،

---

61 ـ ترجمة ابن أعثم في الوافي 6: 256 .

62 ـ ترجمته الماندائي في طبقات السبكي 6: 14 والوافي 6: 261 وبغية الوعاة 1: 297 وطبقات الاسنوي 2: 436 والمشتبه: 624 والكامل لابن الاثير (حوادث 552) وتاريخ ابن كثير 12: 236 (وتكتب نسبته أيضاً : المندائي باسقاط الالف الأولى) .

(1) طبع في ثمانية أجزاء (حيدر أباد الدكن) .

(2) المنتظم 10: 177 .

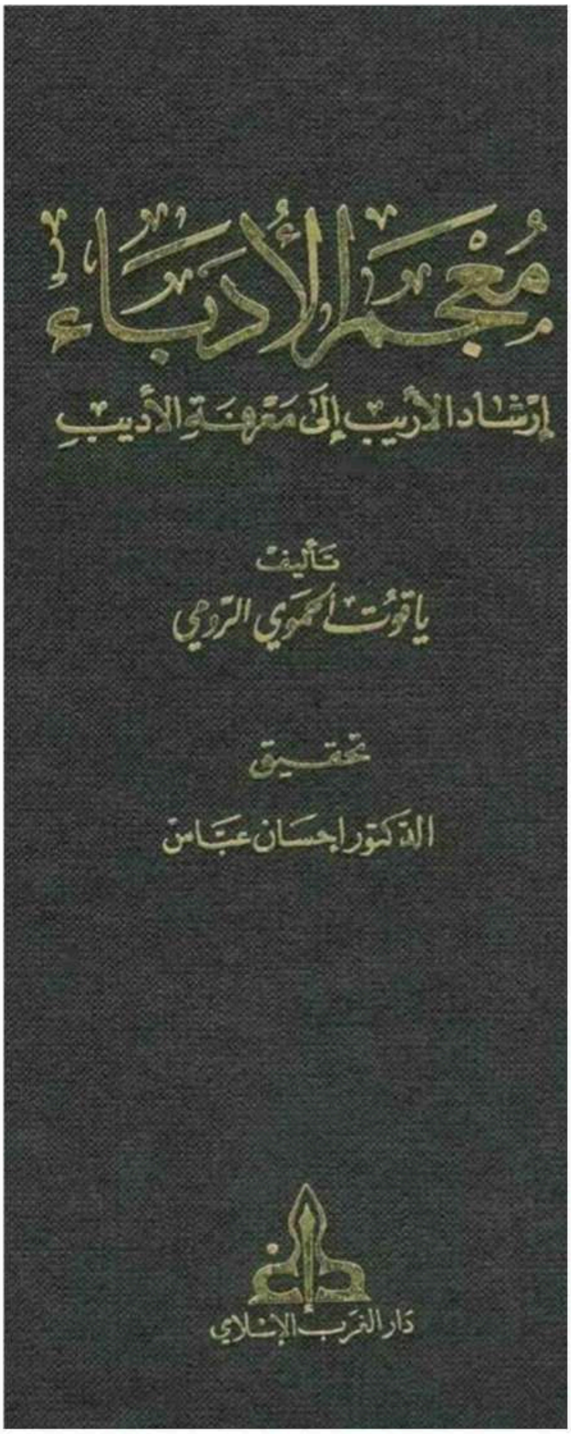

۱۲۔ روضۃ الصفا

تالیف محمد میر خواند بن خاوند شاہ (التوفی سنہ ۹۰۳ھ)۔

(الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ج ۱۱ص ۲۹۶ بیروت)

۱۳۔ روضۃ الشہداء

تالیف ملا حسین بن علی کاشفی واعظ (التوفی سنہ ۹۱۰ھ)۔

(الکنی والالقاب ج ۳ص ۱۰۵)

۱۴۔ الاخبار الطّوال

تالیف احمد بن داود ابوحنیفہ دینوری (التوفی سنہ ۲۹۰ھ)۔

(الذریعہ ج ۱ص ۳۳۸، تنقیح المقال ج ۱ص ۶۰، فہرست ابن الندیم ص ۸۶)

۱۵۔ مقاتل الطالبین

علی بن حسین ابوالفرج اصبہانی (التوفی سنہ ۳۵۶ھ)۔

(الکنی والالقاب ج ۱ص ۱۳۸، اعیان الشیعہ ج ۱ص ۱۵۳، البدایۃ والنہایۃ ج ۱۱ص ۲۶۳)

۱۶۔ الفصول المہمۃ فی معرفۃ الائمۃ

تالیف علی بن محمد بن الصباغ المکی المالکی (التوفی سنہ ۸۵۵ھ)۔

(الکنی والالقاب ج ۱ص ۳۳۶، تفسیر روح المعانی ج ۱۲ص ۷)

۱۷۔ مقتل الحسین

ابوالمؤید الموفق محمد بن احمد الخوارزمی (التوفی سنہ ۵۶۷ھ)۔

(الذریعہ الی تصانیف الشیعہ ج ۲۲ص ۳۱۶ بیروت)

١٥١

الذريعة إلى تصانيف الشيعة

جمعدار
ش.اموال:

العلامة الشيخ آقا بزرك الطهراني

الجزء الحادي عشر

رسالة آب ـ ريگستان

الطبعة الثانية
١٤٠٣هـ

١٠ /١١/ ١٣٧٠

دار الأضواء
بيروت
ص.ب ٢٥/٤٠

المالية والنفقات **٧** في الصفات الحميدة **٨** في أعمال الشهور والسنين واليوم والليلة **٩** في النكاح وآدابه **١٠** في السفر وآدابه **١١** في الزيارات **١٢** في الاحتضار وأحكام الأموات نسخة منه عند بعض الطلبة في النجف ، آخرها [فراغ از اين كتاب مستطاب كه ترجمهٔ أحاديث معصومين است ورأى واجتهاد وكلام غير در اين مدخل ندارد، در دار السلطنهٔ هراة در سنهٔ هزار وصد وهفتاد وسه واقع شد. أميد كه ذيل عفو بر خطاياى اين خطا كار پوشند، ودر اصلاح سهو ونسيان كوشند.] ولضياع ورقة منه في أثناء الخطبة والفهرس لم يعلم اسم المؤلف ولا اسم الكتاب ، و انما كتب على ظهر النسخة بخط جديد ؛ أنه « روضة الصالحين » ويحتمل ان اسمه « حديقة الصالحين » بملاحظة ذكر الحديقة في ديباجته براعة للاستهلال دون الروضة ، ولا يذكر فيه مصادره الاقليلا ، فمرّة نقل عن « نزهة الزاهد » ومرّة عن المير الداماد عليه الرحمة. وتاريخ كتابة النسخة أيضاً ١١٧٣ ولعلّها خطّ المؤلف. و كتابته يقرب من ستة عشر ألف بيت .

(**١٧٨٠ : روضة الصدر**) تاريخ فارسي. لصدر الدين. توجد في مكتبة راجه الفيض آبادي رقم (٥) .

(**١٧٨١ : روضة الصفا** في سيرة الانبياء والملوك والخلفا) فارسي لمحمد مير خواند ابن خاوند شاه بن محمد بن السيد برهان الدين. وفي بعض النسخ محمد بن خداوندشاه ابن محمود خاوند شاه بن كمال الدين الخوارزمي الحسيني من نسل زيد بن علي بن الحسين ع المتوفى ثاني ذي القعدة ٩٠٣ عن ست وستين سنة . تاريخ كبير في مجلدات ستة، وكان بناؤه التكميل بالسبع لكنه أبتلي بالمرض وماتمكن منه بل ألحق به السابع ولده صاحب « حبيب السير » تذييلاً و تكميلاً لـه ، ولذا يوجد فيه تواريخ مابعد وفاته مثل تاريخ حسين ميرزا بايقرا المتوفى ٩١١ و بالجملة هو مشتمل على أحوال الأئمة الاثنى عشر أيضاً، ولذا احتمل في الرياض كونه شيعياً واستظهر كونه من علماء الامامية. وقد طبع في بمبئى ١٢٧١ و كتبه في خانقاه خلاصة التي بناها لـه الوزير الامير على شير في أيام مصاحبته له ، مرتّبا على مقدمة وسبعة أقسام، ثالثها في الأئمة الاثنى عشر ع وقد أخذ منه ولده غياث الـدين تأريخه الفارسي الموسوم « حبيب السير » الذي ألّفه للخواجه حبيب الله من رجال دولة الشاه اسماعيل الصفوي في ٩٢٧

مركز تحقيقات كامپيوتري علوم اسلامي

لغازي عروة بن الزبير . اول من جمع مغازي رسول الله « ص » محمد بن سحق (ا هـ) . وقوله ان أول من ألف فيه عروة شاذ اذ لا يعرفه أهل علم ولذلك ذكره صاحب كشف الظنون بلفظ القيل مشيراً إلى تضعيفه ع أنه ينافيه قول السيوطي نفسه كما سمعت : أول من جمع المغازي مد بن اسحق ولو اريد الجمع بأن ابن اسحق جمع مغازي رسول الله ص » خاصة وعروة صنف في الأعم لنافاه أن ابن اسحق صنف في مطلق لغازي في الاسلام (١٥١ أو (١٥٠) .

ومنهم هشام بن محمد بن السائب الكلبي . حكى ابن النديم في فهرست عن محمد بن سعد كاتب الواقدي أنه قال عالم بأخبار العرب يامها ومثالبها ووقائعها ثم ذكر مؤلفاته في جميع انواع التاريخ الثمانية وذكر ، كل نوع منها عدة مؤلفات وفي جملة منها ما يزيد على ثلاثين مؤلفا وهي ١) الأحلاف جمع حلف بمعنى المحالفة بين القبائل (٢) المآثر والبيوتات لمنافرات والموؤ ودات (٣) اخبار الأوائل (٤) فيما يقارب الاسلام من ر الجاهلية (٥) اخبار الاسلام (٦) اخبار البلدان (٧) الشعر وأيام مرب (٨) الأخبار والأسمار ، وقال ابن خلكان كان من الحفاظ المشاهير كر له مؤلفات كثيرة في التاريخ (٢٠٦) .

ومحمد بن عمر الواقدي . قال ابن النديم : كان يتشيع حسن ذهب يلزم التقية وهو الذي روى أن عليا عليه السلام كان من معجزات بي « ص » كالعصا لموسى « ص » واحياء الموتى لعيسى بن مريم عليه سلام وغير ذلك من الأخبار . عالما بالمغازي والسير والفتوح والأخبار لف ٦٠٠ قمطر كتبا كل قمطر حمل رجلين وقبل ذلك بيع له كتب بألفي نار وكان له غلامان مملوكان يكتبان الليل والنهار . له : التاريخ الكبير ، فازي ، المبعث ، اخبار مكة ، فتوح الشام ، فتوح العراق ، الجمل ، تل الحسين عليه السلام ، السيرة ، إلى غير ذلك من الكتب الكثيرة في سير والتاريخ (٢٠٧) .

واليعقوبي أحمد بن أبي يعقوب واضح . له التاريخ المعروف بتاريخ يعقوبي مطبوع في ليدن في مجلدين من ابتداء الخليقة الى (٢٥٩) .

وأحمد بن محمد بن خالد البرقي . له كتاب التاريخ . كتاب اخبار سم ولعلهما واحد . أنساب الأمم . المغازي ذكرها النجاشي والشيخ في هرست (٢٧٤) .

وإبراهيم بن محمد بن سعيد الثقفي . ذكر له النجاشي والشيخ في هرست كتباً كثيرة في التاريخ وغيره مع سندهما إليها مثل : المغازي . قيفة . الجمل . صفين . الحكمين . النهر . الغارات . المقاتل . رها (٢٨٣) .

وأبو عبد الله محمد بن زكريا بن دينار مولى بني غلاب البصري قال جاشي كان وجهاً من وجوه أصحابنا بالبصرة وكان اخبارياً واسع العلم ذكر كتبه في التاريخ وغيره وسنده اليها (٢٩٨) .

ومحمد بن مسعود العياشي . له كتب في سيرة أبي بكر وعمر وعثمان اوية (المائة الثالثة).

وأبو محمد أحمد بن اعثم الكوفي الأخباري . في معجم الأدباء : كان شيعياً له كتاب الفتوح ذكر فيه إلى أيام الرشيد وكتاب التاريخ إل المقتدر (ا هـ) (أوائل المائة الرابعة) .

وفي دائرة المعارف الاسلامية : ابن اعثم الكوفي محمد بن علي عربي كتب تاريخاً قصصياً متأثراً بمذهب الشيعة وفاته حدود (٣١٤

ومحمد بن مزيد بن محمود البوشنجي . في بغية الوعاة : صنف والمرج في أخبار المستعين والمعتز وأخبار عقلاء المجانين (ا هـ) الشيخ في رجاله (٣٢٥) .

وأبو أحمد بن عبد العزيز يحيى الجلودي البصري . قال الن شيخ البصرة وأخباريها وذكر له كتباً كثيرة جداً في التاريخ والسير الكلام بنقلها وقال ابن النديم في الفهرست من أكابر الشيعة الإ والرواة للآثار والسير . وقال في موضع آخر : اخباري صاحب وروايات توفي بعد (٣٣٠) (ا هـ) .

وأبو بكر الصولي محمد بن يحيى ابن العباس . له مؤلفات كث الأدب والتاريخ ذكرها ابن النديم وقال روى خبراً في علي فطلب (٣٣٠) أو (٣٣٥) .

ومحمد بن همام الكاتب الاسكافي . له تاريخ الأئمة ذكره النج وذكر سنده إليه (٣٣٦) .

والمسعودي علي بن الحسين الامام في التاريخ صاحب مروج ال وأخبار الزمان (٣٤٦) .

وأبو بكر الجعابي عمر بن محمد أو محمد بن عمر . قال النجاش كتاب اخبار آل أبي طالب . أخبار بغداد . أخبار علي بن الحسين السلام (٣٥٥) .

وأبو الفرج الاصبهاني علي بن الحسين المرواني الزيدي ص الأغاني الذي لم يؤلف مثله واستغنى به الصاحب بن عباد عن حمل بعيراً وأهداه إلى سيف الدولة فأجازه بألف دينار وله مقاتل الط (٣٥٥) .

والحسن بن محمد بن الحسن القمي . له تاريخ قم صنفه للص ابن عباد وترجمه بالفارسية الحسن بن علي بن عبدالملك القمي سنة (أواخر المائة الرابعة) .

والصدوق محمد بن علي بن بابويه القمي . له كتاب ال (٣٨١) .

والصاحب اسماعيل بن عباد . له كتاب الأعياد . الوز الخلائف . أخبار أبي العيناء . تاريخ الملك واختلاف الدول (٣٨٥

وأبو الحسن علي بن محمد العدوي الشمشاطي . قال النجاشي مختصر تاريخ الطبري والزيادة عليه إلى وقته . تتميم كتاب الموصل التاريخ إلى وقته . نسب ولد معد بن عدنان وأخبارهم وآبائهم (الرابعة) .

وأبو النضر العتبي محمد بن عبدالجبار . له تاريخ الديالمة .

والحاكم النيسابوري محمد بن عبد الله . له تاريخ نيسابور .

الظاهر أنه هو الاول وإن صاحب دائرة المعارف اشتبه بين ابو محمد ومحمد - المؤلف -

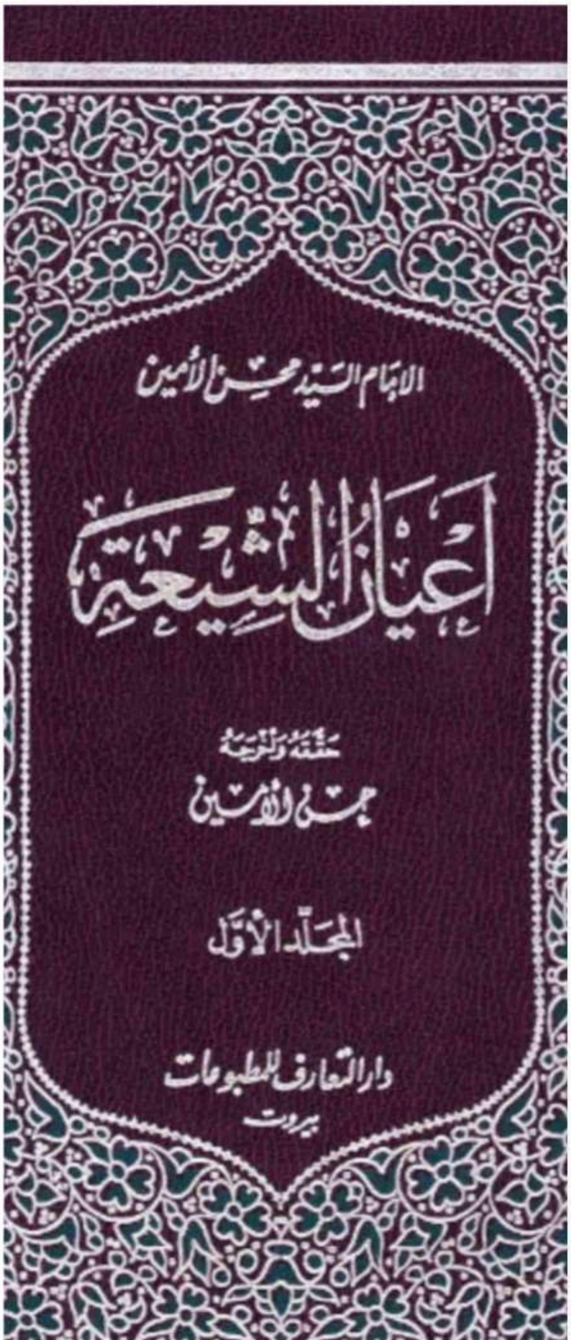

(الكاشفي)

العالم الفاضل المولى حسين بن علي البيهقي السبزواري ، واعظ جامع للعلوم الدينية ، مفسر محدث متبحر خبير .

كان زوج اخت المولى عبد الرحمن الجامي ، له مصنفات كثيرة ، منها : جواهر التفسير ومختصره ، وأنوار السهيلي في تهذيب كليلة ودمنة ، ألفه باسم الأمير احمد الشهير بالسهيلي ، وأخلاق محسني فارسي كتبه باسم الشاه سلطان حسين ميرزا ابن بايقرا وولده محسن ميرزا ، وقال في تاريخه :

اخلاق محسني بتمامي نوشته شد
تاريخ هم نويس (ز أخلاق محسني) ٩٠٧

وروضة الشهداء وغير ذلك ، ومن اشعاره قصيدة في مناقب امير المؤمنين عليه السلام منها هذان البيتان :

ذريتي سؤال خليل خدا بخوان واز لا ينال عهد جوابش بكن ادا
گردد تو را عيان كه إمامت نه لايق است
آنرا كه بوده بيشتر عمر در خطا

وهذا يدل على تشيعه ، توفى بهراة في حدود سنة ٩١٠ (شيخ) .

(الكافيجي)

محي الدين أبو عبد الله محمد بن سليمان بن سعد بن مسعود الرومي الحنفي كان إماماً في العلوم العقلية والنقلية ، تولد سنة ٧٨٨ واشتغل بالعلم أول ما بلغ ورحل الى بلاد العجم وتبريز ، ولقي العلماء الأجلاء وأخذ عن شمس الدين الفناري وغيره ، وأخذ عنه الفضلاء والأعيان ، ومنهم السيوطي ، وكان حسن الاعتقاد في الصوفية ، محباً لأهل الحديث ، واسم العلم .

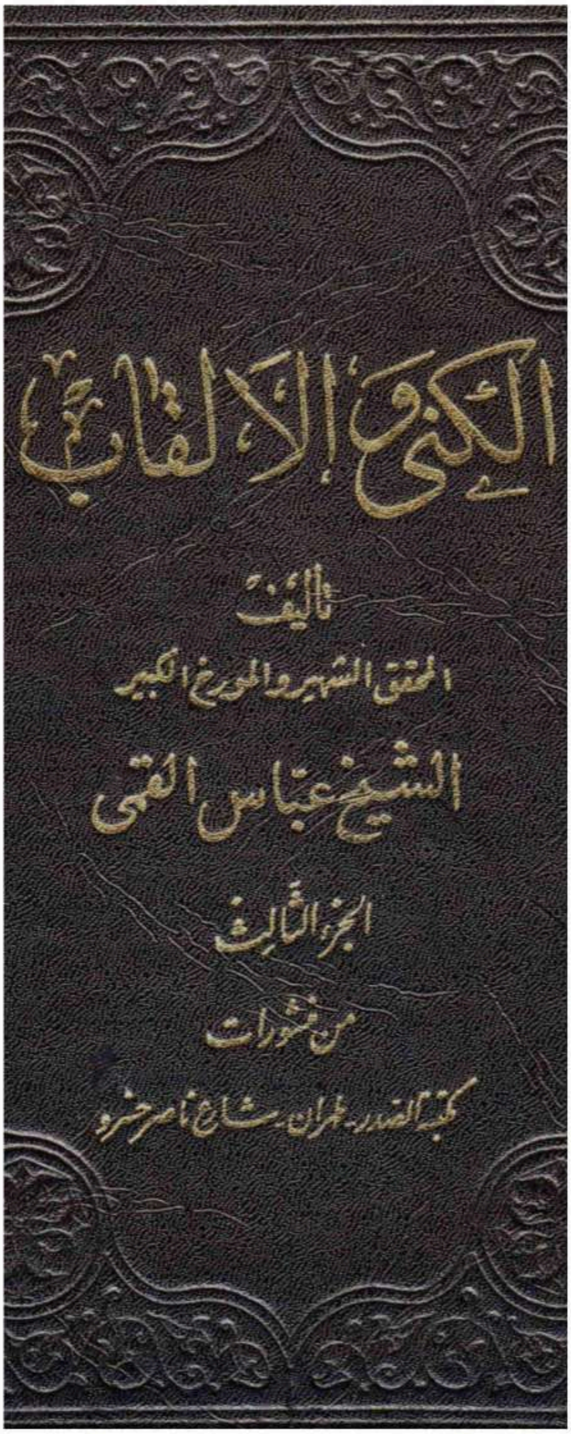

الذريعة

الى تصانيف الشيعة

العلامة الشيخ آقا بزرك الطهراني

الجزء الاول

آب حيات ـ ازهاق الباطل

دار الأضواء
بيروت
ص.ب ٢٥/٤٠

وغيرها ولد في خامس ربيع الثاني سنة ٦٧٧ وتوفي في سنة ٧٥٠ وديوانه طبع في بيروت سنة ١٨٩٢ ميلادية .

{ ١٧٦٣ : أخبار الضحاك } الخارجي وهو ضحاك بن قيس الشيباني رئيس الحرورية الخارجي المقتول سنة ١٢٩ ، لأبي مخنف لوط بن يحيى الازدي المتوفى سنة ١٥٧ ، ذكره النجاشي

(أخبار الضحاك) بن قيس بن معاوية التميمي ، مر بعنوان أخبار الأحنف لأنه لقبه المشهور به والضحاك إسمه .

{ ١٧٦٤ : أخبار الطرماح } لأبي عبد الله المرزباني محمد بن عمران الخراساني البغدادي صاحب اخبار ابي تمام المتوفى سنة ٣٧٨ ، قال ابن النديم انه نحو مائة ورقة .

{ ١٧٦٥ : الأخبار الطوال } المطبوع ، لابي حنيفة الدينوري احمد بن داود من اهل دينور مدينة من اعمال الجبل قرب قرميسين وبينها وبين همدان نيف وعشرون فرسخاً ومنها إلى شهر زور اربع مراحل كذا في معجم البلدان وهو المتفنن في علوم كثيرة النحو واللغة والهندسة والحساب وعلوم الهند ، ثقة فيما يرويه معروف بالصدق كما وصفه كذلك ابن النديم وذكر تصانيفه ومنها كتاب الاخبار الطوال وترجمه السيوطي في بغية الوعاة بعنوان احمد بن داود ابن وننددوانه من نوادر الرجال وتوفي سنة ٢٨١ ، او سنة ٢٨٢ ، او سنة ٢٩٠ ومن تصريح ابن النديم بتوثيقه وان اكثر اخذه من يعقوب بن اسحق السكيت النحوي الشهيد لتشيعه وهو من ابناء الفرس يستظهر اماميته واما معاصره ابن قتيبة الدينوري عبد الله بن مسلم المتوفى سنة ٢٨٢ ، او سنة ٢٧٠ كما في ابن النديم فهو كوفي عامي جزماً وكان قاضياً بدينور .

{ ١٧٦٦ : أخبار طي } لاحمد بن ابراهيم بن اسماعيل بن داود بن حمدون

[٩٨٠]

٣٦٤ ـ أحمد بن داود الدينوري
أبو حنيفة[◙]

[الضبط:]

كان من أهل دينور، مدينة من أعمال الجبل، قرب قرميسين، بينها وبين همذان نيف وعشرون فرسخاً، كثيرة الثمار والزروع، قاله في المراصد[١].

[الترجمة:]

وقد عنونه ابن النديم[٢] وقال: أخذ عن البصريين والكوفيّين، وكان مفنّناً في علوم كثيرة، وثقة فيما يرويه، معروف بالصدق.. وعدّ له ستّة عشر كتاباً.

وأقول: إن كان إماميّاً كان من الثقات ـ لتوثيق ابن النديم ـ، وحيث لم يتحقّق لنا مذهبه، لم نعدّه إلّا موثّقاً، أخذاً بالقدر المتيقّن، والعلم عند الله تعالى[●].

(◙) **مصادر الترجمة**

فهرست ابن النديم: ٨٦، إرشاد الأريب ١٢٣/١، الجواهر المضيئة ٦٧/١، إنباه الرواة ٤١/١، خزانة الأدب ٢٥/١، أعلام الزركلي ١١٩/١.

(١) مراصد الاطّلاع ٥٨١/٢، وسير أعلام النبلاء ٤٢٢/١٣ برقم ٢٠٨، ومعجم الأدباء ٢٦/٣، والوافي بالوفيات ٣٧٧/٦ ـ ٣٧٩، والبداية والنهاية ٧٢/١١، بغية الوعاة ٣٠٦/١.

(٢) فهرست ابن النديم: ٨٦.

(●) **حصيلة البحث**

المعنون من العامّة، وهو مؤلّف كتاب الأخبار الطوال، وعنونه جمع من مؤلّفي المعاجم الرجاليّة والتراجم من العامّة، فهو غير إماميّ قطعاً.

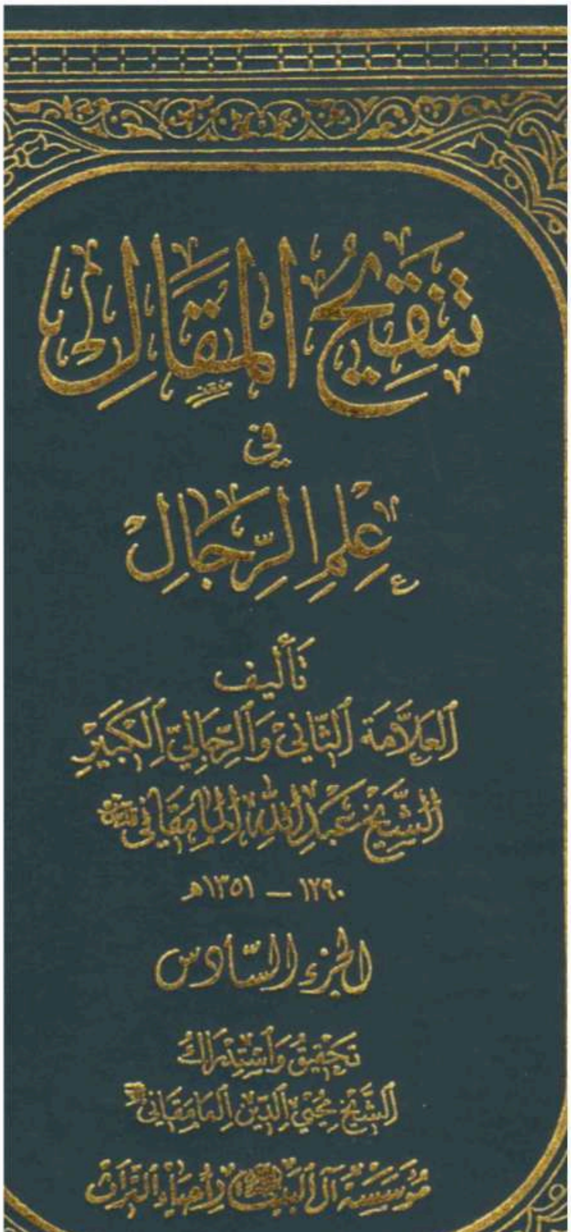

من أهل الخط فزعموا أنه موجود وهو أكبر من كتب البندنيجى وأحسن من كتبه كتاب الحكاية والمحكى كتاب أدب الكاتب كتاب الشعر والشعراء كتاب الخيل كتاب جامع النحو كتاب مختلف الحديث كتاب اعراب القرآن كتاب ديوان الكتاب كتاب فرائد الدر كتاب خلق الانسان كتاب القراءات كتاب المراتب والمناقب من عيون الشعر كتاب التسوية بين العرب والعجم كتاب الانواء كتاب المشكل كتاب دلائل النبوة كتاب اختلاف تاويل الحديث كتاب المعارف كتاب جامع الفقه كتاب اصلاح غلط أبى عبيد فى غريب الحديث كتاب المسائل والجوابات كتاب العلم نحو خمسين ورقة كتاب الميسر والقداح كتاب حكم الامثال كتاب الاشربة كتاب جامع النحو الصغير كتاب الرد على المشبهة كتاب آداب العشرة كتاب غريب الحديث

﴿ أبو حنيفة الدينورى ﴾

وهو أحمد بن داود من أهل الدينور أخذ عن البصريين والكوفيين وأكثر أخذه من السكيت وابنه وكان مفننا فى علوم كثيرة منها النحو واللغة والهندسة والحساب وعلوم الهند وثقة فيما يرويه معروف بالصدق وله من الكتب كتاب النبات يفضله العلماء فى تاليفه كتاب الفصاحة كتاب الانواء كتاب القبلة والزوال كتاب حساب الدور كتاب الرد على رصد الاصفهانى كتاب البحث فى حساب الهند كتاب البلدان كتاب كبير كتاب الجمع والتفريق كتاب الجبر والمقابلة كتاب الاخبار الطوال كتاب الوصايا كتاب نوادر الجبر كتاب الشعر والشعراء كتاب ما يلحن فيه العامة

﴿ أبو الهيثم الرازى ﴾

يحكى عنه السكرى لا يعلم من أمره غير هذا وله من الكتب كتاب الانوار رأيته بخط السكرى نحو عشرين ورقة كتاب مجرد اللغة

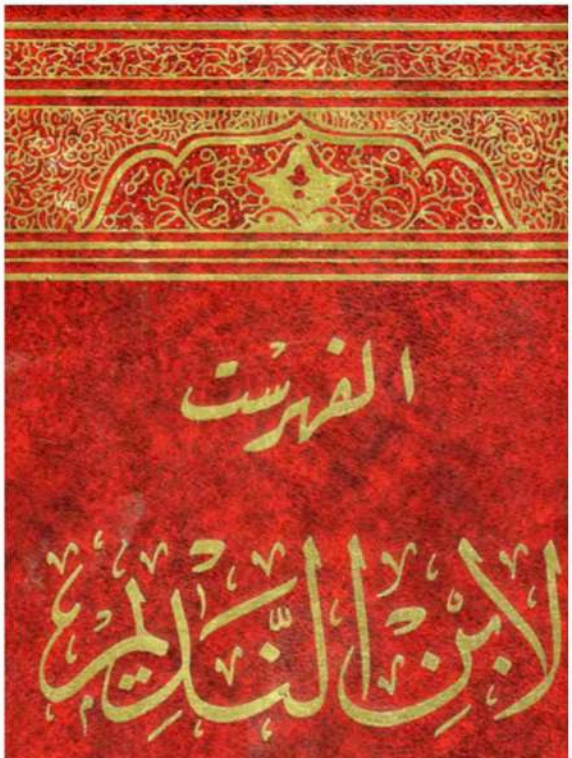

عينها لما بلغها وفاته ، وقيل انها لطمت وجهها فقلعت عينها .

(أبو الفرج الاصبهانى)

علي بن الحسين بن محمد المرواني الاموي الزيدي صاحب كتاب الاغاني ، اورده شيخنا الحر العاملي قدس سره في امل الآمل وقال : هو اصبهانى الاصل بغدادي المنشأ من اعيان الادباء وكان عالما روى عن كثير من العلماء وكان شيعيا خبيراً بالاغانى والآثار والاحاديث المشهورة والمغازي وعلم الجوارح والبيطرة والطب والنجوم والاشربة وغير ذلك ، له تصانيف مليحة منهـا الاغانى وحمله الى سيف الدولة فأعطاه الف دينار واعتذر ، وكان الصاحب بن عباد يستصحب في سفره ثلاثين حمل كتب للمطالعة فلما وجـــد كتاب الاغانى لم يستصحب سواه وكان منقطعا الى الوزير المهلبي وله فيه مدائح انتهى .

ومن كتبه : كتاب مقاتل الطالبيين . وقال صاحب الروضات : انى تصفحت كتاب اغانيه المذكور اجلالا فلم أر فيه إلا هزلا أو ضلالا او بقصص اصحاب الملاهي اشتغالا وعن علوم اهـــل بيت الرسالة اعتزالا وهو فيما ينيف على ثمانين الف بيت تقريبا ، الى ان قال : وتوفي سنة ست وخمسين وثلاثمائة قال كثير من الناس انه مات في هذه السنة عالمان : ابو علي القالي وصاحب الاغانى ، وثلاثة ملوك معز الدولة وكافور وسيف الدولة ، وسمع ابو الفرج من جماعة لا يحصون وروى عنه الدار قطنى وغيره انتهى .

وفي فهرست ابن النديم : انه توفي سنة نيف وستين وثلاثمائة وقال انه من ولد هشام بن عبد الملك انتهى .

والاصبهاني نسبة الى اصبهان بكسر الهمزة وفتحها وسكون الصاد وفتح الموحدة ، ويقال اصفهان بالفاء ايضا مدينة عظيمة من اشهر بلاد الجبل طيبة التربة

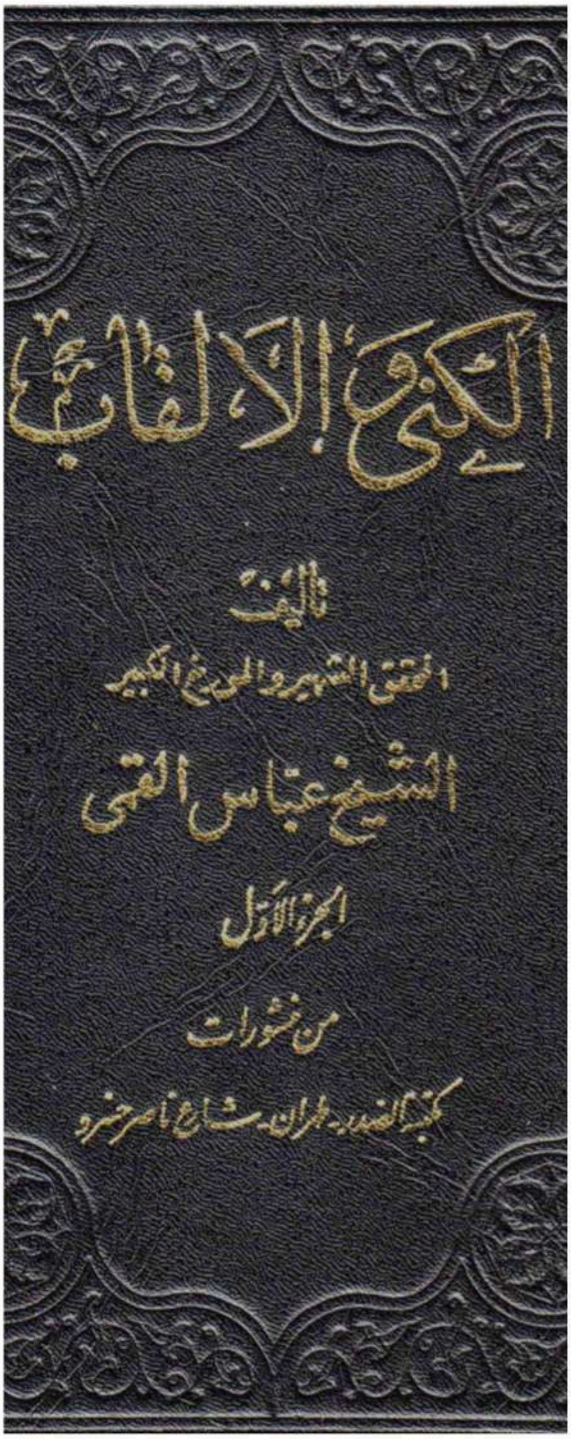

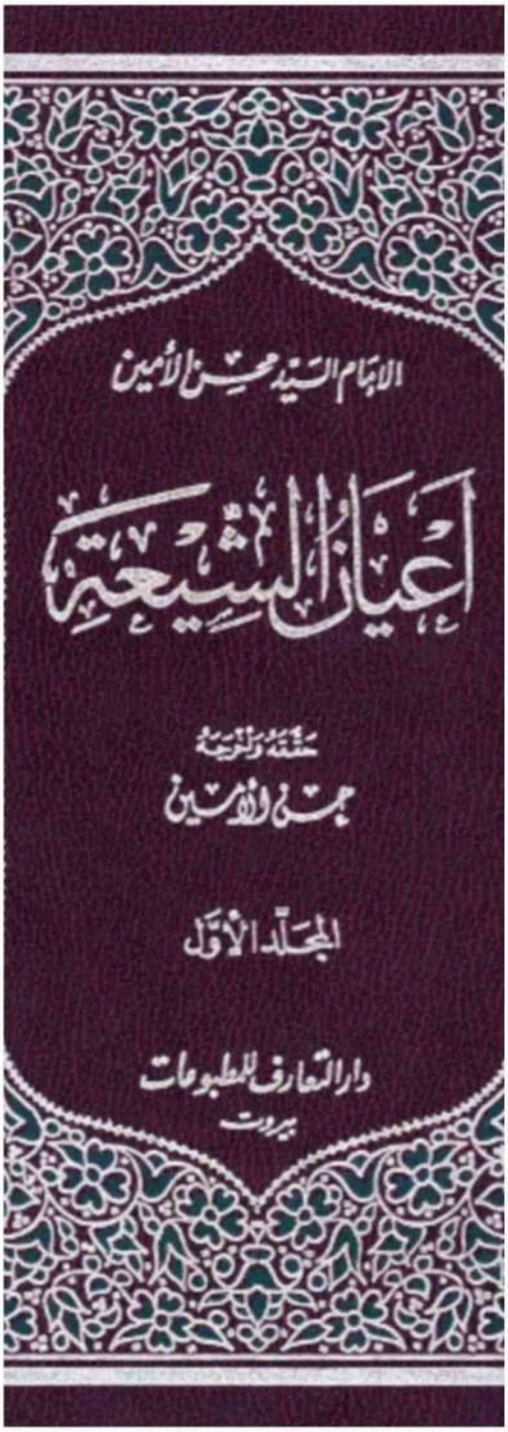

المغازي عروة بن الزبير . اول من جمع مغازي رسول الله « ص » محمد بن اسحق (ا هـ) . وقوله ان أول من ألف فيه عروة شاذ اذ لا يعرفه أهل العلم ولذلك ذكره صاحب كشف الظنون بلفظ القيل مشيراً إلى تضعيفه مع أنه ينافيه قول السيوطي نفسه كما سمعت : أول من جمع المغازي محمد بن اسحق ولو اريد الجمع بأن ابن اسحق جمع مغازي رسول الله « ص » خاصة وعروة صنف في الأعم لنافاه أن ابن اسحق صنف في مطلق المغازي في الاسلام (١٥١ أو (١٥٠) .

ومنهم هشام بن محمد بن السائب الكلبي . حكى ابن النديم في الفهرست عن محمد بن سعد كاتب الواقدي أنه قال عالم بأخبار العرب وايامها ومثالبها ووقائعها ثم ذكر مؤلفاته في جميع انواع التاريخ الثمانية وذكر في كل نوع منها عدة مؤلفات وفي جملة منها ما يزيد على ثلاثين مؤلفا وهي (١) الأحلاف جمع حلف بمعنى المحالفة بين القبائل (٢) المآثر والبيوتات والمنافرات والموؤ ودات (٣) اخبار الأوائل (٤) فيما يقارب الاسلام من أمر الجاهلية (٥) اخبار الاسلام (٦) اخبار البلدان (٧) الشعر وأيام العرب (٨) الأخبار والأسمار ، وقال ابن خلكان كان من الحفاظ المشاهير وذكر له مؤلفات كثيرة في التاريخ (٢٠٦) .

ومحمد بن عمر الواقدي . قال ابن النديم : كان يتشيع حسن المذهب يلزم التقية وهو الذي روى أن عليا عليه السلام كان من معجزات النبي « ص » كالعصا لموسى « ص » واحياء الموتى لعيسى بن مريم عليه السلام وغير ذلك من الأخبار . عالما بالمغازي والسير والفتوح والأخبار خلف ٦٠٠ قمطر كتبا كل قمطر حمل رجلين وقبل ذلك بيع له كتب بألفي دينار وكان له غلامان مملوكان يكتبان الليل والنهار . له : التاريخ الكبير ، المغازي ، المبعث ، اخبار مكة ، فتوح الشام ، فتوح العراق ، الجمل ، مقتل الحسين عليه السلام ، السيرة ، إلى غير ذلك من الكتب الكثيرة في السير والتاريخ (٢٠٧) .

واليعقوبي أحمد بن أبي يعقوب واضح . له التاريخ المعروف بتاريخ اليعقوبي مطبوع في ليدن في مجلدين من ابتداء الخليقة الى (٢٥٩) .

وأحمد بن محمد بن خالد البرقي . له كتاب التاريخ . كتاب اخبار الأمم ولعلهما واحد . أنساب الأمم . المغازي ذكرها النجاشي والشيخ في الفهرست (٢٧٤) .

وإبراهيم بن محمد بن سعيد الثقفي . ذكر له النجاشي والشيخ في الفهرست كتباً كثيرة في التاريخ وغيره مع سندهما إليها مثل : المغازي . السقيفة . الجمل . صفين . الحكمين . النهر . الغارات . المقاتل . وغيرها (٢٨٣) .

وأبو عبد الله محمد بن زكريا بن دينار مولى بني غلاب البصري قال النجاشي كان وجهاً من وجوه أصحابنا بالبصرة وكان اخبارياً واسع العلم ثم ذكر كتبه في التاريخ وغيره وسنده اليها (٢٩٨) .

ومحمد بن مسعود العياشي . له كتب في سيرة أبي بكر وعمر وعثمان ومعاوية (المائة الثالثة).

وأبو محمد أحمد بن اغثم الكوفي الأخباري . في معجم الأدباء : كان شيعياً له كتاب الفتوح ذكر فيه إلى أيام الرشيد وكتاب التاريخ إلى أ المقتدر (ا هـ) (أوائل المائة الرابعة) .

وفي دائرة المعارف الاسلامية : ابن اغثم الكوفي محمد بن علي مؤر عربي كتب تاريخاً قصصياً متأثراً بمذهب الشيعة وفاته حدود (٣١٤)[1]

ومحمد بن مزيد بن محمود البوشنجي . في بغية الوعاة : صنف الهر والمرج في أخبار المستعين والمعتز وأخبار عقلاء المجانين (ا هـ) وذ الشيخ في رجاله (٣٢٥) .

وأبو أحمد بن عبد العزيز يحيى الجلودي البصري . قال النجاش شيخ البصرة وأخباريها وذكر له كتباً كثيرة جداً في التاريخ والسير يطو الكلام بنقلها وقال ابن النديم في الفهرست من أكابر الشيعة الإما والرواة للآثار والسير . وقال في موضع آخر : اخباري صاحب س وروايات توفي بعد (٣٣٠) (ا هـ) .

وأبو بكر الصولي محمد بن يحيى ابن العباس . له مؤلفات كثيرة الأدب والتاريخ ذكرها ابن النديم وقال روى خبراً في علي فطلب ليق (٣٣٠) أو (٣٣٥) .

ومحمد بن همام الكاتب الاسكافي . له تاريخ الأئمة ذكره النجاش وذكر سنده إليه (٣٣٦) .

والمسعودي علي بن الحسين الامام في التاريخ صاحب مروج الذه وأخبار الزمان (٣٤٦) .

وأبو بكر الجعابي عمر بن محمد أو محمد بن عمر . قال النجاشي ا كتاب اخبار آل أبي طالب . أخبار بغداد . أخبار علي بن الحسين عليه السلام (٣٥٥) .

وأبو الفرج الاصبهاني علي بن الحسين المرواني الزيدي صاح الأغاني الذي لم يؤلف مثله واستغنى به الصاحب بن عباد عن حمل ثلاث بعيراً وأهداه إلى سيف الدولة فأجازه بألف دينار وله مقاتل الطالبي (٣٥٥) .

والحسن بن محمد بن الحسن القمي . له تاريخ قم صنفه للصاح ابن عباد وترجمه بالفارسية الحسن بن علي بن عبدالملك القمي سنة ٦٥، (أواخر المائة الرابعة) .

والصدوق محمد بن علي بن بابويه القمي . له كتاب التاري (٣٨١) .

والصاحب اسماعيل بن عباد . له كتاب الأعياد . الوزراء الخلائف . أخبار أبي العيناء . تاريخ الملك واختلاف الدول (٣٨٥) .

وأبو الحسن علي بن محمد العدوي الشمشاطي . قال النجاشي ل مختصر تاريخ الطبري والزيادة عليه إلى وقته . تتميم كتاب الموصل ف التاريخ إلى وقته . نسب ولد معد بن عدنان وأخبارهم وآبائهم (المائ الرابعة) .

وأبو النضر العتبي محمد بن عبدالجبار . له تاريخ الديالمة .

والحاكم النيسابوري محمد بن عبد الله . له تاريخ نيسابور . ف

---

(١) الظاهر أنه هو الاول وإن صاحب دائرة المعارف اشتبه بين ابو محمد ومحمد - المؤلف -

٨٦٣

الذريعة

الى تصانيف الشيعة

العلامة الشيخ آغا بزرك الطهراني

الجزء الثاني والعشرون

المقاليد - المنتخب

الطبعة الثانية

دار الأضواء
بيروت
ص.ب. ٢٥/٤٠

هيچ راهى نيست ما را جز وصال روى تو

هيچ دامى نيست ما را جز خم گيسوى تو

(راجع ص١٦٤ من طبع ٧٥) و رجز قاسم في ص ٢٥٧ و ترجمة أبي المفاخر الرازى في ص٨٥٧ نقلاً عن « كتاب الألباب » ج ١ ص ٢٧٧ ، انّ له قصايد كثيرة في مدح الامام الرضا (ع) .

(٥٩٠٧ : **مقتل الشهداء**) فارسى ، للشاعر المتخلص بالعاصى ، لم يعلم عصره ولكن تاريخ كتابة النسخة سنة ٨٨٧ فيظهر أنه مقدم على « روضة الشهداء » للكاشفى المتوفّى سنة ٩١٠ .

(٥٩٠٨ : **مقتل الشهداء**) بلغة اردو ، لمصطفى بيگم ، منظوم طبع بالهند و مرّ لها « مفتاح الحاجات ٢٢ : ٣٢٦ » .

(٥٩٠٩ : **مقتل الضحاك بن قيس**) لأبي مخنف ، كما ذكره ابن النديم و مرّ له « مقتل سعيد بن العاص ٢٢ : ٣٢ » و « أخبار الضحاك » في (ج١ ص٣٣٨) ولا يبعد اتحاد الكتابين .

(٥٩١٠ : **مقتل العباس بن أميرالمؤمنين ع**) للشيخ حسين القديحى صاحب « اظهار الحزن المتراكم ٢: ٢١٩ » و ترجمناه في « النقباء : ٦١٠ » و يأتي له « مقتل عليّ بن الحسين ع » .

(٥٩١١ : **مقتل العباس بن أميرالمؤمنين ع**) فارسى مختصر ، للسيّد مهدي بن السيّد محمّد باقر اليزدى الحائرى ، المتوفّى بالمشهد الرضوي ، وهو الجزء الرابع من « ام الكتاب » الموجود عند السيّد هبة الدين .

(٥٩١٢ : **مقتل عبدالله بن الزبير**) لأبي مخنف ، كما ذكره النجاشى ومرّ له « مقتل الضحاك بن قيس » وذكرنا في (ج١ ص٣٤٠ و ٣١٣) « أخبار عبدالله ابن الزبير » و « أخبار ابن الزبير » .

(٥٩١٣ : **مقتل عثمان رض**) لأبي إسحاق الثقفى صاحب « مقتل أمير المؤمنين ٢٢: ٣٠» ذكره النجاشى والشيخ في الفهرست ، ومرّ للمؤلف « أخبار عثمان ١ : ٣٤١»

(ابن الصباغ)

ابو نصر عبد السيد بن محمد بن عبد الواحد الفقيه الشافعي كانت الرحلة اليه من البلاد وتولى التدريس بالمدرسة النظامية ببغداد . قال ابن خلكان : كان ثقة حجة صالحا ومن مصنفاته كتاب الشامل في الفقه وهو من اجود كتب اصحابنا واصحها نقلا واثبتها ادلة ، وله كتاب تذكرة العالم والطريق السالم والعدة في اصول الفقه وتولى التدريس بالمدرسة النظامية ببغداد اول ما فتحت ثم عزل بالشيخ ابي اسحاق وكانت ولايته لهـا عشرين يوماً وذكر وفاته ببغداد سنة ٤٧٧ (تمز) انتهى .

(وقد يطلق ابن الصباغ) على نور الدين علي بن محمد بن الصباغ المكي المالكي صاحب كتاب الفصول المهمة في معرفة الأئمة (١) «ع» قال الكاتب الجلبي وقد نسبه بعضهم الى الترفض لما ذكر في اول خطبته: الحمد لله الذي جعل من صلاح هذه الامة نصب الامام العادل الخ . توفي سنة ٨٥٥ (ضنه) .

(ابن الصلاح)

تقي الدين ابو عمرو عثمان بن صلاح الدين عبد الرحمن الشهرزوري الاربلي الشافعي ، كان من معاريف فقهاء الجمهور وصاحب علم الحديث والفتاوى المعروفة والفروع المنقولة المشهورة ، جمع بعض اصحابه فتاويه في مجلد ، توفي بدمشق سنة ٦٤٣ (خمج) وكان ابوه من العلماء والفقهاء مدرسا بالمدرسة الاسدية بحلب ، توفي بحلب سنة ٦١٨ (خيح) . والشهرزوري يأتي في الشهرزوري .

(ابن الصوفي)

السيد الشريف ابو الحسن علي بن ابي الغنائم محمد بن علي العلوي العمري النسابة مؤلف كتاب المجدي في انساب الطالبيين ، كان معاصراً للسيد المرتضى ،

(١) طبع في النجف الاشرف بالمطبعة الحيدرية .

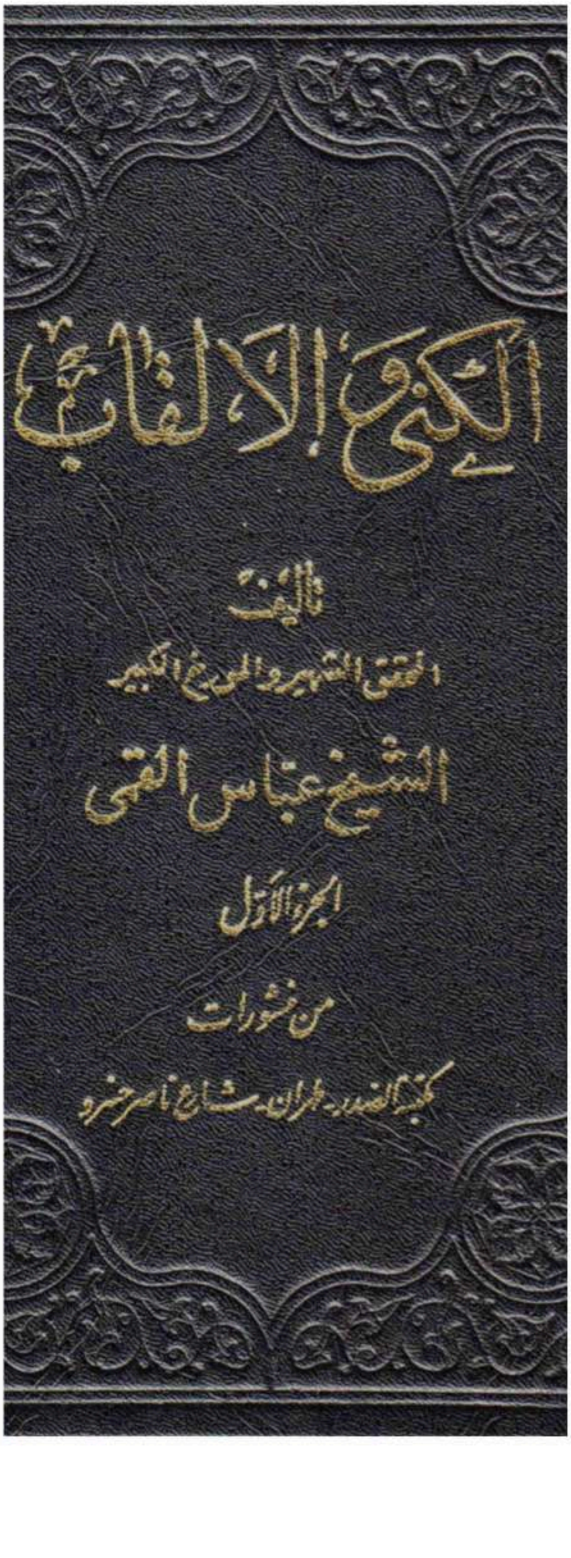

(٧٢٥٣ : **كتاب المناقب**) للامام موفق الدين أبي‌المؤيد محمد بن أحمد المكي الخوارزمي ، المتوفى سنة ٥٦٨ ، تلميذ جارالله أبي‌القاسم محمود بن عمر الزمخشري المتوفى سنة ٥٣٨ . مطبوع متداول يروى حديثه الأول عن النقيب أبي‌الفضل محمد بن علي بن محمد بن المطهر بن المرتضى الحسيني من مشايخ الشيخ

٨٦٣

الذريعة
الى تصانيف الشيعة

العلامة الشيخ آقا بزرگ الطهراني

الجزء الثاني والعشرون

المقاليد - المنتخب

الطبعة الثانية

دار الأضواء
بيروت
ص.ب ٢٥/٤٠

منتجب الدين بن بابويه و قد كتب هو الفهرس لأبي‌القاسم يحيى ابن النقيب أبي‌الفضل المذكور ، و يروى في « المناقب » أيضاً عن أبي‌منصور شهردار بن شيرويه ابن شهردار الديلمي المتوفى سنة ٥٥٨ ، و عن فخر خوارزم أبي‌القاسم محمود بن عمرالزمخشري سنة٥٣٨ ، وعن أبي‌الحسن علي بن أحمد العاصمي ، وعن برهان‌الدين أبي‌الحسن علي بن الحسين الغزنوي في داره ببغداد في سلخ (ع١ سنة ٥٤٤) ، وأورده القمي في « الكنى و الألقاب » بعنوان اخطب خوارزم و نقل ما في آخر مناقبه من مديح علي (ع) بقوله :

ان النبي مدينة لعلومه　　　و علي الهادي لها كالباب
لولا علي‌ما اهتدى في‌مشكل　　　عمر الاصابة و الهدى لصواب

بالجملة لا شبهة في انه يفضل علياً على غيره من الصحابة ، و عده في « رسالة مشايخ الشيعة » منهم و لعله بمجرد تأليفه هذا استظهر تشيعه وإلا فهو من أعاظم العامة و له في مناقب أبي‌حنيفة كتاباً في أربعين باباً ، كما ان لشيخه الزمخشرى أيضاً « شقائق النعمان في مناقب أبي‌حنيفة نعمان » .

(٧٢٥٤ : **كتاب المناقب**) لأبي الحسن محمد بن أحمد بن علي بن الحسن ابن شاذان القمي ، شيخ الكراجكي ، وهو غير « مائة منقبة لأميرالمؤمنين » ويسمى بـ « إيضاح دفائن النواصب » و يعرف بـ « الفضائل » ومر في (٢ : ٤٩٤) . كان عند الحاج مولى باقر ، و ينقل عنه في « الدمعة الساكبة » بعنوان « المناقب » و يوجد عند الشيخ أحمد البيان باصفهان ، كما ذكره في « خلد برين : ٥٩ » ولعله اشترى نسخةالحاج ميرزا يحيى ، وينقل‌عنه في « البحار » وقد طبع بايران « المائة منقبة » .

(٧٢٥٥ : **كتاب المناقب**) لأبي‌جعفر محمدبن اورمةالقمي ، ذكره‌النجاشي.

۱۸۔ الملل والنحل

تالیف محمد بن عبدالکریم شہرستانی، (المتوفی سنہ ۵۴۸ھ)۔

(لسان المیزان ج ۵ ص ۲۶۳ حرف المیم، معجم المطبوعات العربیۃ ج ۲ ص ۱۱۵۳ مطبوعہ قم ایران)

۱۹۔ کفایۃ الطالب

تالیف محمد بن یوسف الکنجی (المتوفی سنہ ۶۵۸ھ)۔

(الاعلام ج ۷ ص ۱۵۰ بیروت، لبنان)

وَاللّٰہُ اَعْلَمُ بِالصَّوَاب

و آخر دعوانا ان الحمدللّٰہ رب العالمین، والصلاۃ والسلام علی حبیبہ الکریم وعلیٰ آلہٖ من اصحابہ و اھل بیتہٖ و عترتہٖ و اتباعہٖ اجمعین، ربنا تقبل منا انك انت السمیع العلی۔

''بارگاہ الٰہی میں التجاء ہے کہ اس کتاب کو اہل ضلالت کے لئے ہدایت اور اہل ہدایت کے لئے استحکام کا ذریعہ بنائے''۔ آمین

❁......❁......❁

سر العالمین امام غزالی کی طرف منسوب ہے جبکہ کتاب ان کی نہیں تفصیل دیکھئے ماہنامہ بینات کراچی ربیع الاول ۱۴۳۱ھ مارچ ۲۰۱۰ء جلد ۷۳ شمارہ ۳ عنوان ''امام محمد غزالی اور سر العالمین'' ...

قَالَ الإِمَامُ عَلِيٌّ: مَعْرِفَةُ الرِّجَالِ نِـ

لِسَانُ المِيزَانِ

لِلإمَامِ الحَافِظِ أَحْمَدَ بْنِ عَلِيِّ بْنِ حَجَرٍ العَسْقَلَانِيِّ

وُلِدَ سَنَة ٧٧٣، وتُوُفِّيَ سَنَة ٨٥٢
رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

اعْتَنَى بِهِ الشَّيْخُ العَلَّامَة
عبد الفتّاح أبو غدّة

وُلِدَ سَنَة ١٣٣٦ وَتُوُفِّيَ سَنَة ١٤١٧
رَحِمَهُ اللهُ تَعَالَى

اعْتَنَى بِإِخْرَاجِهِ وَطِبَاعَتِهِ
سلمان عبد الفتّاح أبو غدّة

الجزء السَّابع

مكتب المطبوعات الإسلاميّة

٧١٠٤ ــ ز ــ محمد بن عبد الكريم بن أحمد، أبو الفتح الشَّهْرَسْتَاني، صاحب كتاب «المِلَل والنِّحَل». تفقَّه على أحمد الخَوَافي، وأخذ الكلام عن أبي نصر بن القُشَيري.

قال ابن السمعاني: وَرَد بغداد، وأقام بها ثلاث سنين، وكان يعظ بها، وله قَبُول عند العوامّ، سألته عن مولده فقال: سنة تسع وسبعين وأربع مئة[2]. ومات سنة ثمان وأربعين وخمس مئة.

---

(١) بياض في الأصول.

٧١٠٣ ــ الميزان ٣:٦٣٠، المغني ٢:٦٠٩، ذيل الديوان ٦٧.

٧١٠٤ ــ التحبير للسمعاني ٢:١٦٠، تاريخ حكماء الإسلام ١٤١، معجم البلدان ٣:٤٢٧، طبقات الشافعية لابن الصلاح ١:٢١٢، وفيات الأعيان ٤:٢٧٣، السير ٢٠:٢٨٦، العبر ٤:١٣٢، الوافي بالوفيات ٣:٢٧٨، مرآة الجنان ٣:٢٨٩، طبقات الشافعية الكبرى ٦:١٢٨، شذرات الذهب ٤:١٤٩.

(٢) هكذا في الأصول و«طبقات الشافعية الكبرى» للسبكي و«الوافي». وفي «السير» و«العبر» أنه ولد سنة ٤٦٧ وقال الذهبي في «العبر» في وفيات سنة ٥٤٨: إنه مات عن ٨١ سنة. وقال السمعاني في «التحبير» ولد سنة ٤٦٩. والإشكال أن الأقوال الثلاثة رويت عن تلميذه ابن السمعاني! والمعتمد ما في «التحبير»، والله أعلم.

قال ابن السمعاني في «معجم شيوخه»: وكان متَّهماً بالميل إلى أهل القِلاع ــ يعني الإسماعيلية ــ والدعوةِ إليهم والنُّصْرة لضلالاتهم[1].

وقال الخُوارَزْمي صاحب «الكافي»: لولا تخبُّطُه في الاعتقاد، وميله إلى أهل الزيغ والإلحاد، لكان هو الإمامَ في الإسلام. وبالغ الخوارَزْمي في الحطِّ عليه وقال: كان بيننا مفاوضات، فكان يُبَالغ في نُصْرة مذهب الفلاسفة، والذبِّ عنهم.

قلت: هو على شرط المؤلف، ولم يذكره، والعَجَب أنه يذكر من أنظاره [٥:٢٦٤] مَنْ ليست له رواية أصلاً، ويترك هذا / وله رواية! فإنه حدث عن علي بن أحمد المدائني وغيره.

وقال تاج الدين السُّبْكي في «طبقاته»: لم أقف في شيء من تصانيفه على ما نُسِب إليه من ذلك، لا تصريحاً ولا رمزاً، فلعله كان يبدو منه ذلك على طريق الجَدَل، أو كان قلبُه أُشْرب محبةَ مقالَتِهم لكثرة نظره فيها، والله أعلم.

is, Yūsuf Ilyān
n al-maṭbūʻāt al-ʻArabīyah wa-al-muʻa

معجم المطبوعات العربيّة والمعرّبة

وهو شـــامل لاسماء الكتب المطبـوعة

في الاقطار الشرقيـــة والغربيـة

ذكر اسماء مؤلفيها ولمة من ترجمتهم وذلك من يوم ظهور الطباعة الى نهـــاية

الســـنة الهجرية ١٣٣٩ الموافقة لسـنة ١٩١٩ ميلادية

جمعه ورتبه

يوسف اليان سركيس

يطلب من مكتبة

يوسف اليان سركيس واولاده — بشارع الفجالة رقم ٥٣ بمصر

مطبعة سركيس بمصر

١٣٤٦ هـ ـ ١٩٢٨ م

فضل الله فجهز الى دمشق صاحب ديوان انشائه فأقام على النصب ثمانية أعوام وتوفي وصلي عليه الامير سيف الدين تنكز ودفن فى تربته بسفح قاسيون

قال الصفدى : هو أحد الكملة الذين عاصرتهم وأخذت عنهم ولم أر من يصدق عليه اسم الكاتب غيره لانه كان ناظماً ناثراً عارفاً بأيام الناس وتراجمهم ومعرفة خطوط الكتاب مع الادب الكثير والديانة والعلم والرواية

١ — أهنى المنائح في أسنى المدائح — (ديوان في المديح النبوى) مط جريدة الشورى (دون تاريخ) ص ١٢٤

٢ — حسن التوسل الى صناعة الترسل — أوله أما بعد حمدا لله جاعل الانسان مخبوءاً تحت اللسان الخ وهو كتاب وضعه المؤلف لمن يرغب تعلم صناعة الانشاء مط الوهبية ١٢٩٩ ص ١٢٠ ـ مط هندية ١٣١٥ ص ١٧٦ (أنظر رقاعه بك : شرح تخميس قصيدة الشهاب محمود)

الشهرستاني «أبو الفتح»

(٤٦٧ — ٥٤٨) (٠)

أبو الفتح محمد بن أبي القاسم عبد الكريم بن أبي بكر احمد الشهرستاني ـ المتكلم على مذهب الاشعري

كان اماماً مبرزاً فقيهاً متكلماً تفقه على احمد الخوافي وعلى أبي نصر القشيري وغيرهما وبرع في الفقه وقرأ الكلام على أبي القاسم القشيري وتفرد فيه وصنف كتاب نهاية الاقدام في علم الكلام وكتاب الملل والنحل والمناهج وغير ذلك وكان كثير المحفوظ حسن المحاورة يعظ الناس. دخل بغداد سنة ٥١٠ وأقام بها ثلاث سنين وكانت ولادته بشهرستان وتوفي بها ايضاً

الملل والنحل — اوله الحمد لله حمد الشاكرين الخ قال فلما وفقني الله تعالى لمطالعة مقالات اهل العلم من ارباب الديانات والملل . وأهل الاهواء والنحل والوقوف على مصادرها ومواردها . . أردت أن أجمع ذلك في مختصر يحوى جميع ما تدين به المتدينون وانتحله المتحلون . عبرة لمن استبصر . واستبصارا لمن اعتبر . . طبع حجر بالمط العنانية بالهند ١٢٦٣ جزء ٢ وطبع على الحجر على نفقة أمين المدنى الحنفى ١٢٨٨ جزء ٢ ص ١٤٤ و١٠٠ بخط ناعم وفى لندن ٦ ـ ١٨٤٢ جزء ٢ باعتناء الاستاذ كورتن (١) ـ وطبع بهامش الفصل في الملل والاهواء والنحل لابن حزم (مصر ٢١ / ١٣١٧)

الشهرستاني « (الشيخ) محمد حسين ابن محمد علي الحسيني الشهرستاني »

غاية المسئول ونهاية المأمول من علم الاصول ألفه سنة ١٢٨١ وطبع في العجم ١٣٠٠

الشهرستاني «هبة الدين»

(حجة الاسلام) هبة الدين الحسينى الشهير بالشهرستاني

ولد في أول القرن الرابع عشر الهجري في مدينة سامراء من العراق وتلقى العلوم الابتدائية فيها وفي موطن آبائه (كربلا) وانتقل سنة ١٣٢٠ هـ الى النجف لتكميل العلوم العالية حيث بها الكليات الدينية المشهورة وانتشرت في أثناء ذلك مؤلفاته ثم أنشأ مجلته (العلم) سنة ١٣٢٨ هـ وفي سنة ١٣٣٠ هـ هاجر وطنه وقام بسياحة وسيعة النطاق فى السواحل العربية والبلاد الهندية وغيرها وأنشأ فى خلال ذلك الجمعيات وعاد سنة ١٣٣٠ هـ الى مركزه في النجف فصادف في ذلك اعلان الحرب العظمى فقام قائداً لجيش المتطوعين الى الشعيبة (٢) في أول سنة ١٣٣٢ هـ وبقي كذلك الى حين احتلال البريطانيين لبغداد فاعتزل السياسة وتصدر في كربلا لتدريس التفسير حتى التهبت نيران الثورة العراقية في شوال سنة ١٣٣٨ هـ فكان فيها الركن المهم حتى قبض عليه في أوائل صفر سنة ١٣٣٩ هـ وأعتقل ومن معه من أركان الثورة حتى

(٠) معجم الاباده ٣ ـ ٣٤٣ ابن خلكان ١ ـ ٦١ طبقات السبكي ٤ ـ ٧٨ روضات الجنات ٤ — ١٨٦ مفتاح السعادة ١ — ٢٦٤

(١) Book of Religion and philosophical sects. New firsted by W Cureton. 2 vol. London 1842-6.

(٢) مدينة صغيرة واقعة بقرب البصرة .

الأعلام

قاموس تراجم

لأشهر الرجال والنساء من العرب والمستعربين والمستشرقين

تأليف

خير الدين الزركلي

الجزء السابع

دار العلم للملايين
ص.ب: ١٠٨٥ - بيروت
تلكس: ٢٣١٦٦ - لبنان

أمر ابن هود فبايعه أهل شاطبة وقرطبة وإشبيلية ، واستولى على الجزيرة الخضراء وجبل الفتح . بينما كانت تجيئه كتب الخليفة العباسي ، ينعته فيها بمجاهد الدين ، سيف أمير المؤمنين . وثار عليه ابن الأحمر (محمد بن يوسف) بحصن أرجونة من أعمال قرطبة ، داعياً للحفصيين أصحاب إفريقية وأطاعته قرطبة (سنة ٦٢٩) . قال السلاوي : وتنازع ابن الأحمر وابن هود رياسة الأندلس وتجاذبا حبل الملك بها . وكانت خطوب منها تجهز ألفونس الأحول ، ملك قشتالة ، لحربه ، ومصالحته له (سنة ٦٣٢) وتحوّله عنه الى قرطبة واستيلاؤه عليها (في ٢٣ شوال ٦٣٣) وانتقض الصلح بينهما بعد عام من عقده . وأخذ ابن هود بتنظيم أموره فكتب الى عماله رسائل ، منها (في ٢٤ جمادى الأولى ٦٣٤) يدعوهم الى انتقاء أهل الأمانة لأعمالهم و « المثابرة على ما تُكف به أكف الاعتداء . وكانت له فتاة رومية عهد برعايتها الى عامله على مدينة ألمرية ، ويعرف بابن الرميمي ، فامتدت يد هذا اليها ، وقام ابن هود من مرسية الى ألمرية ليرى روميته ، فخاف ابن الرميمي افتضاح أمره ، فأكمن رجالاً في داره . ودخل ابن هود ، فعاجلوه بسيوفهم وقتلوه (في ٢٤ جمادى الأولى) ثم استقر قدم ابن الأحمر في الملك [1] .

ابن بَدَّاس
(٠٠٠ - ٦٣٦هـ = ٠٠٠ - ١٢٣٩م)

محمد بن يوسف بن بداس البرزالي الأندلسي الإشبيلي ، أبو عبدالله : من حفاظ الحديث . تنقل في البلدان ، واستقر

(١) الاستقصا ١ : ١٩٨ وابن خلدون ٣ : ٥٣٦ و ٤ : ١٦٨ والمعجب ٣٣٥ والحلة السيراء ٢٤٧ في ترجمة يحيى بن أحمد الخزرجي . والبيان المغرب ، طبعة تطوان ٤ : ٢٦٦ - ٣٩٠ وفيه (٣٩١) أن أهل مرسية بايعوا من بعده ولده محمد بن محمد بن يوسف بن هود وتلقب بالواثق بالله ولم يصلح ، وخلعوه بعد سبعة أشهر . قلت : وبهذا انتهت دولة آل هود في الأندلس .

محمد بن يوسف بن بداس

وتوفي بدمشق . قال المنذري : كتب الكثير ، وجمع « مجاميع » حسنة ، وخرّج على جماعة من الشيوخ . من كتبه « كتاب الأربعين الطبية - ط » نشر في مجلة معهد المخطوطات (١٧ : ٨١) [1] .

الكَنْجي
(٠٠٠ - ٦٥٨هـ = ٠٠٠ - ١٢٦٠م)

محمد بن يوسف بن محمد ، أبو عبدالله ابن الفخر الكنجي : محدث . من الشافعية نسبته الى « كنجة » بين اصبهان وخوزستان . نزل بدمشق . ومال الى التشيع ، وصنف « كفاية الطالب في مناقب أمير المؤمنين علي بن أبي طالب - ط » و « البيان في أخبار صاحب الزمان - ط » [2] .

ابن مُسدِي
(٥٩٩ - ٦٦٣هـ = ١٢٠٢ - ١٢٦٥م)

محمد بن يوسف بن موسى الأزدي المهلبي ، أبو بكر ، جمال الدين الأندلسي المعروف بابن مسدي : من حفاظ الحديث المصنفين فيه ، المؤرخين لرجاله . أصله من غرناطة . رحل منها بعد سنة ٦٢٠ وقرأ على بعض علماء تلمسان وتونس وحلب ودمشق ، وسكن مصر . ثم جاور بمكة ، وقتل فيها غيلة . قال العسقلاني : كان من بحور العلم ، ومن كبار الحفاظ ، له أوهام وفيه تشيع ، وكان في لسانه زهو ، قلّ أن ينجو منه أحد . وقال الذهبي . كان يدخل إلى الزيدية بمكة فولوه خطابة الحرم ، وأكثر كتبه عندهم . وأخذ عليه أنه تكلم في أم المؤمنين عائشة . من كتبه « المسند الغريب » جمع فيه مذاهب علماء الحديث ، و « معجم » ترجم به شيوخه ، في ثلاثة مجلدات كبار ، و « الأربعون المختارة في فضل الحج والزيارة » و « المسلسلات » في الحديث [1] .

(١) التكملة لوفيات النقلة - خ . الجزء الرابع والخمسون . وهو في التكملة لابن الأبار ٣٤٩ « ابن أبي بداس » .
(٢) الوافي بالوفيات ٥ : ٢٥٤ والعباسية ٢ : ٩٨ ومشاركة العراق ، الرقم ٣٩٠ .

(١) الرسالة المستطرفة ٦٢ والتبيان لابن ناصر الدين - خ . ومسدي ، مشكول فيه ، بضمة على الميم . وفي تذكرة الحفاظ ٤ : ٢٣٢ « بالفتح ومنهم من يضمه » ونفح الطيب ١ : ٣٨١ والنجوم ٦ : ٢٢٨ وميزان الاعتدال ٣ : ١٥١ ولسان الميزان ٥ : ٤٣٧ وضبطه ابن قاضي شهبة في ترجمة يحيى بن عبد الرحمن الأصبهاني ، بفتحة على ميم « مسدي » وهو في صلة التكملة - خ . للحسيني : « ابن مسد » مشكولا ، بخطه ، بضمة على الميم وسكون على السين وكسرتين تحت الدال . واعتمدت في تأريخ ولادته على ما في لسان الميزان ، من أن الرشيد العطار ، قال في معجمه : سألته عن مولده ، فقال : « سنة ٥٩٩ » ثم رأيت في تاريخ

آئینِ سعادت

جلد دوم

اقتصادی مسائل

یا

اسلامی نظام معیشت

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ امام خمینیؒ کے جدید ترین فتاویٰ اور ان کی کتاب
تحریر الوسیلہ کے بعض حصوں کے علاوہ اسلامی نظام معیشت پر ایک جامع مقدمہ
از قلم۔ دانشمند معظم جناب عبدالکریم بی آزار شیرازی

۷۔ پیسے اور بنک ڈرافٹ رائج الوقت سکہ طلائی دینار یا نقرئی درہم تھا اسلامی مغربی ملکوں میں زیادہ تر دینار اور عراق و ایران میں زیادہ تر درہم چلتے تھے چوتھی صدی ہجری میں عراق کے اندر ایک دینار چودہ درھموں کے برابر ہوتا تھا لیکن اسکی قیمت مختلف وقتوں اور مختلف مقامات پر بدلتی رہتی تھی اور کبھی ایک دینار دس درھموں کے برابر ہو جاتا تھا اور کبھی پندرہ درھموں سے بھی بڑھ جاتا تھا
لین دین کے معاملات میں (آجکل کے) چیک کی طرح کا ایک اسفنجہ نامی بنک ڈرافٹ چلتا تھا جو ایک شہر سے دوسرے شہر بھیجا جاتا تھا اور تاجروں کے درمیان ایکسچینج کے کام کیلئے معتبر ہوتا تھا۔ سود کا کاروبار بھی چلتا تھا لیکن چونکہ اسلام نے سود کو حرام دے رکھا تھا تو یہ (سودی) کاروبار صرف یہودیوں اور عیسائیوں کیلئے مخصوص ہوتا تھا[1]

۷۔ حضرت امام محمد باقر علیہ السلام کے زمانہ میں برطانیہ کے انسائیکلوپیڈیا میں لکھا ہے کہ سب سے پہلا شخص جس نے اسلامی سکوں کو ڈھالنے کا حکم دیا تھا وہ بصرہ میں ۴۰ھ بمطابق ۶۶۰ء میں حضرت علی تھے اور اس وقت اس کام کو ۷۶ھ بمطابق ۶۹۵ء میں عبدالملک نے پایہ تکمیل تک پہنچایا!
اس زمانہ میں مسلمانوں نے رومی مزدوروں کے تعاون سے کپڑا بننے کا کارخانہ قائم کر رکھا تھا ایک دن عبدالملک اس کارخانہ کا معائنہ کرنے گیا معائنہ کے دوران دیکھا کہ کپڑوں کے کنارے پر رومی زبان میں کچھ کڑھائی کی ہوئی تھی اس کا ترجمہ عربی میں پوچھا

---

[1] تاریخ سیاسی تالیف ڈاکٹر حسن ابراہیم حسن ص ۶۴۸ تا ۶۵۶

[2] سکہ سک کے معنوں میں جس کا مطلب قالب یا رقم ہے جو عربی زبان سے نصر اور اٹلی کے ذریعہ یورپ پہنچکر SEQUIN بن گیا اور پھر اس طرح انگریزی زبان میں CHICHEN اور CHICK کے نام سے مشہور ہوگیا۔ دیکھئے دائرۃ المعارف الاسلامیہ ج ۱۲ ص ۱۸۱ از J. ALLAN

تو پتہ چلا کہ وہ یوں لکھا ہوا تھا" باپ بیٹا اور روح القدس کے نام سے" یہ دیکھ کر بہت برہم ہوا اور حکم دیا کہ اسکی جگہ لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ کو نقش کریں اس بات پر رومی لوگ ناراض ہوگئے اور خلیفہ کے پاس اپنا نمائندہ بھیجا تاکہ عیسائیوں کے انہی نعروں کے ساتھ کپڑے چھاپے جائیں اور جب انکار میں جواب ملا تو کہنے لگے کہ اگر تم نے اس کام پر اصرار کیا اور اس سے باز نہ آئے تو ہم بھی تمہارے خدا اور پیغمبر کے بارہ میں ان سکوں میں گالیاں لکھیں گے جو تمہارے ہی ملک میں رائج ہیں اور انہیں مسلمانوں کے درمیان پھیلائیں گے۔ عبدالملک نے مدینہ کے گورنر کے ذریعے حضرت امام باقرؑ کو شام میں دعوت دی اور ساری بات کھول کر ان کے سامنے بیان کی اور آنحضرتؐ سے رہنمائی چاہی۔ امامؑ نے فرمایا۔ " ہم خود اپنا سکہ کیوں نہ چلائیں"؟

خلیفہ نے جواب دیا: ہمارے پاس تو سونے اور چاندی کی کوئی کان نہیں ہے تو اس کے لیے دھات کہاں سے لائیں گے؟

حضرت امام باقر علیہ السلام نے فرمایا

" روپے پیسے تبادل ذریعہ کے بغیر کچھ نہیں ہوتے یہ مسلمانوں ہی کا فن ہے کہ رومیوں کے پورے سونے اور چاندی کو ہمارے اختیار میں دے رکھا ہے مسلمان لوگ کام کرتے ہیں اور ابتدائی مواد یا بنی بنوائی چیزیں مہیا کرتے ہیں رومی لوگ اپنی ضروریات پوری کرنے کی خاطر مجبور ہیں جہاں سے بھی بن پڑے سونا و چاندی پیدا کر کے مسلمانوں کے تیار شدہ مال کے بدلے میں اسلامی ملک میں لائیں تو پھر کیا رکاوٹ ہے کہ اسی لائے گئے سونے اور چاندی کو ڈھال کر اسلامی سکہ میں تبدیل کر دیں ہے اس ذریعے کے ختم ہونے کا کوئی خوف محسوس نہ کریں اور یقین کریں کہ جب تک یہ کاروبار اور آبادی مسلمانوں کے ملک میں قائم ودائم ہے سونا اور چاندی بھی اس ملک میں وافر مقدار میں دستیاب ہے۔

عبدالملک نے پوچھا" سکہ کو کیسے بنائیں اس کا وزن شکل وصورت اور معیار کیا ہو؟ تو آنحضرت نے فرمایا کہ وُہ تیس درہم کے وزن میں اس طرح ہوں گا سکے۔ دس درہم کا وزن ۱۰ مثقال ہو اور ۱۰ درہم کا وزن چھ مثقال اور مزید ۱۰ درہم کا وزن ۵ مثقال ہو جس کا کل وزن ۲۱ مثقال بن جائے[1] اُس کے ایک طرف تاریخ اور بنانے کی جگہ لکھیں اور دوسری طرف لاالٰہ الّا اللہ محمد رسول اللہ لکھیں[2]۔

۸۔ حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام کے زمانہ میں

امام صادق علیہ السلام کے زمانہ میں اسلام کے فقہاء نے آنحضرت[ص] کے درسوں، روائیتوں اور آیتوں سے استفادہ کرکے اسلام کے اقتصادی مسائل کے بارے میں کئی کتابیں اور کئی باب رقمطراز کئے کہا جاتا ہے کہ سب سے پہلی کتاب جو اس سلسلہ میں لکھی گئی وُہ مکاسب اور مبادلات نامی کتاب ہے جو صفوانِ جمال شاگردِ امام جعفر صادق[ع] کی وساطت سے لکھی تھی اسی زمانہ میں اسلامی اقتصادیات پر کئی دیگر کتابیں لکھی گئیں جن میں یہ بھی شامل ہیں (۲) کتاب الخراج تالیف ابو یوسف یعقوب بن ابراہیم انصاری (۱۸۲ سنہ ایرانی) قاہرہ ۱۳۵۲ سنہ ھ (۳) کتاب الاموال تالیف ابو عبید القاسم بن سلام (۴) کتاب الخراج تالیف یحییٰ بن آدم قرشی (۲۰۳ سنہ ایرانی) قاہرہ ۱۳۴۷ سنہ ھ

۹۔ (امام زمانہ[ع] کے) زمانہ غیبت کے دور میں

زمانہ غیبت کے دوران اسلامی فقہ نے مقدار اور خوبی کے لحاظ سے وسعت پائی

---

[1] فی رحاب آئمۃ اہل البیت تالیف علامہ سید محسن امین عاملی جزء ۴ قسم دوم ص ۱۵

[2] دیباچہ کتاب الخراج وصنعۃ الکتابہ لابی الفرج قدامۃ بن جعفر متوفی ۳۲۰ سنہ ھ تہران ۱۳۵۳ سنہ ص ۲۶-۲۸

[3] گفتار ماہ جلد دوم ص ۲۸۳ اور تاریخ فرہنگ اسلامی ص ۲۶۲

المناقب

لمؤلفه

أبي جعفر رشيد الدين محمد بن علي بن شهر آشوب

السروي المازندراني

المتوفى سنة ٥٨٨

الجزء الأول

قم - مؤسسه انتشارات علامه - خيابان حضرتي

طبع في المطبعة العلمية

بقم

النبی ﷺ لیلحق بقومه ، فمامر بشجرة ولا مدرة الا سلمت علیه و هنأته ، ثم کان جبرئیل یاتیه ولا یدنو منه الا بعدان یستاذن علیه ، فاتاه یوماً و هو باعلی مکة فغمز بعقبه بناحیة الوادی ، فانفجر عین فتوضأ جبرئیل وتطهر الرسول ثم صلی الظهر ، وهی اول صلوة فرضها الله تعالی وصلی امیر المؤمنین ؑ مع النبی ﷺ ورجع رسول الله من یومه الی خدیجة ، فاخبرها فتوضأت وصلت صلوة العصر من ذلك الیوم .

و روی : ان جبرئیل اخرج قطعة دیباج فیه خط ، فقال : اقرء قلت : کیف اقرء ولست بقاری؟ الی ثلث مرات فقال فی المرة الرابعة : اقرء باسم ربك الی قوله : مالم یعلم، ثم انزل الله تعالی جبرئیل ومیکائیل علیهما السلام ومع کل واحد منهما سبعون الف ملك اتی بالکراسی ووضع تاج علی راس محمد ﷺ، واعطی لواء الحمد بیده ، فقال: اصعد علیه واحمد الله ، فلما نزل عن الکرسی توجه الی خدیجة ، فکان کل شیء یسجد له ویقول بلسان فصیح : السلم علیك یا نبی الله؛ فلما دخل الدار صارت الدار منورة فقالت خدیجة : وماهذا النور ؟ قال : هذا نور النبوة قولی لااله الا الله محمد رسول الله فقالت: طال ما قد عرفت ذلك، ثم اسلمت فقال : یا خدیجة انی لاجد بردا فدثرت علیه، فنام فنودی: یاایها المدثر (الایة) ، فقام وجعل اصبعه فی اذنه وقال : الله اکبر الله اکبر فکان کل موجود یسمعه یوافقه ، وروی انه لما نزل قوله : وانذر عشیرتك الاقربین صعد رسول الله ﷺ ذات یوم الصفا فقال : یا صباحاه(١) ، فاجتمعت الیه قریش ، فقالوا : مالك ؟ قال : ارایتکم ان اخبرتکم ان العدو مصبحکم او ممسیکم ماکنتم تصدقوننی ، قالوا : بلی قال : فانی نذیر لکم بین یدی عذاب شدید ، فقال ابولهب : تبالك الهذا دعوتنا فنزلت سورة تبت .

قتادة : انه خطب ثم قال : ایها الناس ان الرائد لایکذب اهله ولو کنت کاذباً لما کذبتکم والله الذی لااله الا هو ، انی رسول الله الیکم حقا خاصة والی الناس عامة ، والله لتموتون کما تنامون ، ولتبعثون کما تستیقظون ، ولتحاسبون کما تعملون ، ولتجزون بالاحسان

(١) یاصباحاه : کلمة یقولها المستغیث واصلها اذاصاحوا للغارة لانهم اکثر ما کانوا یغیرون عند الصباح ویسمون یوم الغارة یوم الصباح فکان القائل یاصباحاه یقول : قد غشینا العدو ، وقیل : ان المتقاتلین کانوا اذا جاء اللیل یرجعون عن القتال فاذا عاد النهار عادوا فکانه یرید بقوله یاصباحاه : قد جاء وقت الصباح فتاهبوا للقتال (نهایة) .

خصال شیخ صدوق

باترجمه وشرح فارسی

۳ ـ ۵ نشریه مدرسه حضرت عبدالعظیم

تحت نظر و بقلم:

آیت الله کمره‌ای

چاپ هفتم

بامقدمه‌ی تازه وشرح بیشتری

« حق طبع محفوظ است »

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری

« تلفن ۵۲۱۹۶۶ »

چاپ افست اسلامیه

(۲۵۲)

سبحان عالم السرو في حجاب المنة عشرة الاف سنة و هو يقول سبحان من هو قائم لايلهو وفي حجاب الرحمة تسعة الاف سنة و هو يقول سبحان الرفيع الاعلى وفي حجاب السعادة ثمانية الاف سنة و هو يقول سبحان من هو قائم (خ دايم) لايسهو و في حجاب الكرامة سبعة آلاف سنة وهو يقول سبحان من هو غني لايفتقر و في حجاب المنزلة ستة آلاف سنة وهو يقول سبحان ربي العلي الكريم و في حجاب الهداية خمسة آلاف سنة و هو يقول سبحان رب العرش العظيم وفي حجاب النبوة اربعة آلاف سنة وهو يقول سبحان رب العزة عما يصفون و في حجاب الرفعة ثلثة آلاف سنة و هو يقول سبحان ذي الملك والملكوت و في حجاب الهيبة الفي سنة و هو يقول سبحان الله و بحمده و في حجاب الشفاعة الف سنة و هو يقول سبحان ربي العظيم و بحمده ثم اظهر عزوجل اسمه على اللوح فكان على اللوح نورا منورا اربعة آلاف سنة ثم اظهره على العرش و كان على ساق العرش مثبتاً سبعة آلاف سنة الى ان وضعه الله عزوجل في صلب آدم ثم نقله من صلب نوح ثم جعل يخرجه من صلب الى صلب حتى اخرجه من صلب عبدالله بن عبدالمطلب فاكرمه بستة كرامات البسه قميص الرضا ورداء الهيبة و توجه تاج الهداية و البسه سراويل المعرفة و جعل تكته تكة المحبة يشدبها سراويله و جعل نعله الخوف و ناوله عصا المنزلة ثم قال الله عزوجل له يا محمد ﷺ اذهب الى الناس فقل لهم قولوا لااله الا الله محمداً رسول الله و كان اصل ذلك القميص في ستة اشياء قامته من الياقوت و كماه من اللؤلؤ و دخريصه من البلور الاصفر و ابطاه

سال نگهداشت کههمی میفرمود پاك است آنکه پايدار است وسهو نميکند ودرحجاب کرامت هفت هزار سال نگهداشت که میفرمود پاك است آن‌خدائيکه بی نيازاست و هرگز نيازمند نگردد و در حجاب منزلت شش هزار سال نگهداشت کههمی میگفت پاك است پروردگار من که‌بلند و با کرامت است ودرحجاب هدايت پنجهزار سال نگهداشت که همی میگفت پاك است پروردگار عرش بزرك و درحجاب نبوت چهارهزار سال نگهداشت کههمی میگفت پاك است پروردگار عزت ازآنچه بناروائی را وصف کنند ودرحجاب رفعت سه‌هزار سال نگهداشت همی میگفت پاك است صاحب ملك وملكوت ودرحجاب هيبت دوهزار سال نگهداشت وهمی میگفت پاك‌است خداوبحمداومشغولم ودرحجاب‌شفاعت هزارسال نگهداشت وهمی میگفت پاك‌است پروردگار من که بزرك است و بحمدش اندرم ۰ سپس خدای‌عزوجل نامش را نور رخشانی برلوح‌آشکار کرد تا چهارهزار سال سپس برعرش عيان‌ساخت هفت هزار سال تاآنرا درصلب آدم نهاد وازآنجا به‌پشت نوح نقل داد و ازپشتی‌به‌پشتی گردانيد تا ازپشت عبدالله بن عبدالمطلبش درآورد وشش کرامت خاص او کرد پيراهن رضا بر تنش پوشيد ورداء هيبت بدوشش انداخت وتاج هدايت برسرش نهاد وسراويل معرفت براو پوشانيد و بند آنرا محبت قرارداد ونعلين خوف بپايش کرد وعصای منزلت بدستش‌داد سپس خدا باوفرمود ای‌محمد برو نزد مردم وبآنها بگو ، بگوئيد لااله الاالله محمد رسول‌الله

ماده اين پيراهن ازشش چيز بود تنش ازياقوت ودرآستينش از لؤلؤ وتيريزش ازبلور زردو

ج ۱

من لا یحضره الفقیه

تألیف

رئیس المحدثین ابی جعفر الصدوق محمد بن علی بن
الحسین بن بابویه القمی

المتوفی سنة ۳۸۱

الجزء الاول

حققه وعلق علیه سیدنا الحجة

السید حسن الموسوي الخرسان

نهض بمشروعه

الشیخ علی الآخوندی

الناشر

دار الکتب الاسلامیة

تهران - بازار سلطانی

الطبعة الخامسة

تلفن ۲۰٤۱۰

: تمتاز هذه الطبعة عمّا سبقها بعناية تامة

التصحیح

٦ — وسئل الصادق عليه السلام عن توجيه الميت فقال : استقبل بباطن قدميه القبلة ٣٥١

٧ — وقال أمير المؤمنين عليه السلام : دخل رسول الله صلى الله عليه وآله على ٣٥٢
رجل من ولد عبد المطلب وهو في السوق (١) وقد وجه لغير القبلة فقال : وجهوه
الى القبلة فانكم إذا فعلتم ذلك أقبلت عليه الملائكة وأقبل الله عز وجل عليه بوجهه
فلم يزل كذلك حتى يقبض .

٨ — وقال الصادق عليه السلام : ما من أحد يحضره الموت إلا وكل به ابليس ٣٥٣
من شياطينه من يأمره بالكفر ويشككه في دينه حتى يخرج نفسه فاذا حضرتم موتاكم
فلقنوهم شهادة أن لا إله إلا الله وان محمداً رسول الله حتى يموتوا .

٩ — وقال رسول الله صلى الله عليه وآله في آخر خطبة خطبها : من تاب قبل ٣٥٤
موته بسنة تاب الله عليه ، ثم قال : إن السنة لكثيرة من تاب قبل موته بشهر تاب الله
عليه ، ثم قال : إن الشهر لكثير (من تاب قبل موته بجمعة تاب الله عليه ، ثم
قال : ان الجمعة لكثيرة) (٢) ومن تاب قبل موته بيوم تاب الله عليه ، ثم قال :
وان يوماً لكثير ، ومن تاب قبل موته بساعة تاب الله عليه ، ثم قال : وإن الساعة
لكثيرة ومن تاب قبل موته وقد بلغت نفسه هذه — وأهوى بيده الى حلقه — تاب الله عليه

١٠ — وسئل الصادق عليه السلام عن قول الله عز وجل : « وليست التوبة ٣٥٥
للذين يعملون السيئات حتى اذا حضر أحدهم الموت قال إني تبت الآن » قال :
ذاك اذا عاين أمر الآخرة .

١١ — وأتى رسول الله صلى الله عليه وآله رجل من أهل البادية له حشم وجمال ٣٥٦
فقال يا رسول الله أخبرني عن قول الله عز وجل : « الذين آمنوا وكانوا يتقون

---

(١) السوق بالفتح : النزع

(٢) زيادة في المطبوعة .

* — ٣٥١ — التهذيب ج ١ ص ١٨ الكافي ج ١ ص ٣٥ .
— ٣٥٣ — الكافي ج ١ ص ٣٤ .

کتاب مستطاب

« حیوة القلوب »

در احوالات حضرت

(خاتم انبیاء محمد مصطفی)

(صلی الله علیه و آله و سلم)

(جلد دوم)

از مؤلفات :

علامه مجلسی رحمة الله علیه

چاپ سوم با تصحیح کامل

از انتشارات :

کتابفروشی اسلامیه

تهران خیابان بوذرجمهری تلفن ۵۳۱۹۶۶

(چاپ اسلامیه)

فصل دوم ـ در بیان ابتداء حدوث نور شریف آنحضرت است

ابن بابویه بسند خود از امام جعفر صادق (ع) روایت کرده است که حضرت امیرالمؤمنین (ع) فرمود : حق سبحانه و تعالی نور مقدس حضرت رسالت پناه (ص) را خلق فرمود پیش از آنکه آسمانها و زمین و عرش و کرسی و لوح و قلم و بهشت و دوزخ را بیافریند و پیش از آنکه احدی از پیغمبران را خلق نماید بچهارصد و بیست و چهار هزار سال و بآن نور دوازده حجاب خلق نمود : حجاب قدرت ، حجاب عظمت ، حجاب منت ، حجاب رحمت ، حجاب سعادت ، حجاب کرامت ، حجاب منزلت ، حجاب هدایت ، حجاب نبوت ، حجاب رفعت ، حجاب هیبت و حجاب شفاعت ـ پس آن نور مقدس را در حجاب قدرت دوازده هزار سال جا داد و او میگفت سبحان ربی الاعلی و در حجاب عظمت یازده هزار سال و میگفت سبحان عالم السر و در حجاب منت ده هزار سال و میگفت سبحان من هو قائم لا یلهو و در حجاب رحمت نه هزار سال و میگفت سبحان الرفیع الاعلی و در حجاب سعادت هشت هزار سال و میگفت سبحان من هو دائم لا یسهو و در حجاب کرامت هفت هزار سال و میگفت سبحان من هو غنی لا یفتقر در حجاب منزلت شش هزار سال و میگفت سبحان العلیم الکریم و در حجاب هدایت پنجهزار سال و میگفت سبحان ذی العرش العظیم و در حجاب نبوت چهار هزار سال و میگفت سبحان رب العزة عما یصفون و در حجاب رفعت سه هزار سال و می گفت سبحان ذی الملك والملکوت و در حجاب هیبت دو هزار سال و میگفت سبحان الله و بحمده و در حجاب شفاعت هزار سال و می گفت سبحان ربی العظیم و بحمده پس نام مقدس آنحضرت را بر لوح ظاهر گردانید پس چهار هزار سال بر لوح میدرخشید پس اسم اطهر آنجناب را بر عرش ظاهر گردانید و بر ساق عرش ثبت نمود ، پس هفت هزار سال در آن جا بود و نور می بخشید ، و همچنین در احوال رفعت و جلال میگردید تا آنکه حقتعالی آن نور را در پشت حضرت آدم (ع) جا داد پس از صلب آدم گردانید تا صلب نوح و همچنین در اصلاب طاهره از صلبی بصلبی منتقل میگردانید تا آنکه حقتعالی اورا از صلب عبدالله ابن عبدالمطلب بیرون آورد و اورا بشش کرامت گرامی داشت : پیراهن خوشنودی براو پوشانید ، برداء هیبت اورا مزین گردانید ؛ بتاج هدایت سرش را باوج رفعت رسانید ، بدن اورا جامهٔ معرفت پوشانید ، کمربند محبت بر میان اوبست ، نعلین خوف و بیم در پای او کرد و عصای منزلت بدست او داد ، پس وحی نمود که ای محمد برو بسوی مردم و امر کن ایشان را که بگوئید لا اله الا الله محمداً رسول الله (ص) ـ و اصل آن پیراهن از شش جوهر بود : قامتش از یاقوت ، آستین هایش از مروارید ، دور دامنش از بلور زرد ، زیر بغل هایش از زبرجد گریبانش از مرجان سرخ و چاك گریبانش از نور پروردگار عالمیان ـ و حقتعالی توبهٔ آدم را بآن پیراهن قبول کرد ؛ و یوسف را ببرکت آن پیراهن بسوی یعقوب بر گردانید . و یونس را بکرامت آن از شکم ماهی نجات داد . و ببرکت آن هر پیغمبر از محنت خود نجات یافت ، و نبود آن پیراهن مگر پیراهن محمد (ص) . بسند معتبر منقول است که از حضرت صادق (ع) پرسیدند : در کجا بودید شما پیش از آنکه خدا آسمان و زمین و روشنی و تاریکی را بیافریند ؟ فرمود : ما شبحی چند بودیم از نور در دور عرش الهی و تنزیه حقتعالی مینمودیم پیش از آنکه خدا آسمان و زمین و روشنی و آدم را خلق نماید به بیست و پنجهزار سال پس چون حقتعالی آدم را خلق کرد ما را در صلب او قرار داد و پیوسته مارا از پشت طاهری برحم پاکیزهٔ نقل مینمود تا حقتعالی محمد (ص) را مبعوث گردانید . و بطریق متعدده از عبدالله ابن عباس منقول است که حضرت رسول (ص) فرمود : حقتعالی خلق کرد مرا نوری در زیر عرش پیش از آنکه خلق نماید آدم را بدوازده هزار سال پس چون آدم را خلق کرد آن نور را در صلب آدم انداخت پس آن نور از صلبی بصلب دیگر منتقل میشد تا آنکه جدا شدیم ما در صلب عبدالله و ابوطالب پس خدا مرا از آن نور خلق نمود . و بسند های دیگر از معاذ ابن جبل

بود دری بسوی صحرا داشت و بر همهٔ دربانان موکل بودند ـ عبدالمطلب روزی بسوی درگاهی رفت که بجانب صحرا مفتوح بود واز دربانان آن درگاه رخصت دخول طلبید ـ دربان گفت دراین ایام پادشاه با جواری و زنان خود خلوت کرده است وکسی را رخصت دخول قصر اومیسر نیست و اگرنظرش برتوافتد مرا با توبقتل میرساند ـ عبدالمطلب کیسهٔ زری باو داد وگفت : تومانع من مشو و امر قتل مرا بمن بگذار و در باب تو عذری باو خواهم گفت که آسیبی بتو نرساند ـ چون دربان چشمش بزر سرخ افتاد خون سیاه و روز تباه را فراموش کرد و مانع آن مقرب درگاه اله نگردید ـ چون عبدالمطلب داخل بستان شد دید قصر غمدان درمیان بستان واقع است و انواع گلها و ریاحین اطراف آن قصر دلنشین را احاطه کرده ، نهرهای صافی بر دور آن قصر میگردد و (سیف) مانند شمشیر بران بر ایوان قصر غمدان رو بسوی خیابان برقصر خود تکیه داده است ؛ چون نظرش برآنحضرت افتاد در غضب شد و با غلامان خود گفت : کیست این مرد که بیٔ رخصت من داخل این بستان شده است ؟ بزودی اورا بنزد من آورید ؛ غلامان بسرعت شتافتند و آنحضرت را بمجلس او در آوردند ـ چون عبدالمطلب داخل شد قصری دید بطلا و لاجورد و انواع زینتها آراسته وازطرف راست وچپ قصر اوکنیزان بیشمار بانهایت حسن و جمال صف کشیده‌اند ، نزدیك او عمودی از عقیق سرخ نصب کرده وبرسر آن جامی ازیاقوت تعبیه کرده‌اند که مملو است ازمشك ناب ، در جانب چپ او جامی از طلای سرخ نهاده اند ؛ و شمشیر کین خود را برهنه کرده بزانو گذاشته است ؛ پس از آن حضرت سؤال نمود تو کیستی ؟ فرمود : منم عبدالمطلب بن هاشم بن عبد مناف ، ونسب شریف خودرا تاحضرت آدم (ع) ذکر کرد ـ سیف گفت ای عبدالمطلب توخواهر زادهٔ مائی ؟ فرمود بلی (زیرا که سیف از آل قحطان بود وآل قحطان از برادر وآل اسمعیل از خواهربودند) ـ پس سیف عبدالمطلب را تعظیم وتکریم فراوان نمود وگفت خوش آمدی ومشرف ساختی و با آنحضرت مصافحه کرد و او را در پهلوی خود نشانید و پرسید برای چکار آمده‌ای ؟ فرمود : مائیم همسایگان خانهٔ خدا و خدمه آن و آمده‌ایم که ترا تهنیت بگوئیم برملك و پادشاهی ونصرت یافتن بردشمنان خود ، و او را بسیار دعا کرد ـ سیف را ازمکالمهٔ آن حضرت مسرت بر مسرت افزود و آن حضرت را با سایر رفقا تکلیف دار الضیافه نمود و مهمان داری برای ایشان مقر نمود و مبالغه بسیار در اکرام و اعظام ایشان کرد و هر روز هزار درهم خرج ضیافت ایشان مقرر کرد ـ پس شبی عبدالمطلب را بخلوت طلبید و خدمهٔ خواص خودرا بیرون کرد و بغیر از حقتعالی دیگری برسخنان ایشان مطلع نبود ، گفت : ای عبدالمطلب میخواهم رازی از رازهای خودرا بتو بگویم که تا حال با دیگری نگفته‌ام و ترا اهل آن میدانم و می‌خواهم آنرا پنهان کنی از غیر اهل آن تا وقت ظهور آن در آید ـ عبدالمطلب گفت چنین باشد ـ سیف گفت : ای ابو الحارث در شهر شما طفلی هست خوش رو وخوش بدن ودر حسن و قد و قامت یگانهٔ اهل زمین است و در میان دو کتف او علامتی هست ودر زمین تهامه مبعوث خواهد گردید وحق تعالی برسراودرخت پیغمبری رویانیده است وبهرجا که رود ابر براو سایه افکند و اوست صاحب شفاعت کبری در روز قیامت و در دو مهر پیغمبری که در میان دو کتف او است دو سطر نوشته است : سطر اول « لااله الا الله » سطر دوم « محمد رسول الله » وحق تعالی مادر و پدرش هردو را برحمت خود برده است و جد و عم آن حضرت اورا تربیت مینمایند ، و در کتابهای بنی اسرائیل وصف او از ماه چهارده روشن تر است ، حق تعالی گروهی از ما (اهل یمن) را یاور او خواهد گردانید و دوستانش را عزیز و دشمنانش را خوار خواهد کرد وبتها را خواهد شکست وآتشکده‌هارا خاموش خواهد کرد ، گفتار او حکمت است و کردار او عدالت ؛ امر میکند بنیکی و بعمل میآورد آن را و نهی میکند از بدی و باطل میگرداند آن را ؛ و اگر نه آن بود که میدانم پیش از بعثت او وفات

اسلامی کلمہ
اضافہ شدہ اسکین

الكافي

الشيخ

محمد بن يعقوب الكليني

أصول الكافي

الجزء الأول

الجزء الثاني

منشورات الفجر

١٣ - باب دَعَائِمِ الْإِسْلَامِ

١ - حَدَّثَنِي الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، الزِّيَادِيِّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْوَشَّاءِ قَالَ: حَدَّثَنَا أَبَانُ بْنُ عُثْمَانَ، عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: عَلَى الصَّلَاةِ والزَّكَاةِ والصَّوْمِ والْحَجِّ والْوَلَايَةِ ولَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ عَجْلَانَ أَبِي صَالِحٍ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَوْقِفْنِي عَلَى حُدُودِ الْإِيمَانِ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ، والْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ، وصَلَوَاتُ الْخَمْسِ، وأَدَاءُ الزَّكَاةِ، وصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، وحِجُّ الْبَيْتِ، ووَلَايَةُ وَلِيِّنَا وعَدَاوَةُ عَدُوِّنَا، والدُّخُولُ مَعَ الصَّادِقِينَ.

٣ - أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ عَلِيٍّ الْكُوفِيِّ، عَنْ عَبَّاسِ بْنِ عَامِرٍ، عَنْ أَبَانِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: عَلَى الصَّلَاةِ والزَّكَاةِ والصَّوْمِ والْحَجِّ والْوَلَايَةِ، ولَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ كَمَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ، فَأَخَذَ النَّاسُ بِأَرْبَعٍ وتَرَكُوا هَذِهِ - يَعْنِي الْوَلَايَةَ -.

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنِ ابْنِ الْعَرْزَمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ الصَّادِقِ عليه السلام قَالَ: قَالَ: أَثَافِيُّ الْإِسْلَامِ ثَلَاثَةٌ: الصَّلَاةُ والزَّكَاةُ والْوَلَايَةُ، لَا تَصِحُّ وَاحِدَةٌ مِنْهُنَّ إِلَّا بِصَاحِبَتَيْهَا.

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ وعَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّلْتِ جَمِيعاً، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزِ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ زُرَارَةَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسَةِ أَشْيَاءَ: عَلَى الصَّلَاةِ والزَّكَاةِ والْحَجِّ والصَّوْمِ والْوَلَايَةِ، قَالَ زُرَارَةُ: فَقُلْتُ: وأَيُّ شَيْءٍ مِنْ ذَلِكَ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ: الْوَلَايَةُ أَفْضَلُ، لِأَنَّهَا مِفْتَاحُهُنَّ والْوَالِي هُوَ الدَّلِيلُ عَلَيْهِنَّ، قُلْتُ: ثُمَّ الَّذِي يَلِي ذَلِكَ فِي الْفَضْلِ؟ فَقَالَ: الصَّلَاةُ إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: «الصَّلَاةُ عَمُودُ دِينِكُمْ» قَالَ: قُلْتُ: ثُمَّ الَّذِي يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ؟ قَالَ: «الزَّكَاةُ لِأَنَّهُ قَرَنَهَا بِهَا وبَدَأَ بِالصَّلَاةِ قَبْلَهَا»، وقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: «الزَّكَاةُ تُذْهِبُ الذُّنُوبَ». قُلْتُ: والَّذِي يَلِيهَا فِي الْفَضْلِ؟ قَالَ: الْحَجُّ قَالَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ: ﴿وَلِلَّهِ عَلَى ٱلنَّاسِ حِجُّ ٱلْبَيْتِ مَنِ ٱسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا وَمَن كَفَرَ فَإِنَّ ٱللَّهَ غَنِيٌّ عَنِ ٱلْعَٰلَمِينَ﴾ [آل عمران: ٩٧]. وقَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: «لَحَجَّةٌ مَقْبُولَةٌ خَيْرٌ مِنْ عِشْرِينَ صَلَاةً نَافِلَةً، ومَنْ طَافَ بِهَذَا الْبَيْتِ طَوَافاً أَحْصَى فِيهِ أُسْبُوعَهُ، وأَحْسَنَ رَكْعَتَيْهِ غَفَرَ اللهُ لَهُ»، وقَالَ فِي يَوْمِ عَرَفَةَ ويَوْمِ الْمُزْدَلِفَةِ مَا قَالَ، قُلْتُ: فَمَاذَا يَتْبَعُهُ؟ قَالَ: الصَّوْمُ.

قُلْتُ ومَا بَالُ الصَّوْمِ صَارَ آخِرَ ذَلِكَ أَجْمَعَ؟ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله: الصَّوْمُ جُنَّةٌ مِنَ النَّارِ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: إِنَّ أَفْضَلَ الْأَشْيَاءِ مَا إِذَا فَاتَكَ لَمْ تَكُنْ مِنْهُ تَوْبَةٌ دُونَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَيْهِ فَتُؤَدِّيَهُ بِعَيْنِهِ، إِنَّ الصَّلَاةَ والزَّكَاةَ والْحَجَّ والْوَلَايَةَ لَيْسَ يَقَعُ شَيْءٌ مَكَانَهَا دُونَ أَدَائِهَا، وإِنَّ الصَّوْمَ إِذَا فَاتَكَ أَوْ قَصَّرْتَ أَوْ سَافَرْتَ فِيهِ أَدَّيْتَ

مَكَانَهُ أَيَّاماً غَيْرَهَا، وجَزَيْتَ ذَلِكَ الذَّنْبَ بِصَدَقَةٍ، ولَا قَضَاءَ عَلَيْكَ، ولَيْسَ مِنْ تِلْكَ الْأَرْبَعَةِ شَيْءٌ يُجْزِيكَ مَكَانَهُ غَيْرُهُ، قَالَ: ثُمَّ قَالَ: ذِرْوَةُ الْأَمْرِ وسَنَامُهُ ومِفْتَاحُهُ وبَابُ الْأَشْيَاءِ ورِضَا الرَّحْمَنِ الطَّاعَةُ لِلْإِمَامِ بَعْدَ مَعْرِفَتِهِ، إِنَّ اللهَ عَزَّ وجَلَّ يَقُولُ: ﴿مَّن يُطِعِ ٱلرَّسُولَ فَقَدْ أَطَاعَ ٱللَّهَ وَمَن تَوَلَّىٰ فَمَآ أَرْسَلْنَٰكَ عَلَيْهِمْ حَفِيظًا﴾ [النساء: ٨٠]. أَمَا لَوْ أَنَّ رَجُلًا قَامَ لَيْلَهُ، وصَامَ نَهَارَهُ، وتَصَدَّقَ بِجَمِيعِ مَالِهِ، وحَجَّ جَمِيعَ دَهْرِهِ، ولَمْ يَعْرِفْ وَلَايَةَ وَلِيِّ اللهِ فَيُوَالِيَهُ ويَكُونَ جَمِيعُ أَعْمَالِهِ بِدَلَالَتِهِ إِلَيْهِ، مَا كَانَ لَهُ عَلَى اللهِ جَلَّ وعَزَّ حَقٌّ فِي ثَوَابِهِ، ولَا كَانَ مِنْ أَهْلِ الْإِيمَانِ، ثُمَّ قَالَ: أُولَئِكَ الْمُحْسِنُ مِنْهُمْ يُدْخِلُهُ اللهُ الْجَنَّةَ بِفَضْلِ رَحْمَتِهِ.

٦ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ صَفْوَانَ بْنِ يَحْيَى، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْيَسَعِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَخْبِرْنِي بِدَعَائِمِ الْإِسْلَامِ الَّتِي لَا يَسَعُ أَحَداً التَّقْصِيرُ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا، الَّذِي مَنْ قَصَّرَ عَنْ مَعْرِفَةِ شَيْءٍ مِنْهَا فَسَدَ دِينُهُ، ولَمْ يَقْبَلِ [اللهُ] مِنْهُ عَمَلَهُ، ومَنْ عَرَفَهَا وعَمِلَ بِهَا صَلَحَ لَهُ دِينُهُ وقَبِلَ مِنْهُ عَمَلَهُ ولَمْ يَضِقْ بِهِ مِمَّا هُوَ فِيهِ لِجَهْلِ شَيْءٍ مِنَ الْأُمُورِ جَهْلُهُ؟ فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ والْإِيمَانُ بِأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله، والْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ، وحَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ الزَّكَاةُ؛ والْوَلَايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ بِهَا: وَلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، قَالَ: فَقُلْتُ لَهُ: هَلْ فِي الْوَلَايَةِ شَيْءٌ دُونَ شَيْءٍ فَضْلٌ يُعْرَفُ لِمَنْ أَخَذَ بِهِ؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ اللهُ عَزَّ وجَلَّ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُوٓاْ أَطِيعُواْ ٱللَّهَ وَأَطِيعُواْ ٱلرَّسُولَ وَأُوْلِي ٱلْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [النساء: ٥٩]. وقَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وآله: «مَنْ مَاتَ ولَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً». وكَانَ رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وآله وكَانَ عَلِيّاً عليه السلام وقَالَ الْآخَرُونَ: كَانَ مُعَاوِيَةَ، ثُمَّ كَانَ الْحَسَنَ عليه السلام ثُمَّ كَانَ الْحُسَيْنَ عليه السلام وقَالَ الْآخَرُونَ: يَزِيدَ بْنَ مُعَاوِيَةَ وحُسَيْنَ بْنَ عَلِيٍّ ولَا سِوَاءَ ولَا سِوَاءَ. قَالَ: ثُمَّ سَكَتَ ثُمَّ قَالَ: أَزِيدُكَ؟ فَقَالَ لَهُ حَكَمٌ الْأَعْوَرُ: نَعَمْ جُعِلْتُ فِدَاكَ قَالَ: ثُمَّ كَانَ عَلِيَّ بْنَ الْحُسَيْنِ ثُمَّ كَانَ مُحَمَّدَ بْنَ عَلِيٍّ أَبَا جَعْفَرٍ، وكَانَتِ الشِّيعَةُ قَبْلَ أَنْ يَكُونَ أَبُو جَعْفَرٍ وهُمْ لَا يَعْرِفُونَ مَنَاسِكَ حَجِّهِمْ وحَلَالَهُمْ وحَرَامَهُمْ، حَتَّى كَانَ أَبُو جَعْفَرٍ فَفَتَحَ لَهُمْ وبَيَّنَ لَهُمْ مَنَاسِكَ حَجِّهِمْ وحَلَالَهُمْ وحَرَامَهُمْ، حَتَّى صَارَ النَّاسُ يَحْتَاجُونَ إِلَيْهِمْ مِنْ بَعْدِ مَا كَانُوا يَحْتَاجُونَ إِلَى النَّاسِ، وهَكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ، والْأَرْضُ لَا تَكُونُ إِلَّا بِإِمَامٍ، ومَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً، وأَحْوَجُ مَا تَكُونُ إِلَى مَا أَنْتَ عَلَيْهِ إِذْ بَلَغَتْ نَفْسُكَ هَذِهِ - وأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى حَلْقِهِ - وانْقَطَعَتْ عَنْكَ الدُّنْيَا تَقُولُ: لَقَدْ كُنْتُ عَلَى أَمْرٍ حَسَنٍ.

أَبُو عَلِيٍّ الْأَشْعَرِيُّ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ الْجَبَّارِ، عَنْ صَفْوَانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ أَبِي الْيَسَعِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام مِثْلَهُ.

٧ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبِي نَصْرٍ، عَنْ مُثَنًّى الْحَنَّاطِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَجْلَانَ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: الْوَلَايَةِ والصَّلَاةِ والزَّكَاةِ وصَوْمِ شَهْرِ رَمَضَانَ والْحَجِّ.

٨ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ أَبَانٍ عَنْ فُضَيْلٍ، عَنْ أَبِي

جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: بُنِيَ الْإِسْلَامُ عَلَى خَمْسٍ: الصَّلَاةِ وَالزَّكَاةِ وَالصَّوْمِ وَالْحَجِّ وَالْوَلَايَةِ، وَلَمْ يُنَادَ بِشَيْءٍ مَا نُودِيَ بِالْوَلَايَةِ يَوْمَ الْغَدِيرِ.

٩ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عِيسَى بْنِ السَّرِيِّ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: حَدِّثْنِي عَمَّا بُنِيَتْ عَلَيْهِ دَعَائِمُ الْإِسْلَامِ إِذَا أَنَا أَخَذْتُ بِهَا زَكَى عَمَلِي وَلَمْ يَضُرَّنِي جَهْلُ مَا جَهِلْتُ بَعْدَهُ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، وَالْإِقْرَارُ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ، وَحَقٌّ فِي الْأَمْوَالِ مِنَ الزَّكَاةِ؛ وَالْوَلَايَةُ الَّتِي أَمَرَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ بِهَا: وَلَايَةُ آلِ مُحَمَّدٍ صلى الله عليه وآله، فَإِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله قَالَ: «مَنْ مَاتَ وَلَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً»، قَالَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ: ﴿أَطِيعُوا اللَّهَ وَأَطِيعُوا الرَّسُولَ وَأُولِي الْأَمْرِ مِنكُمْ﴾ [النساء: ٥٩]. فَكَانَ عَلِيٌّ عليه السلام، ثُمَّ صَارَ مِنْ بَعْدِهِ الْحَسَنُ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ الْحُسَيْنُ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ عَلِيُّ بْنُ الْحُسَيْنِ، ثُمَّ مِنْ بَعْدِهِ مُحَمَّدُ بْنُ عَلِيٍّ، ثُمَّ هَكَذَا يَكُونُ الْأَمْرُ، إِنَّ الْأَرْضَ لَا تَصْلُحُ إِلَّا بِإِمَامٍ، وَمَنْ مَاتَ لَا يَعْرِفُ إِمَامَهُ مَاتَ مِيتَةً جَاهِلِيَّةً وَأَحْوَجُ مَا يَكُونُ أَحَدُكُمْ إِلَى مَعْرِفَتِهِ إِذَا بَلَغَتْ نَفْسُهُ هَاهُنَا - قَالَ: وَأَهْوَى بِيَدِهِ إِلَى صَدْرِهِ - يَقُولُ حِينَئِذٍ: لَقَدْ كُنْتُ عَلَى أَمْرٍ حَسَنٍ.

١٠ - عَنْهُ، عَنْ أَبِي الْجَارُودِ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام: يَا ابْنَ رَسُولِ اللهِ: هَلْ تَعْرِفُ مَوَدَّتِي لَكُمْ وَانْقِطَاعِي إِلَيْكُمْ وَمُوَالَاتِي إِيَّاكُمْ؟ قَالَ: فَقَالَ: نَعَمْ، قَالَ: فَقُلْتُ: فَإِنِّي أَسْأَلُكَ مَسْأَلَةً تُجِيبُنِي فِيهَا فَإِنِّي مَكْفُوفُ الْبَصَرِ قَلِيلُ الْمَشْيِ، وَلَا أَسْتَطِيعُ زِيَارَتَكُمْ كُلَّ حِينٍ. قَالَ: هَاتِ حَاجَتَكَ، قُلْتُ: أَخْبِرْنِي بِدِينِكَ الَّذِي تَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ أَنْتَ وَأَهْلُ بَيْتِكَ لِأَدِينَ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ. قَالَ: إِنْ كُنْتَ أَقْصَرْتَ الْخُطْبَةَ فَقَدْ أَعْظَمْتَ الْمَسْأَلَةَ، وَاللهِ لَأُعْطِيَنَّكَ دِينِي وَدِينَ آبَائِيَ الَّذِي نَدِينُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ بِهِ، شَهَادَةَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، وَالْإِقْرَارَ بِمَا جَاءَ بِهِ مِنْ عِنْدِ اللهِ، وَالْوَلَايَةَ لِوَلِيِّنَا، وَالْبَرَاءَةَ مِنْ عَدُوِّنَا، وَالتَّسْلِيمَ لِأَمْرِنَا، وَانْتِظَارَ قَائِمِنَا، وَالِاجْتِهَادَ، وَالْوَرَعَ.

١١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ صَالِحِ بْنِ السِّنْدِيِّ، عَنْ جَعْفَرِ بْنِ بَشِيرٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَسْأَلُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام فَقَالَ لَهُ: جُعِلْتُ فِدَاكَ: أَخْبِرْنِي عَنِ الدِّينِ الَّذِي افْتَرَضَ اللهُ عَزَّ وَجَلَّ عَلَى الْعِبَادِ مَا لَا يَسَعُهُمْ جَهْلُهُ وَلَا يُقْبَلُ مِنْهُمْ غَيْرُهُ، مَا هُوَ؟ فَقَالَ: أَعِدْ عَلَيَّ، فَأَعَادَ عَلَيْهِ، فَقَالَ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَأَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، وَإِقَامُ الصَّلَاةِ، وَإِيتَاءُ الزَّكَاةِ، وَحِجُّ الْبَيْتِ مَنِ اسْتَطَاعَ إِلَيْهِ سَبِيلًا، وَصَوْمُ شَهْرِ رَمَضَانَ، ثُمَّ سَكَتَ قَلِيلًا، ثُمَّ قَالَ: وَالْوَلَايَةُ - مَرَّتَيْنِ -، ثُمَّ قَالَ: هَذَا الَّذِي فَرَضَ اللهُ عَلَى الْعِبَادِ وَلَا يَسْأَلُ الرَّبُّ الْعِبَادَ يَوْمَ الْقِيَامَةِ فَيَقُولَ أَلَّا زِدْتَنِي عَلَى مَا افْتَرَضْتُ عَلَيْكَ؟ وَلَكِنْ مَنْ زَادَ زَادَهُ اللهُ، إِنَّ رَسُولَ اللَّهِ صلى الله عليه وآله سَنَّ سُنَناً حَسَنَةً جَمِيلَةً يَنْبَغِي لِلنَّاسِ الْأَخْذُ بِهَا.

١٢ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُمْهُورٍ، عَنْ فَضَالَةَ بْنِ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي زَيْدٍ الْحَلَّالِ، عَنْ عَبْدِ الْحَمِيدِ بْنِ أَبِي الْعَلَاءِ الْأَزْدِيِّ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: إِنَّ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ فَرَضَ عَلَى خَلْقِهِ خَمْساً فَرَخَّصَ فِي أَرْبَعٍ وَلَمْ يُرَخِّصْ فِي وَاحِدَةٍ.

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ قَالَ: سَأَلْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنْ قَوْلِ اللهِ عَزَّ وجَلَّ: ﴿قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا۟ وَلَٰكِن قُولُوٓا۟ أَسْلَمْنَا وَلَمَّا يَدْخُلِ ٱلْإِيمَٰنُ فِى قُلُوبِكُمْ﴾ [الحجرات: ١٤] فَقَالَ لِي: أَلَا تَرَى أَنَّ الْإِيمَانَ غَيْرُ الْإِسْلَامِ.

٤ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَلِيِّ بْنِ الْحَكَمِ، عَنْ سُفْيَانَ بْنِ السِّمْطِ قَالَ: سَأَلَ رَجُلٌ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام عَنِ الْإِسْلَامِ والْإِيمَانِ، مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا، فَلَمْ يُجِبْهُ، ثُمَّ سَأَلَهُ فَلَمْ يُجِبْهُ. ثُمَّ الْتَقَيَا فِي الطَّرِيقِ وقَدْ أَزِفَ مِنَ الرَّجُلِ الرَّحِيلُ، فَقَالَ لَهُ أَبُو عَبْدِ اللهِ عليه السلام: كَأَنَّهُ قَدْ أَزِفَ مِنْكَ رَحِيلٌ؟ فَقَالَ: نَعَمْ فَقَالَ: فَالْقَنِي فِي الْبَيْتِ، فَلَقِيَهُ فَسَأَلَهُ عَنِ الْإِسْلَامِ والْإِيمَانِ مَا الْفَرْقُ بَيْنَهُمَا، فَقَالَ: الْإِسْلَامُ هُوَ الظَّاهِرُ الَّذِي عَلَيْهِ النَّاسُ: شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وأَنَّ مُحَمَّداً عَبْدُهُ ورَسُولُهُ وإِقَامُ الصَّلَاةِ وإِيتَاءُ الزَّكَاةِ وحِجُّ الْبَيْتِ وصِيَامُ شَهْرِ رَمَضَانَ فَهَذَا الْإِسْلَامُ، وقَالَ: الْإِيمَانُ مَعْرِفَةُ هَذَا الْأَمْرِ مَعَ هَذَا فَإِنْ أَقَرَّ بِهَا ولَمْ يَعْرِفْ هَذَا الْأَمْرَ كَانَ مُسْلِماً وكَانَ ضَالّاً.

٥ - الْحُسَيْنُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنْ مُعَلَّى بْنِ مُحَمَّدٍ، وعِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ جَمِيعاً، عَنِ الْوَشَّاءِ، عَنْ أَبَانٍ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: ﴿قَالَتِ ٱلْأَعْرَابُ ءَامَنَّا قُل لَّمْ تُؤْمِنُوا۟ وَلَٰكِن قُولُوٓا۟ أَسْلَمْنَا﴾ [الحجرات: ١٤]. فَمَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ آمَنُوا فَقَدْ كَذَبَ، ومَنْ زَعَمَ أَنَّهُمْ لَمْ يُسْلِمُوا فَقَدْ كَذَبَ.

٦ - أَحْمَدُ بْنُ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحُسَيْنِ بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ حَكَمِ بْنِ أَيْمَنَ عَنْ قَاسِمٍ شَرِيكِ الْمُفَضَّلِ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ اللهِ عليه السلام يَقُولُ: الْإِسْلَامُ يُحْقَنُ بِهِ الدَّمُ وتُؤَدَّى بِهِ الْأَمَانَةُ وتُسْتَحَلُّ بِهِ الْفُرُوجُ؛ والثَّوَابُ عَلَى الْإِيمَانِ.

١٥ - باب أَنَّ الْإِيمَانَ يَشْرَكُ الْإِسْلَامَ والْإِسْلَامَ لاَ يَشْرَكُ الْإِيمَانَ

١ - مُحَمَّدُ بْنُ يَحْيَى، عَنْ أَحْمَدَ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ صَالِحٍ، عَنْ سَمَاعَةَ قَالَ: قُلْتُ لِأَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام: أَخْبِرْنِي عَنِ الْإِسْلَامِ والْإِيمَانِ أَهُمَا مُخْتَلِفَانِ؟ فَقَالَ: إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ والْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ، فَقُلْتُ: فَصِفْهُمَا لِي، فَقَالَ: الْإِسْلَامُ شَهَادَةُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ والتَّصْدِيقُ بِرَسُولِ اللَّهِ صلى الله عليه وآله، بِهِ حُقِنَتِ الدِّمَاءُ، وعَلَيْهِ جَرَتِ الْمَنَاكِحُ والْمَوَارِيثُ، وعَلَى ظَاهِرِهِ جَمَاعَةُ النَّاسِ، والْإِيمَانُ الْهُدَى ومَا يَثْبُتُ فِي الْقُلُوبِ مِنْ صِفَةِ الْإِسْلَامِ ومَا ظَهَرَ مِنَ الْعَمَلِ بِهِ، والْإِيمَانُ أَرْفَعُ مِنَ الْإِسْلَامِ بِدَرَجَةٍ، إِنَّ الْإِيمَانَ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ فِي الظَّاهِرِ، والْإِسْلَامَ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ فِي الْبَاطِنِ، وإِنِ اجْتَمَعَا فِي الْقَوْلِ والصِّفَةِ.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عِيسَى، عَنْ يُونُسَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمَنِ، عَنْ مُوسَى بْنِ بَكْرٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللهِ عليه السلام قَالَ: الْإِيمَانُ يُشَارِكُ الْإِسْلَامَ والْإِسْلَامُ لَا يُشَارِكُ الْإِيمَانَ.

٣ - عَلِيٌّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ جَمِيلِ بْنِ دَرَّاجٍ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ

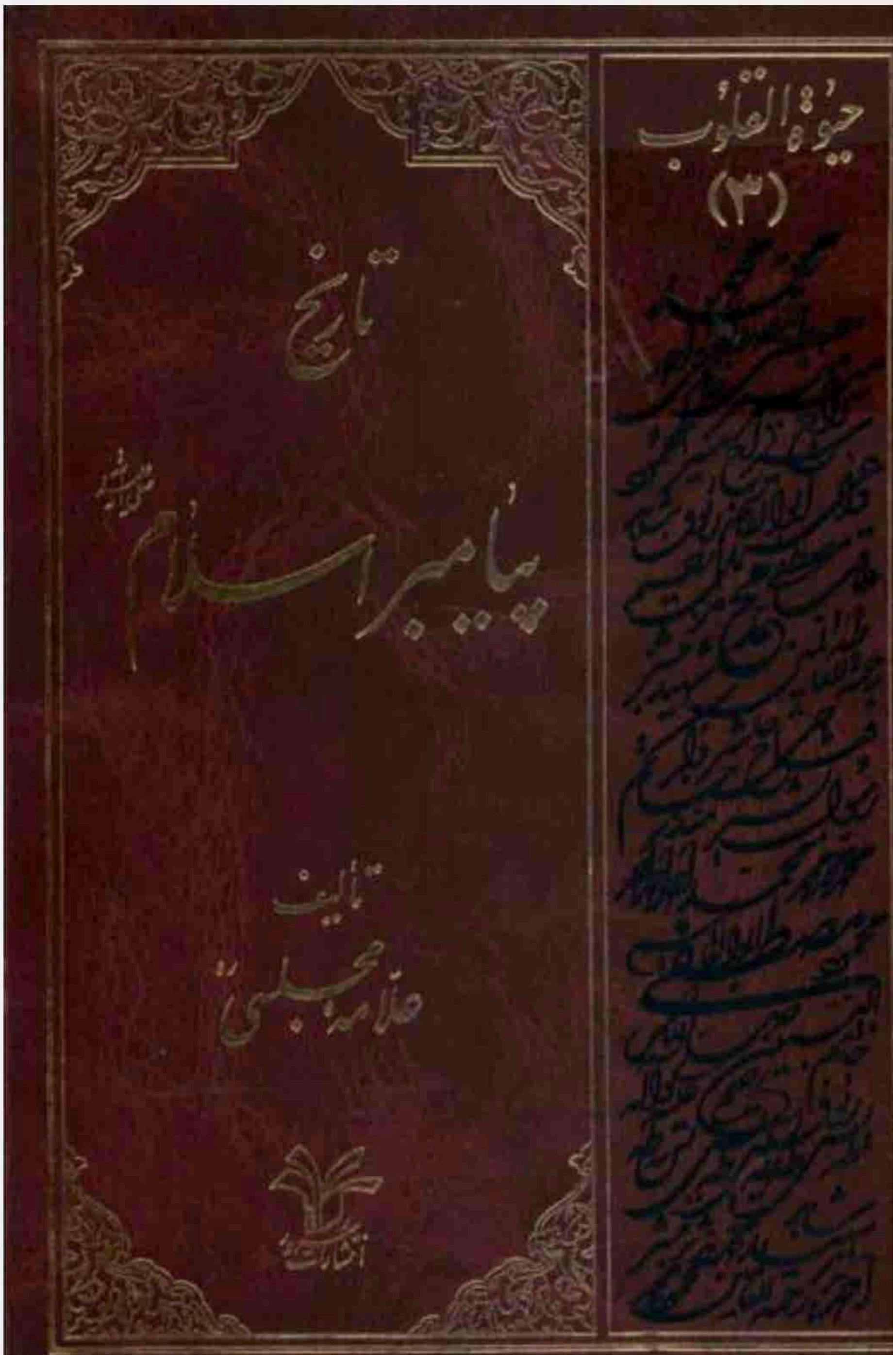
حیوة القلوب
(۳)
تاریخ
پیامبر اسلام
تألیف
علامه مجلسی

مادر! می‌خواهم امروز با برادران خود به صحرا روم و ایشان را بر گوسفند چرانیدن یاری کنم و در کوه و صحرا نظر کنم و از مصنوعات الهی عبرتها بگیرم و منافع و اضرار اشیاء را بدانم.

حلیمه گفت: ای فرزند! بسیار می‌خواهی رفتن را؟

گفت: بلی.

چون دید که آن حضرت بسیار راغب است بسوی رفتن صحرا جامه‌های نیکو بر آن حضرت پوشانید و نعلین در پای آن حضرت بست و اطعمهٔ نفیس برای آن حضرت همراه کرد و فرزندان خود را در محافظت و رعایت آن جناب وصیت بسیار نمود و آن حضرت را با ایشان فرستاد.

و چون سید انبیا قدم در صحرا نهاد کوه و دشت از نور جمال آن خورشید فلک و رسالت روشن شد و به هر سنگ و کلوخ که می‌گذشت به آواز بلند او را ندا می‌کردند که: «السَّلامُ عَلَیْكَ یا مُحَمَّدُ، السَّلامُ عَلَیْكَ یا أَحْمَدُ، السَّلامُ عَلَیْكَ یا حامِدُ، السَّلامُ عَلَیْكَ یا مَحْمُودُ، السَّلامُ عَلَیْكَ یا صاحِبَ القَوْلِ العَدْلِ، لا اِلهَ اِلَّا اللهُ مُحَمَّدٌ رَسُولُ اللهِ» خوشاحال کسی که به تو ایمان آورد و عذاب الهی بر کسی است که به تو کافر گردد یا رد کند بر تو یک حرف از آنچه از نزد پروردگار خود خواهی آورد، و آن حضرت جواب سلام آنها می‌گفت و می‌گذشت و هر ساعت فرزندان حلیمه امری چند از غرائب مشاهده می‌کردند که حیرت ایشان زیاده می‌شد تا آنکه آفتاب بلند شد و آن حضرت از حرارت آفتاب متأذّی شد، پس حق تعالی وحی نمود بسوی ملکی که او را «استحیائیل» می‌گویند که ابر سفیدی را بر سر آن سرور بگسترد که سایبان آن سید پیغمبران باشد، پس در همان ساعت ابری بر بالای سر آن حضرت پیدا شد و مانند مشک آب می‌ریخت و یک قطره بر آن حضرت نمی‌ریخت و رودخانه‌ها از سیلاب جاری می‌شد و بر سر راه آن حضرت هیچ گِل نبود و از آن ابر باران زعفران و مشک می‌بارید وکوه و دشت را برای آن سرور معطر می‌ساخت، و در آن صحرا درخت خرمای خشکی بود که سالها بود خشک شده بود و برگهایش ریخته بود و چون حضرت به آن درخت رسید پشت مبارک را بر آن درخت گذاشت که استراحتی

ای دختر خدیجه! تو را گمان این است که مادر تو را بر ما فضیلتی بوده است او را چه زیادتی بر ما هست؟! نبود مگر مانند یکی از ماها.

پس چون فاطمه آن حضرت را دید گریست، حضرت فرمود که: چه چیز تو را به گریه آورده است ای دختر محمد؟

فاطمه علیها السلام گفت که: عایشه نام مادر مرا برد و او را به نقص و کمی مرتبه نسبت داد.

پس حضرت رسول صلی الله علیه و آله در خشم شد و گفت: بس کن ای حمیرا که خدا برکت می‌دهد زنی را که بسیار شوهر را دوست دارد و بسیار فرزند آورد و خدیجه خدا او را رحمت کند، از من طاهر مطهر را بهم رسانید که او عبدالله بود و قاسم را آورد و فاطمه

۱. امالی شیخ طوسی ۲۵۹؛ تاریخ یعقوبی ۲/۲۳؛ شرح الاخبار ۱/۱۸۱؛ تاریخ طبری ۱/۵۳۷.
۲. خصال ۲۰۶؛ الاستیعاب ۴/۱۸۹۵؛ کنز العمال ۱۲/۱۴۳.

و رقیه و زینب و ام‌کلثوم از او بهم رسیده‌اند و خدا رحم تو را عقیم کرده است که هیچ فرزند از تو بهم نمی‌رسد(۱).

و در حدیث موثق دیگر از آن حضرت منقول است که: چون خدیجه از دنیا رفت فاطمه علیها السلام بر گرد پدر بزرگوار خود می‌گردید و می‌گفت: ای پدر! مادر من کجاست؟ پس جبرئیل نازل شد و گفت: پروردگارت تو را امر می‌کند که فاطمه را سلام برسانی و بگوئی که مادر تو در خانه‌ای است از نی که کعب آنها از طلا است و به جای پی عمودها از یاقوت سرخ است و خانهٔ او در میان خانهٔ آسیه و مریم دختر عمران است؛ چون حضرت رسول صلی الله علیه و آله پیغام حق تعالی را به فاطمه علیها السلام رسانید فاطمه گفت: خدا است سالم از نقصها و از اوست سلامتیها و بسوی او برمی‌گردد تحیّتها(۲).

و به سند معتبر از حضرت امام محمد باقر علیه السلام منقول است که حضرت رسول صلی الله علیه و آله فرمود که: چون جبرئیل مرا به معراج برد و برگردانید گفتم: ای جبرئیل! آیا تو را حاجتی هست؟

گفت: حاجت من آن است که خدیجه را از جانب خدا و از جانب من سلام برسانی.

پس چون حضرت رسول صلی الله علیه و آله سلام جبرئیل را رسانید خدیجه گفت: خدا را است سلام و از اوست سلام و بسوی اوست سلام و بر جبرئیل باد سلام(۳).

و در روایت دیگر منقول است که: هرگاه جبرئیل نازل می‌شد و خدیجه حاضر نبود او را سلام می‌رسانید.

و در حدیث دیگر منقول است که: روزی جبرئیل بر آن حضرت نازل شد و گفت: اینک خدیجه می‌آید و برای تو نان و طعام و آشامیدنی می‌آورد، چون بیاید از جانب پروردگار و از جانب من او را سلام برسان و بشارت ده او را که خدا برای او در بهشت خانه‌ای از قصبهای جواهر ساخته است که در آن خانه تعب و آزارها نمی‌باشد.

۱. خصال ۴۰۵.
۲. امالی شیخ طوسی ۱۷۵؛ خرایج ۲/۵۲۹.
۳. تفسیر عیاشی ۲/۲۷۹.

و در حدیث صحیح منقول است که از حضرت صادق ﷺ پرسیدند که: روایت می‌کنند از پدر شما که حضرت رسول ﷺ هرگز از نان گندم سیر نشد.

فرمود که: نه چنین است، بلکه نان گندم هرگز نخورد و از نان جو هرگز سیر نخورد[۱].

و به سند معتبر از حضرت موسی بن جعفر ﷺ منقول است که: یهودی از حضرت رسول ﷺ چند دینار می‌طلبید، روزی آمد و مطالبهٔ آن کرد، حضرت فرمود: ای یهودی! ندارم که بدهم.

یهودی گفت: از تو جدا نمی‌شوم تا بدهی.

فرمود که: پس می‌نشینم در اینجا با تو؛ و حضرت با آن یهودی در آن موضع نشست تا نماز ظهر و عصر و مغرب و عشا و بامداد را در همان موضع کرد، اصحاب آن حضرت یهودی را تهدید و وعید می‌نمودند، پس آن حضرت متوجه ایشان شد و فرمود که: چه کار دارید به او؟

گفتند: یا رسول الله! یهودی تو را حبس کرده است و نمی‌گذارد که به جائی روی.

حضرت فرمود که: حق تعالی مرا مبعوث نگردانیده است که ستم کنم بر کسی که در امان است یا غیر او، چون روز بلند شد یهودی گفت: «أشهد أن لا اله الا الله وأشهد أنّ محمداً عبده ورسوله» و نصف مال خود را در راه خدا داد و گفت: والله نکردم این را مگر برای آنکه ببینم آن وصفی که در تورات برای پیغمبر آخر الزمان خوانده‌ام در تو هست یا نه؟ زیرا که در تورات خوانده‌ام که محمد بن عبدالله مولد او مکه است و محل هجرت او مدینه است و درشت‌خو و غلیظ نیست و صدا بلند نمی‌کند و فحش و سخن رکیک نمی‌گوید، و شهادت می‌دهم به وحدانیّت حق تعالی و به آنکه تو پیغمبر فرستادهٔ اوئی، و این مال من است هر حکم که موافق فرمودهٔ خداست در آن بکن. و آن یهودی مال بسیار داشت.

پس حضرت امام موسی ﷺ فرمود که: فراش آن حضرت عبائی بود، و بالش او

---

۱. امالی شیخ صدوق ۲۶۳؛ مکارم الاخلاق ۲۸؛ وسائل الشیعة ۲۴ / ۲۴۴.

گردانیم.

چون به خدمت آن جناب آمدند حضرت فرمود که: من تورات را میان خود و شما حکَم می‌کنم، گفتند: ما راضییم به تورات.

یهودان گفتند: آدم از تو بهتر است برای آنکه حق تعالی او را بدست قدرت خود آفرید و از روح خود در او دمید.

حضرت فرمود: آدمِ پیغمبر پدر من است و حق تعالی به من داده است بهتر از آنچه به او داده است.

یهودان گفتند: آن چیست؟

فرمود که: منادی روزی پنج مرتبه ندا می‌کند که: «اَشْهَدُ اَنْ لا اِلهَ اِلّا الله واَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللهِ» و نمی‌گوید آدم رسول الله، و علَم حمد در دست من است در روز قیامت و در دست آدم نیست.

یهودان گفتند: راست گفتی ای محمد، در تورات چنین نوشته است.

فرمود که: این یکی.

یهودان گفتند: موسی از تو بهتر است زیرا که حق تعالی چهار هزار کلمه با او سخن گفت و با تو هیچ سخن نگفت.

رسول خدا صلی الله علیه و آله فرمود: به من بهتر از این داده است؛ فرمود که: مرا بر بال جبرئیل نشانید و به آسمان هفتم رسانید، پس از سدرة المنتهی که نزد آن است جنّة المأوی گذشتم تا به ساق عرش درآویختم، پس ندا رسید به من از ساق عرش که: منم خداوندی که بجز من خداوندی نیست و منم سالم از عیب و نقص و امان دهندهٔ خلایق از عذاب و شاهد بر ایشان و عزیز جبار متکبر رؤوف رحیم؛ و خدا را به دل دیدم نه به دیده، پس این افضل است از آنچه به موسی داده است.

یهودان گفتند: راست گفتی ای محمد، در تورات چنین نوشته است.

پس حضرت فرمود: این دو فضیلت.

پس یهودان گفتند که: نوح علیه السلام از تو بهتر است زیرا که حق تعالی او را به کشتی سوار

بزرگی در سرش بود و بزغالهٔ بریانی در آن کاسه بود، و در آستین خود شکری داشت پس گفت: الحمد لله که حق تعالی تو را به سلامت برگردانید و بر دشمنان ظفر بخشید و من نذر کرده بودم از برای خدا که اگر به سلامت و غنیمت برگردی از جنگ بدر من این بزغاله را بکشم و از برای تو بریان نمایم و بسوی تو بیاورم که تناول نمائی.

حضرت فرمود که: من فرود آمدم از استر شهبا و دست دراز نمودم بسوی بزغاله که بخورم ناگاه آن بزغالهٔ بریان به قدرت خداوند منّان برجست و بر چهار پا ایستاد و به سخن آمد و گفت: ای محمد! مخور از من که مرا به زهر آلوده‌اند.

گفتند: راست گفتی ای محمّد، این از آن بهتر است.

حضرت فرمود که: این پنج فضیلت.

پس یهودان گفتند: یکی مانده است، این را می‌گوئیم و برمی‌خیزیم، سلیمان علیه السلام از تو بهتر است زیرا که حق تعالی انس و جن و شیاطین و مرغان و بادها و درندگان را مسخّر او گردانیده بود.

حضرت فرمود که: خدا براق را از برای من مسخّر گردانید که از دنیا و آنچه در دنیا است بهتر است و آن چهارپائی است از چهارپایان بهشت؛ رویش مانند روی انسان است و سمش مانند سمهای اسبان است و دمش مانند دم گاو است و از درازگوش بزرگتر و از استر کوچکتر است، زینش از یاقوت و رکابش از مروارید سفید است و هفتاد هزار مهار دارد از طلا، و دو بال دارد مکلّل به مروارید و یاقوت و زبرجد، و در میان دو دیده‌اش نوشته است: «لا اله الا الله وحده لا شریك له و محمد رسول الله».

یهودان گفتند: راست گفتی، در تورات چنین نوشته است، و این از ملک سلیمان بهتر است، ای محمد! ما شهادت می‌دهیم به وحدانیّت خدا و به اینکه تو پیغمبر اوئی.

پس حضرت فرمود که: نوح علیه السلام هزار کم پنجاه سال قوم خود را دعوت کرد و حق تعالی فرموده است که: «ایمان نیاوردند به او مگر اندکی»[1] و در سنّ قلیل و عمر

---

۱. ترجمهٔ آیهٔ ۴۰ سورهٔ هود.

حضرت به نزد ایشان رفت و آن مردی که آن را شکار کرده بود منافق بود، به این سبب از نفاق خود برگشت و اسلامش نیکو شد، و حضرت با او سخن گفت که آهو را از او بخرد، او گفت: من خود آن را رها می‌کنم پدر و مادرم فدای تو باد یا رسول الله.

پس حضرت فرمود که: اگر حیوانات می‌دانستند از مرگ آنچه شما می‌دانید هرآینه یک حیوان فربه نمی‌خوردید[۱].

و راوندی و ابن بابویه از امّ‌سلمه ﷺ روایت کرده‌اند که: روزی آن حضرت در صحرایی راه می‌رفت ناگاه شنید که منادی ندا می‌کند که: یا رسول الله!

حضرت نظر کرد کسی را ندید، پس بار دیگر ندا شنید و کسی را ندید، در مرتبهٔ سوم که نظر کرد آهویی را دید که بسته‌اند، آهو گفت: این اعرابی مرا شکار کرده است و من دو طفل در این کوه دارم مرا رها کن که بروم و آنها را شیر بدهم و برگردم.

فرمود: خواهی کرد؟

گفت: اگر نکنم خدا مرا عذاب کند مانند عذاب عشّاران.

پس حضرت آن را رها کرد تا رفت و فرزندان خود را شیر داد و بزودی برگشت و حضرت آن را بست.

چون اعرابی آن حال را مشاهده کرد گفت: یا رسول الله! آن را رها کن.

چون آن را رها کرد دوید و می‌گفت: «اَشْهَدُ اَنْ لا اِلٰهَ اِلّا اللهُ وَاَنَّكَ رَسُولُ اللهِ»[۲].

و ابن شهرآشوب روایت کرده است که: آن آهو را یهودی شکار کرده بود و چون آهو به نزد فرزندان خود رفت قصهٔ رفتن خود را به ایشان نقل کرد، گفتند: حضرت رسول ضامن تو گردیده و منتظر است، ما شیر نمی‌خوریم تا به خدمت آن حضرت برویم.

پس به خدمت آن حضرت شتافتند و بر آن حضرت ثنا گفتند و آن دو آهو بچه روهای خود را بر پای حضرت می‌مالیدند، پس یهودی گریست و مسلمان شد و گفت: آهو را رها

---

۱. امالی شیخ طوسی ۴۵۳؛ مناقب ابن شهرآشوب ۱ / ۱۳۲. ونیز رجوع شود به دلائل النبوة ۶ / ۳۴.

۲. قصص الانبیاء راوندی ۳۱۰؛ خرایج ۱ / ۳۷. وهر دو مصدر از ابن بابویه نقل کرده‌اند؛ البدایة والنهایة ۶ / ۱۵۵.

کردم؛ و در آن موضع مسجدی بنا کردند و حضرت زنجیری در گردن آن آهوها برای نشانه بست و فرمود که: حرام کردم گوشت شما را بر صیّادان[۱].

و به روایت دیگر نقل کرده‌اند که زید بن ثابت گفت: والله من آهوها را در بیابان دیدم تسبیح و ذکر «لا اله الا الله محمد رسول الله» می‌گفتند، و گویند که نام صاحب آهو اهیب بن سماع بود[۲].

دوازدهم ـ صفار و شیخ مفید و راوندی و ابن بابویه به سندهای موثق و معتبر بسیار از حضرت صادق ؑ روایت کرده‌اند که: روزی حضرت رسول ﷺ نشسته بود ناگاه شتری آمد و نزدیک آن حضرت خوابید و سر را بر زمین گذاشت و فریاد می‌کرد، عمر گفت: یا رسول الله! این شتر تو را سجده کرد و ما سزاوارتریم به آنکه تو را سجده کنیم.

حضرت فرمود: بلکه خدا را سجده کنید، این شتر آمده است و شکایت می‌کند از صاحبانش و می‌گوید که: من از ملک ایشان بهم رسیده‌ام و تا حال مرا کار فرموده‌اند و اکنون که پیر و کور و نحیف و ناتوان شده‌ام می‌خواهند مرا بکشند؛ و اگر امر می‌کردم که کسی برای کسی سجده کند هر آینه امر می‌کردم که زن برای شوهر خود سجده کند[۳].

پس حضرت فرستاد و صاحب شتر را طلبید و فرمود که: این شتر چنین از تو شکایت می‌کند.

گفت: راست می‌گوید ما ولیمه‌ای داشتیم و خواستیم که آن را بکشیم.

حضرت فرمود: آن را مکشید.

صاحبش گفت: چنین باشد[۴].

و به سند معتبر از جابر انصاری روایت کرده‌اند که: چون حضرت رسول ﷺ از جنگ ذات الرقاع برگشت و نزدیک مدینه رسید ناگاه دیدند که شتری رها شده و دوید تا

---

۱. مناقب ابن شهرآشوب ۱ / ۱۳۲.

۲. مناقب ابن شهرآشوب ۱ / ۱۳۲؛ دلائل النبوة ۶ / ۳۵، و در هر دو مصدر «زید بن ارقم» ذکر شده است.

۳. بصائر الدرجات ۳۵۱ ـ ۳۵۲؛ قصص الانبیاء راوندی ۲۸۷؛ اختصاص ۲۹۶.

۴. قصص الانبیاء راوندی ۲۸۸؛ بصائر الدرجات ۳۴۸؛ اختصاص ۲۹۶.

بحار الأنوار

الجامعة لدرر أخبار الأئمة الأطهار

تأليف

العلم العلامة الحجة فخر الأمة المولى

الشيخ محمد باقر المجلسي (قدس الله سره)

الكتاب السادس

تاريخ نبينا وأحواله صلى الله عليه وآله وسلم

القسم الثاني

طبعة مصححة ومرتبة على حسب ترتيب المصنف

المبعوث فيكم قال و ما حاجتك إليه فقال له أبو ذر أؤمن به و أصدقه و لا يأمرني بشيء إلا أطعته فقال أبو طالب تشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله قال فقلت نعم أشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله صلى الله عليه وآله قال فقال إذا كان غدا في هذه الساعة فأتني قال فلما كان من الغد جاء أبو ذر فإذا الحلقة مجتمعون و إذا هم يسبون النبي صلى الله عليه وآله و يشتمونه كما قال الذئب فجلس معهم حتى أقبل أبو طالب فقال بعضهم لبعض كفوا فقد جاء عمه فكفوا فجاء أبو طالب فجلس فما زال متكلمهم و خطيبهم إلى أن قام.

فلما قام تبعه أبو ذر فالتفت إليه أبو طالب فقال: ما حاجتك فقال هذا النبي المبعوث فيكم قال و ما حاجتك إليه قال فقال له أؤمن به و أصدقه و لا يأمرني بشيء إلا أطعته فقال أبو طالب تشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله فقال نعم أشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله قال فرفعني إلى بيت فيه جعفر بن أبي طالب قال فلما دخلت سلمت فرد علي السلام ثم قال ما حاجتك قال فقلت هذا النبي المبعوث فيكم قال و ما حاجتك إليه قلت أؤمن به و أصدقه و لا يأمرني بشيء إلا أطعته قال تشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله قال قلت أشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله فرفعني إلى بيت فيه حمزة بن عبد المطلب فلما دخلت سلمت فرد علي السلام ثم قال ما حاجتك فقلت هذا النبي المبعوث فيكم قال و ما حاجتك إليه قلت أؤمن به و أصدقه و لا يأمرني بشيء إلا أطعته قال تشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله قال قلت أشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله قال فرفعني إلى بيت فيه علي بن أبي طالب عليه السلام فلما دخلت سلمت فرد علي السلام ثم قال ما حاجتك قلت هذا النبي المبعوث فيكم قال و ما حاجتك إليه قلت أؤمن به و أصدقه و لا يأمرني بشيء إلا أطعته قال تشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله قال قلت أشهد أن لا إله إلا الله و أن محمدا رسول الله قال فرفعني إلى بيت فيه رسول الله صلى الله عليه وآله و إذا هو نور في نور[1] فلما دخلت سلمت فرد علي السلام ثم قال ما حاجتك قلت هذا النبي المبعوث فيكم قال و ما حاجتك إليه فقلت أؤمن به و أصدقه و لا يأمرني بشيء إلا أطعته قال تشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و أن محمدا رسول الله قلت أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له و أن محمدا رسول الله.

٤٢٣/٢٢ فقال صلى الله عليه وآله: أنا رسول الله يا با ذر انطلق إلى بلادك فإنك تجد ابن عم لك قد مات فخذ ماله و كن بها حتى يظهر أمري قال أبو ذر فانطلقت إلى بلادي فإذا ابن عم لي قد مات و خلف مالا كثيرا في ذلك الوقت الذي أخبرني فيه رسول الله صلى الله عليه وآله فاحتويت على ماله و بقيت ببلادي حتى ظهر أمر رسول الله صلى الله عليه وآله فأتيته[2].

كا: [الكافي] أبو علي الأشعري عن محمد بن عبد الجبار عن عبد الله بن محمد عن سلمة اللؤلؤي عن رجل عن أبي عبد الله عليه السلام مثله إلى قوله هلمي مزودي و إداوتي و عصاي ثم خرج على رجليه يريد مكة ليعلم خبر الذئب و ما أتاه به فمشى حتى بلغ مكة فدخلها في ساعة حارة و قد تعب و نصب فأتى زمزم و قد عطش فاغترف دلوا فخرج له لبن فقال في نفسه هذا و الله يدلني على أن ما خبرني به الذئب و ما جئت له حق فشرب و جاء إلى جانب من جوانب المسجد فإذا حلقة من قريش فجلس إليهم فرآهم يشتمون النبي صلى الله عليه وآله كما قال الذئب[3].

أقول: و ساق الحديث نحوا مما مر إلى آخره إلا أنه قدم ذكر حمزة على جعفر رضي الله عنهما.

بيان: بطن مر بفتح الميم موضع إلى[4] مرحلة من مكة و هش الورق خبطه بعصا ليتحات[5] فاستعمل هنا مجازا لأنه ضربه بآلة الهش و المزود كمنبر وعاء الزاد و الإداوة بالكسر المطهرة.

٤٢٤/٢٢ ٣٣ـمع: [معاني الأخبار] ع: [علل الشرائع] السناني و القطان و المكتب و الوراق و الدقاق جميعا عن ابن زكريا القطان عن ابن حبيب عن ابن بهلول عن أبيه عن أبي الحسن العبدي عن سليمان بن مهران عن سعيد بن جبير عن ابن عباس قال كان النبي صلى الله عليه وآله ذات يوم في مسجد قباء و عنده نفر من أصحابه فقال أول من يدخل عليكم الساعة رجل من أهل الجنة فلما سمعوا ذلك قام نفر منهم فخرجوا و كل واحد منهم يحب أن يعود ليكون هو أول داخل فيستوجب

(١) في المصدر: نور على نور.
(٢) أمالي الصدوق: ٣٨٧ ـ ٣٨٩ م٧٣ ح١. وفي «أ»: اقتطع النسّاخ الفقرة المتعلقة بحمزة ـ رض ـ.
(٣) الكافي ٨: ٢٩٧ ح٤٥٧. مع اختلاف واختصار في اللفظ.
(٤) كذا في «أ»، وفي «ط»: إلى.
(٥) في «أ»: ليتحاط. وهما بنفس المعنى أي ليتساقط.

بسم الله الرحمن الرحیم

اللهم صلی علی محمد و آل محمد و عجل فرجهم و العن عدوهم

منتهی الآمال (شیخ عباس قمی)

نام کتاب: منتهی الآمال

نویسنده: شیخ عباس قمی (ره)

موضوع: تاریخ ومقتل

بالجمله ؛ دو نوبت دیگر قرعه افکندند و به نام شتران برآمد. عبدالمطّلب را استوار افتاد و آن صد شتر را به فدیه عبداللّه قربانی کرد و این بود که در اسلام دیت مرد بر صد شتر مقرّر گشت و از اینجا بود که پیغمبر صلی اللّه علیه و آله و سلّم فرمود: (اَنَا ابنُ الذَّبیحَیْن)(۳۰) و از دو ذبیح ، جدّ خود حضرت اسماعیل ذبیح اللّه و پدر خود عبداللّه اراده فرمود.

علامه مجلسی رحمه اللّه فرموده که چون عبداللّه به سنّ شَباب رسید نور نبوّت از جبین او ساطع بود، جمیع اکابر و اشراف نواحی و اطراف آرزو کردند که به او دختر دهند و نور او را بربایند؛ زیرا که یگانه زمان بود در حُسن و جمال . و در روز بر هر که می گذشت بوی مُشک و عَنْبَر از وی استشمام می کرد و اگر در شب می گذشت جهان از نور رویش روشن می گردید و اهل مکّه او را (مِصْباح حَرَم) می گفتند تا اینکه به تقدیر الهی عبداللّه با صدف گوهر رسالت پناه یعنی آمنه دختر وَهْب (ابْن عَبْد مَناف بن زُهْرة بن کِلاب بن مُرّة) جفت گردید. پس سبب مزاوجت را نقل کرده به کلامی طولانی که مقام را گنجایش ذکر نیست . و روایت کرده که چون تزویج آمنه به حضرت عبداللّه شد دویست زن از حسرت عبداللّه هلاک شدند!

بالجمله ؛ چون حضرت آمنه صدف آن دُرّ ثمین گشت جمله کَهَنَه عرب آن بدانستند و یکدیگر را خبر دادند و چند سال بود که عرب به بلای قحط گرفتار بودند و بعد از انتقال آن نور به آمنه باران بارید و مردم در خصب و فراوانی نعمت شدند، تا به جائی که آن سال را (سَنَةُ الْفَتْح) نام نهادند.

در همان سال عبدالمطّلب عبداللّه را به رسم بازرگانان به جانب شام فرستاد و عبداللّه هنگام مراجعت از شام چون به مدینه رسید مزاج مبارکش از صحّت بگشت و همراهان او را بگذاشتند و به مکّه شدند و از پس ایشان عبداللّه در آن بیماری وفات یافت ، جسد مبارکش را در (دارالنّابغه) به خاک سپردند.

امّا از آن سوی ، چون خبر بیماری فرزند به عبدالمطّلب رسید حارث را که بزرگترین برادران او بود به مدینه فرستاد تا جنابش را به مکّه کوچ دهد وقتی رسید که آن حضرت وداع جهان گفته بود و مدّت زندگانی آن جناب بیست و پنج سال بود و هنگام وفات او هنوز آمنه علیهاالسّلام حمل خویش نگذاشته بود و به روایتی دو ماه و به قولی هفت ماه از عمر شریف آن حضرت گذشته بود.(۳۱)

در روایات وارد شده است که شبی حضرت رسول صلی اللّه علیه و آله و سلّم به نزد قبر عبداللّه پدر خود آمد و دو رکعت نماز کرد و او را ندا کرد ناگاه قبر شکافته شد و عبداللّه در قبر نشسته بود و می گفت : (اَشْهَدُ اَنْ لا اِلهَ اِلاّ اللّهُ وَاَنَّکَ نَبِیُّ اللّهِ وَرَسولُهُ)

آن حضرت پرسید که ولیّ تو کیست ای پدر؟ پرسید که ولیّ تو کیست ای فرزند؟ گفت : اینک علیّ ولیّ توست . گفت : شهادت می دهم که علیّ ولیّ من است ، پس فرمود که برگرد به سوی باغستان خود که در آن بودی پس به نزد قبر مادر خود آمد و همان نحو که با قبر پدر فرمود در آنجا نیز به عمل آورد.

علامه مجلسی رحمه اللّه فرموده که از این روایت ظاهر می شود که ایشان ایمان به شهادَتَیْن داشتند و برگردانیدن ایشان برای آن بود که ایمانشان کاملتر گردد به اقرار به امامت علیّ بن ابی طالب علیه السّلام .(۳۲)

معجزات نوع سوم

نوع سوّم : معجزاتی است که در حیوانات ظاهر شده ، مانند تکلّم کردن گوساله آل ذریح و دعوت او مردم را به نبوّت آن حضرت (۱۰۵) و تکلّم اطفال شیرخواره با آن حضرت (۱۰۶) و تکلّم گرگ و شتر و سوسمار و یعفور و گوسفند زهرآلوده و غیر ذلک (۱۰۷) از حکایات بسیار و ما در اینجا اکتفا می کنیم به ذکر چند امر:

تقاضای آهو از پیامبر

اوّل : راوندی و ابن بابویه از امّ سلمه روایت کرده اند که روزی حضرت رسول صلی اللّه علیه و آله و سلّم در صحرائی راه می رفت ناگاه شنید که منادی ندا می کند: یا رسول اللّه ! حضرت نظر کرد کسی را ندید؛ پس بار دیگر ندا شنید و کسی را ندید و در مرتبه سوّم که نظر کرد آهوئی را دید که بسته اند، آهو گفت : این اعرابی مرا شکار کرده است و من دو طفل در این کوه دارم مرا رها کن که بروم و آنها را شیر بدهم و برگردم . فرمود: خواهی کرد؟ گفت : اگر نکنم خدا مرا عذاب کند مانند عذاب عشّاران ؛ پس حضرت آن را رها کرد تا رفت و فرزندان خود را شیر داد و به زودی برگشت و حضرت آن را بست . چون اعرابی آن حال را مشاهده کرد گفت : یا رسول اللّه ! آن را رها کن . چون آن را رها کرد دوید و می گفت : اَشْهَدُ اَن لا اِل هَ اِلا اللّهُ وَ اَنَّکَ رَسُولُ اللّهِ و (ابن شهر آشوب) روایت کرده است که آن آهو را یهودی شکار کرده بود و چون به نزد فرزندان خود رفت و قصّه خود را برای ایشان نقل کرد گفتند: حضرت رسول صلی اللّه علیه و آله و سلّم ضامن تو گردیده و منتظر است ، ما شیر نمی خوریم تا به خدمت آن حضرت برویم ؛ پس به خدمت آن حضرت شتافتند و بر آن حضرت ثنا گفتند و آن دو (آهو بچه) روهای خود را بر پای آن حضرت می مالیدند ؛ پس یهودی گریست و مسلمان شد و گفت آهو را رها کردم و در آن موضع مسجدی بنا کردند و حضرت زنجیری در گردن آن آهوها برای نشانه بست و فرمود که حرام کردم گوشت شما را بر صیّادان .(۱۰۸)

شکایت شتر

دوم : جماعتی از مشایخ به سندهای بسیار از حضرت صادق علیه السّلام روایت کرده اند که روزی حضرت رسول صلی اللّه علیه و آله و سلّم نشسته بود ناگاه شتری آمد و نزدیک آن حضرت خوابید سر را بر زمین گذاشت و فریاد می کرد؛ عمر گفت : یا رسول اللّه ، این شتر ترا سجده کرد و ما سزاوارتریم به آنکه ترا سجده کنیم . حضرت فرمود: بلکه خدا را سجده کنید این شتر آمده است شکایت می کند از صاحبانش و می گوید که من از ملک ایشان به هم رسیده ام و تا حال مرا کار فرموده اند و اکنون که پیر و کور و نحیف و ناتوان شده ام می خواهند مرا بکشند و اگر امر می کردم که کسی برای کسی سجده کند هر آینه امر می کردم که زن برای شوهر سجده کند (۱۰۹) پس حضرت فرستاد و صاحب شتر را طلبید و فرمود که این شتر از تو چنین شکایت می کند. گفت : راست می گوید ما ولیمه داشتیم و خواستیم که آن را بکشیم حضرت فرمود که آن را نکشید صاحبش گفت چنین باشد.(۱۱۰)

سوّم : راوندی و غیر او از محدّثان خاصّه و عامّه روایت کرده اند که (سفینه) آزاد کرده حضرت رسول صلی اللّه علیه و آله و سلّم گفت که حضرت مرا به بعضی از جنگها فرستاد و بر کشتی سوار شدیم و کشتی ما شکست و رفیقان و متاعها همه غرق

الكافي

تأليف

محمد بن يعقوب الكليني

فروع الكافي

الجزء الثالث

الجزء الرابع

منشورات الفجر

ابْنِ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ أَبِي بَصِيرٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: كَبَّرَ رَسُولُ اللَّهِ صلى الله عليه وآله عَلَى حَمْزَةَ سَبْعِينَ تَكْبِيرَةً وكَبَّرَ عَلِيٌّ عليه السلام [عِنْدَكُمْ] عَلَى سَهْلِ بْنِ حُنَيْفٍ خَمْساً وعِشْرِينَ تَكْبِيرَةً، قَالَ: كَبَّرَ خَمْساً خَمْساً كُلَّمَا أَدْرَكَهُ النَّاسُ قَالُوا: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ لَمْ نُدْرِكِ الصَّلَاةَ عَلَى سَهْلٍ فَيَضَعُهُ فَيُكَبِّرُ عَلَيْهِ خَمْساً حَتَّى انْتَهَى إِلَى قَبْرِهِ خَمْسَ مَرَّاتٍ.

١٢٨ - باب: الصلاة على المستضعف وعلى من لا يعرف

١ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عِيسَى، عَنْ حَرِيزٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ أَحَدِهِمَا عليه السلام قَالَ: الصَّلَاةُ عَلَى الْمُسْتَضْعَفِ والَّذِي لَا يَعْرِفُ: الصَّلَاةُ عَلَى النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله والدُّعَاءُ لِلْمُؤْمِنِينَ والْمُؤْمِنَاتِ تَقُولُ: «رَبَّنَا اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا واتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ» إِلَى آخِرِ الْآيَتَيْنِ.

٢ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ عُمَرَ بْنِ أُذَيْنَةَ، عَنْ فُضَيْلِ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام قَالَ: إِذَا صَلَّيْتَ عَلَى الْمُؤْمِنِ فَادْعُ لَهُ واجْتَهِدْ لَهُ فِي الدُّعَاءِ وإِنْ كَانَ وَاقِفاً مُسْتَضْعَفاً فَكَبِّرْ وقُلْ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا واتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ».

٣ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ أَبِي عُمَيْرٍ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ عُثْمَانَ، عَنِ الْحَلَبِيِّ عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: إِنْ كَانَ مُسْتَضْعَفاً فَقُلِ: «اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا واتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ» وإِذَا كُنْتَ لَا تَدْرِي مَا حَالُهُ فَقُلِ: «اللَّهُمَّ إِنْ كَانَ يُحِبُّ الْخَيْرَ وأَهْلَهُ فَاغْفِرْ لَهُ وارْحَمْهُ وتَجَاوَزْ عَنْهُ» وإِنْ كَانَ الْمُسْتَضْعَفُ مِنْكَ بِسَبِيلٍ فَاسْتَغْفِرْ لَهُ عَلَى وَجْهِ الشَّفَاعَةِ لَا عَلَى وَجْهِ الْوَلَايَةِ.

٤ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنِ ابْنِ فَضَّالٍ، عَنْ بَعْضِ أَصْحَابِهِ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: التَّرَحُّمُ عَلَى جِهَتَيْنِ جِهَةِ الْوَلَايَةِ وجِهَةِ الشَّفَاعَةِ.

٥ - عَلِيُّ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ رَجُلٍ، عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي عَبْدِ اللَّهِ عليه السلام قَالَ: تَقُولُ: «أَشْهَدُ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ وأَشْهَدُ أَنَّ مُحَمَّداً رَسُولُ اللَّهِ اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ عَبْدِكَ ورَسُولِكَ، اللَّهُمَّ صَلِّ عَلَى مُحَمَّدٍ وآلِ مُحَمَّدٍ وتَقَبَّلْ شَفَاعَتَهُ وبَيِّضْ وَجْهَهُ وأَكْثِرْ تَبَعَهُ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِي وارْحَمْنِي وتُبْ عَلَيَّ، اللَّهُمَّ اغْفِرْ لِلَّذِينَ تَابُوا واتَّبَعُوا سَبِيلَكَ وقِهِمْ عَذَابَ الْجَحِيمِ» فَإِنْ كَانَ مُؤْمِناً دَخَلَ فِيهَا وإِنْ كَانَ لَيْسَ بِمُؤْمِنٍ خَرَجَ مِنْهَا.

٦ - عِدَّةٌ مِنْ أَصْحَابِنَا، عَنْ سَهْلِ بْنِ زِيَادٍ، عَنِ الْحَسَنِ بْنِ مَحْبُوبٍ، عَنْ عَبْدِ اللَّهِ بْنِ غَالِبٍ، عَنْ ثَابِتٍ أَبِي الْمِقْدَامِ قَالَ: كُنْتُ مَعَ أَبِي جَعْفَرٍ عليه السلام فَإِذَا بِجَنَازَةٍ لِقَوْمٍ مِنْ جِيرَتِهِ فَحَضَرَهَا وكُنْتُ قَرِيباً مِنْهُ فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: اللَّهُمَّ إِنَّكَ أَنْتَ خَلَقْتَ هَذِهِ النُّفُوسَ وأَنْتَ تُمِيتُهَا وأَنْتَ تُحْيِيهَا وأَنْتَ أَعْلَمُ بِسَرَائِرِهَا وعَلَانِيَتِهَا مِنَّا ومُسْتَقَرِّهَا ومُسْتَوْدَعِهَا، اللَّهُمَّ وهَذَا عَبْدُكَ ولَا أَعْلَمُ مِنْهُ شَرّاً وأَنْتَ أَعْلَمُ بِهِ، وقَدْ جِئْنَاكَ شَافِعِينَ لَهُ بَعْدَ مَوْتِهِ فَإِنْ كَانَ مُسْتَوْجِباً فَشَفِّعْنَا فِيهِ واحْشُرْهُ مَعَ مَنْ كَانَ يَتَوَلَّاهُ.

الخصال

جلد اوّل

مؤلف

شیخ صدوق رحمۃ اللہ علیہ

مترجمین

مجاہد حسین حرؔ، سید ظفر حسین نقوی

ناشر

مصباح القرآن ٹرسٹ

السؤال عن الثقلین یوم القیامة

ثقلین سے متعلق سوال اور قیامت کا دن

۹۸ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ بْنِ اَحْمَدَ بْنِ الْوَلِيدِ رَضِىَ اللهُ عَنْهُ قَالَ حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْحَسَنِ الصَّفَّارُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ الْحُسَيْنِ بْنِ اَبِي الْخَطَّابِ وَ يَعْقُوبَ بْنِ يَزِيدَ جَمِيعاً عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ اَبِي عُمَيْرٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ سِنَانٍ عَنْ مَعْرُوفِ بْنِ خَرَّبُوذَ عَنْ اَبِي الطُّفَيْلِ عَامِرِ بْنِ وَاثِلَةَ عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ اُسَيْدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ لَمَّا رَجَعَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ حَجَّةِ الْوَدَاعِ وَ نَحْنُ مَعَهُ اَقْبَلَ حَتَّى انْتَهَى اِلَى الْجُحْفَةِ فَاَمَرَ اَصْحَابَهُ بِالنُّزُولِ فَنَزَلَ الْقَوْمُ مَنَازِلَهُمْ ثُمَ نُودِىَ بِالصَّلَاةِ فَصَلَّى بِاَصْحَابِهِ رَكْعَتَيْنِ ثُمَّ اَقْبَلَ بِوَجْهِهِ اِلَيْهِمْ فَقَالَ لَهُمْ اِنَّهُ قَدْ نَبَّاَنِي اللَّطِيفُ الْخَبِيرُ اَنِّي مَيِّتٌ وَ اَنَّكُمْ مَيِّتُونَ وَ كَاَنِّي قَدْ دُعِيتُ فَاَجَبْتُ وَ اَنِّي مَسْئُولٌ عَمَّا اُرْسِلْتُ بِهِ اِلَيْكُمْ وَ عَمَّا خَلَّفْتُ فِيكُمْ مِنْ كِتَابِ اللهِ وَ حُجَّتِهِ وَ اَنَّكُمْ مَسْئُولُونَ فَمَا اَنْتُمْ قَائِلُونَ لِرَبِّكُمْ قَالُوا نَقُولُ قَدْ بَلَّغْتَ وَ نَصَحْتَ وَ جَاهَدْتَ فَجَزَاكَ اللهُ عَنَّا اَفْضَلَ الْجَزَاءِ ثُمَّ قَالَ لَهُمْ اَلَسْتُمْ تَشْهَدُونَ اَنْ لَا اِلَهَ اِلَّا اللهُ وَ اَنِّي رَسُولُ اللهِ ﷺ اِلَيْكُمْ وَ اَنَّ الْجَنَّةَ حَقٌّ وَ اَنَّ النَّارَ حَقٌّ وَ اَنَّ الْبَعْثَ بَعْدَ الْمَوْتِ حَقٌّ فَقَالُوا نَشْهَدُ بِذَلِكَ قَالَ اللهُمَّ اشْهَدْ عَلَى مَا يَقُولُونَ اَلَا وَ اِنِّي اُشْهِدُكُمْ اَنِّي اَشْهَدُ اَنَّ اللهَ مَوْلَاىَ وَ اَنَا مَوْلَى كُلِّ مُسْلِمٍ وَ اَنَا اَوْلَى بِالْمُؤْمِنِينَ مِنْ اَنْفُسِهِمْ فَهَلْ تُقِرُّونَ لِي بِذَلِكَ وَ تَشْهَدُونَ لِي بِهِ فَقَالُوا نَعَمْ نَشْهَدُ لَكَ بِذَلِكَ فَقَالَ اَلَا مَنْ كُنْتُ مَوْلَاهُ فَاِنَّ عَلِيّاً مَوْلَاهُ وَ هُوَ هَذَا ثُمَّ اَخَذَ بِيَدِ عَلِيٍّ علیه السلام فَرَفَعَهَا مَعَ يَدِهِ حَتَّى بَدَتْ آبَاطُهُمَا ثُمَّ قَالَ اللهُمَّ وَالِ مَنْ وَالاهُ وَ عَادِ مَنْ عَادَاهُ وَ انْصُرْ مَنْ نَصَرَهُ وَ اخْذُلْ مَنْ خَذَلَهُ اَلَا وَ اِنِّي فَرَطُكُمْ وَ اَنْتُمْ وَارِدُونَ عَلَيَّ الْحَوْضَ حَوْضِي غَداً وَ هُوَ حَوْضٌ عَرْضُهُ مَا بَيْنَ بُصْرَى وَ صَنْعَاءَ فِيهِ اَقْدَاحٌ مِنْ فِضَّةٍ عَدَدَ نُجُومِ السَّمَاءِ اَلَا وَ اِنِّي سَائِلُكُمْ غَداً مَا ذَا صَنَعْتُمْ فِيمَا اَشْهَدْتُ اللهَ بِهِ عَلَيْكُمْ فِي يَوْمِكُمْ هَذَا اِذَا وَرَدْتُمْ عَلَيَّ حَوْضِي وَ مَا ذَا صَنَعْتُمْ بِالثَّقَلَيْنِ مِنْ بَعْدِي فَانْظُرُوا كَيْفَ تَكُونُونَ خَلَفْتُمُونِي فِيهِمَا حِينَ تَلْقَوْنِي قَالُوا وَ مَا هَذَانِ الثَّقَلَانِ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ اَمَّا الثَّقَلُ الْاَكْبَرُ فَكِتَابُ اللهِ عَزَّ وَ جَلَّ سَبَبٌ مَمْدُودٌ مِنَ اللهِ وَ مِنِّي فِي اَيْدِيكُمْ طَرَفُهُ بِيَدِ اللهِ وَ الطَّرَفُ الْآخَرُ بِاَيْدِيكُمْ فِيهِ عِلْمُ مَا مَضَى وَ مَا بَقِيَ اِلَى اَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ وَ اَمَّا الثَّقَلُ الْاَصْغَرُ فَهُوَ حَلِيفُ الْقُرْآنِ وَ هُوَ عَلِيُّ بْنُ اَبِي طَالِبٍ وَ عِتْرَتُهُ علیهم السلام وَ اِنَّهُمَا لَنْ يَفْتَرِقَا حَتَّى يَرِدَا عَلَيَّ الْحَوْضَ قَالَ مَعْرُوفُ بْنُ خَرَّبُوذَ فَعَرَضْتُ هَذَا الْكَلَامَ عَلَى اَبِي جَعْفَرٍ علیه السلام فَقَالَ

لا يؤمن عبد حتى يؤمن بأربعة

ایمان مکمل نہیں ہوتا مگر چار باتوں سے

⑧ أَخْبَرَنِي الْخَلِيلُ بْنُ أَحْمَدَ السِّجْزِيُّ قَالَ حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ مُحَمَّدُ بْنُ إِسْحَاقَ بْنِ خُزَيْمَةَ قَالَ حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ قَالَ حَدَّثَنَا شَرِيكٌ عَنْ مَنْصُورِ بْنِ الْمُعْتَمِرِ عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ خِرَاشٍ عَنْ عَلِيٍّ عليه السلام قَالَ

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَا يُؤْمِنُ عَبْدٌ حَتَّى يُؤْمِنَ بِأَرْبَعَةٍ حَتَّى يَشْهَدَ أَنْ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ وَ أَنِّي رَسُولُ اللهِ بَعَثَنِي بِالْحَقِّ وَ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْبَعْثِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَ حَتَّى يُؤْمِنَ بِالْقَدَرِ.

حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ آدمی مومن نہیں جب تک چار باتوں کا اعتقاد نہ رکھے: (۱) توحید باری یعنی لا الہ الا اللہ کوئی اللہ نہیں سوائے خدائے وحدہ لاشریک کے اور (۲) یہ کہ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے رسول اور نبی برحق ہیں (۳) موت کے بعد پھر جزا وسزا کے لیے دوبارہ زندہ کیا جائے گا (۴) قدر الٰہی پر ایمان ہو۔

کنوز المعجزات

ترجمہ

الخرائج والجرائح

مؤلفہ

علامہ قطب الدین ابوالحسن سعید بن ھبۃ اللہ راوندیؒ

ترجمہ وحواشی

ملک العلماء مولانا محمد شریف

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر درگاہ حضرت عباسؑ لکھنؤ

پشت کا معجزہ یہ ہے کہ آپ کے دونوں شانوں کے درمیان مہر نبوت ثبت تھی اور اس پر تحریر تھا لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

۷

مخزوم بن ہامی مخزومی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ جس نے ایک سو پچاس سال کی عمر پائی تھی، رسول اللہ صلعم کی پیدائش کی رات کسریٰ کے محل میں زلزلہ آگیا اور اس کے بالائی کنگرے گر پڑے، آتش کدۂ فارس بجھ گیا، جو سو سال سے جل رہا تھا، جھیل سادہ سوکھ گئی، وادیٔ سماوہ میں پانی آگیا۔ صبح کو کسریٰ اٹھا تو اس بات سے خوفزدہ ہوا، اور اس کا غم بڑھتا گیا، اس نے اپنے وزیروں اور رشتہ داروں کو جمع کر کے اس بات سے آگاہ کیا، اسی دوران میں اسے خط ملا کہ آتش کدہ فارس بجھ گیا ہے، اس نے آگ کے پجاری سے بلا کر پوچھا کہ کیا صورت واقع ہوگی؟ اس نے کہا عرب کے علاقہ میں کوئی نئی چیز واقع ہوئی ہے۔ کسریٰ نے نعمان بن منذر کی طرف خط لکھا کہ میرے پاس کوئی دانا آدمی روانہ کیجئے تاکہ میں اس سے اپنے خواب کی تعبیر معلوم کر سکوں، اس نے عبدالمسیح کو بھیجا۔ جب عبدالمسیح حاضر ہوا تو کسریٰ نے اپنا تمام خواب بتایا، اس نے کہا۔ اس بات کا علم میرے خالو کے پاس ہے جو شام کے مشرقی حصہ میں سکونت پذیر ہے، جس کا نام سطیح ہے، کسریٰ نے کہا، اس کے پاس جاؤ، اس سے دریافت کرو اور میرے پاس آکر اس کی تعبیر بتاؤ۔ عبدالمسیح روانہ ہو کر سطیح کے پاس اس وقت پہنچا جب وہ عالم نزع میں تھا، اس نے سلام کیا۔۔۔ اور حالات سے آگاہ کیا، اس نے کہا تلاوت (قرآن) زیادہ ہو گئی ہے، اور صاحب ہراوت (محمدؐ) ظاہر ہو گئے ہیں، وادی سماوہ میں پانی آگیا ہے اور جھیل سادہ خشک ہو گئی ہے اور آتش کدۂ فارس بجھ گیا ہے (اب) شام سطیح کی ملکیت میں نہیں رہا، جو

کتاب مستطاب

مجمع الفضائل

جلد اوّل و دوئم

ترجمہ

مناقب علامہ ابن شہر آشوبؒ

مترجم

سید المفسرینؒ ادیب اعظمؒ
مولانا سید ظفر حسن صاحب قبلہؒ امروہوی
(مصنف دو سو سترہ (۲۱۷) کتب)

ظفر شمیم پبلیکیشنز ٹرسٹ (رجسٹرڈ) ناظم آباد ۲ کراچی

پر نازل ہوا تھا میں بشارت دیتا ہوں کہ تم نبی ہو جن کی بشارت موسیٰ اور عیسیٰ نے دی تھی تم نبی مرسل ہو تم کو جہاد کا حکم دیا جائے گا۔ ایک روز جبریل اس وقت نازل ہوئے جبکہ آنحضرتؐ علی و جعفر کے درمیان آرام فرما رہے تھے۔ جبریل آپ کے سرہانے اور میکائیل پائینتی جب آپ بیدار ہوئے تو جبریل نے خدا کا پیغام آپ کو پہنچایا آپ نے پوچھا تم کون ہو کہا میں جبریل ہوں اس کے بعد جدھر جاتے تھے ہر درخت اور پتھر آپ کو سلام کرتا تھا اور تہنیت دیتا تھا اس کے بعد جب کبھی جبریل آتے تھے بغیر اذن داخل نہ ہوتے تھے۔

ایک روز جبریل آئے اور پہاڑ کے ایک پتھر کے اوپر نظر کی اس سے پانی کا چشمہ جاری ہو گیا جبریل نے اس سے وضو کیا اور رسول نے بھی کیا پھر نماز ظہر پڑھی یہ پہلی نماز ظہر تھی جو رسول نے ادا کی۔ امیرالمومنینؑ نے آنحضرتؐ کے ساتھ نماز پڑھی جب گھر میں آئے تو جناب خدیجہ نے وضو کیا اور نماز پڑھی۔

ایک روایت میں ہے کہ جبریل نے ایک ریشم کا ٹکڑا نکالا اور کہا پڑھو اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِىْ خَلَقَ (سورہ العلق ۱/۹۶) حضرت نے پڑھا۔ پھر جبریل و میکائیل کے ساتھ ستر ہزار فرشتے آنے لگے وہ ایک کرسی لائے اس پر آپ کو بٹھایا اور سر پر تاج رکھا اور کہا اللہ کی حمد کرو۔ جب آپ گھر کی طرف چلے تو ہر شے آپ کو سجدہ کرتی تھی اور سلام کی آواز آتی تھی۔ جب گھر میں داخل ہوئے تو سب گھر منور ہو گیا جناب خدیجہ نے پوچھا یہ کیسا نور ہے فرمایا یہ نور نبوت ہے کہو لا اِلٰہ اِلا اللہ محمد رسول اللہ جناب خدیجہ نے یہ کہا اور اسلام لے آئیں۔ حضرت نے فرمایا میں سردی محسوس کرتا ہوں انہوں نے لحاف اوڑھا دیا آواز آئی یاأیہا المدثر، حضرت اٹھے اور اپنے کانوں میں انگلی دے کر کہا اللہ أکبر اللہ أکبر جس نے سنا اس نے بھی یہی کہا۔

فصل ششم

دعوت ذوالعشیرہ

جب آیہ وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ (سورہ الشعراء ۲۶/۲۱۴) نازل ہوئی تو حضرت کوہ صفا پر تشریف لے گئے اور آپ نے قریش کو پکارا وہ جمع ہوئے اور پوچھا کیا معاملہ ہے فرمایا اگر میں تم کو خبر دوں کہ اس پہاڑ کے پیچھے سے دشمن آ رہا ہے تو تم اس کی تصدیق کرو گے انہوں نے کہا ہاں ہم آپ کو صادق جانتے ہیں فرمایا میں تم کو خدا کے سخت عذاب سے ڈراتا ہوں ابولہب نے کہا تیرا برا ہو۔ اس بات کے لیے ہم سب کو بلایا تھا۔ اس پر سورۂ تبّت نازل ہوئی۔

قتادہ سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا میں آگاہ کرتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں تمہاری طرف اللہ کا رسول

یہ روایت زید بن ارقم۔ انس بن مالک۔ ام سلمہ اور امام جعفر صادق علیہ السلام سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ کا گزر ایک ہرنی کی طرف سے ہوا جس کو ایک یہودی نے خیمے کی رسّی سے باندھ رکھا تھا اس نے کہا یا رسول اللہ میں دو بچوّں کی ماں ہوں جو بھوکے ہیں اور میرے تھنوں میں دودھ بھرا ہوا ہے پس آپ مجھے کھول دیجئے میں دودھ پلا کر واپس آجاؤں گی۔ حضرت نے فرمایا مجھے ڈر ہے کہ تو واپس نہ آئے۔ اس نے کہا خدا میرے اُوپر عذاب نازل کرے اگر میں نہ لوٹوں۔ حضرت نے اس کی رسی کھول دی وہ چلی گئی اور اپنے بچوں سے یہ حال بیان کیا انہوں نے کہا ہم دودھ نہ پئیں گے درانحالیکہ تیرے ضامن رسول اللہ تیری وجہ سے پریشانی میں ہیں پس وہ اپنے بچوں کو لے کر حاضر ہوگئی اور حضرت کے قدموں پر گر پڑی اور دونوں بچے اپنے سر حضرت کے قدموں پر ملنے لگے یہودی رونے لگا اور اسلام لے آیا اور کہا میں نے رہا کیا اور وہاں ایک مسجد بنا دی حضرت نے اس کے گلے میں ایک پٹہ ڈال دیا اور فرمایا تمہارا گوشت شکاریوں کے لیے حرام ہے۔ زید سے مروی ہے کہ میں نے اس ہرنی کو دیکھا کہ جنگل میں تسبیح الٰہی کرتی تھی اور کہتی تھی لا الٰہ الا اللہ محمد رسول اللہ۔

جابر انصاری اور عبادہ بن صامت سے مروی ہے کہ احیب بن سماع کے باغ میں ایک سرکش اونٹ تھا جو کوئی باغ میں داخل ہونا چاہتا وہ اس پر حملہ کرتا پس حضرت باغ میں داخل ہوئے اور اسے بلایا وہ آیا اور اپنا ہونٹ زمین پر رکھا اور حضرت کے سامنے بیٹھ گیا آپ نے اس کی نکیل ڈالدی اور اپنے اصحاب کے حوالے کیا انہوں نے کہا بہائم تو آپ کی نبوت کا اقرار کرتے ہیں اور انسان انکار کر رہے ہیں فرمایا ہر شے میری نبوت کی عارف ہے سوائے ابوجہل اور قریش کے انہوں نے کہا ہم آپ کو سجدہ کرنے کے زیادہ لائق ہیں فرمایا میں تو مرنے والا ہوں۔ تم اس ذات کو سجدہ کرو جو حی لایموت ہے پھر ایک اور اونٹ آپ کے پاس آیا اور اپنے ہونٹوں کو حرکت دی۔ حضرت نے فرمایا یہ چارہ کی کمی اور گرانی بار کی شکایت کر رہا ہے جابر تم اس کے ساتھ جا کر اس کے مالک کو لے آؤ انہوں نے کہا میں اس کے مالک کو نہیں جانتا فرمایا یہ خود تمہیں بتا دے گا۔ جابر گئے اور اسے لے آئے۔ حضرت نے فرمایا تیرے اونٹ نے شکایت کی ہے اس نے کہا اس نے نافرمانی کی ہے یہ اس کی سزا ہے۔ حضرت نے اونٹ سے فرمایا اپنے مالک کے ساتھ جا وہ سرتعبہ کران کے ساتھ ہولیا انہوں نے کہا یا رسول اللہ ہم نے اسے بلحاظ آپ کی حرمت کے آزاد کر دیا۔ اس کے بعد وہ بازاروں میں پھرتا رہا اور لوگ کہتے تھے یہ آزاد کردہ رسولؐ ہے۔

ایک روایت میں ہے کہ حضورؐ ایک روز بیٹھے تھے کہ ایک اونٹ فریاد کرتا آیا۔ حضرت نے اصحاب سے فرمایا یہ کہتا ہے میں قبیلہ خزرج کا ہوں وہ مجھ سے کام لیتے رہے اب کہ میں بڈھا اور ضعیف ہوگیا ہوں تو وہ مجھے نحر کرنا چاہتے ہیں۔ حضورؐ نے اسے ٹھہرا لیا جب لوگ اسے لینے آئے تو حضرت نے اونٹ کی شکایت بیان کی انہوں نے کہا پھر جو حکم حضورؐ کا ہو۔ فرمایا اسے چھوڑ دو تاکہ یہ جہاں چاہے چرے۔ یہ سن کر وہ اونٹ حضرت کے سامنے سجدہ میں گر پڑا۔ اصحاب نے کہا یہ چوپایہ تو سجدہ کرے تو ہم کیوں نہ کریں۔ فرمایا سجدہ خدا کے سوا کسی کے لیے ہوتا تو میں عورت کو حکم دیتا کہ وہ اپنے شوہر کو سجدہ کرے اس کے حق عظیم کے لحاظ سے۔

امیرالمومنین علیہ السلام سے مروی ہے کہ ایک اعرابی دوسرے اعرابی کو پکڑے ہوئے لایا کہ اس نے میرا اُونٹ چرا لیا ہے اور اس کو

آب وطعام کی زیادتی

جنگ تبوک میں مسلمانوں پر بھوک کا غلبہ ہوا لوگوں نے کہا اگر آپ اجازت دیں تو ہم اونٹ نحر کر دیں۔ فرمایا فرش بچھاؤ پھر آپ نے دعا فرمائی ایک شخص مٹھی بھر کھجوریں لایا دوسرا کچھ اور لایا تیسرا مٹھی بھر دوسری غلہ لایا اور یہ سب چیزیں فرش پر رکھ دیں۔ پھر حضرت نے دعا کی فرمایا اپنے اپنے برتن بھر لو پس لشکر کا کوئی آدمی ایسا باقی نہ رہا جس نے اپنا برتن پر نہ کر لیا اور ہر ایک نے شکم سیر ہو کر کھا لیا حضرت نے فرمایا کہو اشهد ان لا إله إلا الله وأشهد أن محمداً رسول الله پھر فرمایا جو یہ کلمہ زبان پر جاری کرے آتشِ دوزخ اس پر حرام ہے عمرہ بنتِ رواحہ چند خرمے روز جنگ خندق لائی۔ حضرت نے فرمایا ان کو میرے ہاتھ پر رکھ پھر ان کو آپ نے دسترخوان پر رکھا پس تین ہزار آدمیوں نے ان کو کھایا۔

جابر انصاری سے مروی ہے کہ خندق کی کھدائی کے وقت میں نے آنحضرتؐ پر ضعف کا غلبہ دیکھا میں نے ایک بھیڑ کا بچہ اور ایک صاع آٹا پکایا اور حضرت سے کھانے کی درخواست کی حضرت نے فرمایا ابھی ہانڈی نہ اتارو اور تنور ٹھنڈا نہ کرو۔ پھر آپ نے تمام مسلمانوں سے فرمایا اٹھو اور جابر کے گھر چلو سات سو آدمی آگئے بعض روایتوں میں آٹھ سو اور بعض میں ایک ہزار ہے بیٹھنے کی جگہ بھی تنگ تھی حضرت کی دعا سے کشادہ ہو گئی سب نے سیر ہو کر کھا لیا اور ہانڈی بدستور بھری رہی اور روٹیاں بھی جوں کی توں رہیں۔

انس سے مروی ہے کہ ابوطلحہ نے جب حضرت پر بھوک کا غلبہ دیکھا مجھے آپ کے پاس بھیجا حضرت نے مجھے دیکھ کر فرمایا ابوطلحہ نے بھیجا ہے میں نے کہا ہاں حضرت کے پاس اس وقت جو لوگ تھے ان سب کو لے کر چلے ابوطلحہ نے کہا اے ام سلیم آنحضرتؐ تو بہت سے لوگوں کو لا رہے ہیں ہمارے پاس ان سب کے لیے کھانا کہاں حضرت نے فرمایا اے ام سلیم جو کچھ تیرے پاس ہے لے آ وہ جو کی چند روٹیاں لے آئیں اور روغن کے برتن سے تھوڑا سا روغن نکالا حضرت نے اس کو لے لیا اور ثرید پر (کھانا) اپنا ہاتھ رکھا اور دس دس کو بلا کر کھلانا شروع کیا یہاں تک کہ اسی آدمیوں نے شکم سیر ہو کر کھا لیا۔

ابوہریرہ اصحاب صفہ میں تھے ان کے پاس ایک کاسہ میں غذا تھی آنحضرتؐ نے اپنا ہاتھ اس میں ڈالا ان سب نے شکم سیر ہو کر کھا لیا اور وہ بدستور بھرا رہا۔

ام شریک نے روغن کا ایک کپا حضرت کو ہدیہ بھیجا حضرت نے خادم کو حکم دیا کہ وہ اسے خالی کر دے اور خالی ظرف اسے واپس کر دے ام شریک نے دیکھا کہ وہ بدستور بھرا ہوا ہے۔ ایک مدت تک وہ روغن اس میں سے نکالتی رہی مگر وہ خالی ہوتا ہی نہ تھا حضرت نے ایک بڑھیا کو ایک پیالہ دیا جس میں شہد تھا وہ روز کھاتی تھی مگر کم نہ ہوتا تھا ایک دن اس نے پیالہ کا شہد دوسرے برتن میں الٹ

سید البشر واکرم ربیعہ ومضر محمد ن المصطفٰے والرسول المجتبیٰ ہمارے گھر تشریف لائے ہیں اس نے دروازہ کھولا چونکہ اندھی تھی لہٰذا ایک آہ سرد بھر کر کہنے لگی کاش میری آنکھیں ہوتیں تو خدا کے رسولؐ کی زیارت کرتی آپ نے اپنا ہاتھ اس کی آنکھوں پر پھیرا وہ بینا ہوگئی۔ یہ پہلا معجزہ تھا جو مدینہ میں حضرت سے ظاہر ہوا۔

محمد بن اسحٰق نے روایت کی ہے کہ کثیر بن عامر البطح سے سوار ہو کر چلا اور اس کے پیچھے ستر اونٹ ریشمی کپڑوں سے لدے ہوئے تھے اور ہر اونٹ پر ایک حبشی غلام بیٹھا ہوا تھا وہ مکہ میں حضرت کو تلاش کر رہا تھا تاکہ اپنے باپ کی وصیت کے مطابق حضرت کی خدمت میں پیش کردے ابوالبختری نے ابوجہل کی طرف اشارہ کیا اور کہا وہ یہی ہیں جب وہ قریب پہنچا تو کہا تم وہ نہیں ہو۔ الغرض وہ تلاش کرتا حضورؐ تک پہنچا اور آپ کے ہاتھ اور پیر کو بوسہ دیا۔ حضرت نے فرمایا کیا تو ناجی بن منذر نہیں ہے اس نے کہا یا رسول اللہ میں وہی ہوں فرمایا وہ ستر اونٹ کہاں ہیں جن پر سونا چاندی موتی جواہرات اور کپڑا بار ہے اس نے کہا یا رسول اللہ سب موجود ہے فرمایا میرے سپرد کر میں محمد بن عبداللہ ہوں۔ اس نے وہ چیزیں حضرت کے سپرد کر دیں ابوجہل نے کہا اے آل غالب اگر تم نے اس معاملہ میں انصاف نہ کیا تو میں اپنے سینے میں تلوار بھونک لوں گا۔ یہ سب مال کعبہ کا ہے وہ گھوڑے پر سوار ہوا اور اپنی تلوار نیام سے نکال لی اور مکہ کے اطراف میں پروپیگنڈہ کیا ستر ہزار جنگجو اس کے ساتھ ہو گئے۔ ابوطالب نے بھی بنو ہاشم اور بنو عبدالمطلب کو جمع کیا اور ان سے پوچھا تمہارا کیا ارادہ ہے۔ ابوجہل نے کہا آپ کے بھتیجے نے بڑے بڑے گناہ کیے ہیں اور عرب کو اس بات پر آمادہ کیا جا رہا ہے کہ وہ خوں ریزی کریں۔ ابوطالب نے پوچھا آخر بات کیا ہے اس نے کہا محمدؐ نے فلاں شخص پر جادو کر کے اس سے مال لے لیا ہے۔ ابوطالب نے کہا ٹھہرو میں محمدؐ سے پوچھتا ہوں۔ حضرت سے ذکر کیا تو آپ نے فرمایا وہ اونٹوں کو پکاریں اگر جواب دے دیں تو ان کے اور اگر مجھے جواب دیدیں تو میرے کل صبح ان کا امتحان ہو جائے۔ ابوجہل وہاں سے کعبہ میں آیا اور ہبل کو سجدہ کیا پھر ہاتھ جوڑ کر کہنے لگا اگر اونٹ مجھ سے بولیں اور میں شماتتِ محمدؐ سے بچ جاؤں درانحالیکہ میں چالیس سال سے تیری عبادت کر رہا ہوں اور اب تک تجھ سے کوئی سوال نہیں کیا تو اس حاجت کے پورا ہونے پر میں تیرے لیے سفید موتیوں کا قبہ بنوا دوں گا اور سونے کے کنگن ہاتھوں میں اور چاندی کی جوتیاں پیروں میں پہناؤں گا اور جواہرات کا تاج سر پر رکھوں گا الغرض صبح کو جب آیا اور اونٹوں کو پکارا تو کسی نے جواب نہ دیا مگر جب حضرت نے پکارا تو ہر ناقہ نے سات بار آپ کی نبوت کی گواہی دی۔

لیلیٰ سیابہ سے مروی ہے کہ ایک سفر میں آنحضرتؐ کے ساتھ آپ کو رفع حاجت کی ضرورت ہوئی۔ آپ نے دو درختوں کو مل جانے کا حکم دیا وہ مل گئے بعد القضائے حاجت علیحدہ ہونے کا حکم دیا وہ علیحدہ ہو گئے۔

غزوہ طائف میں حضرت ایک راستے سے گزرے جس میں کیلے اور بیری کے درخت بہت زیادہ تھے پس بیری کا ایک درخت بیچ میں سے شگافتہ ہو گیا اور گزر گئے اس کا نام سدرۃ النبی ہو گیا۔

ایک مچھلی پکڑی ہوئی آئی جس کے ایک طرف لکھا تھا لا إله إلا الله دوسری طرف محمد رسول الله

جب بلال اذان میں أشهد أن محمداً رسول الله کہتے تو ایک منافق کہتا خدا اس جھوٹے کو ہلاک کرے یعنی آنحضرتؐ

کو ایک رات وہ چراغ جلانے اٹھا اس کی انگلی میں آگ لگی ہر چند بجھانا چاہا نہ بجھی بلکہ اوسارے بدن کو بڑھی یہاں تک کہ اس کا سارا بدن جل گیا۔

ایک مدیون حضرت کے پاس آیا اور آنحالیکہ قرض خواہ اس کے ساتھ تھے اور اپنا قرضہ مانگ رہے تھے حضرت نے فرمایا جو کچھ خرمے تیرے پاس ہیں وہ لے آ وہ لے آیا۔ حضرت نے اس کو مس کر کے فرمایا اب ہر قرضخواہ کو دے سب کا قرضہ چک گیا اور وہ بدستور باقی رہے۔ آنحضرتؐ ایک سوکھے درخت پر سہارا دے کر بیٹھے وہ ہرا بھرا ہو گیا اور پھل لے آیا۔

جحفہ میں آنحضرتؐ ایک ایسے درخت کے نیچے بیٹھے جس کا سایہ کم تھا۔ اصحاب پر دھوپ تھی خدا نے اس درخت کو بڑا کر دیا اور اس کے سایہ کو پھیلا دیا اسی کے متعلق یہ آیت ہے۔ اَلَمْ تَرَ اِلٰی رَبِّكَ كَيْفَ مَدَّ الظِّلَّ وَلَوْ شَآءَ لَجَعَلَهٗ سَاكِنًا (سورہ الفرقان ۲۵/۴۵)

ایک اعرابی نے کہا میں اور میرا بھائی اس پہاڑ کے پیچھے لکڑیاں چن رہے تھے ناگاہ دو گروہوں کو ہم نے برسرپیکار دیکھا میں نے اپنے بھائی سے کہا دیکھیں کس کو غلبہ ہوتا ہے خدا نے ہماری آنکھوں کے سامنے سے پردے ہٹا دیئے ہم نے کچھ سواروں کو دیکھا جو آسمان سے زمین پر آ رہے تھے اور ان کے ہاتھوں میں جھنڈے تھے جو مشرق سے مغرب تک پھیلے ہوئے تھے یہ دیکھ کر میرے بھائی کا پتہ پھٹ گیا۔ اور وہ مر گیا لیکن میں سلامت رہا اور آپ کے پاس آیا ہوں کہ اسلام قبول کر دوں۔

حجۃ الوداع میں ایک شخص ایک کپڑے میں لپیٹے ہوئے ایک بچہ کو لایا آپ نے اس پر ہاتھ پھیرا اور فرمایا بتا میں کون ہوں اس نے کہا آپ محمد اللہ کے رسولؐ ہیں فرمایا اے مبارک تو نے سچ کہا پس اس کا نام مبارک ہو گیا۔

یوم فتح مکہ عامر بن کریز جس کی عمر پانچ چھ سال کی تھی اپنے باپ عبداللہ بن عامر کے ساتھ آنحضرتؐ کے پاس آیا حضرت نے اس کے منہ میں لعاب دہن ڈالا جسے اس نے بڑے شوق سے چوسا۔ حضرت نے کہا یہ پیاسوں کو پانی پلانے والا ہوگا پس زمین کو وہ طے کرتا تھا وہاں پانی ظاہر ہو جاتا تھا اور اس کی سقائی مشہور رہے۔

ابن عباس اور ضحاک نے آیہ وَيَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰى يَدَيْهِ يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِي اتَّخَذْتُ مَعَ الرَّسُوْلِ سَبِيْلًا (سورہ الفرقان ۲۵/۲۷) کے متعلق بیان کیا ہے کہ یہ عتبہ ابن ابی معیط اور ابی بن خلف کے بارے میں ہے۔ یہ دونوں آپس میں دوست تھے عتبہ جب سفر سے آیا تو اس نے اشراف کی ایک جماعت کو ولیمہ دیا جن میں آنحضرتؐ بھی شامل تھے آپ نے فرمایا جب تک تو لا إله إلا الله اور محمد رسول الله نہ کہے گا تیرا کھانا نہ کھاؤں گا۔ اس نے کہہ دیا آپ نے اس کا کھانا کھا لیا جب ابی کے پاس آیا تو اس نے ملامت کی اور کہا میں اس وقت تجھ سے راضی ہوں گا جب کہ تو محمدؐ کی تکذیب کرے وہ یہ سن کر حضورؐ کے پاس آیا اور پھر حضرت کے منہ پر تھوکا وہ تھوک اڑ کر اسی کے منہ پر آیا اور اس کے چہرے کو جلا دیا آنحضرتؐ نے فرمایا جب تک میں مکہ میں ہوں یہ زندہ رہے گا۔ اور جب میں یہاں سے چلا جاؤں گا تو یہ اپنی تلوار سے قتل کیا جائے گا چنانچہ روز بدر عتبہ بھی قتل ہوا اور حضرت کے ہاتھ سے ابی بھی۔

ابن عباس سے مروی ہے کہ حضرت نے مسح کے لیے اپنے موزے اتارے ایک عقاب ان کو اٹھا لے گیا اور ہوا میں ان کو گردش

کے سوا کوئی قصور نہیں کہ میں آپ کے اہل بیت سے محبت کرتی ہوں پھر لوگوں سے مخاطب ہو کر کہا تم مجھے کیوں برے الفاظ سے یاد کرتے ہو حالانکہ ہم اقرار شہادتین کرتے ہیں۔

زبیر نے کہا بات یہ ہے کہ خدا نے جو چیز تمہارے ہاتھوں میں دی تم نے ہم کو اس کے دینے سے منع کیا انہوں نے کہا کہ فرض کرو مردوں نے تم کو منع کیا تو اس میں عورتوں کا کیا قصور۔ طلحہ اور خالد نے ان پر اپنی چادریں ڈالیں انہوں نے کہا میں برہنہ نہیں کہ تم نے مجھے پہنایا میں سائل نہیں کہ تم نے مجھے صدقہ دیا۔ زبیر نے کہا یہ تم سے شادی کرنا چاہتے ہیں انہوں نے کہا یہ میرے شوہر نہیں ہو سکتے جب ان باتوں کی خبر مجھے نہ دے جو میں نے شکم مادر سے جدا ہونے کے بعد کہی تھیں۔ اتفاقاً امیرالمومنینؑ بھی آ گئے آپ نے فرمایا اسے خولہ میری بات سن اور اسے دھیان رکھ۔ جب تیری ماں حاملہ تھی تو اس کو دردِ زہ عارض ہوا، اور اس نے شدت اختیار کی تو اس نے بارگاہِ الٰہی میں عرض کی خداوندا اس بچہ کو سلامتی کے ساتھ مجھے دے خدا نے دعا قبول کی جب تو پیدا ہوئی تو تو نے کہا لا إله إلا الله محمد رسول الله اے ماں عنقریب میرا مالک ایک سردار قوم ہوگا جس سے میرا ایک لڑکا پیدا ہوگا تو نے یہ بات ایک تانبے کی تختی پر لکھی اور یہ لوح تو نے وہیں دبا دی۔ جہاں تو پیدا ہوئی تھی جس رات کو تیری ماں غائب ہوئی اس نے اس کے متعلق وصیت کی۔ جب تیرے قید ہونے کا وقت آیا تو تو نے تو اس لوح کو برآمد کر کے اپنے بازو پر باندھ لیا۔ لا وہ لوح مجھے دے اس کا مالک میں ہوں۔ میں امیرالمومنینؑ ہوں میں اس لڑکے کا باپ ہوں اس کا نام محمد ہوگا اس نے وہ لوح امیرالمومنینؑ کو دے دی۔ عثمان نے اسے پڑھ کر ابو بکر کو سنایا انہوں نے کہا واللہ جو کچھ علیؑ نے کہا نہ اس میں ایک حرف کم ہے نہ زیادہ سب نے مل کر کہا اللہ اور رسولؐ نے سچ کہا رسول نے فرمایا ہے انا مدينة العلم وعلي بابها۔ ابو بکر نے وہ لوح حضرت علیؑ کو دے کر کہا اے ابوالحسن تو خدا برکت عطا کرے۔

حضرت علی حنفیہ کو اپنے ساتھ لائے اور اسماء بنت عمیس سے کہا اس عورت کو اپنے ساتھ رکھو اور اچھی طرح اس سے پیش آؤ وہ آپ کے گھر رہیں پھر ان کا بھائی آیا اور اس نے حضرت علیؑ کے ساتھ عقد کر لیا۔

یہ تمام اخبار بالغیب آنحضرت صلعم نے پوشیدہ طور پر حضرت علیؑ کو بتائے اور آنحضرتؐ کو خدا نے جیسا کہ فرماتا ہے۔ ○ عٰلِمُ الْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلٰى غَيْبِهٖٓ اَحَدًا ۙ اِلَّا مَنِ ارْتَضٰى مِنْ رَّسُوْلٍ فَاِنَّهٗ يَسْلُكُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهٖ رَصَدًا ۙ لِّيَعْلَمَ اَنْ قَدْ اَبْلَغُوْا رِسٰلٰتِ رَبِّهِمْ وَاَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَاَحْصٰى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ○ (سورہ الجن ۲۶/۲۷) نبی نے ان اسرار کے بتلانے میں اپنے وصی کو بخل سے کام نہیں لیا اور نہ حضرت نے اپنے بعد کے اماموں سے اسی طرح دیگر آئمہ نے۔ ایسی خبریں سوائے امام کے دوسرا نہیں دے سکتا۔

پہنچا تو حضرت کا انتقال ہو چکا تھا لوگوں سے اس نے پوچھا ان کا خلیفہ کون ہے انہوں نے کہا ابو بکر ابو ضمضام مسجد میں آیا اور کہا اے خلیفہ حضرت رسول خدا نے مجھ سے اسی اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا انہوں نے کہا اے عرب تو احمقوں کی سی باتیں کر رہا ہے رسول اللہ نے اپنے ترکہ میں سوائے خچر جس کا نام دلدل ہے اور ایک گدھے جس کا نام یعفور ہے اور ایک تلوار کہ جس کا نام ذوالفقار ہے اور ایک زرہ کے اور چھوڑا ہی کیا ہے یہ سب چیزیں علیؑ نے لیں رہا فدک تو وہ میں نے بحق مسلمین ضبط کر لیا ہے ہمارے نبی کا کوئی وارث نہیں ہوتا۔ یہ سن کر حضرت سلمان چیخ اٹھے اور بزبان فارسی فرمایا کردی و نکردی وحق از امیر المؤمنین ببردی۔ اس کے بعد سلمان ابو ضمضام کو لے کر حضرت علیؑ کی خدمت میں آئے۔ دق الباب کیا۔ حضرت نے فرمایا اے سلمان تم بھی آؤ اور ابو ضمضام بھی آئے اس نے کہا یہ عجیب بات ہے ان کو میرا نام کیسے معلوم ہوا۔ سلمان نے امیر المؤمنین کے فضائل اسے سنائے۔ جب داخل ہوئے تو اس نے کہا رسول اللہ نے مجھ سے اتنے اونٹ دینے کا وعدہ کیا تھا فرمایا کوئی ثبوت ہے اس نے وہ تحریر نکال کر دکھائی۔ آپ نے سلمان سے فرمایا لوگوں میں ندا کر دو جو دین رسولؐ کی عظمت دیکھنا چاہتا ہے وہ کل مدینہ سے باہر نکلے۔ صبح ہوتے ہی جوق در جوق لوگ نکل پڑے۔ حضرت نے اپنے فرزند امام حسنؑ کو کچھ خفیہ طور سے بتایا اور ابو ضمضام سے کہا تم میرے فرزند حسن کے ساتھ ریت کے تودوں کی طرف جاؤ۔ امام حسنؑ نے وہاں جا کر دو رکعت نماز پڑھی اور ایسے کلمات میں زمین سے خطاب کیا جس کو کوئی نہ سمجھا پھر رسول کے عصا سے آپ نے ٹیلے پر ضرب لگائی وہ تودہ پھٹا جس کے اندر سے ایک تحریر برآمد ہوئی جس میں قلم نور سے دو سطریں لکھی تھیں۔ پہلی میں تھا بسم اللہ الرحمن الرحیم دوسری میں تھا لا إله إلا الله محمد رسول الله اس کے بعد عصا امام نے ایک پتھر پر مارا وہاں سے ایک ناقہ کی نکیل نکلی۔ آپ نے ابو ضمضام سے فرمایا پکڑو اس کو پس وہاں سے اسی ناقے ویسے ہی نکلے جیسے رسول اللہ نے تحریر فرمائے تھے وہ پھر حضرت علیؑ کے پاس آیا آپ نے وہ تحریر اس سے لے کر چاک کر دی اور فرمایا میرے بھائی اور میرے ابن عم رسول اللہ نے ایسا ہی فرمایا تھا اللہ تعالیٰ نے ان ناقوں کو اس پہاڑ میں ناقہ صالح سے دو ہزار سال پہلے پیدا کیا تھا۔ منافقوں نے کہا یہ سحر ہے۔

مریضوں اور مردوں سے تعلقات

حضرت رسول خدا بیمار ہوئے علیؑ مسجد میں داخل ہوئے ایک جماعت انصار وہاں تھی آپ نے ان سے کہا کیا تم رسولؐ کے پاس جانا چاہتے ہو۔ انہوں نے کہا ضرور حضرت نے ان کے لیے اذن حاصل کیا اور وہ سب اندر آئے آپ حضرت رسول خدا کے سرہانے بیٹھے۔ حضرت نے لحاف سے اپنا ہاتھ نکالا بخار کی شدت تھی۔ امیر المومنینؑ نے فرمایا ام ملدم رسول اللہ سے دور

التوحيد

للشيخ الجليل الأقدم

الصدوق

أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي

المتوفى سنة ٣٨١

دار المعرفة

بيروت - لبنان

التوحيد

دار المعرفة
بيروت

عُد إليه فقل له يدلّك على معبودك ولايسألك عن اسمك ، فرجع إليه فقال له : يا جعفر دلّني على معبودي ولا تسألني عن اسمي ، فقال له أبوعبدالله عليه السلام : اجلس ، وإذاً غلام له صغير في كفّه بيضة يلعب بها ، فقال أبوعبدالله عليه السلام : ناولني يا غلام البيضة فناوله إيّاها فقال أبوعبدالله عليه السلام : ياد يصاني هذا حصنٌ مكنون(١) له جلدٌ غليظ وتحت الجلد الغليظ جلد رقيقٌ ، وتحت الجلد الرقيق ذهبة مايعة و فضّة ذائبة ، فلا الذّهبة المايعة تختلط بالفضّة الذّائبة ولاالفضّة الذّائبة تختلط بالذّهبة المايعة ، هي على حالها لم يخرج منها مصلحٌ فيخبر عن إصلاحها ولا دخل فيها مفسد فيخبر عن فسادها ، لايدري للذّكر خلقت أم للاُنثى ، تنفلق عن مثل ألوان الطواويس ، أترى لها مدبّراً ؟ (٢) قال : فأطرق مليّاً ؟ ثمّ قال : أشهد أن لاإله إلاّ الله وحده لاشريك له ، وأنّ محمّداً عبده ورسوله ، وأنّك إمام وحجّة من الله على خلقه ، وأنا تائب ممّا كنت فيه .

٢ ـ حدّثنا محمّد بن الحسن بن أحمد بن الوليد رحمه الله قال : حدّثنا محمّد بن الحسن الصفّار ، قال : حدّثنا أحمد بن محمّد بن خالد ، عن بعض أصحابنا ، قال : مرّ أبو الحسن الرّضا عليه السلام بقبر من قبور أهل بيته فوضع يده عليه ، ثمّ قال : إلهي بدت قدرتك و لم تبدهيئة فجهلوك (٣) و قدّروك و التقدير على غير ما به

(١) في نسخة (ب) « هذا حص مكنون » والحص بالحاء المهملة المضمومة والصاد المشددة بمعنى اللؤلؤة ، وهو أنسب بالاستعارات المذكورة .

(٢) حاصل الكلام أنه لا يكون تحت تدبير أحدنا ولا لنا علم بحاله ومآله ويمتنع أن لايكون له مدبر حكيم عالم بيدئه وخاتمه فله مدبرغيرنا وهوالله تعالى .

(٣) «هيئة» منصوب على التميز وفاعل«لم تبد» ضميريرجع الى القدرة ، و في البحار عن الامالي باب نفي الجسم والصورة وفي نسخة (ن) « ولم تبدهيئته » مضافاً الى ضميريرجع الى القدرة ولا بأس بعدم تطابق الضمير والمرجع ، والهيئة بمعنى الكيفية ، و معنى الكلام الهي بدت قدرتك في الاشياء و ما بدت كيفيتها ، ويحتمل أن يكون لم تبد مخاطباً والهيئة حينئذ بمعنى الصورة ، والمعنى أنك لم تظهر بالصورة لانها عليك ممتنعة فجهلوك ، وهذاأنسب ←

اردو

اَلتَّوحِید

لِلشیخ الجلیل الاقدم

الصدوق

ابی جعفر محمد بن علی بن الحسین بابویہ القمی

المتوفی سنہ ۳۸۱

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

الکساء پبلیشرز

آر۔ ۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

نام عبداللہ بتاتا تو وہ مجھ سے فرماتے یہ کون ہے جس کے تم بندہ ہو؟ تو وہ اس سے کہنے لگے تم پھر جاؤ اور انؑ سے کہو کہ وہ تمہارے معبود کی طرف رہنمائی فرمائیں اور وہ تم سے تمہارا نام بھی دریافت نہیں کریں گے۔ وہ واپس آکر کہنے لگا اے جعفرؑ! آپ میرے معبود کی طرف رہنمائی فرمایئے اور میرا نام دریافت نہ کریں۔ ابوعبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام نے فرمایا کہ بیٹھو۔ اس وقت آپؑ کا چھوٹا بچہ اپنے ہاتھ میں انڈا لے کر کھیل رہا تھا۔ آپؑ نے فرمایا کہ یہ انڈا مجھے دیدو، اس بچہ نے وہ انڈا آپؑ کو دیدیا۔ پھر ابوعبداللہ (امام جعفر صادق) علیہ السلام نے فرمایا کہ اے دیصانی یہ ایک مضبوط قلعہ ہے جس کی جلد سخت ہے اور سخت جلد کے نیچے نرم جلد ہے (جھلی) نرم جلد کے نیچے بہنے والا سونا (انڈے کی زردی) اور پگھلنے والی چاندی (انڈے کی سفیدی) ہے نہ بہنے والا سونا پگھلی ہوئی چاندی سے مخلوط ہوتا ہے اور نہ پگھلی ہوئی چاندی بہنے والے سونے سے خلط ملط ہوتی ہے۔ اس انڈے کی حالت پر نہ کوئی مصلح نکلا جو ان کی اصلاح درستی کی خبر دیتا اور نہ کوئی اس میں مفسد داخل ہوا جو ان کے فساد کی اطلاع دیتا۔ کوئی نہیں جانتا کہ وہ نر کے لئے یا مادہ کے واسطے خلق کیا گیا ہے۔ مور کے رنگوں جیسے اس انڈے کے پھٹنے سے ظاہر ہوتے ہیں۔ کیا تم نے اس کے لئے کوئی مدبر دیکھا ہے؟ وہ کافی دیر تک سر جھکائے رہا پھر کہنے لگا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں وہ واحد ہے جس کا کوئی شریک نہیں اور یہ کہ محمدؐ اس کے بندہ اور رسول ہیں اور یہ کہ آپؑ مخلوق خدا پر امام اور اللہ کی حجت ہیں۔ اور میں اپنے خیال و نظریہ سے تائب ہوتا ہوں۔

(۲) ہم سے محمد بن حسن بن احمد بن ولید رحمہ اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن حسن صفار نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے احمد بن محمد بن خالد نے بیان کیا، انہوں نے ہمارے بعض اصحاب سے روایت کی کہ حضرت ابوالحسن (امام علی رضا) علیہ السلام کا گزر اپنے خاندان کی ایک قبر کی طرف سے ہوا۔ آپؑ نے اس پر ہات رکھ کر فرمایا کہ اے میرے معبود تیری قدرت تو اشیاء میں ظاہر ہو گئی لیکن اس کی کیفیت ظاہر نہیں ہوئی لہذا لوگ تجھ سے ناواقف رہے اور تجھ کو قادر مانا اس کے برخلاف جو انہوں نے تیرا وصف بیان کیا۔ اے میرے معبود! میں ان لوگوں سے اظہار برات کرتا ہوں جنہوں نے تجھ کو تشبیہ کے ذریعے طلب کیا ہے، کوئی شے تجھ جیسی نہیں ہے۔ میرے معبود وہ تیرا ادراک ہرگز نہیں کرسکتے اگر وہ تجھ کو پہچاننا چاہتے تو تیری ظاہری نعمتوں سے رہنمائی حاصل کرتے اور اے میرے معبود! تیری مخلوق میں وہ آزادی ہے کہ تجھ تک پہنچ سکیں بلکہ انہوں نے تجھ کو تیری مخلوق کے مساوی قرار دیا پھر بھی وہ تجھ کو نہ پہچان سکے اور انہوں نے تیری بعض نشانیوں کو رب بنالیا پھر اسی سے تیرا وصف بیان کیا۔ میرا رب بلند ہے اس سے جو تشبیہ دینے والے لوگ تیری تعریف کرتے ہیں۔

(۳) مجھ سے میرے والد رحمہ اللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے سعد بن عبداللہ نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ ہم سے محمد بن حسین بن ابو خطاب نے بیان کیا انہوں نے احمد بن محمد بن ابو نصر سے، انہوں نے کہا کہ ورا۔

سَلُونِی

قَبلَ اَنْ تَفْقِدُونِی

حصہ دوئم

حجۃ الاسلام علامہ آقای قبلہ محمد رضا الحکیمی

بین اظهرنا ولم اعرف تاویل کلامك الا البارحه

''اے حذیفہ! تم کہتے تھے جب آنکھوں میں تاریکی چھا گئی تھی اور نبیؐ ہماری پشت پر تھے۔ حذیفہ نے کہا: آپؐ کے کلام کی تاویل کو آج میں نے سمجھا ہے''۔ میں نے عتیق کو پھر حضرت عمر کو دیکھا جو تمھارے آگے بیٹھا ہے اور ان دونوں کے نام سے پہلے عین ہے۔ حضرتؑ نے فرمایا: اے حذیفہ! کیا تم عبدالرحمٰن کو بھول گئے ہو جس نے ناقہ کو عثمان کی طرف پھیر دیا۔ اور ایک روایت یہ ہے کہ عمرو بن العاص اور معاویہ جو جگرخوارہ کا بیٹا ہے، کو ان کے ساتھ ملایا جائے تو یہ پانچ لوگ میرے اُوپر ظلم کرنے پر اجماع کر گئے ہیں۔ عتیق، حضرت عمر، عبدالرحمٰن، عمرو بن العاص اور معاویہ۔

پادری کا علیؑ کے ہاتھ پر اسلام قبول کرنا

جناب زید اور صعصعہ ابنائے صوحان اور براء بن بسرہ اور اصبغ بن نباتہ، جابر بن شرحبیل اور محمد بن الکواء نے روایت کی ہے کہ ایک پادری کا فارس کی زمین میں دیر تھا، جس پر ایک سو سے زیادہ سال گزر گئے تھے، اسے کہا گیا کہ ایک شخص ہے کہ جس نے ناقوس کی آواز کی تفسیر بیان کی ہے اس نے کہا: مجھے اس کے پاس لے جاؤ تو وہ بڑے پیٹ والا ہوگا۔ جب وہ حضرت امیرالمومنینؑ کے پاس آیا اور دیکھا تو کہا: ان کی صفت تو میں نے انجیل میں دیکھی ہے اور گواہی دیتا ہوں کہ یہ اپنے چچازاد نبیؐ کے وصی ہیں۔

حضرت امیرالمومنینؑ نے اس سے فرمایا: کیا تم آئے ہو تاکہ اپنے ایمان کی رغبت میں اضافہ کرو۔ اس نے کہا: ہاں! حضرتؑ نے فرمایا: اپنی قمیص اور جُبّہ اُتار اور اپنے اصحاب کو اپنے کندھوں کے درمیان اُبھرے ہوئے نشان دکھائے، اسی وقت اس نے پڑھا: اَشْهَدُ اَنْ لَا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰه وَاَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ اور پھر اس نے ٹھنڈی سانس لی اور فوت ہوگیا۔ حضرتؑ نے فرمایا: اُس نے اسلام میں بہت کم وقت گزارا لیکن اللہ کی نعمتوں سے زیادہ مالا مال ہوا۔

جلاء العیون

جلد اوّل

سوانح چہاردہ معصومین علیہم السلام

تالیف

ملاّ محمد باقر مجلسیؒ بن علاّمہ محمد تقی مجلسیؒ

ترجمہ

علاّمہ سید عبدالحسین مرحوم اعلی اللہ مقامہ

ناشر

عباس بک ایجنسی

رستم نگر، درگاہ حضرت عباسؑ، لکھنؤ، انڈیا

فون نمبر ۔ 260756, 269598

مارچ 2001 هدیه -/

امرِ خیر کے لئے لایا ہے۔ کہ اس نے تیرے لئے ارادہ کیا ہے۔ اب میں تجھے ان امور کی خبر دیتا ہوں۔ جو تجھ پر سفر میں گذرے ہے۔ اے اعرابی تو اپنی قوم میں سے چاندنی رات کو جدا ہوا۔ ناگاہ آندھی آئی اور اندھیرا آگیا۔ ابر دکھائی دیا اور مینہ زور سے برسا۔ تو حیران ہوا۔ اور راہ بھول گیا۔ نہ قدرت آگے جانے کی رہی۔ اور نہ پھر جانے کی رہی کسی کے پاؤں کی آہٹ نہ آتی تھی اور نہ روشنی دکھائی دیتی تھی ابر محیط آسمان پر تھا۔ اور ستارے چھپ گئے تھے۔ کبھی پیچھے ہوا تھپیڑے مارتی تھی۔ اور کبھی خار و خاشاک سے ایذا پہونچتی تھی۔ بجلی کے چمک سے آنکھوں میں چکا چوند ہوتی تھی۔ اور پتھر سے پاؤں مجروح ہوتے تھے۔ ناگاہ ان شدتوں سے تو نے رہائی پاکر اپنے کو ہمارے پاس دیکھا۔ پس آنکھیں تیری روشن ہوگئیں۔ اور نالہ و بیقراری ساکن ہوئی۔ اعرابی نے کہا۔ یہ سب باتیں آپ نے کیونکر جانیں تم نے میرے دل کی خبر بیان کی۔ گویا اس سفر میں تم میرے ہمراہ تھے۔ اور میرے امور میں سے کوئی چیز تم پر مخفی نہ رہی۔ گویا غیب کی باتیں کرتے ہو۔ اب کہو اسلام کیا ہے کہ میں مسلمان ہوں۔ امام حسنؑ نے فرمایا۔ کہہ۔ اشھد ان لا الہ الا اللہ وحدہٗ لا شریک لہٗ واشھد ان محمدًا عبدہٗ ورسولہٗ پس اعرابی نے کلمہ پڑھا۔ اور مسلمان ہوگیا۔ اور اسلام اس کا نیک ہوا۔ کہ خود رسول کریمؐ نے خود اسے تھوڑا قرآن تعلیم فرمایا۔ اعرابی نے کہا۔ یا رسول اللہ میں اپنی قوم پاس پھر جاؤں۔ اور ان کو ہدایت کروں۔ اور شرائع دین انھیں تعلیم کروں۔ حضرتؐ نے اجازت دی جب وہ اعرابی اپنی قوم میں پہنچا۔ ایک جماعت کو حضرتؐ کی خدمت میں لایا۔ اور وہ بھی مسلمان ہوئے۔ پس بعد اس واقعہ کے جب لوگ امام حسنؑ کو دیکھتے تھے کہتے تھے۔ خدا نے امام حسنؑ کو مرتبہ عطا کیا ہے۔ جو خلق میں کسی دوسرے کو عطا نہیں کیا۔ ایضاً قطب راوندی نے روایت کی ہے۔ ایک روز عمرو بن عاص نے معاویہ سے کہا۔ امام حسنؑ کلام کرنے میں عاجز ہیں۔ جب منبر پر جاتے ہیں۔ اور لوگ ان کی طرف دیکھتے ہیں۔ خجالت ان کو کلام کرنے میں منع کرتی ہے۔ پس معاویہ نے امام حسنؑ سے کہا۔ منبر پر جاکر مجھے موعظہ کیجئے۔ امام حسنؑ منبر پر تشریف لائے۔ اور بعد موعظہ شافیہ اور اظہار حسب و نسب و جلالت و قدر و منزلت پر بہت کچھ فخر کیا۔ اور کہا میں ہی فرزند بہترین فرزندان فاطمہ دختر رسول خداؐ ہوں۔ میں ہی فرزند رسول خدا و فرزند سراج منیر و فرزند بشیر و نذیر و فرزند رحمتہ للعالمین و فرزند پیغمبر انس و جن ہوں میں ہی فرزند بہترین خلق خدا بعد از رسول خداؐ ہوں۔ میں ہی فرزند صاحب فضائل و دلائل ہوں میں ہی فرزند امیر المومنین ہوں کہ حق میرا غصب کیا ہے۔ میں ہی ایک دو بہترین جوانان بہشت سے ہوں میں ہی فرزند شفیع مطاع ہوں میں ہی اس کا فرزند ہوں جس کے ہمراہ فرشتوں نے قتال کیا۔ میں ہی اس کا فرزند ہوں۔ جس کے سامنے سب قریش خاضع

اُردو

من لا یحضرہ الفقیہ

تالیف

الشیخ الصدوق ابی جعفر محمد بن علی
ابن الحسین بن موسیٰ بن بابوالقمی
المتوفی ۳۸۱ھ

پیشکش

سید اشفاق حسین نقوی

ناشر

الکساء پبلیشرز

آر-۱۵۹ سیکٹر ۵ بی ۲ نارتھ کراچی

و نحن اقرب الیه منکم و لکن لا تبصرون " (جب جان گلے تک پہنچتی ہے تو اس وقت تم لوگ دیکھا کرتے ہو اور ہم اس مرنے والے سے تم سے زیادہ قریب ہوتے ہیں لیکن تمہیں دکھائی نہیں دیتا) (سورہ واقعہ آیت نمبر ۸۳ تا ۸۵)

(۳۶۷) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ جب مومن کی جان اسکے گلے میں جا کر اٹک جاتی ہے تو وہ جنت میں اپنا مقام دیکھ لیتا ہے اور کہتا ہے ذرا مجھے چھوڑو جو کچھ میں نے دیکھا ہے وہ اپنے گھر والوں کو تو بتادوں تو اس سے کہا جاتا ہے کہ اب اسکی کوئی سبیل نہیں۔

(۳۶۸) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے قول خدا "الله یتوفی الانفس حین موتھا" (خدا ہی لوگوں کے مرنے کے وقت ان کی روحیں اپنی طرف کھینچ بلاتا ہے) (سورہ الزمر آیت نمبر ۴۲) اور قول خدا " قل یتوفاکم ملک الموت الذی وکل بکم " (اے رسول کہہ دو کہ ملک الموت جو تم لوگوں پر تعنیات ہے وہی تمہاری روحیں قبض کرے گا (سورہ السجدہ آیت نمبر ۱۱) اور قول خدا " الذین تتوفاھم الملائکۃ طیبین " (یہ وہ لوگ ہیں کہ جن کی روحیں فرشتے اس حالت میں قبض کرتے ہیں کہ وہ (نجاست کفر سے) پاک و پاکیزہ ہوتے ہیں) (سورہ نحل آیت نمبر ۳۲) اور قول خدا " الذین تتوفاھم الملائکۃ ظالمی انفسھم " (یہ وہ لوگ ہیں کہ فرشتے انکی روح قبض کرتے اور وہ (کفر کر کرکے) آپ اپنے اوپر ستم ڈھاتے رہتے ہیں) (سورہ نحل آیت نمبر ۲۸) اور قول خدا " توفتہ رسلنا " (ہمارے فرستادہ فرشتے اسکی روح قبض کرتے ہیں) (سورہ انعام آیت نمبر ۶۱) اور قول خدا " و لو تری اذ یتوفی الذین کفروا الملائکۃ " (کاش اے رسول تم دیکھتے جب فرشتے کافروں کی جان نکالتے ہیں) (سورہ انفال آیت نمبر ۵۰) کے متعلق پوچھا اور کہا کہ وقت واحد میں لوگ اتنے مرتے ہیں کہ انکا شمار اللہ کے سوا کوئی نہیں کر سکتا تو یہ کیسے ہوتا ہے؟ آپ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے ملک الموت کیلئے فرشتوں میں سے کچھ مددگار مقرر کر دیئے ہیں جو روحیں قبض کرتے ہیں وہ بمنزلہ سپاہی کے ہیں۔ کچھ انسانوں میں سے بھی اسکے اعوان ہیں جنہیں وہ اپنے حوائج کیلئے بھیجتا ہے اور ملائکہ انکی روحیں قبض کر لیتے ہیں اور جو کچھ یہ ملائکہ قبض کرتے ہیں اس پر ملک الموت قابض ہوتا ہے اور جس پر ملک الموت قابض ہوتا ہے اس پر اللہ تعالیٰ قابض ہوتا ہے۔

(۳۶۹) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا کہ حضرت علیؑ کا دوستدار حضرت علیؑ کی تین مقامات پر زیارت کرے گا اور خوش ہوگا، موت کے وقت، صراط پر، اور حوض کوثر پر۔

اور جو لوگ نماز کے پابند ہیں ملک الموت ان سے شیطان کو خود دفع کرتا ہے اور اس عظیم وقت پر وہ انہیں لا الہ الا اللہ و ان محمداً رسول اللہ کی شہادت کی تلقین کرتا ہے۔

(۳۷۰) حضرت امیر المومنین علیہ السلام نے فرمایا کہ جب کسی بندے کے لئے دنیا کا آخری دن اور آخرت کا پہلا دن ہوتا ہے تو اس کے سامنے اس کا مال، اسکی اولاد، اور اسکا عمل ممثل، اور شبیہ بن کر آتے ہیں پس وہ اپنے مال کی طرف ملتفت ہوتا ہے اور کہتا ہے کہ خدا کی قسم میں تجھ پر بے حد حریص تھا اب میرے لئے تیرے پاس کیا ہے تو وہ جواب دیتا ہے کہ تم مجھ سے صرف اپنا

(۵۰۷) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ تعزیت جنت کا وارث بنا دیتی ہے۔

(۵۰۸) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ایک شخص کو اسکے لڑکے کی تعزیت ادا کی اور فرمایا تمہارے لڑکے کیلئے تم سے بہتر اللہ کی ذات ہے اور تمہارے لئے تمہارے لڑکے سے بہتر اللہ تعالیٰ کا عطا کردہ ثواب ہے۔ پھر آپ کو خبر ملی کہ اسکے بعد بھی وہ گریہ وزاری کر رہا ہے تو آپ پھر اسکے پاس تشریف لائے اور فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے بھی تو انتقال فرمایا کیا تیرے لئے انکی مثال کافی نہیں ہے۔ اس نے کہا یہ نوجوان تھا۔ آپ نے فرمایا (پرواہ نہ کر) اس کے آگے تین چیزیں ہیں لا الہ الا اللہ کی شہادت پھر اللہ کی رحمت پھر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت اور ان تینوں میں سے ایک بھی اسکو انشاء اللہ تعالیٰ فوت نہ ہونے دیگی۔

(۵۰۹) اور ابو بصیر نے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہے صاحب مصیبت کیلئے مناسب ہے کہ ردا اپنے دوش پر نہ ڈالے اور صرف قمیص پہنے رہے تاکہ پہچانا جاسکے اور اسکے پڑوسیوں کو چاہیئے کہ اسکی طرف سے یہ لوگ تین دن کھانا کھلائیں۔

(۵۱۰) نیز آپ نے فرمایا کہ ملعون ہے ملعون ہے وہ شخص جو دوسرے کی مصیبت میں اپنے دوش سے ردا اتار دے۔

(۵۱۱) اور جب حضرت امام علی النقی علیہ السلام نے وفات فرمائی تو دیکھا گیا کہ امام حسن عسکری علیہ السلام اپنے گھر میں سے برآمد ہوئے انکی قمیص آگے سے بھی چاک تھی اور پیچھے سے بھی۔

(۵۱۲) اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سعد بن معاذ رحمہ اللہ کے جنازے میں اپنی ردا دوش سے اتار دی تھی تو آپ سے اسکے متعلق دریافت کیا گیا آپ نے فرمایا کہ میں نے دیکھا کہ ملائیکہ نے بھی اپنی ردائیں اتار دی ہیں تو میں نے بھی اپنی ردا اتار دی۔

(۵۱۳) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ اگر بلا و مصیبت سے قبل صبر نہ پیدا کر دیا جاتا تو مومن اسطرح پاش پاش ہوتا جس طرح انڈا پتھر پہ گر کر پاش پاش ہوتا ہے۔

(۵۱۴) رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا چار چیزیں جس کے اندر ہونگی وہ نور خدا کے احاطہ میں ہوگا اور ان میں بھی سب سے عظیم وہ ہے کہ جس کے پاس سب سے ٹھوس اور مستحکم شے اس امر کی شہادت ہو کہ اللہ کے سوا کوئی اللہ نہیں اور یہ کہ میں اللہ کا رسول ہوں۔ دوسرے یہ کہ جب کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو کہے انا للہ و انا الیہ راجعون۔ تیسرے یہ کہ جب اسے کوئی بھلی (اچھی) چیز ملے تو کہے الحمد للہ رب العالمین اور چوتھے یہ کہ جب اس سے کوئی خطا سرزد ہو تو کہے استغفر اللہ و اتوب الیہ۔

(۵۱۵) اور امام محمد باقر علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ ہر وہ مومن کہ جب اس پر دنیا میں کوئی مصیبت پڑے اور وہ انا للہ و انا الیہ راجعون کہے اور وقت مصیبت صبر کرے تو اللہ تعالیٰ اسکے پچھلے گناہ سوائے ان گناہان کبیرہ کے سب معاف کر دیگا

فرمایا تو اس کو اپنی داہنی جانب رکھو اور اگر حج کے راستہ پر ہو تو اسکو اپنے دونوں کاندھوں کے درمیان رکھو۔

باب عمر کی وہ حد جس میں بچوں سے نماز کے لئے مواخذہ کیا جائے

(۸۶۱) حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام نے فرمایا ہم لوگ اپنے بچوں کو جب وہ پانچ سال کے ہوتے ہیں تو انہیں نماز کا حکم دیتے ہیں تم لوگ اپنے بچوں کو جب سات سال کے ہوجائیں تو نماز کا حکم دو۔ ہم لوگ اپنے بچوں کو جب وہ سات سال کے ہوجاتے ہیں تو روزے کا حکم دیتے ہیں اور جتنی ان میں برداشت کی طاقت ہوتی ہے وہ ایک دن میں رکھتے ہیں۔ آدھے دن یا اس سے زیادہ یا آدھے دن سے کم جب ان پر بھوک پیاس کا غلبہ ہوتا ہے تو افطار کرلیتے ہیں۔ تاکہ وہ روزہ رکھنے کے عادی ہوجائیں اور ان میں اسکی برداشت آجائے۔ تم لوگ اپنے بچوں کو جب وہ نو (۹) سال کے ہوجائیں تو ان کو روزہ رکھنے کا حکم دو اور جب ان پر پیاس کا زیادہ غلبہ ہو تو افطار کرلیں۔

(۸۶۲) حسن بن قارن سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ ایک مرتبہ میں نے حضرت ابوالحسن رضا علیہ السلام سے سوال کیا یا کسی نے آپ سے سوال کیا اور میں نے سنا ایسے شخص کے متعلق کہ اس کے لڑکے کی ختنہ ہوئی تھی اور اس نے ایک دن یا دو (۲) دن نماز نہیں پڑھی آپ نے اس سے پوچھا کہ لڑکا کتنے سال کا ہے؟ اس نے عرض کیا کہ آٹھ سال کا آپنے فرمایا سبحان اللہ وہ آٹھ سال کا ہوگیا اور اس نے نماز چھوڑی۔ اس نے عرض کیا اسے درد ہورہا تھا آپ نے فرمایا وہ جتنی پڑھ سکتا ہو پڑھے۔

(۸۶۳) عبداللہ بن فضالہ نے روایت کی ہے حضرت امام جعفر صادق علیہ السلام اور حضرت امام محمد باقر علیہ السلام سے راوی کا بیان ہے کہ میں نے آنجنابؑ کو فرماتے ہوئے سنا کہ جب لڑکا تین سال کا ہوجائے تو اس سے کہو کہ وہ سات مرتبہ لاالہ الااللہ کہے۔ پھر اسے چھوڑ دو اور اب جبکہ وہ تین سال سات ماہ اور بیس دن کا ہوجائے تو اس سے کہا جائے کہ سات مرتبہ محمد الرسول اللہ کہو اور پھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ چار سال کا ہوجائے تو اس سے کہا جائے کہ سات مرتبہ صلی اللہ علی محمد و آلہ کہو اور پھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ پورا پانچ سال کا ہوجائے تو اس سے پوچھا جائے کہ تمہارا داھنا ہاتھ کون سا ہے اور بایاں ہاتھ کون سا ہے اگر وہ اپنا دایاں اور بایاں پہچاننے لگا ہے تو اس کا منہ قبلہ کی طرف کر کے کہا جائے کہ سجدہ کرو اور پھر چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ وہ پورا سات سال کا ہوجائے اور جب پورا سات سال کا ہوجائے تو اس سے کہا جائے تم اپنا منہ اور اپنے ہاتھ دھوؤ جب وہ اپنے دونوں ہاتھ اور منہ دھوئے تو اس سے کہا جائے کہ نماز پڑھو۔ پھر اسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ اس کے نو سال پورے ہوجائیں اور جب وہ نو سال کا پورا ہوجائے تو اسکو وضو کی تعلیم دی جائے اور مار کے سکھایا جائے اور اسے نماز کا حکم دیا جائے اور اسے مار مار کے پڑھایا جائے اور جب وہ وضو اور نماز سیکھ لے گا تو انشاء اللہ تعالیٰ اسکے والدین کو اللہ بخش دیگا۔

مترجم

جناب الحاج مولانا اشفاق حسین

ابو منصور احمد ابن علی ابن ابی طالب طبرسی

(از علمائے اوائل قرن ششم)

احتجاج طبرسی

حصہ (اول ـ دوئم)

ناشر

ادارہ تحفظ حسینیت

لاہور پاکستان

گے تو اس بچہ کو ذبح کر کے پکاؤں گی اور وقت ورود مدینہ آپ کو کھلاؤں گی، میں اپنے اونٹ سے اترا اور میں نے اس غذا کیطرف ہاتھ بڑھایا وہ بھنا ہوا بچہ حرکت میں آیا اور گویا ہوا، اے محمد رسول اللہ! مجھے مت کھائے، مجھ میں زہر ملایا گیا ہے، میں مسموم ہوں۔

یہود! آپ نے صحیح فرمایا۔ بہت بڑی بات، رسول اکرمؐ: یہ پانچویں بات۔

یہود! صرف ایک سوال باقی ہے کوئی دوسرا سوال نہیں۔ رسول اکرمؐ: پوچھو

یہود! سلیمانؑ پیغمبر آپ سے بہتر تھے کیونکہ شیاطین جن وانس وحوش وطیور اور ہواؤں پر حاکم تھے۔

رسول اکرمؐ: خدا نے میرے لئے براق کو مسخر کیا جو تمام دنیا سے بلند و برتر ہے۔ یہ بہشت کا ایک حیوان ہے جس کا چہرہ انسان کے چہرہ کیطرح، قدم گھوڑوں کے قدموں کی مانند، دم گائے کے دم کی طرح اور ایک جثہ و جسم جو گدہے سے بڑا اور خچر سے چھوٹا ہے، اس کی زین یاقوت سرخ کی، رکاب سفید موتی کی اور اس کی ہزار لگام سونے کی ہے، اس کے دو پر ہیں جو یاقوت، موتی اور زبرجد سے مزین ہیں اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان لکھا ہوا ہے،

،،لا الٰه الاّ اللّٰه وحده لا شریک له انّ محمد رسول اللّٰه،،

یہود! آپ نے بالکل درست فرمایا، توریت میں یہی تحریر ہے۔

ہم آپ کی رسالت کی گواہی دیتے ہیں۔

رسول اکرمؐ: حضرت نوحؑ ساڑھے نو سو سال اپنی قوم کی تبلیغ میں مصروف رہے، اس مدت میں بہت کم لوگ ایمان لائے اور بہت کم مقدار میں لوگوں نے دعوت قبول کی، خدا ان کے بارے میں فرماتا ہے کہ

﴿وما آمن معه الا قلیل﴾

ان پر ایمان نہیں لائے مگر کم۔ میں بہت کم مدت کیلئے تبلیغ پر مامور ہوا ہوں پھر بھی مجھ پر بہت لوگ ایمان لائے اور میری دعوت قبول کی۔

جنت کیلئے ایک سو بیس صفیں تشکیل دی جائیں گی ان میں سے اسی (۸۰) صفیں صرف میری امت

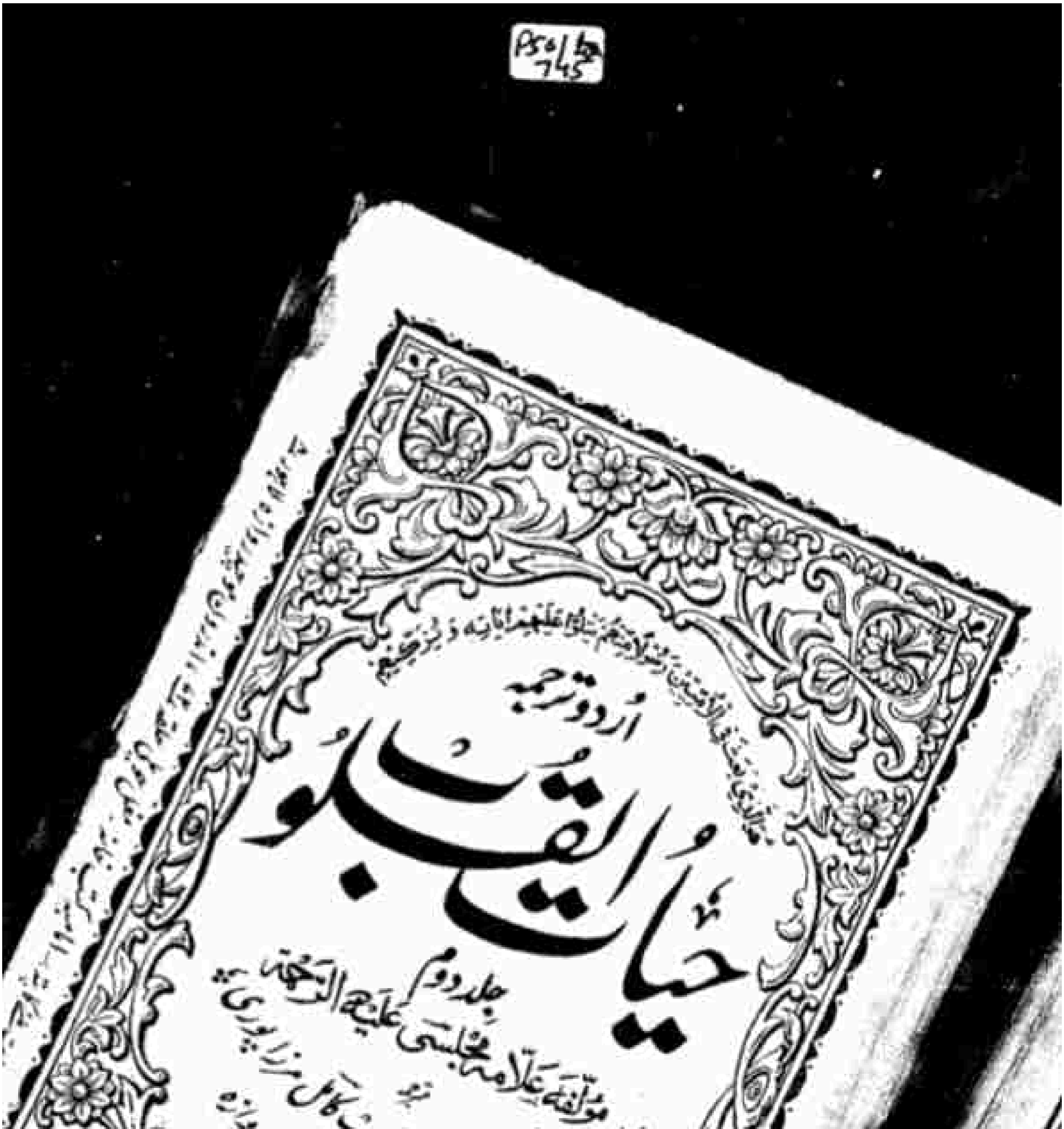
P5o1
745

اردو ترجمہ

حیات القلوب

جلد دوم

مؤلفہ علامہ مجلسی علیہ الرحمۃ

ترجمہ

مولوی سید بشارت حسین صاحب کامل مرزاپوری

پہنایا؛ اور محبت کا کمربند اس کی کمر میں باندھا؛ اور نعلین خوف و بیم اس کے پاؤں میں ڈالی؛ اور عصائے منزلت ہاتھ میں دیا۔ پھر وحی کی کہ اے محمدؐ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) لوگوں کے پاس جاؤ اور کہو کہ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ کا اقرار کریں۔ اُس پیراہن خوشنودی کی اصل چھ جوہروں سے تھی۔ لمبائی یاقوت کی۔ اس کی آستینیں مروارید کی اس کے دامن بلور زرد کے۔ اور لعل کے ٹکڑے زبرجد کے۔ اُس کا گریبان مرجان سُرخ کا اور گریبان کے چاک نُورِ پروردگارِ عالم سے بنے ہوئے تھے۔ خُدا نے آدمؑ کی توبہ اُسی پیراہن کے سبب سے قبول کی۔ اسی کی برکت سے یوسفؑ کو یعقوبؑ سے ملایا۔ یونسؑ کو اسی کی کرامت کے سبب مچھلی کے شکم سے نجات دی؛ اسی پیراہن کی برکت سے ہر پیغمبر نے تکلیف و مصیبت سے نجات پائی، اور وہ پیراہن کوئی اور پیراہن نہ تھا بلکہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا پیراہن تھا۔

بسندِ معتبر منقول ہے کہ حضرت امام جعفر صادقؑ علیہ السّلام سے لوگوں نے پُوچھا کہ قبل اس کے کہ حق تعالےٰ آسمان و زمین اور روشنی و تاریکی کو پیدا کرے، آپ حضرات کہاں تھے۔ حضرتؑ نے فرمایا عرش کے گرد ہم نُور کے چند اجسام تھے، اور خُدا کی حمد کیا کرتے تھے۔ پچیس ہزار سال قبل اس کے کہ خُدا نے آسمان و زمین و روشنی و تاریکی خلق فرمائے جب خُدا نے آدمؑ کو پیدا کیا، ہم کو اُن کے صلب میں جگہ دی اور ہمیشہ پاک صلب سے پاکیزہ رحم میں منتقل کرتا رہا یہاں تک کہ محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مبعوث فرمایا۔

متعدد طریق سے عبداللہ بن عباس سے منقول ہے کہ حضرت سرورِ کائناتؐ نے فرمایا کہ خُدا نے آدمؑ کی خلقت سے بارہ ہزار سال پہلے مجھ کو اور علیؑ کو زیرِ عرش ایک نور سے پیدا کیا۔ جب آدمؑ کو خلق فرمایا، اس نورؐ کو اُن کے صلب میں قرار دیا۔ پھر وہ نُور ایک صلب سے دُوسرے صلب میں منتقل ہوتا رہا یہاں تک کہ ہم دونوں صلب عبداللہ و ابو طالب میں علیحدہ علیحدہ ہوئے۔

بسند ہائے دیگر معاذ بن جبل سے منقول ہے کہ حضرت رسالتؐ پناہ نے فرمایا کہ بے شُبہ خُدا نے مجھ کو اور علیؑ کو اور فاطمہؑ و حسنؑ و حسینؑ کو دُنیا کی خلقت سے سات ہزار سال پہلے خلق فرمایا۔ معاذ نے پُوچھا یا رسُولؐ اللہ پھر آپ کہاں تھے؟ فرمایا کہ ہم زیرِ عرش تھے، اور خُدا کی تسبیح و تحمید و تقدیس و تمجید کرتے تھے۔ پُوچھا اُس وقت آپ حضرات کس کے مثل و مانند تھے؟ فرمایا ہم نُور کے چند اجسام تھے جب خُدا نے چاہا کہ ہماری صورت خلق فرمائے، ہم کو نُور کا ایک ستون بنا کر صلبِ آدمؑ میں جگہ دی۔ پھر اس کو باپ دادا کے صلبوں سے ماؤں کے رحموں میں منتقل کرتا رہا۔ اور ہم کو نجاست، شرک و زنا سے ہمیشہ پاک رکھا جو زمانۂ کفر میں ہوتا تھا۔ اور ہر زمانہ میں چند گروہ ہم پر ایمان لانے کے سبب سعادت مند ہوتے رہے، اور چند گروہ جو ہم پر ایمان نہیں لائے شقی و بدبخت ہوتے رہے۔ جب ہم کو صلب عبدالمطلب میں لایا، اُس نُور کے دو حصّے کئے۔ نصف عبداللہ کے صلب میں اور دُوسرا نصف صلب ابو طالب میں قرار دیا۔ پھر میرا نُور رحمِ آمنہؓ میں منتقل ہُوا، اور نصفِ دیگر فاطمہ بنت اسد کے رحم میں آیا۔ آمنہؓ سے میں پیدا ہُوا اور فاطمہ سے علیؑ۔ پھر وہ تمام عمود نور میری طرف واپس آیا اور میری بیٹی فاطمہؑ پیدا ہوئی۔ پھر وہ تمام عمود نور علیؑ کی جانب منتقل ہُوا اور حسنؑ و حسینؑ نور کے دو نوں حصّوں سے پیدا ہوئے۔ اسی طرح میرا نور حسینؑ کے

دریائے خشوع و دریائے تواضع و دریائے رضا و دریائے وفا و دریائے حلم و دریائے پرہیز گاری و دریائے خشیت و دریائے انابت و دریائے عمل و دریائے مزید و دریائے ہدایت و دریائے صیانت و دریائے حیا میں یہاں تک کہ ان بیس دریاؤں میں غوطہ دیا۔ جب وُہ آخری دریا سے باہر آیا تو اس سے خدا نے خطاب فرمایا کہ اے میرے حبیبؐ اے تمام پیغمبروں سے بہتر اور میری خلقتِ اوّل اور میرے آخری رسولؐ میں نے تجھ کو شفیعِ روزِ جزا قرار دیا۔ یہ سُنکر وُہ نورِ درخشاں سجدے میں گر پڑا۔ جب سجدہ سے سر اُٹھایا تو ایک لاکھ چالیس ہزار قطرے اُس نور سے ٹپکے۔ خُدا نے ہر قطرے سے ایک ایک پیغمبر کی خلقت فرمائی جن کے نور حضرت سرورِ کائنات کے نور کے گرد طواف کرتے تھے اور کہتے تھے سُبحان من ھو عالم لا یجھل سُبحان من ھو حلیم لا یعجل سُبحان من ھو غنی لا یفتقر۔ پھر خدا نے ان سب کو ندا دی کہ آیا مجھ کو پہچانتے ہو؟ یہ سُنکر نورِ آنحضرتؐ نے سب سے پہلے کہا: انت اللّٰہ الذی لآ الٰہ الا انت وحدک لا شریک لک ربّ الارباب وملک الملوک (تو خدا ہے وُہ کہ تیرے سوا کوئی معبود نہیں تُو واحد ہے تیرا کوئی شریک نہیں تُو ربّ الارباب ہے اور بادشاہوں کا بادشاہ ہے) تو خُدا نے فرمایا کہ تو میرا برگزیدہ، میرا دوست اور میری مخلوق میں سب سے بہتر ہے؛ اور تیری اُمّت تمام اُمّتوں سے افضل ہے۔ پھر آنحضرتؐ کے نور سے خُدا نے ایک جوہر پیدا کیا اور اُس کو دو حصّوں میں تقسیم فرمایا۔ ایک حصّہ پر بنظرِ ہیبت نگاہ ڈالی تو وُہ آبِ شیریں ہو گیا۔ پھر دُوسرے حصّہ کو نگاہِ شفقت سے دیکھا اور اُس سے عرش کو خلق فرمایا؛ اور پانی پر رکھا۔ پھر نورِ عرش سے کُرسی کو اور نورِ کرسی سے لوح کو اور نورِ لوح سے قلم کو پیدا کیا اور قلم کو وحی فرمائی کہ میری توحید لکھ تو وُہ کلامِ الٰہی سُنکر ہزار سال تک مدہوش رہا۔ جب ہوش میں آیا تو عرض کی پالنے والے کیا لکھوں۔ فرمایا لکھ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ۔ جب قلم نے نامِ محمد صلّی اللّٰہ علیہ وآلہ وسلم سُنا تو سجدہ میں گر پڑا۔ اور کہا سُبْحَانَ الْوَاحِدِ القھار سُبحان العظیم الاعظم۔ پھر سر اُٹھا کر شہادتین تحریر کیا اور عرض کی خُداوندا محمدؐ کون ہیں جن کے نام کو اپنے نام سے اور جن کی یاد کو اپنی یاد سے تُو نے متصل فرمایا ہے؟ خُدا نے وحی فرمائی کہ اے قلم! اگر وُہ نہ ہوتا تو نہ تجھ کو خلق کرتا نہ دُنیا پیدا کرتا۔ وُہی ہے (نجات کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا۔ وُہی نور بخشنے والا چراغ، وہی شفاعت کرنے والا اور وہی میرا دوست ہے۔ یہ سُنکر قلم آنحضرتؐ کے نام کی حلاوت سے (وجد میں آکر) بولا اَلسَّلَامُ عَلَیْکَ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ۔ آنحضرتؐ نے جواب میں فرمایا وَ عَلَیْکَ السَّلَامُ مِنِّیْ وَ رَحْمَۃُ اللّٰہِ وَبَرَکَاتُہٗ اُسی روز سے سلام کرنا سُنّت اور جواب سلام دینا واجب قرار پایا۔ پھر خُداوندِ عالم نے قلم کو حکم دیا کہ لکھ میرے قضا و قدر کو جن کو قیامت تک پیدا کرتا رہوں گا۔ اس کے بعد خدا نے کچھ فرشتوں کو پیدا کیا تاکہ وُہ روزِ قیامت تک محمدؐ و آلِ محمدؐ پر صلوات بھیجیں اور اُن کے شیعوں کے لئے استغفار کیا کریں۔ پھر خدا نے نورِ محمد صلعم سے بہشت کو پیدا کیا اور اُس کو چار صفتوں تعظیم، جلالت، سخاوت اور امانت سے

آبِ رحمت و آبِ خوشنودی و آبِ عفو سے خمیر کیا۔ تو خدا نے آنحضرتؐ کے سینہ کو شفقت سے ہاتھوں کو سخاوت سے، دل کو صبر و یقین سے شرمگاہ کو عفت سے، پیروں کو شرف سے اور آپ کے نفسوں کو خوشبو سے پیدا کیا۔ پھر اُس طینت کو آدمؑ کی طینت کے ساتھ مخلوط کیا۔ جب آدمؑ کا قالب تیار ہوگیا تو فرشتوں کو وحی کی کہ میں مٹی سے ایک بشر پیدا کروں گا۔ جب اُس میں رُوح پھونک دُوں تو تم سب اُس کے سامنے سجدہ کرنا۔ فرشتوں نے جسمِ آدمؑ کو بہشت میں لے جاکر رکھا۔ اور حکمِ خالق کے منتظر رہے کہ حکم ملے گا تو سجدہ کریں گے۔ اس کے بعد رُوحِ آدمؑ کو حکم دیا کہ ان کے بدن میں داخل ہو۔ رُوح نے جسم کو تنگ دیکھ کر داخل ہونے سے کراہت کی تو خدا نے حکم فرمایا کہ کراہت کے ساتھ داخل ہو اور کراہت کے ساتھ ہی جسم سے نکلنا۔ غرض رُوح داخل ہوئی اور آنکھوں تک پہنچی۔ آدمؑ اپنے جسم کو دیکھ رہے تھے اور فرشتوں کی تسبیح سُنتے تھے۔ جب وُہ اُن کے دماغ تک پہنچی، تو اُن کو چھینک آئی۔ خُدا نے اُن کو گویا فرمایا تو انہوں نے "الحمدللہ" کہا۔ اور وُہ پہلا کلمہ تھا جو آدمؑ کی زبان سے ادا ہوا۔ خُدا نے بذریعہ وحی فرمایا "رحمک اللہ" اے آدمؑ میں نے تم کو رحمت کے لئے پیدا کیا ہے اور اپنی رحمت کو تمہارے اور تمہاری اولاد کے لئے مقرر کیا ہے جبکہ وہ بھی تمہاری طرح کہیں۔ اسی سبب سے چھینکنے والے کے لئے دُعا کرنا سُنّت قرار پایا۔ اور شیطان پر کوئی امر چھینکنے والے کے واسطے دُعا کرنے سے زیادہ گراں نہیں۔ پھر آدمؑ نے اُوپر کی جانب دیکھا کہ عرش پر لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہ لکھا ہوا ہے اور اسمائے اہلبیتؑ بھی لکھے ہوتے پائے۔ پھر رُوح اُن کی پنڈلیوں تک پہنچی۔ اور قبل اس کے کہ پنجوں تک پہنچے انہوں نے چاہا کہ کھڑے ہو جائیں لیکن نہ ہو سکے۔ اسی سبب سے خدا نے فرمایا ہے خُلِقَ الْاِنْسَانُ مِنْ عَجَلٍ (پ۱۷، سُورۃ انبیا آیت ۳۷) یعنی انسان جلدی کرنے والا پیدا کیا گیا ہے۔

حضرت صادق علیہ السّلام سے منقول ہے کہ رُوح سو۱۰۰ سال تک آدم کے سر میں رہی۔ سو سال تک آدمؑ کے سینہ میں۔ سو سال تک پُشت میں۔ سو سال تک رانوں میں۔ سو سال تک پنڈلیوں میں اور سو سال تک پنجوں میں ٹھہری۔ پھر جب آدمؑ درست ہو کر کھڑے ہو گئے تو خُدا نے ان کے سجدہ کا فرشتوں کو حکم دیا۔ وُہ جمعہ بعد ظُہر کا وقت تھا۔ فرشتے عصر تک سجدہ میں مشغول رہے۔ پھر آدمؑ نے اپنی پُشت کی جانب سے ایک آواز خدا کی تسبیح و تقدیس کی سُنی جو طائروں کی آواز کے مانند تھی تو پُوچھا پالنے والے یہ کیسی آواز ہے فرمایا کہ اے آدمؑ یہ محمد عربی (صلی اللہ علیہ و آلہ وسلّم) کی تسبیح کی آواز ہے جو بہترین اوّلین و آخرین ہیں۔ سعادت اُس کے لئے جو اُس کی اطاعت و پیروی کرے اور بدبختی اُس کی ہے جو ان کی مخالفت کرے۔ لہٰذا اے آدمؑ یہ میرا عہد لو اور اس کو عفیفہ عورتوں کی پاک و طاہر رحموں اور پاک مردوں کے پاکیزہ صلبوں کے سوا کسی اور جگہ مت سپرد کرنا۔ آدم نے عرض کی پالنے والے اس مولود کے سبب سے میری عزّت میرا حُسن و وقار تُو نے بڑھا دیا۔ پھر خُدا نے آدمؑ کی طینت کے ایک حصّہ سے حوّا کو پیدا کیا اور آدمؑ پر نیند غالب

غسل نہیں دے رہے ہیں کیونکہ وُہ تو طاہر و مطہر ہیں بلکہ نور و صفا کی زیادتی کے لئے غسل دے رہے ہیں۔ پھر بہشت کے عطروں سے حضرتؐ کو معطر کیا اسی اثناء میں مختلف آوازیں حجرہ کے دروازہ پر بلند ہوئیں۔ جبرئیلؑ نے کہا کہ ساتوں آسمانوں کے فرشتے حضرتؐ کو سلام کہنے آئے ہیں۔ اور وُہ حجرہ بقدرتِ خدا وسیع ہو گیا۔ فرشتے فوج فوج اُس میں داخل ہوتے تھے اور کہتے تھے اَلسّلامُ علیكَ یا محمّدُ اَلسلامُ علیكَ یا محمودُ اَلسّلامُ علیكَ یا احمدُ اَلسّلامُ علیكَ یا حامدُ۔ ثلث رات گزرنے کے بعد بحکم خدا جناب جبرئیلؑ بہشت سے چار عَلَم لائے۔ سبز عَلَم کوہِ قاف پر نصب کیا جس پر سفید حرفوں سے دو سطروں میں لَآ اِلٰهَ[1] اِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰہِ لکھا ہوا تھا۔ دُوسرے عَلَم کو کوہِ ابوقبیس پر نصب کیا جس کے دو پھریرے تھے۔ پہلے پر لا اِلٰہ اِلّا اللّٰہ اور دوسرے پر لَا دِیْنَ[2] اِلَّا دِیْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدُ اللّٰہِ تحریر تھا۔ تیسرا عَلَم بامِ کعبہ پر کھڑا کیا جس پر طُوْبیٰ[3] لِمَنْ اٰمَنَ بِاللّٰہِ وَبِمُحَمَّدٍ وَالْوَیْلُ لِمَنْ کَفَرَبِهٖ وَرَدَّ عَلَیْہِ حَرْفًا مِمَّا یَاْتِیْ بِهٖ مِنْ عِنْدِ رَبِّهٖ۔ چوتھے عَلَم کو بیت المقدّس پر نصب کیا۔ جس پر لَا غَالِبَ[4] اِلَّا اللّٰہُ وَالنَّصْرُ لِلّٰہِ وَلِمُحَمَّدٍ۔ اور ایک فرشتے نے ابوقبیس سے آواز دی کہ اے اہلِ قریش خدا اور اس کے رسولؐ پر ایمان لاؤ اور اس نُور پر جس کو ہم نے بھیجا ہے۔ اور خدا نے ایک ابر کعبہ کے اُوپر بھیجا جس نے مشک و عنبر نثار کیا۔ اور کعبہ سے بُت حجر کی جانب باہر ہو گئے اور مُنہ کے بل گر پڑے۔ پھر جبرئیلؑ ایک قندیل سُرخ لائے اور کعبہ کے دروازہ پر لٹکا دی جس سے بغیر تیل کے روشنی ہو رہی تھی۔ اور حضرتؐ کی پیشانی مبارک سے ایک تجلی ظاہر ہوئی جو ہوا میں بلند ہو کر آسمان تک پہنچی اور اہل ایمان کے ہر گھر میں اس کی روشنی نمایاں ہو گئی۔ اُسی رات ہر توریت وانجیل و زبور میں جہاں جہاں دنیا میں وُہ تھیں حضرتؐ کے نام کے نیچے جہاں ان کتابوں میں تحریر تھا خون کا ایک قطرہ ظاہر ہوا کیونکہ حضرتؐ صاحبِ شمشیر پیغمبر تھے۔ اور اُسی رات ہر دیر و صومعہ کی محرابوں میں لکھا ہوا ملا کہ آگاہ ہو کہ پیغمبر اُمی پیدا ہوا۔ اس کے بعد آمنہ نے دروازہ کھولا اور باہر آئیں، اور جو عجیب باتیں مشاہدہ کی تھیں ماں باپ سے بیان کیں۔ جب عبدالمطلب کو خوشخبری دی۔ آپ آنحضرتؐ کے پاس آئے دیکھا کہ آپ بزبان فصیح تقدیس و تسبیح الٰہی کر رہے تھے۔ پھر خدا نے ایک سفید ریشمی خیمہ بھیجا جس پر لکھا تھا بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ یٰٓاَیُّھَا النَّبِیُّ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِیْرًا ۙ وَّدَاعِیًا اِلَی اللّٰہِ بِاِذْنِهٖ وَسِرَاجًا مُّنِیْرًا۔ (آیت ۴۵،۴۶۔ پ ۲۲ سورۃ الاحزاب) (اے رسولؐ ہم نے تم کو گواہ اور (بہشت کی) خوشخبری دینے والا اور (عذاب سے) ڈرانے والا اور خدا کی طرف اسی کے حکم سے بلانے والا اور ایمان و ہدایت کا روشن چراغ بنا کر بھیجا) وہ خیمہ چالیس روز

[1] نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے اور محمدؐ اس کے رسُولؐ ہیں۔ ۱۲ [2] کوئی سچا دین نہیں سوائے محمدؐ کے دین کے۔ ۱۲ [3] طوبیٰ (جنّت) اُس کے لیئے ہے جو اللہ اور محمدؐ پر ایمان لایا اور (دوزخ کا) غار اُس کے لئے ہے جس نے اس کے پیغام کو رَدّ کر دیا جو وُہ اپنے پروردگار کی طرف سے لائے۔ ۱۲ [4] کوئی غالب نہیں سوائے اللہ کے اور فتح و نصرت اللہ اور محمدؐ کے لئے ہے۔ ۱۲

تو ایک رات حلیمہؓ کے لڑکے محزون و مغموم چراگاہ سے واپس آئے اور کہا اماں آج ایک بھیڑیا دو گوسفند پکڑ لے گیا۔ حلیمہؓ نے کہا خدا ان کے بدلے اور دے گا۔ آنحضرتؐ نے جو سُنا تو فرمایا آپ لوگ آزردہ نہ ہوں کل آپ کی دونوں گوسفندیں بھیڑیئے سے بفضلِ خدا واپس لے لُوں گا۔ ضمرہ نے کہا جو حلیمہؓ کے سب سے بڑے فرزند تھے کہ عجیب ہے تمہاری بات اے بھائی گزشتہ روز تو بھیڑیا گوسفندوں کو لے گیا اور آپ کل اُس سے واپس لے لیں گے۔ حضرتؐ نے فرمایا خدا کی قدرت سے سب کچھ سہل ہے۔ جب صبح ہوئی تو ضمرہ نے آنحضرتؐ کو اپنے کاندھے پر سوار کیا اور جنگل میں اس مقام پر لے گئے جہاں سے بھیڑیا لے گیا تھا اور حضرتؐ کو بتایا۔ آنحضرتؐ کاندھے سے اُترے اور سجدہ میں گئے اور کہا میرے سردار میرے مالک اور مولا مجھ پر حلیمہؓ کا جو حق ہے تو جانتا ہے۔ ایک بھیڑیئے نے اُس کی بھیڑوں پر زیادتی کی ہے۔ تجھ سے سوال کرتا ہوں کہ اُس بھیڑیئے کو حکم دے کہ اس کی گوسفندوں کو واپس لائے۔ اُسی وقت بھیڑیا دونوں گوسفندوں کو واپس لایا۔ ہُوا یہ کہ جب بھیڑیا گوسفندوں کو لے کے چلا تو ایک ہاتف نے اس کو آواز دی کہ اے بھیڑیئے عذابِ الٰہی سے خوف کر، اور ان دونوں بھیڑوں کی حفاظت کر۔ تاکہ بہترین پیغمبراں محمدؐ بن عبداللہ کو واپس دینا۔ پھر وُہ بھیڑیا آنحضرتؐ کے قدموں پر گرا اور بحکمِ خدا گویا ہُوا کہ اے پیغمبروں کے سردارؐ معاف فرمائیے۔ مجھے معلوم نہ تھا کہ یہ گوسفندیں آپ کی ہیں۔ اس وقت ضمرہ نے کہا اے محمدؐ کس قدر عجیب باتیں آپ کی ہیں۔ جب دو سال کے حضرتؐ پُورے ہو گئے تو ایک روز آپ نے حلیمہؓ سے کہا اے مادرِ مہربان میں بھی اپنے بھائیوں کے ساتھ جنگل جاؤں گا اور گوسفند چرانے میں ان کی مدد کروں گا، اور کوہ و صحرا میں خدا کی صناعیوں کو دیکھوں گا اور عبرت حاصل کروں گا اور چیزوں کے نفع و نقصان کو سمجھوں گا۔ حلیمہؓ نے کہا اے فرزند تم کو بہت شوق ہے؟ فرمایا ہاں۔ جناب حلیمہؓ نے دیکھا کہ حضرتؐ جنگل کی طرف جانے پر بہت مائل ہیں تو آنحضرتؐ کو اچھے کپڑے پہنائے نعلین پیروں میں پہنائی اور اچھے اور عُمدہ کھانے ہمراہ کیے اور اپنے لڑکوں کو آنحضرتؐ کی حفاظت و رعایت کی تاکید کر کے روانہ کیا۔ جب آنحضرتؐ نے قدم مبارک صحرا میں رکھے پہاڑ و میدان آپ کے نورِ جمال سے روشن و منوّر ہو گئے جس پتھر اور ڈھیلے کی طرف حضرتؐ کا گزر ہوتا بآوازِ بلند وُہ ندا دیتا اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَآ اَحْمَدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا حَامِدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا مَحْمُوْدُ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا صَاحِبُ الْقَوْلِ الْحَقِّ الْعَدْلِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ خوشحال اُ[illegible]یمان لائے، اور عذابِ الٰہی اُس کے لیئے ہے جو آپؐ کا مُنکر ہو یا آپؐ کے کسی حرف کی تردید کرے جو آپ خدا کی طرف سے بیان فرمائیں۔ آنحضرتؐ ان کے سلام کا جواب دیتے اور آگے گزر جاتے۔ حلیمہؓ کے لڑکے ہر لحظہ آنحضرتؐ سے عجائب و غرائب مشاہدہ کرتے کہ ان کی حیرت زیادہ سے زیادہ بڑھتی جاتی تھی یہانتک کہ آفتاب بلند ہوا اور حضرتؐ کو دھوپ سے اذیّت ہوئی تو خدا نے ایک فرشتے کو مؤکل کیا جس کا نام استحیائیل تھا کہ ایک ابرِ سفید کو آنحضرتؐ کے سر پر پھیلائے جس سے سایہ ہو۔ اُسی وقت ایک ابر حضرتؐ کے سر پر نمایاں ہوا اور مشک کے مانند اس میں سے پانی گرنا شروع

اور آپ کی بیحد مدح و ثنا کی اور کہا کیا کہنا اُس کا جو آپؐ پر ایمان لاتے اور افسوس ہے اُس پر جو آپؐ کا انکار کرے یا آپؐ کے اُن اقوال میں سے ایک حرف کی بھی تکذیب کرے جو آپؐ خدا کی جانب سے بیان فرمائیں۔ آنحضرتؐ نے ان کے سلاموں کا جواب دیا اور پُوچھا تم لوگ کون ہو؟ اُنہوں نے کہا ہم خدا کے بندے ہیں اور آنحضرتؐ کے گرد بیٹھ گئے۔ حضرتؐ نے جبرئیلؑ سے پُوچھا تمہارا نام کیا ہے کہا عبداللہ۔ میکائیل سے اُن کا نام پُوچھا تو عبیداللہ، اسرافیلؑ نے اپنا نام عبدالجبار اور دردائیلؑ نے اپنا نام عبدالرحمٰن بتایا۔ آنحضرتؐ نے فرمایا ہم سب بندگانِ خدا ہیں۔ جبرئیلؑ کے ساتھ یاقوتِ سُرخ کا ایک طشت تھا، میکائیلؑ کے پاس یاقوت سبز کی ایک صراحی تھی جس میں بہشت کا پانی بھرا ہوا تھا۔ پھر جبرئیلؑ آگے بڑھے اور اپنا مُنہ آنحضرتؐ کے مُنہ سے ملاکر تین گھڑی تک اسرارِ الٰہی اُن کے دہن اقدس میں پھونکتے رہے۔ پھر کہا اے محمدؐ جو کچھ میں نے بیان کیا سب سمجھو اور سیکھ لو۔ فرمایا ہاں انشاء اللہ تعالےٰ اور آنحضرتؐ کو علم و بیان اور حکمت و بُرہان سے بھر دیا۔ خداوندِ عالم نے آپ کے نورِ اقدس کو ستہتر گُنا زیادہ کر دیا یہانتک کہ کسی میں طاقت نہ تھی کہ آنحضرتؐ کے چہرہ اقدس کی طرف پُورے طور سے نظر کر سکے۔ پھر جبرئیلؑ نے کہا اے محمدؐ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے خوف مت کرو۔ آنحضرتؐ نے فرمایا اگر اپنے پروردگار کے علاوہ کسی اور سے ڈروں تو گویا اپنے خالق کی عظمت و جلال کو میں نے سمجھا ہی نہیں اسوقت جبرئیلؑ نے میکائیلؑ کو دیکھا اور کہا سزاوار ہے کہ خدا نے ایسے بندے کو اپنا حبیب بنایا اور اس کو بہترین انسان قرار دیا ہے۔ پھر آنحضرتؐ کو چت لٹایا۔ حضرتؐ نے پُوچھا اے جبرئیلؑ کیا کرنا چاہتے ہو عرض کی آپؐ کے لیئے کوئی امر تکلیف وہ نہیں عمل میں لاسکتا وہی کروں گا جو بہتر ہوگا۔ پھر اپنے پروں سے آپؐ کے شکم مبارک کو چاک کیا اور قلبِ اقدس میں سے ایک سیاہ نقطہ نکالا اور دِل کو بہشت کے پانی سے دھویا، میکائیلؑ پانی ڈال رہے تھے۔ منقول ہے کہ ایک روز لوگوں نے آنحضرتؐ سے پُوچھا کہ جبرئیلؑ نے آپؐ کے دل کی کس چیز کو دھویا فرمایا شک و شبہ اور فتنوں کو پاک کیا، لیکن میرے دِل میں کبھی نہ تھا اور میں تو پیغمبر اس وقت تھا جبکہ آدمؑ کی رُوح اُن کے بدن میں داخل نہیں ہوئی تھی۔ پھر اسرافیلؑ نے ایک مُہر نکالی جس پر دو سطروں میں لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ لکھا ہوا تھا، اور آپؐ کے دونوں شانوں کے درمیان نقش کیا۔ دُوسری روایت کے مطابق دِل پر وُہ مُہر لگائی۔ جس سے دِل نور سے بھر گیا اور اس نور سے دُنیا روشن ہوگئی۔ پھر دردائیلؑ نے آنحضرتؐ کے سرِ انور کو اپنی آغوش میں لے لیا اور حضرتؐ سو گئے۔ آپ نے خواب میں دیکھا کہ آپ کے سر سے ایک درختِ عظیم روئیدہ ہوا اور آسمان کی جانب بلند ہوا۔ اس کی شاخیں موٹی ہوئیں پھر ہر شاخ سے اور شاخیں پیدا ہوئیں اور درخت کے نیچے بہت سی گھاس دیکھی جس کی تعریف نہیں ہوسکتی۔ پھر ایک منادی نے ندا دی کہ اے محمدؐ وُہ درخت آپؐ ہیں، اس کی شاخیں آپ کے اہلبیتؑ ہیں اور وُہ گھاس جو زیرِ درخت اُگی ہوتی ہے وُہ آپؐ کے اور آپؐ کے اہلبیتؑ کے محب و دوست ہیں۔ اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپؐ کو عظیم پیغمبری اور ریاست بزرگ کی خوشخبری ہو۔ پھر دردائیلؑ نے

خدا کے لیئے سزاوار ہے جس نے آج میری برکت سے ایک بندہ کو آتشِ جہنم سے بچالیا۔

قطب راوندی نے جناب امام جعفر صادقؑ سے روایت کی ہے کہ آنحضرتؐ نے ایک سفر میں اپنے اصحاب سے فرمایا کہ ایک شخص ان درّوں سے ظاہر ہوگا کہ تین روز سے اُس کے پاس شیطان نہیں گیا ہے اور اُس پر قابو نہیں پاسکا۔ اسی اثناء میں ایک شخص نمودار ہوا جس کا جسم نہایت لاغر تھا کہ اس کی ہڈیوں سے چمڑا لپٹا ہوا تھا اور اُس کی آنکھیں اندر گھُس گئی تھیں اُس کے ہونٹ زیادہ گھاس کھانے سے سبز ہو رہے تھے۔ جب وُہ حضرتؐ کے لشکر کے قریب پہنچا حضرتؐ کو دریافت کیا اور آخر خدمت اقدس میں حاضر ہوا اور کہا مجھے اسلام کی تعلیم دیجیئے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہو اَشْهَدُ اَنْ لَّا اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا رَّسُوْلُ اللّٰهِ۔ اُس نے کلمہ پڑھا اور اقرار کیا۔ پھر حضرتؐ نے فرمایا کہ تجھ کو چاہیئے کہ نماز پنجگانہ ادا کرتا رہے۔ ماہِ رمضان المبارک کے روزے رکھے۔ اُس نے کہا میں نے اقرار کیا۔ پھر فرمایا کیا خانہ کعبہ کا حج کرتا ہے زکوٰۃ دیتا ہے اور غسلِ جنابت بھی کرتا ہے اُس نے ان سب کا اقرار کیا۔ پھر وہاں سے حضرتؐ آگے روانہ ہوئے۔ تھوڑی دُور چلے ہوں گے کہ اُس اعرابی کا اونٹ پیچھے رہ گیا۔ حضرتؐ ٹھہر گئے اور اُس کا حال دریافت کیا۔ لوگ واپس پیچھے چلے کہ اُس کو دیکھیں۔ جب لشکر کے آخر تک پہنچے دیکھا کہ اعرابی کے اُونٹ کا پیر ایک سوراخ میں پھنس گیا ہے اور اونٹ گر پڑا ہے اس کی اور اعرابی دونوں کی گردنیں شکستہ ہوگئی ہیں اور اعرابی رحمتِ الٰہی سے واصل ہوچکا ہے اور اُونٹ بھی ہلاک ہوگیا ہے۔ لوگوں نے جاکر حضرتؐ سے اُس کا حال بیان کیا۔ آپ نے فرمایا ایک خیمہ برپا کرو اور اُس میں اُس اعرابی کو غسل دو۔ جب اس کو غسل دیا جاچکا تو حضرتؐ نے خیمہ میں جاکر اُس کو کفن پہنایا لوگوں نے حضرتؐ کی حرکت کی آواز سُنی اور جب حضرتؐ خیمہ سے باہر آئے تو آپ کی جبین مبارک سے پسینہ کے قطرے ٹپک رہے تھے۔ حضرتؐ نے فرمایا کہ یہ اعرابی بھُوک کے سبب سے مرگیا اور یہ اُن لوگوں میں سے ہے جو ایمان لائے اور کبھی اپنے ایمان کو ظلم اور گناہ سے آلودہ نہیں کیا۔ لہٰذا اس کے دہن میں بہشت کی خوشبو ڈالنے میں حوریں ایک دُوسرے پر سبقت کر رہی تھیں اور کہتی تھیں یا رسُولؐ اللہ مجھ کو بہشت میں اس اعرابی کی زوجیت میں قرار دیجیئے۔

ابنِ شہر آشوب نے روایت کی ہے کہ رسُولؐ اللہ کے کسی غزوہ میں بلالؓ نے جمانہ دختر رحاف اشجعی کو اسیر کیا۔ جب وُہ وادی النعام میں پہنچے تو وُہ عورت اُن پر غالب ہوئی اور تلوار سے چند ضربتیں لگائیں اور اس کو اپنی چاندی سونے کی چیزوں میں سے جو جو پسند تھیں لے کر اپنے باپ کے گھوڑے پر سوار ہو کر بھاگ گئی اور شہاب بن مازن سے جاکر مل گئی جس کا لقب کوکب دری تھا۔ اس سے پہلے شہاب نے اُس کی خواستگاری کی تھی لیکن جمانہ کے باپ نے انکار کر دیا تھا۔ ادھر جب بلالؓ کے آنے میں دیر ہوئی تو جناب رسُولِ خدا نے حضرت سلمانؓ اور صہیب کو ان کی خبر لانے کے لیئے واپس بھیجا۔ جب وُہ پہنچے تو دیکھا کہ بلالؓ زمین پر مُردہ پڑے ہیں اور خون اُن کے جسم سے جاری ہے۔ انہوں نے واپس آکر حضرتؐ سے بیان کیا اور رونے لگے حضرتؐ نے فرمایا رونا چھوڑو اور بلالؓ کو اُٹھا لاؤ۔ غرض بلالؓ لائے گئے۔ حضرتؐ نے دو رکعت نماز ادا کی اور کچھ دعائیں کیں۔ پھر ایک مٹھی خاک لے کر بلالؓ پر چھڑک دی وُہ اُسی وقت زندہ ہوگئے اور حضرتؐ کے قدموں پر گر پڑے

حلیة المتقین

اثر : علامه محمد باقر مجلسی (ره)

فهرست مطالب:

- مقدمه (صفحه ۷)
- باب اول : در بیان آداب جامه و کفش پوشیدن (صفحه ۸)
- باب دوم : در آداب حلی و زیور پوشیدن مردان و زنان و سرمه کشیدن و در آینه نظرکردن و خضاب کردن (صفحه ۱۵)
- باب سوم : در آداب خوردن و آشامیدن (صفحه ۲۴)
- باب چهارم : در بیان فضیلت تزویج و آداب مجامعت و معاشرت زنان و کیفیف تربیت فرزندان و معاشرت ایشان (صفحه ۴۶)
- باب پنجم : در بیان آداب مسواک کردن و شانه کردن و ناخن و شارب گرفتن و سر تراشیدن و امثال آن (صفحه ۶۴)
- باب ششم : در آداب بوی خوش کردن و گل بوئیدن و روغن مالیدن (صفحه ۷۱)
- باب هفتم : در آداب حمام رفتن و سر و بدن شستن و دارو کشیدن و آداب بعضی ازاغسال (صفحه ۷۶)
- باب هشتم : در آداب خواب رفتن و بیدار شدن و بیت الخلاء رفتن (صفحه ۸۳)
- باب نهم : در آداب حجامت کردن و تنقیه و بعضی از ادویه و معالجه بعضی از امراض و ذکر بعضی از ادعیه و احراز (صفحه ۹۵)
- باب دهم : در آداب معاشرت با مردم و حقوق اصناف ایشان (صفحه ۱۲۱)
- باب یازدهم : در آداب مجالس از سلام و مصافحه و معانقه و بوسیدن و آداب عطسه کردن و آداب نشستن و برخاستن و صحبت داشتن و امثال اینها (صفحه ۱۴۶)
- باب دوازدهم : در آداب خانه داخل شدن و بیرون رفتن (صفحه ۱۵۹)
- باب سیزدهم : در آداب پیاده رفتن و سوار شدن و بازار رفتن و تجارت و زراعت نمودن و چهارپایان نگاهداشتن (صفحه ۱۷۰)
- باب چهاردهم : در آداب سفر (صفحه ۱۸۳)
- خاتمه : در بیان بعضی از آداب متفرقه و فواید نافعه (صفحه ۱۹۶)

بر سر گذاری این دعا بخوان بِسْمِ اللهِ اللّهُمَّ ارْفَعْ ذِكري وَ اعْلِ شَأنِی وَ اعِزَّنِی بِعِزَّتِک وَ اکْرِمْنِی بِکَرَمِک بَیْنَ یدَیک وَبَیْنَ خَلْقِک اللّهُمَّ تَوِّجْنِی بِتَاجِ الکَرامَةِ وَ العِزِّ وَالقَبُول.
در مکارم الاخلاق از کتاب نجات نقل کرده است که این دعا را بخوان اللّهُمَّ سَوِّمْنِی بِسِیماءِ الایمانِ وَ تَوِّجْنِی بِتَاجِ الکَرامَةِ وَ قَلِّدْنِی حَبْلَ الاسْلامِ وَلا تَخْلَعْ رِبْقَةَ الاِیمانِ مِنْ عُنُقِی وگفته است که باید عمامه را ایستاده بپیچید.
حضرت رسول صلی الله علیه وآله وسلم چند قسم کلاه داشتند که بر سر میگذاشتند. و کلاههای دراز که برطله میگویند وارد شده است که پوشیدن آنها زی یهودان است . علما گفته اند که مکروه است .
از بعضی احادیث ظاهر میشود که پائین کلاه را شکستن و برگردانیدن مکروه است .
از حضرت رسول صلی الله علیه وآله وسلم منقول است که هرگاه کلاههای ترک دار در میان امت بسیار شود زنا کردن در میان ایشان شایع شود وکلاه ترک دار ظاهرا مانند قاووق و کلاه بکتاشی وامثال آن باشد.

فصل هشتم : در بیان آداب زیرجامه پوشیدن

از حضرت ابی عبدالله علیه السلام منقول است که حقتعالی وحی فرمود بحضرت ابراهیم که زمین بمن شکایت می کند از دیدن عورت تو، پس میان عورت خود و زمین حجابی قراده، پس زیرجامه تا زانو به عمل آورد و پوشید.
از جامع بزنطی روایت شده است که هرکه زیرجامه را ایستاده بپوشد تا سه روز حاجتش برآورده نشود.
در فقه رضوی مذکور است که زیر جامه را نشسته بپوش و ایستاده مپوش که مورث هلاک وز رداب و عم والم میشود و در وقت پوشیدن این دعا را بخوان بِسْمِ اللهِ اللّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِی وَلاتَهْتِکْنِی فِی عَرَصاتِ القِیامَةِ وَاعْفُ فَرْجِی وَلا تَخْلَعْ عَنِّی زِینَةَ الایمان.
و در مکارم الاخلاق از کتاب نجات نقل کرده است که این دعا بخوان اللّهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَتِی وَ امِنْ رَوْعَتِی وَ اعْفُ فَرْجِی وَلا تَجْعَلْ لِلشَّیطانِ فِی ذلِک نَصِیبا وَلا لَهُ اِلی ذلِک وُصُولا فَیَضَعُ لِیَ المَکایدَ وَیُهَیِّجُنِی لارْتِکابِ المَحارِم .
از حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام منقول است که پیغمبران علیهم السلام پیراهن را پیش از زیر جامه میپوشیدند.
در روایت دیگر وارد شده است که ایستاده و رو به قبله و رو به آدم مپوش .
از حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام منقول است که زیر جامه را ایستاده پوشیدن مورث اندوه است .

فصل نهم : در آداب جامه نو بریدن و پوشیدن

بسند صحیح از حضرت امام محمد باقر علیه السلام منقول است که چون کسی جامه نو بپوشد این دعا بخواند:
اللّهُمَّ اجْعَلْهُ ثَوْبَ یُمْنٍ وَتُقی وَبَرَکَةٍ اللّهُمَّ ارْزُقْنِی فِیهِ حُسْنَ عِبادَتِک وَ عَمَلاً بِطاعَتِک وَاداءَ شُکْرَ نِعْمَتِک الحَمْدُلِلّهِ الَّذی کَسانِی ما اُواری بِهِ عَوْرَتِی وَاتَجَمَّلُ بِهِ فِی النّاس وبسند معتبر از حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام منقول است که حضرت رسول صلی الله علیه وآله وسلم این دعا را تعلیم می نمود که در وقت پوشیدن جامه نو بخوانم : الحَمْدُلِلّهِ الَّذی کَسانِی مِنَ اللِّباسِ ما اَتَجَمَّلُ بِهِ فِی النّاسِ اللّهُمَّ اجْعَلْها ثِیابَ بَرَکَةٍ اَسْعی فِیها لِمَرْضاتِک وَ اعْمُرُ فِیهِ مَساجِدَک پس فرمود یا علی هرکه این دعا بخواند چون جامه را بپوشد آمرزیده شود.
درحدیث دیگر از حضرت موسی بن جعفر منقول است که سزاوار است کسی که جامه نو بپوشد دست بر آن بمالد و بگوید: الحَمْدُلِلّهِ الَّذی کَسانِی ما اُواری بِهِ عَوْرَتِی وَاتَجَمَّلُ بِهِ فِی النّاسِ وَ اَتَزَیَّنُ بِهِ بَیْنَهُمْ.
از حضرت ابی عبدالله علیه السلام منقول است که هرکه آبی در ظرف نوی بکند و سی و دو مرتبه سوره انا انزلناه فی لیلة القدر بر آن بخواند و بر جامه نو بپاشد در هنگام پوشیدن پیوسته در فراخی روزی باشد تا تاری از آن جامه باقی باشد.
در حدیث دیگر از آن حضرت مرویست که چون جامه نو بپوشی بگو لا إلهَ إلاّ اللهُ مُحَمَّدٌرَسُولُ اللهِ تا از آفتها نجات یابی و چیزی را که دوست داری بسیار آنرا یاد مکن که آنرا درهم میشکند و چون بکسی کاری داشته باشی در غایبه آنه او را دشنام مده که در دل وا اثر میکند.
بسند معتبر منقول است که حضرت علی بن موسی الرضا علیه السلام چون جامه میپوشیدند جامه ها را در جانب راست میگذاشتند و چون رخت نو می پوشیدند قدح آبی میطلبیدند و سوره قل هوالله احد و آیة الکرسی و سوره قل یا ایهاالکافرون هر یک را ده نوبت در آن ظرف می خواندند و آن آب را بر جامه میپاشیدند و می‌فرمودند هرکه چنین کند پیوسته در فراخی روزی باشد مادامکه تاری از آن جامه باقی است .
بسند معتبر از حضرت امیرالمؤمنین علیه السلام منقول است که چون خدای تعالی جامه نو به کسی عطا فرماید و بپوشد باید که وضو بسازد و دو رکعت نماز بگذارد و در هر رکعت سوره حمد و آیة الکرسی و قل

أمالي الصدوق

الشيخ الجليل الأقدم

الصدوق

أبي جعفر محمد بن علي بن الحسين بن بابويه القمي

المتوفى سنة ٣٨١

قدم له :

الشيخ حسين الأعلمي

منشورات

مؤسسة الأعلمي للمطبوعات

بيروت - لبنان

ظله، ويكسون حللاً خضراء من حلل الجنة. ألا وإني أُخبرك - يا علي - أن أُمتي أول الامم يحاسبون يوم القيامة، ثم أُبشرك - يا علي - أن أول من يدعى يوم القيامة يدعى بك، هذا لقرابتك مني ومنزلتك عندي، فيدفع إليك لوائي، وهو لواء الحمد، فتسير به بين السماطين، وإن آدم وجميع من خلق الله يستظلون بظل لوائي يوم القيامة، وطوله مسيرة ألف سنة، سنانه ياقوتة حمراء، قصبه[1] فضة بيضاء، زجّه درة خضراء، له ثلاث ذوائب من نور، ذؤابة في المشرق، وذؤابة في المغرب، وذؤابة في وسط الدنيا مكتوب عليها ثلاثة أسطر، الأول: بسم الله الرحمن الرحيم، والآخر: الحمد لله رب العالمين، والثالث: لا إله إلا الله، محمد رسول الله. طول كل سطر مسيرة ألف سنة، وعرضه مسيرة ألف سنة. فتسير باللواء والحسن عن يمينك، والحسين عن يسارك، حتى تقف بيني وبين إبراهيم في ظلِ العرش، فتكسي حلة خضراء من حلل الجنة، ثم ينادي مناد من عند العرش: نعمَ الأب أبوك إبراهيم، ونعم الأخ أخوك علي، ألا وإني أُبشرك - يا علي - أنك تدعى إذا دعيت، وتكسى إذا كسيت، وتحيا إذا حييت. وصلى الله على محمد وآله الطاهرين.

المجلس الثالث والخمسون

وهو يوم الجمعة السادس والعشرين من شهر ربيع الأول سنة ثمان وستين وثلاثمائة

١ - حدثنا الشيخ الجليل أبو جعفر محمد بن علي بن الحسين بن موسى بن بابويه القمي رضي الله عنه، قال: حدثنا محمد بن بكران النقاش بالكوفة، قال: حدثنا أحمد ابن محمد الهمداني، قال: حدثنا علي بن الحسن بن علي بن فضال، عن أبيه، عن أبي الحسن علي بن موسى الرضا عليه السلام، قال: إن أول ما خلق الله عز وجل ليعرف به خلقه الكتابة حروف المعجم، وإن الرجل إذا ضرب على رأسه بعصا، فزعم أنه لا يفصح ببعض الكلام، فالحكم فيه أن تعرض عليه حروف المعجم، ثم يعطى الدية بقدر ما لم يفصح منها. ولقد حدثني أبي، عن أبيه، عن جده، عن أمير المؤمنين عليه السلام، في ألف ب ت ث، أنه قال: الألف آلاء الله، والباء بهجة الله، والتاء تمام الأمر بقائم آل محمد صلى الله عليه وآله، والثاء ثواب المؤمنين على أعمالهم الصالحة، ج ح

---

(١) في البحار ج ٣٨ص٤٤٥ باب ٦٨ ح١٧ط.الأعلمي: قضيبه فضة بيضاء.

تفسير القمي

لأبي الحسن علي بن ابراهيم القمي رحمه الله

من أعلام القرن الثالث الهجري

الجزء الثالث

مؤسسة
الإمام المهدي عليه السلام

الجبهة، ثمّ عرض عليه صنم آخر، فقال: هذه صفة إسرائيل، وهو يعقوب، ثمّ عرض عليه صنم آخر، فقال: هذه صفة إسماعيل، ثمّ أُخرج إليه صنم آخر، فقال: هذه صفة يوسف بن يعقوب بن إسحاق بن إبراهيم.

ثمّ عرض عليه صنم آخر، فقال: هذه صفة موسى بن عمران، وكان عمره مائتين وأربعين سنة، وكان بينه وبين إبراهيم خمسمائة عام.

ثمّ أُخرج إليه صنم آخر، فقال: هذه صفة داوُد صاحب المحراب.(١)

ثمّ أُخرج إليه صنم آخر، فقال: هذه صفة شعيب، ثمّ زكريّا، ثمّ يحيى.

ثمّ عيسىٰ بن مريم روح الله وكلمته، وكان عمره في الدنيا ثلاثة وثلاثين سنة، ثمّ رفعه الله إلى السماء، ويهبط إلى الأرض بدمشق، وهو الّذي يقتل الدجّال.

ثمّ عرض عليه صنم صنم فيخبر باسم نبيّ نبيّ.

ثمّ عرض عليه الأوصياء والوزراء، فكان يخبر باسم وصيّ وصيّ، ووزير وزير. ثمّ عرض عليه أصنام بصفة الملوك، فقال الحسن عليه السلام: هذه أصنام لم نجد صفتها في التوراة، ولا في الإنجيل، ولا في الزبور، ولا في الفرقان(٢)، فلعلّها من صفة الملوك. فقال الملك: أشهد عليكم يا أهل بيت محمّد، أنّكم قد أُعطيتم علم الأوّلين والآخرين، وعلم التوراة والإنجيل والزبور، وصحف إبراهيم، وألواح موسىٰ عليه السلام، ثمّ عرض عليه صنم بلوح، فلمّا نظر إليه بكىٰ بكاءً شديداً، فقال له الملك: ما يبكيك؟ فقال: هذه صفة جدّي محمّد(٣) صلى الله عليه وآله كثيف(٤) اللّحية، عريض الصدر، طويل العنق، عريض الجبهة، أقنىٰ الأنف أفلج الأسنان حسن الوجه، قطط الشعر، طيّب الريح، حسن الكلام، فصيح اللّسان، كان يأمر بالمعروف وينهىٰ عن المنكر، بلغ عمره ثلاثاً وستّين سنة، ولم يخلّف بعده إلّا خاتماً مكتوباً عليه: «لا إله إلّا الله

(١) «الحرب» خ. (٢) «القرآن» خ. (٣) «رسول الله» البرهان.
(٤) «كثّ» البحار، بمعناها.

محمّد رسول الله صلى الله عليه وآله» وكان يتختّم بيمينه، وخلّف سيفه ذا الفقار، وقضيبه، وجبّة صوفٍ، وكساء صوفٍ كان يتسرول به، لم يقطعه ولم يخِطه حتّى لحق بالله.

مجالس صدوق

(امالی شیخ صدوقؒ)

تالیف

الشیخ الصدوق علیہ الرحمۃ

ابوجعفر محمد بن علی ابن الحسین قمی

متوفی سال 381 ہجری

ادارہ تعلیم و تربیت لاہور

Presented by www.ziaraat.com

مکمل معلومات فراہم نہیں کر دیتے مجھے جنت الفردوس کے بارے میں بتائیں بلالؓ نے کہا اُسکا چہرہ نور کا ہے میں نے پوچھا غرفہ اُسی میں ہے کہا کہ وہ نور رب العالمین ہے میں نے کہا مزید بیان کریں تو کہا وائے ہو تم پر خدا تم پر رحم کرے رسولؐ خدا نے فرمایا ہے وہ بندہ خوش قسمت ہے کہ بیان کردہ اوصاف میں سے اگر اُس سے کچھ بیان ہوا ہے تو اُن پر اعتقاد رکھے اور ایمان لائے اور باور کرے کہ یہ حقیقت ہے لہٰذا دنیا کے مال و دولت کی رغبت نہ رکھے اور اپنے حساب کی حفاظت کرئے میں نے کہا میں اِس کا اعتقاد رکھتا ہوں، بلالؓ نے کہا تم سچ کہتے ہو خود کو اِس کے نزدیک کرو اور محکم بناؤ نا امید مت رہو عمل کرو اور تقصیر نہ کرو اور خوف خدا رکھو پھر بلالؓ نے تین مرتبہ آہ وزاری کی اور یوں محسوس ہوا اور کہ بے جان ہو گئے ہیں پھر کچھ دیر بعد مجھ سے فرمایا میرے ماں باپ تجھ پر قربان اگر محمدؐ تمہیں دیکھتے تو اُن کی آنکھیں روشن ہوتیں کہ تم نے اِن اوصاف کے بارے سوال کیے ہیں پھر کہنے لگے نجات ۔ نجات ۔ جلدی جلدی ۔ کوچ کوچ ۔ عمل عمل ۔ دیکھنا کہیں تقصیر نہ کر بیٹھنا پھر جو کچھ مجھے وداع کرتے وقت فرمایا وہ یہ تھا کہ خدا سے ڈرنا اور جو کچھ میں نے تمہیں بتایا وہ امت محمدؐ تک پہنچا دو ۔ میں نے کہا میں آپ کی ہدایت پر عمل کروں گا انشاء اللہ، بلال نے کہا میں تیرے دین اور تیری امانت کو خدا کے حوالے کرتا ہوں خدا اپنی چاہت سے تمہیں توشہ تقویٰ عطا کرے اور تم اس (خدا) کی اطاعت کرتے رہو۔

۲۔ امام صادقؑ نے فرمایا تم جب بھی موذن کو کہتے سنو "اشھدان لا الـه الاالـلّـه و اشھدان محمدً رسول اللّٰہ" تو جو کوئی بھی سن کر اقرار کرئے کہ میں نے جان لیا اور قبول کرتا ہوں کہ معبود صرف خدا ہے اُسکے علاوہ کوئی اور نہیں اور محمدؐ خدا کے رسول ہیں اور میرے لیے یہ بات فائدہ مند ہے اور جو کوئی اِس کا بھی اقرار کرے کہ میں اُس کی مدد کرتا ہوں اور دھوکے باز کا انکار کرتا ہوں وہ تمام منکر و حاسدین اور تابعین و مومنین کی تعداد کے برابر ثواب پائے گا۔

۳۔ رسول خداؐ نے فرمایا عرش پر لکھا ہے "انا الـلّـه الـه الا انا وحدی لاشریک لی ومحمدً عبدی و رسول ایدته بعلی" میں خدا ہوں میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ہے میرا کوئی شریک نہیں محمدؐ میرا رسول ہے اور میرا بندہ ہے ۔ میں نے اسکی مدد علی کے ذریعے کی ۔ جناب رسولؐ

اور حمد صبح کو شگافتہ کرنے والے کی ہے۔

(۱۸) عبداللہ بن فضالہ کہتے ہیں کہ امام صادقؑ نے فرمایا کہ جب تمہارا بچہ تین سال کا ہو جائے تو اُسے سات مرتبہ "لا الہ الا اللہ" سکھاؤ پھر اُسے چھوڑ دو جب وہ تین سال سات ماہ اور بیس دن کا ہو جائے تو اُس کو سات مرتبہ "محمد رسول اللہ" کی تلقین کرو پھر چھوڑ دو یہاں تک کہ وہ پورے پانچ سال کا ہو جائے تو اس سے پوچھا جائے کہ تیرا دائیاں ہاتھ کونسا اور بایاں کونسا ہے جب وہ اِس کی پہچان کر لے تو اُسے قبلہ رخ کر کے سجدہ کروایا جائے اور پھر چھوڑ دیا جائے جب اُس کی عمر چھ سال ہو جائے تو اُسے کہا جائے کہ وہ نماز پڑھے اور اُسے رکوع وسجدہ کرنے کی تربیت کی جائے یہاں تک کہ سات سال کا ہو جائے تو اُس سے کہا جائے کہ وہ اپنا منہ اور ہاتھ دھوئے یہ سکھا کر اُسے چھوڑ دیا جائے یہاں تک کہ نو سال کا ہو جائے تو اُسے وضو کی تعلیم دی جائے اگر وہ بہانہ کرے یا مزاحمت کرے تو اُسے سکھانے کے لیے سختی کی جائے اور مارا جائے اور نماز کا حکم دیا جائے جب وہ وضو اور نماز سیکھ لے گا تو خدا اُسکے ماں باپ کے تمام گناہ معاف فرما دے گا انشاء اللہ تعالیٰ۔

☆☆☆☆☆

انگوٹھیوں کے نقوش

(۵) حسین ابن خالد نے جناب امام رضاؑ کی خدمت میں حاضر ہو کر کہا کہ آیا یہ جائز ہے کہ کوئی شخص اپنے ہاتھ میں ایسی انگوٹھی پہنے ہو جس پر ''لا الہ الا اللہ'' نقش ہو اور وہ استنجا کرے امامؑ نے فرمایا میں یہ امر کسی کے لیے بہتر نہیں سمجھتا۔ اس پر حسین بن خالد نے کہا کہ آیا آپؑ کے آباؤ اجدادؑ اور جناب رسولِ خداؐ انگوٹھی پہنے ہوئے استنجا نہیں کرتے تھے۔

امامؑ نے فرمایا ہاں کرتے تھے مگر اُن کے دائیں ہاتھ میں انگوٹھی ہوا کرتی تھی تم خدا سے ڈرو اور ان پر بہتان مت باندھو۔ پھر فرمایا حضرت آدمؑ کی انگوٹھی کے نگینے پر ''لاالہ الااللہ محمدؐ رسول اللہ'' نقش تھا اور یہ انگوٹھی وہ بہشت سے اپنے ہمراہ لائے تھے۔

حضرت نوحؑ جب کشتی میں سوار ہوئے تو خدا تعالٰی نے وحی کی کہ اے نوحؑ اگر غرق ہونے کا خوف لاحق ہو تو ہزار بار ''لا الہ الا اللہ'' پڑھ کر دعا کرنا میں تجھے اور تیرے ایماندار ساتھیوں کو ڈوبنے سے بچالوں گا۔ کشتی چلتی جاتی تھی کہ ایک روز تیز ہوا چلی اور حضرت نوحؑ کو غرق ہونے کا خوف لاحق ہوا اور یہ موقع بھی دستیاب نہ تھا کہ ہزار بار'' لاالہ الااللہ '' کہتے لہٰذا اُنہوں نے سریانی زبان میں ''ہیلوایا الفا الفایا باریا اتقن'' کہا تو طوفان جاتا رہا اور کشتی ہچکولے لینا بند ہوگئی حضرت نوحؑ نے چاہا کہ جن کلمات سے مجھے نجات ملی ہے وہ ہمیشہ میرے پاس رہیں تو ان کلمات کا عربی ترجمہ ''لاالہ الا اللہ الف مرۃ یارب اصلحنی '' یعنی اے میرے پروردگار میں ہزار مرتبہ یہ کہتا ہوں کہ سوائے اللہ کے کوئی معبود نہیں تو میری حالت کی درستی فرما اور صلاحیت عطا فرما۔ اپنی انگوٹھی پر نقش کروالیا۔

جب حضرت ابراہیمؑ کو آگ میں ڈالنے کے لیے منجنیق میں بٹھایا گیا تو جبرائیلؑ کو غصہ آیا حق تعالٰی نے جبرائیل کو وحی کی کہ تجھے غصہ کیوں آیا تو عرض کیا اے پروردگار ابراہیمؑ تیرا خلیل ہے اُسکے سوا زمین پر کوئی اور نہیں جو تیری واحدانیت کا اقرار کرے اور تو نے اپنے اور اُسکے دشمن کو اُس پر مسلط کر دیا ہے خدا نے جبرائیلؑ کو وحی کی کہ خاموش رہ معاملات میں وہ شخص جلدی کرتا ہے جو

Presented by www.ziaraat.com

تیری مانند بندۂ عاجز ہو اور جسے وقت کے ہاتھ سے نکل جائے کا خوف ہو ابراہیمؑ ہمارا بندہ ہے ہم جس وقت چاہیں اُسے آزاد کروا سکتے ہیں جبرائیلؑ نے ادھر سے مطمئن ہو کر ابراہیمؑ سے دریافت کیا کہ آپ کوئی خواہش رکھتے ہیں انہوں نے کہا ہاں مگر تجھ سے نہیں۔ حق تعالیٰ نے اُسی وقت اُن کے لیے زمرد کی انگوٹھی بھیجی جس پر یہ چھ کلمے تحریر (نقش) تھے "لا الہ الا اللہ" یعنی سوائے خدا کے کوئی معبود نہیں (۲) محمدؐ رسول اللہ" یعنی محمدؐ اللہ کے رسول ہیں (۳) ولاحول ولاقوۃ الا باللہ" یعنی سوائے وسیلہ، خدا کے کسی شے میں کوئی قدرت وقوت نہیں۔

(۴) "فوضت امری الی اللہ" یعنی میں نے اپنا کاروبار خدا کے سپرد کر دیا ہے۔

(۵) "اسندت ظہری الی اللہ" یعنی میرا تکیہ وتوکل صرف خدا پر ہی ہے۔

(۶) "حسبی اللہ" یعنی اللہ میرے لیے کافی ہے اور خدا نے ابراہیمؑ کو وحی فرمائی کہ یہ انگوٹھی اپنے ہاتھ میں پہن لو آگ تم پر سرد ہو جائے گی اور اِس کی سردی بھی ایذا نہ دے گی۔

حضرت موسیٰؑ کے نگینے پر یہ دو کلمات نقش تھے جو توریت سے لیے گئے تھے "اصبر توء جوا صدق تنج"۔ یعنی صبر کر اجر پائے گا سچ بول نجات ملے گی۔

حضرت سلیمانؑ کی انگوٹھی کے نگینے پر یہ نقش درج تھا۔

"سبحانه من الجمَ الجنَ بكلماته" یعنی پاک وپاکیزہ ہے وہ خدا جس نے جنات کی زبان اپنے کلمات سے بند کر دی ہے۔

حضرت عیسیٰؑ کی انگوٹھی کے نگینے پر یہ دو کلمات نقش تھے جو انجیل سے لیے گئے تھے "لعبد ذكر اللّٰه من اجله وويل لعبد نسيَ اللّٰه من اجله۔" یعنی خوشحال اُس بندے کا جس کی وجہ سے لوگ خدا کو یاد کریں اور بدحال اُس بندے کا جس کی وجہ سے لوگ خدا کو بھول جائیں۔

جنابِ رسولؐ خدا کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" یعنی خدا کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمدؐ اللہ کے رسول ہیں، جنابِ امیرؑ کی انگوٹھی پر یہ نقش تھا "للّٰه الملک" یعنی حقیقی سلطنت خدا کی ہے۔

حضرتِ امامِ حسنؑ کی انگوٹھی کا نقش یہ تھا "العزة للّٰه" یعنی حقیقی غلبہ خدا کا ہے